اطلاع

فهرست کتاب فیروزنامهٔ ترک یعنی خلاصهٔ تاریخ روم

صفحه	مضمون
۱	دیباچه
۲	وجه تالیف کتاب
۶	فصل اول در احوال ظفر اشتمال سلیمان شاه
۸	فصل دوم در ذکر عثمان خان ظفر اقتران
۲۳	فصل سوم در بیان سلطان الغازی آرخان
۳۰	فصل چهارم در احوال سلطان الغازی مرادخان
۳۵	فصل پنجم در بیان سلطان الغازی یلدرم بایزید خان
۴۱	فصل ششم در ذکر سلطان محمد خان اول
۴۶	فصل هفتم در احوال تخت نشینی سلطان الغازی مرادخان
۵۵	فصل هشتم در بیان سلطان محمد خان ثانی
۶۴	فصل نهم در بیان سلطان الغازی بایزید خان ثانی
۷۰	فصل دهم در بیان سلطان الغازی سلیم خان اول
۸۱	فصل یازدهم در بیان سلطان الغازی سلیمان خان اول
۱۰۱	فصل دوازدهم در بیان سلطان الغازی سلیم خان ثانی
۱۰۷	فصل سیزدهم در بیان سلطان الغازی مرادخان ثالث
۱۱۱	فصل چهاردهم در بیان سلطان الغازی محمد خان ثالث
۱۱۵	فصل پانزدهم در بیان سلطان الغازی احمد خان اول
۱۱۸	فصل شانزدهم در بیان سلطان مصطفی خان ابن محمد خان
ایضاً	فصل هفدهم در بیان سلطان عثمان خان ثانی
۱۲۰	فصل هجدهم در بیان سلطان الغازی مرادخان رابع
۱۲۵	فصل نوزدهم در بیان سلطان ابراهیم خان
۱۲۷	فصل بستم در بیان سلطان الغازی محمد خان رابع
۱۵۲	فصل بست و یکم در بیان سلطان سلیمان خان ثانی
۱۶۱	فصل بست و دوم در بیان سلطان احمد خان ثانی پسر سلطان ابراهیم خان
۱۶۹	فصل بست و سوم در بیان سلطان مصطفی خان ثانی
۱۸۱	فصل بست و چهارم در بیان سلطان الغازی احمد خان ثالث
۱۹۷	فصل بست و پنجم در بیان سلطان الغازی محمود خان اول
۲۰۸	فصل بست و ششم در بیان سلطان عثمان خان ثالث
۲۰۹	فصل بست و هفتم در بیان سلطان مصطفی خان ثالث
۲۲۳	فصل بست و هشتم در بیان سلطان الغازی عبدالحمید خان اول
۲۲۹	فصل بست و نهم در بیان سلطان الغازی سلیم خان ثالث
۲۳۸	فصل سی ام در بیان سلطان مصطفی خان رابع
۲۴۰	فصل سی و یکم در بیان سلطان الغازی محمود خان ثانی
۲۵۳	فصل سی و دوم در بیان سلطان الغازی عبدالمجید خان
۲۵۷	فصل سی و سوم در بیان سلطان عبدالعزیز خان
۲۶۱	فصل سی و چهارم در بیان سلطان مرادخان خامس
۲۶۶	فصل سی و پنجم در بیان سلطان الغازی عبدالحمید خان ثانی خلّد الله ملکه و سلطنته
۲۹۵	خاتمة الطبع من جانب مؤلف
۲۹۷	صحت نامهٔ کتاب

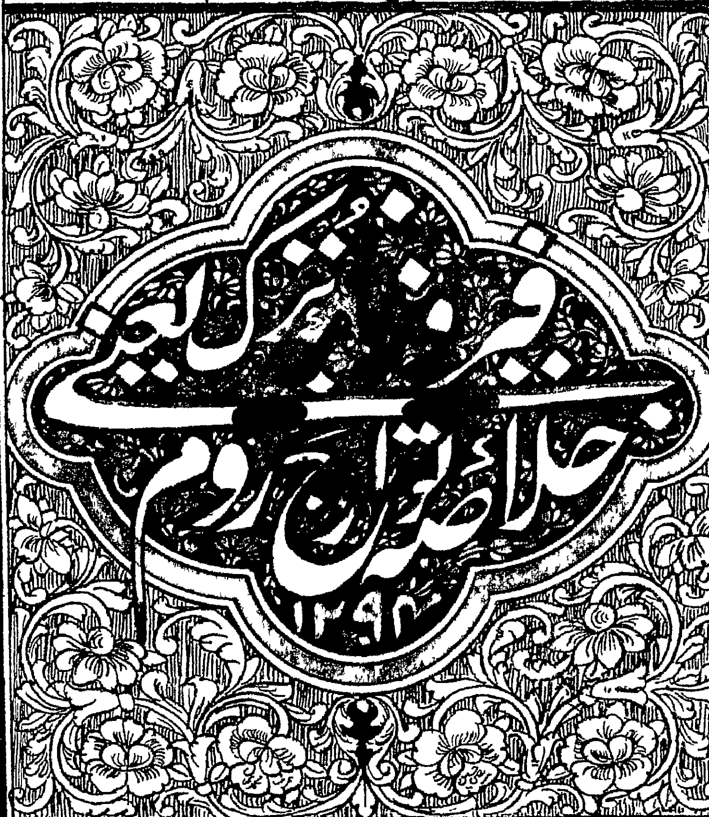
تمت


میرزا فیروز حسین صاحب دہلوی

إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

حسب الارشاد عالیجناب مرزا فیروز حسین صاحب انجم نگار دہلوی زیر نگرانی

جناب محمد اسمعیل خان صاحب دام اقبالہما



فرزند ترک یعنی خلاصۂ تاریخ روم

۱۲۹۲

مولفہ فقیر نحیف شاہ صادق الحسینی چشتی شریف جسکا منشی جعفر حسین صاحب

سب انسپکٹر مدارس مدراس نے انگریزی کتاب تاریخ سے ترجمہ کیا بخط سید شہاب الدین صاحب

مطبع فخر زبید واقع مدراس میں مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غالب حقیقی یعنے خداے معبود کی حمد کرنی تو خیر مغلوبان عبودیت کے منہہ کی زبان اُتنی کہان کہ اوسکا نام ہی اس سے لیا جاے- اور نہ زبان کا وہ منہہ کہ اوس خلّاقِ غالب و مغلوب کی ستایش تو کجا لفظ ستایش ہی کہنے کو کہا جاے چشم حق بین سے قدرت خداے توانا دیکھئے زرّہ زرّہ سے غالبیّت و مغلوبیّت کا جلوہ دیکھئے اگر ایک مغلوب ایک غالب نہوتا تو کوئی کسی کا طالب نہوتا

عجیب معرکۂ امتحان ہے عالم
شریف یان کوئی مغلوب کوئی غالب ہے

اور جو یون نہوتا تو حضیض و اوج زمین و آسمان گدا و مُنعم زرّہ و مہر درخشان کا جلوہ ایک ہوتا ایک ہی طرح یہ عالم بد و نیک ہوتا لیجئے کہا گل فسانہ دست برد خزان سے باوجود ہمہ تن گوشی بجان بیتابی کچھہ نہ سنکر روپوش

ہین اور کیا شمع ہوا کے طمانچون سے بااین تیز زبانی کچھہ نہ کہکر خاموش ہین باد خاک پر غالب ہی آب آتش

کی مغلوبیت کا طالب ہی سایہ پر تسلّط نور ابین من الامس ہی ظلمت پر حکومت روشنی اظہر من الشمس

ہی - نجوم پر ماہ ماہ پر آفتاب غالب نہین تو اور کیا ہی اَلْقَمَرُ مُسْتَفَادٌ مِنْ نُوْرِ الشَّمْسِ سے روشن یہہ ماجرا

ہی حضرت آدم ہی کو دیکھئے کہ باوجود اولیت جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین تاجدار لولاک لما

صاحب سریر دَنیٰ فَتَدَلّٰی باعثِ وجودِ حاکم و محکوم وجہ ظہورِ عالم و معلوم احمد مجتبیٰ **محمد** مصطفیٰ علیہ

و آلہ التحیۃ و الثنا کے زیر نگین رہے بلکہ سارے انبیا و رسل وردِ نام نامی آنحضرت یعنے اسی جوشن

کبیر و حصن حصین مین راحت قرین رہے **مولّف** ذاتین احمد مرسل کے شرف سارے ہین ؎ سب تو

سب ایک اوسی نام پہ چھٹکارے ہین ؎ حضرت ابو بکر صدیق نے صداقت مین غلبہ پایا اور حضرت

عمر فاروق نے عدالت بے انتہا مین اور حضرت عثمان ذی النورین نے حیا مین رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا علی

اسد اللہ الغالب حضرات سنئے کہ جور آسمان سے دل جو گھبرایا تو میری زبان پر کس شیر نیستان ولایت و امامت

کا نام آیا اب ساری مشکلین ضرور حل ہو جائین گی تو بہ حل ہو گئین اب وہ مصیبتین ہمارے سر

نہ آئین گی جب ہم عرصۂ تحریر مین مثل زبان قلم یا ترکان ثابت قدم شیرانہ قدم بڑھائینگے تو

مدّعیان روباہ وش روسیون کی طرح بے سروپا ہو کر بھاگ ہی جائینگے - الحمد للہ رب العالمین

و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ سید المرسلین و آلہ الطاہرین و اصحابہ الماجدین -

وجہ تالیف کتاب

حضرات شایقین علم تاریخ مژدہ کہ اب معرکۂ روم و روس ہمارے شہسوار کلک عنبرین سلک کے درپیش ہی امتثالاً
للامر دست و زبان سے ساتھہ یہہ عقیدت اندیش ہی اب نام نامی سناؤن کہ کس نے مجھہ ناچیز صادق
الحسینی نام تخلص **شریف** کو یہہ حکم فرمایا اور فقیر حقیر کس قدر شناس کا حکم بجالایا سنئے کہ کون مجھہ پا
بدامن عزلت کشیدہ و روئے قدردانی ندیدہ کا آمر ہی اور مین مامور ہون اور کون اس دیدہ تنوعات عالم
سے حیرت اندوختہ و چشم بر پشت پائے خجالت دوختہ کا ناظر ہی اور مین منظور ہون **مؤلف** شادم
از ہمدمی بیکسی خویش **شریف** ٭ سخن این است منم گر چو منی میدارم ٭ بتقریب ذکر سخاوت عالی
مجھہ مین اور حاتم مین مناظرہ سہی مگر مین اوس پر یون غالب کہ تیرا قصہ دیدہ نہین شنیدہ ہی اور بتوصیف
عدالت گرامی مجھہ مین اور نوشیروان مین مباحثہ سہی اور وہ مجھہ سے یون مغلوب کہ تیرا عدل بشہادت
امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بدرجہ ثبوت نارسیدہ ہی - مرحبا یا حضرت ظہوری کیا بات میرے اس دعوے
پر اتنی یہہ دلیل بھی کچھہ کم نہین ثبوت مدعا مین اب کسی طرح کا شک یکقلم نہین ؎ تفاوت کفر و
دین آمد بمعنی ٭ میان عدل او تا عدل کسری ٭ حکومت گاہ عالی کا نام شہرستان دل ہی دست و زبان مبارک
کو دیوان فیض و کرم مین عہدۂ وزارت و صدارت حاصل ہی دیکھے کہ اب کے جنگ روم و روس مین اعانت
مجروحان و بیوگان و یتیمان ترک مین بواسطۂ دست و زبان آپ نے کیا کچھہ سعی نفرمائی ہزارہا روپے کی
مدد ذاتی کے سوائے فراہمی چندے کی بات بنائی اسپر بھی بس نکر کے یہہ کتاب نایاب ہم فال و
ہم تماشا یا ہم خرما و ہم ثواب جو مسمّی بہ **فیروز نامۂ ترک** یعنے خلاصۂ تواریخ روم ہی اور کئی معتبر کتب تواریخ سے

مستنبط ہو کے مع تصاویر شاہانِ روم و نقشہ ہاے ممالک کئی فصلون پر منقسم ہے اسکا اہتمام طبع بھی
سنہ ۱۲۹۴ ہجری مین اس غرض سے اپنے ذمّے لیا کہ جب یہہ بھی بخرچ ہزارہا روپے چھپ جائے
تو رؤسا و والیانِ ملک کے درباروں مین پیش ہو کر جو کچھ مبلغ بسبیل عطیہ و قیمت ہاتھہ آئے
وہ بھی روم ہی کو ابلاغ پائے واقعی کہ اس کتاب کے اشترا مین دو فائدے متصور ہین یہان
تو گھر بیٹھے سارے ملک روم کی سیر کامل ہے اور وہان بعوض اعانت دین بیشگاہِ ایزد باری سے
سب کچھ حاصل ہی اس تمہید پر بھی جب آپکا نام مبارک معلوم نہوا تو سنئے کہ اوس مرجع فتح و نصرت
کا عالی جناب **مرزا فیروز حسین صاحب انجم نگار دہلوی** نام ہی حضور **نواب**
خیر النساء بیگم صاحبہ محتشمہ رئیسۂ کرناٹک دام اقبالہا کے ایجنٹ ہین تخلص **صبا** مشہور خاص و عام
ہی لیجئے نامِ صبا کے لیتے ہی غنچۂ مقصود شگفتہ ہو گیا - ہر دل بستہ گرہ گل کی طرح وا ہو گیا آج کل مدراس
اس بادِ بہاری سے رشکِ گلشنِ ارم ہی سائل بے کھٹکے درِ دولت پر چلے آتے ہین جیب و دامن کو
گلہائے مقصود سے بھر لیکر نہال ہو جاتے ہین **سہ** لیا صبا کا جو ہین ہین نے منہہ سے نام شریف ؎
کھلی ہر ایک گرہ دل کی وہ بھی گل کی طرح ؏ یہہ بھی خوش قسمتی اہل مدراس ہی کہ ایک اور سردار نامدار
فخر یورپ مخزن العلوم مجمع الفنون منبع اشفاق مجسّم الاخلاق فلاطون فطنت ارسطو فطرت اس
کار خیر مین شریک جناب فیروزی اساس ہے یعنے **جناب کرنل یف پچ طرل**
صاحب بہادر گورمنٹ ایجنٹ جنابِ دام اقبالہ نے بھی بنا بر ترجمۂ اردو ایک

تاریخ انگریزی متضمن سوانح روم معہ تصاویر جسکا نام انگریزی مین تاریخ سلطنت عثمانیہ ہے عنایت

کی ہی شرکت اعانت مین داد یکدلی و یگانگی دی ہی۔ کچھ ہو اس کار خیر کے معاون و مددگار دو

ہین جو ہمیشہ شجاعان ترک کے عافیت طلب و ترقی جو ہین ع دو دل یک شود بشکند

کوہ را ؛ ہان ای شریف صداقت اساس بس در اجابت وا ہے دست دعا رسا ہی یارب

جب تک شہرستان عالم مین غالب و مغلوب کا نام رہے ذات جناب مرزا فیروز حسین صاحب

دام اقبالہ باین قدرت و ناموری مرجع انام رہے آمین فامین ثم آمین

فصل اوّل در احوال ظفر اشتمال سلیمان شاہ

بیت بڑہیگا حوصلہ ذکر زمان پاستانی ہی ؛ ادہر دیکھو کہ یہ مردان جنگی کی کہانی ہی ؛ مورخین

راست گفتار کا بیان ہی وقائع نگاران صداقت شعار کی تحریر سے عیان ہی کہ جب چنگیز خان

نے اقلیم ایشیا کے ایک بڑے حصّے کو جو ماتحت ایران تھا تاخت و تاراجی سے ویران کر دیا اور

بلخ کو بھی جو صوبۂ خراسان مین بے نظیر بلکہ رشک کشمیر بہت ہی شاداب اور نہایت پر رونق

شہر تھا سنسان کر دیا نہ فقط خوارزم شاہ ہی کو اوسکے شہر یعنے بلخ سے نکالا تھا بلکہ روسا و

امرائے اطراف و جوانب کی بنائے قدرت کو بھی آپس کے خانہ جنگیون اور اوسکے متواتر

حملون نے متزلزل کر ڈالا تھا سلیمان شاہ ابن کیا خان رئیس شہر نیرو حاکم تاتاریان آغوز مین

نے جو از روے حسب و نسب اوس قوم مین اعلیٰ اور اوصاف حمیدہ و خصائل پسندیدہ مین

کل رہ سا سے نزلا تھا ۶۱۱ سنہ ہجری نبوی مطابق ۱۲۱۴ سنہ عیسوی قبیلہ آغوزین کے پچاس ہزار تاتاریون
کے ساتھ اپنے وطن مالوف سے خروج کیا نیت یہی کہ جدید ملکون پر اپنی حشمت و عظمت کا سکہ
بٹھائے اور چنگیز خان کی طرح اپنی بھی فتح و فیروزی کا رنگ جمائے الحاصل مع فوج ظفر موج
نہایت تعجیل و کامیابی سے صوبۂ آزربایجان واقع سرحد شام کی راہ لی اور اثنائے راہ
مین ہر شہر پر قابض و متصرف ہوتا ہوا صوبۂ اہلاد تک جو ارمینیائے کبریٰ کا ایک شہر ہے جا
پہنچا جب چنگیزی تاتاریون نے حریف کی آمد آمد دیکھی خود رفتگی نے آتش حسد کو اونکی
کانون سینہ مین بھڑکایا کمال جوش و خروش سے ہنگامۂ ظلم و ستم گرم کرکے ملک کو خاک
سیاہ بناتے ہوئے شعلۂ آتش کے طرح آزربایجان کے طرف قدم بڑھایا اودھر سلیمان شاہ
نے بہ لحاظ کثرت اعدا یا بامید عروج آیندہ ایشیائے صغرا یعنے ملک شام سے نکل کر صوبۂ
آزربایجان کے قطعات درونی کے سمت پسپائی اختیار کی اور فوج بھی اوسی جگہہ فراہم ہوئی
جب لشکر نے بیکاری و آسودگی سے تنگ آکر بے صبری دکھلائی تو ۱۲۱۹ سنہ عیسوی مین ایشیائے
جنوبی کی ہوا سر مین سمائی پھر تو ہوا کی شکل مع لشکر جرار منزل مقصود پر پہنچکر اوس سرزمین
مین ایسی فتحین حاصل کین جنکا خیال تک کسیکو نہ گذرا تھا اور جنکا عکس تک کسی کے آئینہ خاطر
مین پرتو افگن نہ ہوا تھا بہت سے قلعجات متین و بارہائے حصین اسکی کلید تدبیر سے مفتوح ہوے
اور کئی شہر اور بستیون مین اوسکے ماہیچہ رایت جہان افروز نے چمک کر وفور طلعت سے

آفتاب کو خجل کیا اور اُسکی عظمت و شان کے پھریری کی ضیانے بدر کامل کو داغ در دل کیا جب فتوحات نے
یوماً فیوماً ترقی پائی دریائے فرات کی آبرو بڑھائی یعنے اوس سے ہوتے ہوے سوارہ پارہ جانے کی
کوششین کین مگر اوسوقت خود ہی طعمہ نہنگ اجل ہوگیا پھر تو اُسکے فرزندون نے شہر بابر کے زیر حصار جو حلب کے
قریب ہی اوس گنج خوبی کو سپرد زمین کیا اور اوس مرد میدان کو کنج لحد مین گوشہ نشین کیا چنانچہ یہہ بات
طشت از بام ہی کہ اوسکی زیارت گاہ وہی مقام ہی -

فصل دوم در ذکر احوال نصرت مآل عثمان ظفر اقتران کہ بانی این سلطنت عظیم الشان ست

لکھا ہی کہ جب سلیمان شاہ نے اس جہان فانی سے عزم سفر کیا اوسکے چار فرزندون طغرل بمعنیٔ منصف مزاج
و سنقور تگین بمعنیٔ باز سفید رنگ جو فقط تاتار ازبک مین پایا جاتا ہی و فندوغدی بمعنیٔ طلوع شمس و دمدار
بمعنیٔ صداے کوس و طبل - الحاصل انہون نے اپنے باپکے مال و اسباب کو باہم تقسیم کرلیا سنقور اور فندوغدی
نے تو اپنی اپنی قدیم مسکنون کا راستہ لیا اور یہہ نہین معلوم کہ زمانے نے اون سے کیا سلوک کیا مگر طغرل و دمدار
بہ معیت فوج مرد میدان ہی رہے تھوڑے ہی دنون مین دمدار نے زندگی مستعار کو جواب دیا اور طغرل
نے بہ ہمعنانی تائید غیبی اون سارے ممالک پر جو مابین حلب و سیسیر واقع ہین اپنا قبضہ کرلیا **مولف**
دار فانی کو کچھ قیام نہین ؛؛ ہان اگر صبح ہی تو شام نہین ؛؛ اور اوس سرزمین مفتوحہ مین بعرق ریزی تمام دین اسلام
کو رواج دیا جب سلطان علاؤالدین فرمانروائے ایکن نے طغرل کی روزانہ ترقی دیکھی ڈر گیا اور خیال یہہ کہ
ایسی شجیع نامور سے موافقت کی جاے اور یہی اپنا سرعسکر قرار پائی ہنوز یہہ بات



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

معرض ظہور مین نہ آئی تھی کہ طغرل نے اپنے فرزند کو علاؤالدین کے پاس بعہدۂ سفارت اس پیام کے ساتھ مرخص کیا

کہ وہ اپنے ممالک محروسہ سے کوئی قطعہ طغرل اور اوسکے توابع ولواحق کی بود وباش کے لئے مرحمت

کرے یہہ تو چاہتا ہی تھا فوراً قبول کرلیا اور بذریعۂ ایلچیان کاروان کہلا بھیجا کہ کچھ اور خیال دلین نہ لائیے

بخاطر جمعی تمام دربار مین چلے آئیے کوئی دقیقہ اداے مراسم تعظیم وتکریم مین فروگذاشت نہوگا

جب طغرل کو اطمینان کلی ہوچکا ایلچیون کے ساتھ علاؤالدین کے پاس چلا آیا اور اوسنے بھی

اوسکی عزت وتوقیر مین سرمو قصور نہ فرمایا نہایت گرمجوشی سے بغلگیر ہوکر کراجید گی نامی

قصبہ جو سرزمین انگیریا مین واقع ہے بطور اوسکے مسکن اولین کے مرحمت کیا کہتے ہین کہ علاؤالدین

کے عہد حکومت مین تاتاریان چنگیز خانی نے جو اکثر خلل اندازی کرتے رہے سرزمین انگریا پہ

حملہ کیا اور بسبب کثرت فوج پہلے ہی حملہ مین لشکر سلطان پر غالب ہوکے اسکو منتشر کردیا طغرل

نے جب طور بیطور پایا اثناے جنگ مین پانچہزار سپاہ منتخب کارزمگاہ پر پرا جمایا سپاہ طغرل

نے لشکر علاؤالدین کو متوجہ فرار دیکھا تو اپنے سرعسکر کو دشمنون سے ملجانے اور علاؤالدین سے منحرف

ہونے کی ترغیب دی طغرل نے کہا کہ مردان جنگی جادۂ وفا سے منہہ پھراتے نہین دلیران کارآزما

وقت ضرورت پیٹھ دکھاتے نہین ناتوانون کی حمایت منظور ایزد توانا ہے - پافتادون کی دستگیری

موجب ناموری نہین تو اور کیا ہے یہہ کہکے ایک ایسا حملۂ مردانہ کیا کہ پہلے ہی وقت مخالفون کے

چھکے چھوٹ گئے نامردی دور دور ہمت قریب ہوئی دشمنون کو شکست اور اوسکو فتح نصیب ہوئی -

جب سلطان علاؤالدین نے طغرل کی اس بیباکی و دلاوری کو کہ جسکا ذکر وہ سنا کرتا تھا بچشم خود دیکھا سوچا کہ ازدیاد فوج کی ضرورت نہین اور کسی امر زائد کی حاجت نہین مگر یہی کہ کوئی مشیر باتدبیر ہو اور سرعسکر فوج تجربے مین بے نظیر ہو جب ان دونو خوبیون مین طغرل کو طاق پایا تو اوسیکو اپنی لشکر کی سپہ لاری و مختاری کا جوڑا پہنایا جب سپاہ طغرل لشکر سلطانی سے ملحق ہو گئی تو طغرل نے نہ فقط تاتاریون کے تاخت و تاراجی کی راہ مسدود کی بلکہ انکو یون تہ تیغ کیا کہ سلطنت کے سرحدون مین انکا نام و نشان تک رہنے نہ دیا اور نہ اوسنے فقط قلمرو سلطانی کو اعدا سے سنبھال رکھا بلکہ ازحد اوسکو وسیع و فراخ کیا اور دولت کو بحال رکھا مورخون کا بیان ہے کہ اگر اوسکا چراغ زیست گل نہوتا تو وہ اپنی اولوالعزمیون کا کچھ اور ہی گل کھلاتا باغی کاسنے کھاتے پامال دلیران جنگی ہو جاتے مگر جب اوسنے شہر قطحی متعلق یونان پر فتح پائی زیست نے رخصت کی سنہ ۶۸۰ ہجری موافق سنہ ۱۲۸۱ عیسوی مین اجل نے پیش قدمی کر کے بہشت برین کی راہ دکھائی اس حادثہ جانگزا سے سلطان علاؤالدین بلکہ ساری مملکت پر غم طاری ہوا دریاے اشک ہر ایک کی آنکھو سے جاری ہو حسب الحکم سلطانی قلعۂ سوحوق مین اس شہسوار عرصۂ نبرد کا مزار ہے اور تاحال وہ مقام زیارتگاہ خاندان عثمانیہ لیل و نہار ہے بہرحال اوسکی موت کے باعث اوسکی قوم کی شوکت کالعدم ہوئی عزت سرگوم ہوئی اور اوسکے تین بیٹے یعنے عثمان و فندوز و سرویز اوسکے یادگار باقی رہے اگرچہ اکبر اولاد یعنے عثمان خردسال ہی تھا مگر سلطان علاؤالدین کے سایۂ عاطفت مین نہال ہوا بنظر طغرل کی حسن خدمت اور جان

فشائیون کے عثمان جیک یعنے عثمان خرد کے خطاب سے مخاطب اور طبل وعلم و بیرق سرعسکری اور لشکر

پر حکومت کاملہ مرحمت ہونے سے بارور بکمال ہوا حکم سلطانی جاری ہوا کہ اون تمام ممالک اور صوبون مین

جنکو اوسکے باپ نے مسخر اور مفتوح کیا تھا عثمان ہی کے نام کا سکہ اجرا پاے اور وہانکی مسجدون مین اوسی

کے نام سے خطبہ پڑہا جاے۔ بعض مورخین نے سلطنت عثمانیہ کی ابتدا اوسیکو قرار دی ہے مگر

ناظرین پر اس تاریخ کے مطالعہ سے روشن ہوگا کہ یہہ بات چسپت نہین اور انکا قیاس درست نہین

جب عثمان کے ترقی مدارج و مراتب مین کوئی دقیقہ باقی نہ رہا مگر یہی کہ اوسکے نام کے ساتھہ خطاب سلطان

ملحق ہو جسکو اوسنے علاؤالدین کی زندگی تک اختیار نکیا بلکہ بموجب صلاح وقت اسکو آیندہ پر موقوف

رکھہ دیا وجہ اوسکی یہہ کہ سلطان علاؤالدین سے ترک رفاقت نہ کرنے کی قسم کھائی تھی چنانچہ

اوسنے اون متمردوں کو جنھون نے خلاف سلطان سرکشی و غدر اختیار کیا تھا معقول تنبیہ پہنچائی

۶۸۷ سنہ ہجری موافق ۱۲۸۹ سنہ عیسوی مین یونان پر فوج کشی کی اور جوانمردی کی وہ داد دی کہ اونکے ہاتھہ سے

شہر قلزہ کو چھین لیا اور اوسی سال قرا سہری یعنے شہر سیاہ کے قلعہ دار کو ایک سخت لڑائی مین شکست

دیکر پسپا کیا اور اوسکے دو نو بھائیونکو اسیر و دستگیر اور سخت عذابون مین مبتلا کر کے دارالبوار کا رستہ

دکھایا۔ لکھا ہے کہ اس خونریز جنگ مین اوسکی اکثر یار و مددگار کام آگئے اور اوسکے بھائی قندوز

نے حریف سے دلیرانہ لڑکر جام شہادت نوش فرمایا۔ جبکہ عثمان کے فتوحات کی خبر علاؤالدین

کے گوش گزار ہوے تو اوسنے شہر عسکہ کی زمام حکومت اوسکی تفویض کی اور عثمان نے دوسرے

سال یعنے ۶۸۸ سنہ ہجری مین تاتاریان مغول کو اپنے قصبون سے نکال دیگر دشمنون کے حملون کو یکقلم مسدود کر دیا یہان تک کہ فتوحات نمایان مین مشہور ہوا اور مردانگی مین ضرب المثل قریب وددر ہوا اور پھر اطراف واکناف کے باشندون کو جمع کرکے شہر قراسہری کو نہایت وسیع کیا عمارات بلند وحصار استوار سے اوسکی رونق بڑہادی مورخین سلجوجی نے قرار داد سن مین کچھ اختلاف کیا ہی اور وہ یہہ کہ انہون نے فتح عثمانیہ کو جو تاتاریان مغول پر ہوے ۶۹۸ سنہ ہجری مین قرار دیا ہی یعنے دس سال کے بعد اور ہمارے نزدیک بھی معتبر یہی ہے اور یہی مورخ راست نگار سعدی افندی کا قول بھی ہے کہتے ہین کہ ۶۹۸ سنہ ہجری مطابق ۱۲۹۹ سنہ عیسوی مین جب میکیل المعروف بہ کوسہ رئیس وشہزادۂ شہر بیلجیکی نے اپنے بیٹی کے جشن شادی مین عثمان کو بلحاظ روابطِ قدیم دعوت دی تو یونان کے دوسرے بادشاہون نے یہہ تجویز کی کہ اس قابو کو ہاتھ سے ندین عثمان کو اسیر ودستگیر کرلین مگر رئیس شہر بیلجیکی نے بمجرد سننے اس خبر وحشت اثر کے بعین وفاکیشی ونیک اندیشی عثمان کے آستان دولت نشان پر چند اشخاص معتبر کو بھیجوا دیا تا عثمان کو اس راز سربستہ سے خبردار کردین طالع بیدار کی صورت ہشیار کردین عثمان نے اس خبر کے سنتے ہی چالیس مردان کار آزما کو مسلح کرکے لباس زنانہ پہنایا اور سرشام قلعۂ قراحصار مین بھیجوایا اسلئے کہ اون مکانون کو جو احاطۂ قلعہ مین ہین آگ لگائین دروازون اور مورچون پر قابض ہوجائین الغرض انہون نے پہنچتے ہی اپنا کام کرلیا یعنے دل تو جلاہی تھا مکانون کو آگ لگادی دشمنون کو گرمئ آتش جہنم دکھادی شعلون نے سر اٹھاکے اور

وہوین نے وہوان دہار بنا کے عثمان کو اپنی گرمی ہنگامہ سے آگاہ کیا یہہ تو منتظر وقت تھا ہی فورًا

اوس سپاہ کو جو پہلے سے کمین گاہ مین متعین تھی ایسے وقت مین شبخون کا اشارہ کیا کہ مجلس شادیکا

ٹھاٹھہ بند ہا تھا راگ کا رنگ بیطرح جما تھا بہ مجرد اس اشارے کے بہادرون نے رعد کے

مانند نعرہ مارا اور خرمن عیش و عشرت مخالفین پر اپنی تلوارون کی بجلی گرائی وہ تو پہلے سے

مست شراب تھے اب کباب کی طرح جل گئی پیمانہ زیست لبریز ہوا ہنگامہ شادی غم خیز ہوا اجل کے

ساتھہ ساتھہ دو ہی نکل گئے مگر میکیل کو جو عثمان کا دوست راسخ دم و مخلص ثابت قدم تھا سبہون

نے بچایا ما بقی کو عدم کا رستہ دکھایا عورتین جو دستگیر ہوین انمین اک دختر لوفیرا نامی تھی جسکی شادی

کی یہہ کچھہ بد سرانجامی تھی لکھا ہے کہ عثمان نے اپنے بیٹے آرخان کے ساتھہ اوسکا نکاح باندھہ دیا

اور بہ مجرد حصول اس فیروزی کے بہت سے شہرون اور قلعون کو اونکے مضافات و متعلقات

سمیت سلطنت علاؤالدین سے ملحق کر لیا جب ۶۹۹ھ ہجری مطابق ۱۲۹۹ء عیسوی آغاز ہوا اور

تاتاریان مخالف کی ایک گروہ کثیر نے مملکت علاؤالدین پر چڑہائی کی تو اس سرزمین کے اکثر

اکابر و رؤسا و زمین دار و امرا جنہون نے علاؤالدین کے محض دبدبہ و رعب کے باعث اوسکا لوہا مانا تھا

اور اوسکو اپنا سردار و مختار جانا تھا اس بہہ ہی کو غنیمت جان کے دوبارہ غدر و عناد پر کمر باندہی سامان

جنگ درست کر کے قدم جادۂ اعتدال سے بڑہایا اور علاؤالدین کو اون دشمنان درونی و بیرونی سے

مقابلہ مشکل نظر آیا تو پیلیولوگس شہنشاہ یونان سے پناہ لینی ضرور ہوی درخواست امن منظور رہوی

سیدہی نہوی طالع واژون سے کوئی بات ؛ تدبیر کا تقدیر پہ کچھ بس نہین چلتا ؛ آخراوسنے یونانیون کے قید مین جنکو اسنے اپنا ماوا و ملجا تصور کیا تھا بند ہوا رشتہ امید رہائی تو تا حبب تک جسم مین جان رہی یہہ زندان الم سے نہ چھوٹا ۷۰۳ سنہ ہجری مطابق ۱۳۰۳ سنہ عیسوی مین قضا جو آئی اودہر طایر روح قفس عنصری سے نکلا اور اودہر اسنے اس بندگران سے رہائی پائی پھر تو بوجہ ناموری وشہرت دلاوری وثروت عثمان کا اختر طالع اور بھی چمکا سارے اکابرو رؤسا کو راضی کرلیا مگر یون کہ بعضون کو تحف وہدایا سے نہال کیا بہتون کو انعام واکرام سے شریک حال کیا کسیکو وعدہ پر ٹالا اور کسیکو ڈرا دہا کر کام نکالا آخر الامر سبہون نے بالاتفاق اسکی بادشاہی کا اعتراف کیا لاحق حال فضل الہ ہوا ۷۰۰ سنہ ہجری مطابق ۱۳۰۰ سنہ عیسوی مین اندرون شہر قراحصار مخاطب بخطاب شہنشاہ ہوا بعض مورخین کے نزدیک آغاز ریاست عثمانیہ اسی سن سے صاف ہے مگر سعدی افندی کا اظہار اوسکے خلاف ہے کیونکہ اوسنے اوسی ۶۸۷ سنہ ہجری کو جسمین عثمان نے حین حیات علاؤالدین یونانیون پر غالب ہوکے قراحصار کو مفتوح کیا تھا اور صلہ مین اس خدمت شایان کے عہدۂ جلیلہ قضات وخطابت پر مامور ہوا تھا اور اپنی نام رواج سکی کی اور قراءت خطبے کی اجازت حاصل کی تھی آغاز سلطنت عثمانیہ ٹھہرایا ہے مگر ہم نے اکثر مورخین کی رائے کو اختیار کیا ہے اور جہانداری عثمان کا آغاز ۷۰۰ سنہ ہجری سے شمار کیا ہے جب عثمان نے بیاوری طالع اس سلطنت عظیم الشان پر اپنا قبضہ کرلیا اپنے فرزندون کو متفرق صوبون کی حکمرانی پر معین کرکے قراحصار کو دار السلطنت بنایا اور اوسی سال

قیری حصار نامی شہر بھی اسکے ہاتھ آیا مرہون سازکاری بخت ہوا شہر کافنگی سہری اسکا پایۂ تخت
ہوا عمارات شاہانہ کی تعمیر نے پایۂ تخت کا پایا برہایا حصارہای متین و قلاع سنگین کی تدبیر
نے سرکشون کو بیدستگاہ بنایا چندے اس سلطنت جدید کی آراستگی و پیراستگی مین بسر ہوے
جب اس سے فراغت حاصل کی متوجہ احوال سپاہ ہوا اہتمام حکمرانی کا عجب انداز رکھا لشکر کو
تن آسائی و عیش گزینی سے باز رکھا عرصہ دراز تک شہر ارغد پر محاصرہ کیا مگر اہل قلعہ کے
خروج نے ہٹادیا جب ناچار ہوا محاصرے سے دست بردار ہوا جانب فنگی سہری ایک بلند پہاڑ پر
قلعہ استوار بنایا اور طرغن نامی سردار نامدار کو اوسکا قلعہ دار بنایا اور پھر باقی لشکر کے ساتھ
تخت گاہ کی راہ لی موسم زمستان وہین بسر ہوا اس اثنا مین اور ایک مقدمہ پیش نظر ہوا یعنے
ارلنس نامی فرمانروائے برصہ جو رتبے مین سب پر بالا اور حاکم درجہ اعلا تھا عثمان کی گرمی ہنگامہ پر
جل گیا گداز حسرت سے صورت شمع پگھل گیا دوسرے رؤساسے درپردہ سازش کی اپنی لشکر کو اونکی فوج
سے ملا کے عثمان سے بگاڑ کے بات بنائی فساد کی صورت ٹھہرائی کہ اوس مین یہہ راز طشت از
بام ہوا عثمان نے دفعۃً مع فوج ظفر موج عزم معرکہ جنگ کیا مخالفون کا شکست فاحش دیکے قافیہ
تنگ کیا فرمان روائے برصہ وقطعی فرار ہوے مگر عثمان نے انکا پیچھا نچھوڑا دشمنون کے تعاقب سے
منہہ نموڑا قلعہ علوباد کے مختار نے دشمنان عثمان کے مآل کار سے عبرت لی اور چند شروط پر راہ
تعاقب کھولے مگر عثمانیان اپنے اعدا کے روبفرار کے حائل نہوسکے شہر قطعی پر جسکو دریبولا یونانیون نے ترکون

سے چھین لیا تھا محاصرہ کیا اگرچہ عثمانیون کی ترک تازیون اور نیزہ بازیون سے یہہ بھی فتح نصیب ہوئی مگر
نقصان عظیم کے ساتھہ اور وہ یہہ کہ ایک پل چوبین جس سے لشکر عثمانی عبور کر رہا تھا دفعۃً توٹ گیا اور
اس صدمے سے اسکا پوتا طغرس نامی مع چند سپاہ غرق آب ہوکر ہمراہیون سے چھوٹ گیا جب اسیطرح
صوبہ تھیسنہ کے بہت سے دیار و امصار پر فتح ہوئی تو سلطنت عثمانیہ نے قوت پائی شہر برصہ دارالامارۂ
تھیسنہ پر محاصرہ کیا مگر بوجہ استواری حصار و کثرت فوج مخالف تسخیر برصہ دشوار ہوئی تو عثمان نے
اوسکے محاذی دو قلعے تعمیر کئے اسلئے کہ اون قلعون کے ذریعے قلعۂ محصور مین زاید قومون کے دخل پانے اور
انہین اذوقہ و رسد پہنچانے کے مانع و مزاحم ہون اور اونکے قلعہ دارون کو یہہ تاکید کہ شہر والون کو ضرر
نہو باشندگان شہر کا نقصان متصور نہو عثمان کی اس تدبیر خوب و رائے مرغوب نے باشندگان
شہر برصہ کے دلونپر اثر کیا ہر ایک نے اوسکو اپنا خیر خواہ جان کے منتین ایک قلم کین اور جوق جوق
حاضر آستان عثمانی ہو کر براہ عبودیت اپنی گردنین خم کین کہتے ہین کہ عثمان کا یہہ دستور تھا اور ہمیشہ اوسکو
یہی منظور تھا کہ جب متعدد شہرون پر فتح ہو جاتی تو چندے آپ آرام پاتا اور چندے لشکر کو
رفع ماندگی کی مہلت سے کامیاب فرماتا کبھی ممالک مفتوحہ کے بندوبست درونی مین مالوف
رہتا اور گاہ وہان کے باشندون کی فکر رفاہ و صلاح مین مصروف رہتا اب کے بھی کچھہ سال
اسکو وطن مالوف مین یون ہی گذر گئے مگر سپاہ سلطانی نے جو کشور کشائی و معرکہ آرائی کی عادی تھے
اپنی بیکاری دیکھی اس مضمون کی عرضداشت پیش کی کہ چپ رہنے سے جی تنگ ہے ہمت مستعد جنگ

ہی اور قصد یہہ کہ زیر لواے عثمانی سرزمین یونان کی خبر لین بحرون کو اپنے حوصلہ کشور کشائی سے آگاہی دین جب
عثمان نے اس مبتدا کی خبر پائی اس شرط پر اونکی درخواست منظور فرمائی کہ اہتمام ترویج دین اسلام مین
فرق زرا نہو فرمان ایزدی کی بجا آوری مین وخل تغافل کا نہو چو کہ امتثال حکم الٰہی سب امور پر فائق ہے
اسلئے ہمین یہی مناسب ولایق ہی کہ اسپر کار بند ہون کشور کشایون کے درجے دنیا تو دنیا دین مین بھی وہ چند
ہون اور اوسکا طور یہہ کہ خواقین و رؤساے عیسوی کو پہلے دعوت اسلام دین اور جو وہ نامانین اور کفر و شرک
سے باز آکے خداے جل و علا کو واحد نہ جانین تو اُن دشمنان خدا پر ضرور چڑہائی کرین میدان رزم مین
قدم کی طرح نیزہ و شمشیر پر ہاتھ بڑہا دین مشرکون اور کافرون کی شکل کفر و شرک کو بھی بیدست و پا بنا دین
یہہ کہہ کے بمعرفت چاوش باشیان ایشیاے صغرا کے جمیع رؤسا کے نام اس مضمون کا فرمان
بھیجوایا کہ یا دین اسلام قبول کرین یا جزیہ دین نہین تو جان و مال سے ہاتھ دہونا ہوگا زور شمشیر سے مطیع
منقاد ہونا ہوگا جب حکم عام ہوا سب سے پہلے میکیل کوسہ فرمانرواے بیچیک کا امتثال امر مین نام ہوا چنانچہ
اسی باعث عرصہ بعید و مدت مدید تک اوسکی اولاد نے پشت در پشت شہنشاہان عثمانیہ کے سایہ عاطفت
مین بہت سے سرفرازیان حاصل کین مورد الطاف خسروانہ رہے مظہر مراحم شاہانہ رہے لیکن جب
میکیل نے غاشیہ امتثال دوش پر رکھا بلیجی نامی شہر کے شہزادے نے بھی اوسکی پیروی اختیار کی
گو دولت ایمان سے ناکام رہا مگر اطاعت سلطانی مین ترک طغیان و تمرد کر کے نیک نام رہا اپنے فرزند
کو بطریق یرغمال تحویل عثمان کیا پھر تو الیان لفکہ و قادر لی نے خراج گزاری کا اقرار کیا اداے لوازم تعلیمی

سے زرانہ انکار کیا - شہر ہاے مارطونی گوئیک طرقلی اگو نجیسی جیجی اقیصار قراقین طفر نباری
وغیرہ جنکے والیون نے دربارۂ دین اسلام اظہار تنفر و توہین کیا تھا سب کے سب مسخر ہوگئے سلطنت
عثمانیہ سے شامل ہوکے انتظام سلطانی سے شایستہ تر ہوگئے - اب اور سنئے کہ عثمان تو ان فتوحات
مین سرگرم رہا مگر قادر نامی تاتاریون کی ایک قوم نے سلطنت کرمیان سے نکل کر اوسکی مملکت بیہ
چڑہائی کی سب ملک کو خراب کیا بلکہ قراحصار کی دیوار تک دہاوی عثمان نے فنگی سہرے مین جب
یہہ خبر پائی فوراً سامان جنگی درست کرکے فوج ظفر موج کے ساتھ معرکہ آرا ہوا مقام فتنیہ مین دونون
لشکرون کا مقابلہ ہوا اُسنے دشمنون پر ایک ایسا حملہ مردانہ کیا کہ مخالفون کی بات بگڑ گئی عثمان کی تقدیر
اوس لڑائی مین بھی لڑ گئی باغی کچھ اسیر کچھ آغشتہ خون و خاک ہوے اور جنہون نے شرف دین اسلام
حاصل کیا وہ نجاست کفر سے پاک ہوے اور اون پاکون کو مادام العمر قراحصار کے احاطۂ حکومت
مین رہنے کو جا ملی سعی عثمانی سے دین کی دولت بے انتہا ملی - سنا ہے کہ سلطان عثمان کے فرزندن
مین آرخان جو اوسکا ولیعہد اور قائم مقام تھا دوسرون کی نسبت بہت دلیر و شجیع اور زیادہ نیک نام
تھا جب وہ سر عسکر ہوا قلعجات قراجیش الیوی یگر اس تگین حصاری کو کھولا جب ان فتوحات سے
فراغت پائی لشکر کو کاعنوزلیم نامی سردار کے تحت فرمان دیا اور آپ اپنے پدر بزرگوار کی قدم بوسی
کا قصد کیا سردار موصوف نے بھی اکاری اور طوس بازاری نامی قلاع پر قبضہ کر لیا اخیجی خوجہ نامی کپتان
کو جو ایک سردار مشہور روزگار تھا اک فوج جرار کے ساتھ برسر کار زار روانہ کیا اوسنے صوبہ ازنگمد کو پامال

و تباہ کیا بلکہ اوس معمورے کے حصار تک پہنچ گیا جب یہہ معاملہ رو بکار ہوا والی ازنگمد عثمانیون کے دست اندازیون
اور تاراجیون سے گھبرا کے بارگاہ شہنشاہ قسطنطنیہ مین نالشین کین شہر کی حالت پرخطر سے آگاہی دیکے
اعانت وامداد کا طلبگار ہوا اوسنے ایک بھاری فوج جرار مع اسلحہ ویراق بغرض کمک روانہ کی مگر
عبدالرحمن جو عثمان کے لشکر کا دوسرا کپتان بہادر زمان تھا فوج یونانی کی آمد کی خبر پاکے میدان ملیز
مین مقابل ہوا یونانیون پر عثمانیون کو غلبہ کامل ہوا جب باغیون نے منہہ کی کھائی گھبرا گھبرا کر پیٹھہ دکھائی جب
بھی شجاعان آرخان نے اونکا پیچھا نچھوڑا ایک کو دو دو کو چار کیا مدعیان منتفق کی سرو تن کی جدائی مین
اصرار کیا ایک سے ایک مانند تن و سر جدا ہو گیا دمکے دم مین دشمنون کا قصہ فیصلہ ہو گیا کچھہ باقی جو رہ گئے
اونہون نے چھپ چھپ کے رہائی پائی شہنشاہ قسطنطنیہ تک پہنچکر اس سانحہ کی خبر پہنچائی اسوقت عثمان کا مزاج
متواتر مہمات اور ملک گیری کی کڑی کڑی صعوبتون سے مکدر رہنے لگا ضعف پیرانہ سری و مرض نقرس
کے باعث پریشان خاطر رہنے لگا ناتوانی نے شہرستان وجود عثمانی مین توانائی باقی مضمحل ہو گیا گو طاقت
نبرد طاق تھی مگر ہمت وجرأت شہرۂ آفاق تھی پھر بھی اپنے فرزند جگر پیوند آرخان کو بلحاظ اوسکے کہ وہ مدام
میدان کارزار مین مظفر ومنصور رہا کیا ایک فوج کثیر کے ساتھہ صوبہ بتھینہ کی تسخیر کے لئے جسکا بادشاہ
روا آرش تھا روانہ کیا اور حکم یہہ کہ اوسکے ساتھہ ہی صوبہ برصہ دار الامارہ شہر مذکور پر بھی قبضہ ہو جاے
ایک ہی وقت مین دونون کا کام تمام ہو بہادران جنگی مین نام ہو وارنس نے جب مقابلہ آرخان کی طاقت
نپائی شہر پناہ مین سر چھپایا آرخان نے اوسکا بھی محاصرہ فرمایا وہ بھی یون محصورون پر رسد بند ہوا

مدعی مبتلاے گزند ہوا بعد عرصۂ دراز آر نس بہ ترغیب میکیل جو خلعت اسلام سے مشرف ہو چکا تھا اور آرخان کا خاص
دبیر و مشیر تھا حلقہ بگوش اطاعت ہو گیا اور بقیۃ السیف کی سلامتی کے لئے تیس ہزار سکۂ طلائی کی پیشکش بارگاہ
سلطانی مین پہنچائی سرزمین برصہ بھی ۷۲۶ھ ہجری مطابق ۱۳۲۶ عیسوی مین عثمانیون کا ایک قطرہ خون بہنے
جانے کے بغیر سلطان آرخان کے ہاتھ آئی چونکہ انقلاب آسمان مشہور ہے اور اوسکی کجروی و بدراہی مہر بین
قریب و دور ہے کسیکو مانند گل ہنساتا ہے اور گاہ صورت شبنم آٹھ آٹھ آنسو رولاتا ہے کہین غم مین
شادی اور کہین شادی مین غم ہے تو بہ گردش لیل و نہار کا اور ہی عالم ہے دم کے دم مین حال دیگر گون
ہو جاتا ہی مآل اندیشون کا جگر دیدہ تنوعات روزگار سے خون ہو جاتا ہی - لیجئے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے
کہ جب آرخان نے مقامات مطلوبہ پر فتح پائی خوشی سے پھولا نہ سمایا اب دیکھئے کہ فلک تفرقہ پرداز نے
کیا کر دکھایا یعنے دفعۃً شدت مرض پدر بزرگوار یعنے عثمان کی خبر آئی اور اس خبر کے ساتھ حکم مراجعت
بھی آپہنچا یہہ بھی حفاظت برصہ پر فوج کثیر کو متعین کر کے ہوا کی صورت باپ کی خدمت مین جا پہنچا مگر اسوقت
مین کہ عثمان پر سخت دشواری تھی قضا منتظر سواری تھی دم واپسین کا معرکہ درپیش تھا در دہاجرت سے
زار زار رہرو فا اندیش تھا سفر عقبیٰ کا دم بھرتا تھا لب پر یاد خدا تھی اجل منزل آخر تک پہنچا نیکو رہنما تھی
اوسنے پہنچکر زمین خدمت چومی اور پاس ہی بیٹھ گیا باپ کے چہرے پر نظر کرتے ہی سینہ جو بھر آیا تو
رو رو کر بے اختیار چلایا آرخان کی صدای درد انگیز سے عثمان کی آنکھین کھل گئین فرمایا کہ ای آرام جان و راحت
روان وقت گریہ و زاری نہین ہنگام اشکباری نہین کیونکہ یہہ میری اخیر لڑائی ہے جو تم دیکھتے ہو اور جس سے تمہارا جگر ریش

بچون سے جوانون اور جوانون سے بوڑھون تک یہہ معرکہ درپیش ہے چونکہ تم قائم مقام میرے ہو ترک
دار فانی کا غم نہین سر مو الم نہین مگر چند نصیحتین یاد رکھئے ہمارے روح کو اسپر عمل پیرا ہو کر شاد رکھئے بیٹا
سنو دنیا کی دولت مستعار پر غافل نہونا جور و تعدی پر مائل نہونا عدل و انصاف سے ملک آباد رہے
رعایا برایا کا دل شاد رہے فتوحات تازہ کی لڑی بندہی رہے زور شمشیر سے فکر ترویج دین کی رہے۔
دشمنون کے چھکے چھوٹین رومی سلطنتون سے اتحاد کے سلسلے نہ ٹوٹین علما فضلا کی عزت و توقیر مین فرق نہ
آئے بناے دین کی استواری پر کمر چست رہے تواضع و خوش اخلاقی مین کمی ہونے نہ پائے خیل و خدم جاہ و
حشم پر فخر و ناز بجا نہین اہل علم کے فیض صحبت سے دوری روا نہین عدل کا ساتھ رہے انصاف کے ہاتھ مین ہاتھ
رہے عقلا کا کام یہہ نہین کہ ناحق کے جھگڑون مین پابند ہون اور ہمارا یہہ مطلب نہین کہ سارے جہان کی بادشاہت
سے بہرہ مند ہون میرا مدعا دلی تو یہی تھا کہ دین اسلام کو رواج دون ترویج ملت مین قصور نکرون اوراب
تمہارا کام ہی کہ وہ مقصد برائی سرخروے عاقبت کی ہاتھ سے نجانے سیرابی تشنگان انصاف
بلا طرفداری ہو ایک ہی طرح پر چشمۂ فیض سب جگہہ جاری ہو جس بادشاہ مین کہ عدل و انصاف و فیض و سخا نہین
سچ جانیو کہ وہ بادشا نہین۔ رعایا برایا کی بہبودی کی فکر رہے۔ مدام فضل و عنایات بادشاہ حقیقی
کا لب پر ذکر رہے یہہ کہتے سنتے کچھہ عرصہ نگذرا کہ عثمان کے طایر روح نے قفس عنصری سے چھوٹ کر
آشیانۂ خلد برین کی راہ لی ہنگامۂ حشر برپا ہوا طرفۃ العین مین کیا تھا کیا ہوا۔ انہترویں سال مین عثمان نے
سفر عقبی کیا چھبیس سال تک امورات جہانبانی مین کوششین کین اور ۷۲۶ ہجری مین یہہ واقعۂ ہوش ربا رودیا

فائدہ

کہتے ہین کہ جب خزانۂ عثمانی کا جایزہ لیا گیا تو نقد و جواہر سے خالی پایا وجہ اسکی یہی تھی کہ سربازون کی سرفرازی
مین یہان کیا کمی تھی اسلئے مال تو کچھ نہ تھا مگر یہی ایک سلطنت عظیم الشان اور راہوار برق جولان متعدد
خود و بکتر و خفتان مویشی بے پایان چنانچہ شہر برصہ سے سلطان روم کے پاس ابتک جو گوسفند آتے ہین وہ
اونہین کی نسل کہلاتے ہین وہ جو وصیت مین رومی سلطنتون کے اتحاد کا ذکر تھا سو اوس سے مراد عثمان کی
یہی کہ سارے عیسائی مشرف بشرف اسلام ہون کیونکہ بہ نسبت عثمانیان غیر ملت والون کو لذت اسلام سے
محظوظ کرنا عین کرم و احسان ہے اتحاد و دوستی صادق کا یہی عمدہ نشان ہے۔

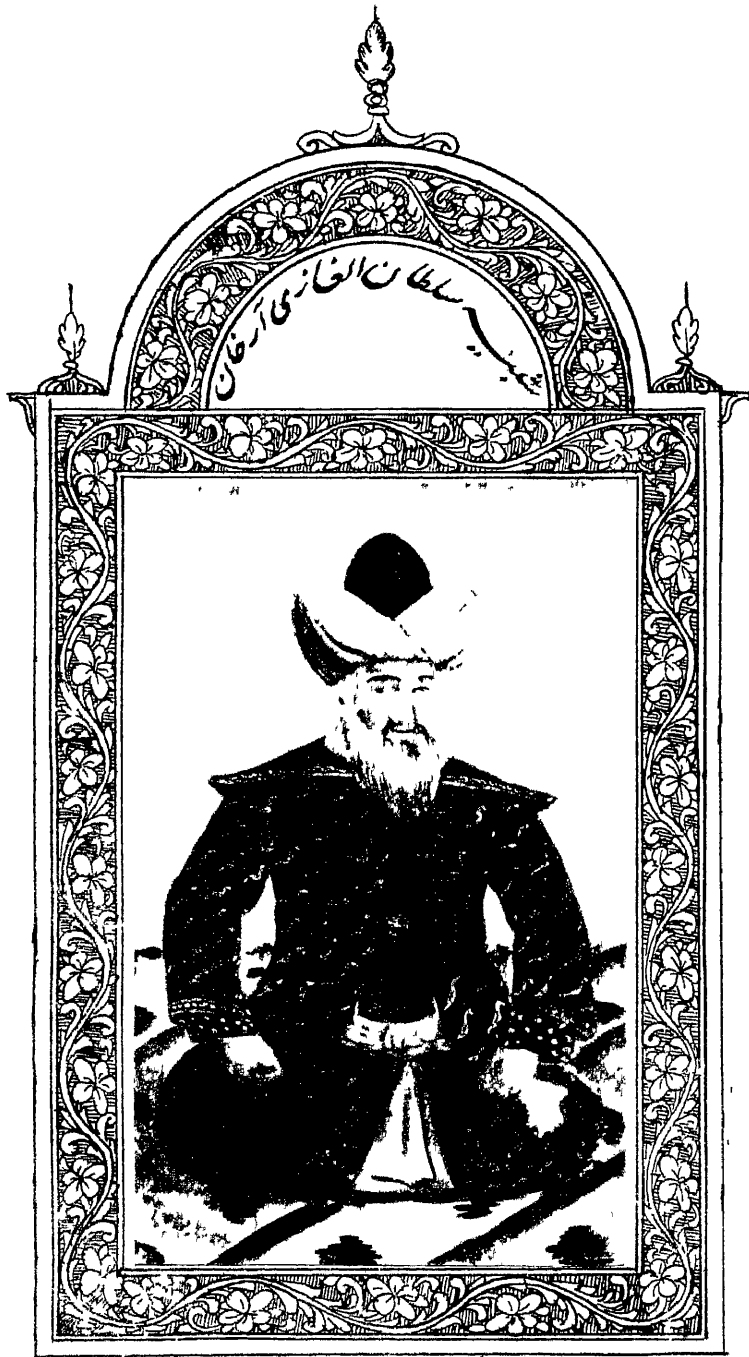
واضح ہو کہ روم اوس ملک کو کہتے ہین جسکو زمانۂ سلف مین پہلے رومیان یوپ نے اور پھر یونانیون
اور ترکیون نے فتح کیا تھا مگر نور الدین نے اپنی کتاب جغرافیہ مین لکھا ہے کہ روم وہ ملک ہی جو بحر غرب سے
شروع ہو کر گالیشیا اندلوس یعنے ہسپانیہ فرانس یعنے افرنجہ اطالیہ یعنے رومیہ جرمنی یعنے نمسہ پولنڈ و بوہیمیہ
اور کہ ہنگری یعنے ماجار سے تا بہ قسطنطنیہ و دریاے یوکین یعنے بانطس سے اشتمال رکھتا ہی وہان سے ملک سقالیہ
اور اسکلیوانیا روس کے سرحدی صوبجات ہین مگر یہہ زیادہ متحقق ہے کہ روم سے مراد رومانیہ اور رومیلیا
یعنے تھریس اور یونان جدید ہے مصنف مساحت الارض کا یہہ مقصود ہے کہ روم جس مین ایشیاے کوچک
کا ایک حصہ شامل ہے طرف غرب نہر بحر اسود سے محدود اور سمت جنوب سیریا اور مسوپوتمیا یعنے بلاد شام
و بلاد فنیر پرہ و ارمنیہ جانب شرق و شمال جارجیہ یعنے بلاد کرد اور دریاے یوکین یعنے بحر بانطس سے محدود ہی

اور اس ملک کے وسط مین جبل قرمان جسکو جبل طارس بھی کہتے ہین واقع ہے جہان ترکمانی اور ترکی خاندان رہتے ہین اور اوسی ملک روم مین جس زمانۂ عتیق سلجوقی سلاطین کی حکمرانی رہی جن تک خاندان عثمانیہ کا سلسلہ پہنچتا ہے اسلئے ایرانیان و مغول تاحال اہنین رومی کہتے ہین۔

فصل سوم دربیان نصرت توامان سلطان غازی آرخان

لکھا ہی کہ جب عثمان نے رحلت فرمائی دہم ماہ رمضان المبارک ۷۲۶ھ مطابق ۱۳۲۶ء عیسوی کو آرخان نے سینتیس سال زینت تخت برہائی شہر برصہ مین جسکو اُسنے اپنے پدر بزرگوار کے حین حیات مخالفون سے چھینا تھا ایک سال تک سکونت اختیار کی جب استحکام امور سلطنت سے بالکلیہ فراغت ہو چکی تو دوسرے سال سمندرہ کے تمام صوبون پر چڑہائی کرکے شہر نقمید یا تک جا پہنچا جب شہر کی خلقت اسکے محاصرہ سے خستہ دل ہوی تو وہان بھی اسکو فتح حاصل ہوئی حاکم نقمیدیا کالوجنیس نامی نے جب دیکھا کہ لشکر آرخان نزدیک پہنچ ہی گیا مارے دہشت کے وقت شب فرار ہوا پناہ گزین قلعہ کوین حصار ہوا۔ جب بھی آرخان نے پیچھا نچھوڑا وہ قلعہ بھی بہ آسانی ہاتھ آیا اس ہنگامۂ دار و گیر مین کالوجنیس کے جسم مین ایک تیر ایسا لگا کہ تراز وہو گیا۔ زندگی کی نظرون مین سبک ہو کر موت کے ساتھ ساتھ بازار عدم کا راستہ لیا دنیا سے زرد رو ہو گیا تسقچیون نے حسب الحکم سلطانی تن سے سر جدا کیا نیزہ پر چڑہایا ساری شہر مین پھرایا۔ اہل شہر نے گھبرا گھبرا کر در دولت آرخان پر ایلچیون کو بھیجوایا اور عرض یہ کہ جان کی امان ہو اور قسطنطنیہ کو جانیکی پروانگی ملی تو شہر خالی کردین جب درخواست منظور ہو چکی تو شہر والون نے ترک وطن کیا آرخانیون نے بسایا سارا شہر تھا

آیا اور سنہ ۷۲۵ ہجری مین شہر ہرقی پایے تخت سمندرہ بھی آرخان کے ایک سردار علی بک نامی کے سپرد ہوا
گرم ہنگامہ دستبرد ہوا جب یون ہی صوبہ تھینہ کے ساری شہر بحر نیشیا آرخان کے تصرف مین آگئے کو فنگی
سہری عزت پایے تخت سے مایوس ہوا شہر برصہ دارالامارہ ہوکے قدمبوس ہوا آرخان نے باستصواب
علاؤ الدین پادشاہان سلجوقیہ کے سکون کو چلنے سے روکا اور اپنے نام کا سکہ چلایا رفتہ رفتہ ایک
نئی بیدل و البتہ یعنے منطوعہ سے انتظام سلطنت برہایا اور انہین تسخیر بلاد و امصار کے لئے آلات و اوزار بنانے
کے ہنر مین جس سے وہ تاحال ناواقف تھے تعلیم دی اور اپنے بھائی علاؤ الدین کو وزیر اعظم کا خطاب دیکر
اوسی فوج کی سپہ سالاری بخشی اور سنہ ۷۲۹ ہجری مین آرخان نے اپنے سپاہ کی تنخواہ مقرر کی یعنے روزانہ
ایک نقرہ جو اوسکے سکے کا نام تھا اور مالیت مین درم نقروی کا چوتھا حصہ لاکلام تھا چونکہ فوج مذکور
بالکل جاہل تھی اسلئے کہ ادنی ترین طبقے کے رعایا سے شامل تھی بار ہا اُنسے علم بغاوت بلند کیا جادۂ اطاعت سے
منہہ پھیر ناپسند کیا جب بالکل تمرد پر کمر باندہی تو آرخان نے اسکو وجہی گوشمال دیکر معزول کیا اور بعوض انکے
عیسوی نوجوانون کا داخلہ فوج مین قبول کیا اس شرط سے کہ جو عیسائی مسلمان ہوجانے پر مائل ہو پہلے اُنکو مسلمان
کرین اور پھر فوج مین داخل ہو پھر تو یہہ عالم ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ مین اسلام نے قوت پائی لشکر کثیر فراہم ہوا
اور حکم یہہ کہ اگر کوئی مزارع اور کسان جو باوجود اپنی ملکی محاصل سے خوش گذران ہونے کے داخلہ فوج کا آرزومند
ہو تو سنجاق بیگیون کے تحت فرمان آزادانہ نوکری کرنے سے اوسکا پایہ بلند ہو۔ جب آرخان نے اسطرح سپاہ
جدید کا انتظام کیا اور فوج کثیر بھی فراہم ہوگئی شہر نیشیا پر جو گذشتہ دو سال کے محاصرون اور قحط سالی و طاعون



یہہ شبیہ خاص تصویرخانہ سلطان روم سے لی گئی ہی

وہ باسے خراب ہوگیا تھا محاصرہ کیا جب اہل قلعہ کو تاب نہ آئی اور انہون نے طاقت مقابلہ نپائی تو شہر کو
آرخان کے تفویض کیا اور آرخان نے انکی درخواست کے بموجب معہ مال و اسباب قسطنطنیہ کیجانیکا حکم دیا جب نیشیا والون نے
آرخان کی یہہ رحم دلی دیکھی بخوشی تمام تابعدار ہوگئے جان و دل سے باج گزار ہوگئے لکھا ہے کہ جب ۷۳۱ ہجری
مین سلطان آرخان شہر مذکور مین دخل ہوا حاصل تسلط کامل ہوا یونانی بیوہ عورتونکی آوارگی و بے سرو
سامانی پر رحم جو آیا تو عمایدین سلطنت و ارکین مملکت کو یہہ حکم فرمایا کہ ان عورتون کو اپنے علاقہ زوجیت سے شاد کرین
نامرادون کو بامراد کرین ؎ ذلت و خواری سے نکلین شاد و فرحان ہوگئین، کفر چھوڑ تا رغبت دل سے
مسلمان ہوگئین، الغرض بعد فتح ایشیا آرخان کی حاتم دلی و مروت مردانگی و فتوت کا اطراف و اکناف
مین یہہ کچھہ چرچا ہوا کہ باشندگان دیار و امصار جنکو اوسوقت تک آرخان نے مغلوب نکیا تھا جوق جوق شہر
نیشیا کو چلے آئے اور وہان مجمع اتنا ہوگیا کہ وہ شہر بجاے خود ایک دوسرا قسطنطنیہ ہوگیا ۷۳۴ سنہ ہجری
مین نلوق نامی قلعہ جسکو صنّاعون نے بمرتبہ حصین و متین بنایا تھا اور باوجود سعی بسیار عثمان کے ہاتھہ نہ آیا تھا
آرخان کے طالع بیدار سے کہتے ہین اوسپر بھی قبضہ ہوگیا، ۷۳۶ سنہ ہجری مین آرخان نے ایک مدرستہ
العلوم اور دار الشفا کی بنا ڈالی مدرسہ جو خانقاہ مین بنایا تھا شہرۂ آفاق ہوا ہر شاگرد اوس مدرسکا
علم و ہنر فضل و کمال مین طاق ہوا اور آٹھون پہر اصحاب علم و ہنر کا یہہ کچھہ مجمع رہا کہ مدارس عرب و عجم کا بازار
سرد ہوا بے نظیر عصر یہان کا ہر فرد ہوا ظہور ترقی اسلام نے کفر کو دبا دیا۔ عصیان کو گوشہ گیر بنا دیا یونانیون
پر آرخان کے مظفر ہونے نے بدخواہون کو خیر خواہی پر آمادہ کیا پھر تو مابقی صوبجات ایشیا کی تسخیر کا ارادہ کیا

چنانچہ اجیلا بنگ کے سارے ملک کو جسکا قاسم بک کارفرما تھا اور بعد رحلت قاسم بک حاکم اوسکا
بک کمسن شہزادہ تھا آرخان نے اپنی سلطنت سے یون ملصق فرمایا کہ اوس شہزادۂ کمسن کو اپنا لطفی بیٹا بنایا
پھر تو شہزادہ خرد سال ترسان بک نام نے بھی پسر قاسم بک کی تقلید کی عنان حکومت شہر اید نجک
و منیاس و بالکیسر و برکامی و ارمد - آرخان ہی کے ہاتھ دی شہر ہاے علوباد و کبلیس و ابنیوس جو یونانیون
کے تحت حکومت تھے وہ بھی حلقہ اطاعت آرخان مین آگئے اس عرصے مین ترسان بک اور اوسکے بھائی حاجل
بک مین جنگ برپا ہوی حاجل بک بوجہ کم طاقتی گھبرایا معرکہ جنگ سے بھاگا شہر برگامی مین اپنا قدم
جمایا اس خانہ جنگی مین آرخان نے دخل دیا اور اون دونون کو یہہ کہلا بھیجا کہ اپنے باپ کی مملکت علی السویہ بانٹ
لین اور اس تقسیم کے لئے شہر برکامی مین اجلاس ہو ہمارے طرف کے لوگ ثالث بالخیر ہو کے جو فیصلہ ٹھہرا دین
اوسی پر رضامند ہو جائین جب روز موعود آپہنچا حاجل بک نے بحیلہ بغل گیری خنجر زہر آلود سے اپنے بھائی
ترسان بک کا شکم چاک کیا بیچارے کو ہلاک کیا اور آرخان کی ہیبت جو چھائی شہر پناہ کے دروازون
کو بند کر کے لڑائی کی ٹھہرائی مگر شہر کے باشندون نے جو حاجل بک کی اس حرکت نامردانہ سے متنفر تھے حاجل
بک کو معہ شہر سپرد آرخان کیا حاجل بک شہر برصہ کے محبس مین دو سال تک اسیر رہکر مر گیا جان سے گذر گیا
اسکے بعد شہریار علوباد بناے بغاوت مین گرم جوش ہوا بزور شمشیر آرخانی وہ بھی بار سر سے سبکدوش
ہوا پھر تو سارے صوبہ کراسی سے معہ علوباد آرخان کی سلطنت کا اعتراف ہو گیا ۷۳۷ سنہ ہجری مین سارا قصہ
پاک و صاف ہو گیا ۷۳۹ سنہ ہجری مین اہالیان اناقور و امرود نے بھی عیسویون کی حکومت سے نکل کر آرخان کے

سایۂ عاطفت مین آرام پایا اُسکے بعد اور بھی شہر اور گرڈھیان آرخان کے ہاتھ آئین اونہین بھی سلطنت عثمانیہ
سے ملحق بنائین ۔ لیجئے جب اتنی فتحین حاصل ہوگئین تو شوق ازدیاد مال و منال و ملک گیری نے آرخان کا
قدم اور بھی بڑھایا چنانچہ ۷۳۹ھ ہجری مین صوبہ تھبینہ پر تمام و کمال قابض و متصرف ہوکر اپنے بیٹے
سلیمان کو اوس عصر کے نامی سردارون یعنے اخی بک و غازی و فضل و یعقوب عجی بک و میکال کے ساتھ
یورپ مین داخل ہونیکا حکم فرمایا کہتے ہین کہ اون دنون شہنشاہ قسطنطنیہ نے یہہ منادی پھرائی تھی کہ کوئی فرد
بشر چھوٹی سی چھوٹی کشتی پر سوار ہو سواحل ایشیا کی طرف نجائے اور کوئی عثمانی یورپ مین داخل ہونے
نپائے ایک روز کا یہہ ذکر ہے کہ سلیمان اپنی جوانان منتخب کے ساتھ سرزمین ایدنجیک مین بحیلہ شکار اترا
اور ایشیائی ساحلون کا نظارہ کرتے ہوئے شب ماہ مین دو چھوٹی کشتیون کے ذریعہ ایشیا کے ایک قریہ سے یورپ
مین ہامتی گرہی تک جا پہنچا ساتھیون نے بھی ساتھ نچھوڑا رفاقت سے منہہ نموڑا وہان پہنچکر سلیمان نے ایک
کسان سے ملاقات کی اور داخلہ شہر کی صلاح چاہی تو اوسنے ایک جونری بھونری کا پتا دیا جسکے ذریعے
سلیمان اپنے ساتھیون سمیت بہ آسانی شہر مین داخل ہوگیا باشندگان شہر کو جو بخت خوابیدہ کی طرح سورہے
تھے اسیر کرلیا اطمینان کلی حاصل ہوگیا مگر ازراہ دوربینی و پیش اندیشی شہر والون کی خاطر شکنی گوارا نہ کی
انعام دیا اور اونکو مستحق آزادی اس شرط پر کیا کہ امورات بحری مین سستی نہ کرین ایشیا سے یورپ تک
جہازون کی راہبری کرین قیدیون نے سلیمان کے اس سلوک اور طمع کے باعث تین ہزار عثمانیون کو جہازون
پر سوار کرکے ایشیا سے یورپ مین اتار دیا روز دوم سلیمان نے قلعہ الجنت جیا سو بونیا پر حملہ ور ہوکے اسکو

مسخر کرلیا کچھہ لشکر کے ساتھہ کراخی بک کو اوسکی حراست پر مامور کیا چنانچہ آج تک وہ قلعہ اخیواسی کے نام سے
مشہور ہے زبان زد قریب و دور ہی - حاکم کالی بولی کو آرخان کی ترقی اقبال کی تاب جو نہ آئی تو اطراف
وجوانب سے سرباز و نکو فراہم کرکے سلیمان کے ساتھہ نگار کی بات بنائی مدتون لڑائی کا سلسلہ جاری رہا
آخر ترکیون نے دشمن کا پنجہ مروڑ اچھکے چھوٹے تنک پچھوڑا اگرچہ انھون نے بھی حفاظت شہر مین نہایت دلیری کھلائی
مگر طول محاصرہ سے تنگ اکر ہمت گنوائی - کل صوبہ کالی بول جو کلید شہر قسطنطنیہ تھا آرخان کے حیطۂ اقتدار
مین اگیا لشکر عثمانی بادل کی طرح چھا گیا ۱۶ ستہ ہجریمین سلطان آرخان نے اور ایک لشکر تحت فرمان مراد جو
اوسکا دوسرا فرزند تھا یورپ کو روانہ کیا دونون بھائیون یعنے سلیمان و مراد کے لشکر باہم مل گئے سلیمان نے
ملغار او البسلام پر دہاوا مارا مسخر کرلیا مراد نے ابیبا طوس نامی قلعہ کو جو قسطنطنیہ سے فقط دس ساعت
کی راہ پر واقع تھا ہاتھہ سے نہ دیا جب یہہ ہوچکا قارلو نامی شہر استوار کو جو قسطنطنیہ اور ادریونوپل کے
مابین ہے محاصرہ کیا باشندگان شہر استحکام قلعہ کے پابند رہے عہد و مواثیق مراد سے جو بہ نسبت انکے
نہایت فائدہ مند تھے نارضامند رہے قلعہ سے نکل کر ہنگامۂ جنگ برپا کیا کئی ہزار لشکریان مراد
کا خون بہتا اور انہین پسپا بار ہا کیا آخر مراد ہی نے فتح پائی ہر ایک دشمن کی تشنگی آب تیغ سے
بجھائی جب مراد اُس شہر پر قابض ہوا بطور انتقام اوسکو یون مسمار کیا کہ زمین سے ہموار کیا باشندگان
شہر برگاس جو ادریونوپل اور قارلو کے درمیان ہے مراد کے خوف سے دہل گئے شہر کو خالی چھوڑ کر باہر نکل
گئے جب یہہ بھی ہاتھہ آیا تو مراد نے معہ لشکر جرار عزم ایشیا فرمایا مگر سلیمان اپنی فوج کے ہمراہ یورپ ہی

رہگیا ایکروز سلیمان اپنی لشکر کا جایزہ لیتا اور اونکو مطابق قواعد وآئین عثمانیہ تیراندازی ونیزہ بازی کی ورزشین
اور داؤگھاؤ کی کرتبین سکھلاتا تھا کہ سلیمان کا گھوڑا اکوا ہوا بلکہ پیشتر وصبا ہوا مطلق العنان ہو کر مطلق نہ تھما
ایک درخت کے چپیٹ مین سلیمان کا پیر ٹوتا پھر ٹھکرایا پہہ پشت زین سے جدا ہوا اور ایک ایسی پٹکی کھائی کہ
رشتۂ حیات بھی ٹوتا۔ آرخان پر اس سانحہ ہوش ربا کے سنتے ہی غم طاری ہوا جینا بھاری ہوا پورے
دو مہینے نہ گذرے تھے کہ وہ بھی ہمرکاب قضا ہوا دم کے دم مین کیا تھا کیا ہوا مگر پیش از رحلت ایک لشکر
بسر کردگی اخی بک وید وموتھیکن شہر پر بھجوایا تھا جب اخی بک معہ لشکر بلاے ناگہانی کے شکل اوس شہر بے
سروسامان کے متصل پہنچا اوسی مقام کے قرب وجوار مین حاکم شہر کو جو بطریق سیر وہوا خوری وارد تھا اسیر کر لیا
اور اوسنے یعنے حاکم شہر نے جو طبقہ شہنشاہان یونان سے تھا قید کی تاب نہ لاکر تحویل شہر سے اپنی آزادی مول
لی مگر مورخون نے لکھا ہی کہ جوہانز کیاننکوزینس شہزادہ یونان جسنے آرخان کو سریر سلطنت پر جلوہ افروز ہونے
کے پیشتر اپنی بیتی دی تھی اور باہم نسبت خسرو دامادی کی تھی بلحاظ منت وسفارش پھر اوسی حاکم کو اوسکی حکومت
پر بحال کیا وفور عنایت سے مسرور وفارغ بال کیا۔ لکھا ہی کہ سلطان آرخان نے پینتیس ۳۵ سال تک زینت سلطنت
بڑہائی ستر سال کی عمر مین اجل آئی۔ مورخین ترکی اس بادشاہ عظیم الشان کی تعریف مین ترزبان ہین اور اوس حکمران
فیض رسان کے اوصاف حمیدہ واخلاق پسندیدہ مین رطب اللسان ہین پہلے پہل اوسنے جامع مسجد ومدارس ودارالعلوم وشفاخانجات
کی تعمیر کی تھی داد دینداری وہنرپروری دی تھی۔ **فائدہ** کہتے ہین کہ جوہانز کیاننکوزینس نے جسکا ذکر آگے
گذرا شہنشاہ اور روینکس کے دو شہزادہ تھا امین تھا انقلاب زمانہ سے قابو جو پایا تو اونکی تخت سلطنت کو

غصب کرکے خود شہنشاہ کہلایا مگر زمانہ نے اوس سے یاری نکی دشمنوں نے تخت چھینا عمر بھر دلگیر رہا جبل الحسس کے گوشہ

انزوا مین سکونت پذیر رہا وہان اوسنے ایک روزنامچہ اپنے عہد کا لکھا ہی جسکی فصاحت و بلاغت کے یونانی آج تک قائل

ہین حرف حرف پر جان و دل سے مائل ہین۔

فصل چہارم در احوال سلطان غازی مراد خان نصرت توامان

لکھا ہی کہ جب سلیمان شاہ نے رحلت کی اوسکے چھوٹے بھائی مراد خان کو چالیس برس کی عمر مین دولت عثمانیہ ہاتھہ آئی اور

اوسنے اپنے باپ یعنے آرخان کا قائم مقام ہوکر تیس سال تک حکومت کی اگرچہ بمجرد تخت نشینی اپنے باپ اور بھائی کے

یورپ مین حاصل کین ہوین فتحون کی ترقی مین کوششین کین لیکن بوجہ عداوت شہزادہ کارمینیا جسنے اوسوقت ایشیائے

کوچک کے وسطی ممالک عثمانیہ مین ایک ہنگامہ برپا کیا تھا کامیاب مدعا نہو کچھہ فوج جرار جانب ہنگامہ فی الفور روانہ کر

فتنہ کو نابود کیا فساد کو معدوم الوجود کیا ۱۳۶۰ عیسوی مین ہلس پانٹ کی راہ سے لشکر عثمانی نے عبور کیا یورپ

مین پی در پی فتحین نصیب ہوین آخر جنگ کسوہ موقوعہ ۱۳۸۹ عیسوی مین اس سلطان یعنے مراد اول کا سلسلہ حیات

تو تا یہہ بھی یکہ اجل سے پہچھوتا کہتے ہین کہ سلطان مراد خان نے یونانیون سے کئی مقام چھین لینے کے قطع نظر شہر عظیم

الشان ادریہ نوپل پر بھی فتح پائی اور سلطان محمد خان ثانی قسطنطنیہ کو فتح کئے تک شہر مذکور ممالک عثمانیہ کا دار السلطنت

رہا اس بعد مراد خان صدر کا فلیپا پولی اور ساگری پر قبضہ ہوا عثمانیون کا اون جنگی قومون سے جنہون نے سرویہ و باسینیہ

مین بادشاہتین مقرر کین بھین مقابلہ ہوا پھر تو سرویہ و باسینیہ و والیشیہ کے شہزادون نے اتفاق کیا عثمانیون کو سر حد

یورپ سے نکال دینی کی ٹھہرائی شہر ادریہ نوپل کی جانب روانگی افواج کی بات بنائی وقت شب قریب نہر مریز



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

ترکیون نے اپنے دشمنون پر حملہ کرکے فتح پائی عیسویون نے بڑی زک اٹھائی اہل ہنگاری و سرویہ پر ترکیون نے پہلے ہی
غلبہ پایا تھا ۱۳۶۷ سنہ عیسوی مین عثمانیون نے شہر نسہ پر قبضہ کرکے شہزادۂ سرویہ کو عاجز بنایا اوسنے اسوقت مصلحتًا
سالانہ ایک ہزار رطل نقرہ اور ہزار اسوار بطور خراج دینے کی شرط پر صلح کرلی سشون شاہ بلگیریہ نے بھی
اطاعت مین کوتاہی نکی مگر بعوض خراج اپنی بیٹی کو زوجیت مراد خان سے بہرہ مند کیا گویا اوسنے یہی خراج دیا
پھر تو چھے سال کامل تک مراد کی بخوبی بسر ہوی کسیکی کچھہ نہ خبر ہوئی اُسکے بعد ایشیاے کوچک مین فتنہ نے
اُٹھایا سلطان نے اپنی فرزند کلان کو مختار ممالک عثمانیہ کرکے عزم مقام مذکور فرمایا ادہر فرزند مراد خان نے پسر شاہ
یونان سے سازش کی دونون نے مخالفت سلطان ہی مین بناے فساد ڈالی سوداے عناد سر مین جو سمایا تو
بالاتفاق شہر قسطنطنیہ کے قریب مقام لشکر قرار پایا جب یہہ خبر وحشت اثر گوش گزار سلطان مراد ہوئی فورًا
واپس آیا شاہ یونان کو اوسکی بیٹے کی بدراہی سے آگاہ کیا اوسنے عرض کی کہ مین ہرگز اوس سے واقف
نہین بہتر ہی کہ گرفتار بلا یہہ دونون پر قصور ہون سزاے جرم مین بینائی سے دور ہون غرض کہ فوج عثمانیہ
مفاسد کے سرون پر قضا کی طرح جا پہنچی وقت شب سلطان مراد نے عزم لشکرگاہ باغیان فرمایا اور باآواز
بلند فوج منحرف کو یہہ سنایا کہ اگر واپس آجاوگے تو معافی خطا سے کامیاب ہوکر امن پاؤگے سپاہ نے جب اپنی
بادشاہ قدیم کی آواز سنی باغی شہزادون کو چھوڑا حضور سلطانی حاضر ہوکے عفو جرم کے لئے ہاتھ انکو جوڑا
باغی شہزادون نے یہہ حال جو دیکھا معہ چند ترکی رو بفرار ہوکر ایک مقام مین پناہ لی مگر سلطان نے مقام
مذکور کا محاصرہ کیا جب دونون ہاتھ آئے اپنے بیٹے کو قتل کیا اور پسر شاہ یونان کو بغرض سزا رسانی اوسکے

باپ کے پاس بھیج دیا شاہ یونان نے اپنے نور نظر کو اوسکے شریکون سمیت پہلے سرکہ جوشیدہ سے نابینا بنایا اور پھر دو دو تین تین کو باہم بند ہوا کر نہر مین پھکوایا اب او رسنئے کہ حاکم کارمینہ جو سلطان مراد کا داماد تھا ایشیاے کوچک کی ترکی قوم کے سرداری کے لئے اپنے سسر سے بگڑا سنہ ۱۳۸۷ عیسوی مین زور آزمائی ہوے ایکونیم پر باہم لڑائی ہوئی مگر جب حاکم آرمنیہ نے شکست پائی اوسکی زوجہ دختر سلطان مراد نے اپنے باپ کے غصے کو تھاما اور مرد کی جان بچائی سلطان نے اپنی فوج کو واپسی کا حکم دیا اور آپ شہر برصہ کے سمت روانہ ہوا شہزادہ بایزید خان نے جو اس جنگ مین موجود تھا نہایت دلیری کی جسکے سبب نامور آفاق کہلایا یلدرم یعنے برق کا خطاب پایا جب سنہ ۱۳۸۵ عیسوی مین اون ممالک عثمانیہ نے جو قدیم صوبۂ تریس اور رومیلیہ کے جدید صوبے سے مشتمل تھے فتوحات جدید سے اور بھی ترقی پائی تو فتح کئے ہوے صوبو مین ترکون اور عربون نے اپنی اقامت ٹھہرائی بلگیریہ و سرویہ و باسینہ و ہنگاریہ والون نے بالاتفاق مقابلہ ترک پر کمر باندہی سواے انکے اور دو قومون نے بھی اونکی شرکت کی مگر وسی جو کئی سال کے بعد ترکیون سے اپنی قوم کا بدلہ لینے آئے تھے مملوکان اہل منگولیا یعنے مغول کی طرح ایک طرف پڑے رہے سلطان مراد نے جب یہہ دیکھا کہ متعدد قومون نے ترکیون کی عداوت مین سازش کی ہی نہر ہلس پانٹ عبور کرکے خود ہی جنگ مین تقدیم کی ارادہ یہہ کہ دشمن کو رسد اور کسی طرح کی تائید پہنچنے نپائے بلگیریہ و سرویہ والون نے بھی عثمانیون پر دم روانگی باسینا حملہ کیا آنکر سد راہ ہوے اس لڑائی مین پندرا ہزار سترکی تباہ ہوے مگر سستی و عدم استقلال کے باعث اونکے لشکر نے سنہ ۱۳۸۹ عیسوی مین مہینون حرکت نکی پھر تو فوج عثمانی نے بسبیل ایلغار پہنچکر مخالفون کو پسپا بنایا شکست فاحش دیکر جوہر مردانگی دکھایا سیون یعنے شاہ بلگیریہ

کو بھی جب شریک اعدا پایا تو سلطان نے آپ بلگریڈ ہی مین بنظر ضرورت چندے توقف کر کے علی پادشاہ سپہ سالار کو تیس
ہزار کی جمعیت کے ساتھ شہر بلگیریہ پر روانہ فرمایا پھر تو ترکیون نے ۱۳۸۸ عیسوی مین پہاڑون کی راہ لی آخر علی پاشا
نادرور بند کے گھاٹون سے ہوتا ہوا جب روس کے مشہور شہر شملہ کو پہنچا ترکیون نے اوسپر بھی فتح پائی ترنوہ مسخر ہوا
پراوادی پر قبضہ ترکان ظفر پیکر ہوا شاہ بلگیریہ نکوپولی کو نکل گیا علی پاشا نے دشمن کو ہاتھ سے جانے نہ دیا وہین پہنچکر
اوسکا محاصرہ کر لیا سسمون نے صلح چاہی سلطان مراد نے قبول فرمائی مگر اس شرط پر کہ صوبہ سیلستریہ ترکیون
کو دیدیا جائے اور سسمون کی خراج رسانی مین قصور نہ آئے مگر یہ شرطین پوری جو نہوین تو پھر جنگ شروع ہوی ترکیون
نے درہ جا اور ہرشوا نامی مقامون پر گولہ رانی کی بارثانی نکوپولی مین سسمون پر محاصرہ کیا اور پھر اوسکی جان
بخشی بھی ہوئی صوبہ بلگیریہ سے سلطنت عثمانیہ شامل ہوئی ملک ترک کو دریائے ڈانیوب کے حد شمالی تک ترقی حاصل
ہوئی لازرس شاہ سرویہ اپنے دوست کی تباہی سے ہراسان ہوا مخالفین ترک سے سازش کی مقابلہ لشکر
عثمانی مین مرد میدان ہوا اسقدر لشکر کثیر جمع آیا کہ اوسنے کمال غرور سے سلطان مراد کو پیام جنگ بھجوایا اوسوقت
سلطان خود سرکردہ فوج ہو کر متصل شہر کسوہ سرحد سرویہ و باسینہ پر جہان غنیم نے اپنی فوجین جمع کین تھین جا
پہنچا نہر سنترہ کے شمالی جانب افواج متفقہ سرویہ و باسنیہ والبنیہ نے معہ کمکی لشکر پولنڈ و ہنگاری و والیشیا پہا
جو جمایا تو لشکر سلطانی اوسکے مقابلے مین بہت ہی قلیل نظر آیا سلطان نے اپنے مشیران باتدبیر سے غنیم پر حملہ کرنے
کے لئے مشورت کی کہتے ہین بایزید خان فرزند کلان سلطان مراد نے فرمایا کہ شامل حال خاندان عثمانیہ فضل رب غفور
ہی عنایت مسبب الاسباب پر تکیہ ضروری ہی ہلال نشان لشکر عثمانی کا اشارہ ہی تیغ ابروی ترکان خونریز ہون

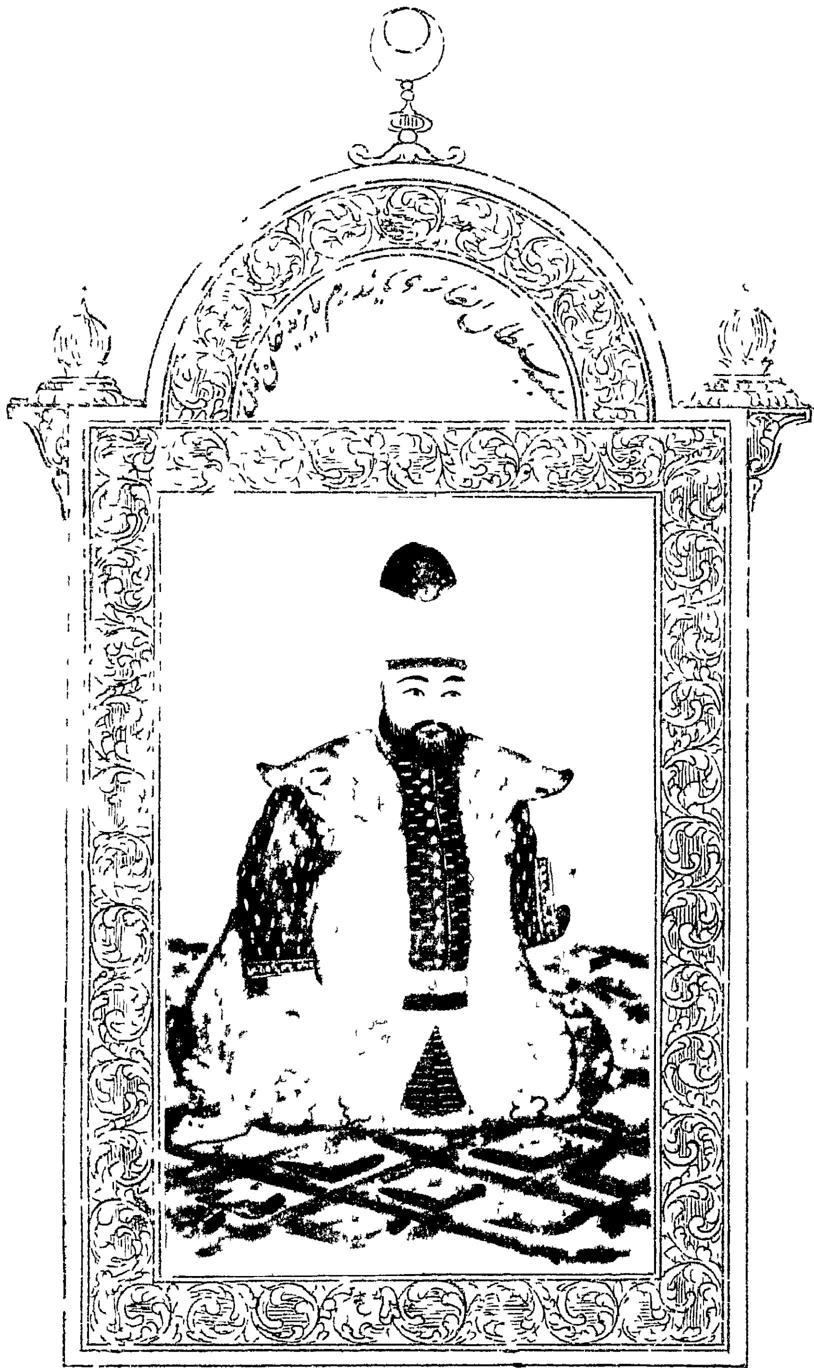
میرے اشاروں میں سارے دشمنوں کا جگر پارہ پارہ ہی غرض وزیر اعظم کو بھی بایزید کی رای پسند آئی قرآن مجید کھولا اور ایک
آیت سنائی جسکا مضمون یہہ تھا کہ ای رسول لڑو تم بیدینوں اور منافقوں سے اور ایک دوسری آیت بھی پڑہی جسکے
معنے یہہ ہیں کہ ایک فوج کثیر ایک کمزور فوج سے اکثر شکست پاتی ہی - بہرحال کوئی تجویز ٹھیک ہوئی سلطان مراد نے
ساری رات بارگاہ جناب باری میں یہہ مناجات کی کہ یارب دین حق کی تائید و ترویج کے لئے جنگ کرتا ہوں
معرکۂ گیرودار میں قدم دہرتا ہوں تیری راہ میں جان دینی وجہ زندگی ابدی ہی حصولِ نعمت شہادت کے لئے سب کچھ جد
وکد ہی امیدوار ہوں کہ اس نعمت سے محروم نہ ہوں عدم حصول دولتِ شہادت سے مغموم نہ ہوں اس میں سپیدۂ صبح
نمود ہوا سیاہی شب دور ہوئی طرفۃ العین میں ابر چھا گیا بارش بوفور ہوئی - جب بارش موقوف ہوئی میدان جنگ
میں فوجوں نے پرا جمایا کفر و اسلام میں ایک کا ایک دشمن جان نظر آیا میمنہ لشکر ترکی پر یورپ میں ترکی زمینداروں کی
فوج تھی میسرہ پر ایشیا ترکی کی جمعیت موج موج تھی شہزادہ بایزید سرکردہ فوج میمنہ تھا اور شہزادہ یعقوب فرزند
دوم سلطان مراد حکمران میسرہ تھا قلب فوج میں خود سلطان مراد تھا خاص دستے کے ساتھ گرم شکر و سپاس رب
عباد تھا انتظام معقول آخر و اول میں بے قاعدہ سوار و پیدل ہراول میں عیسویوں کے طرف لازرس بادشاہ قلب
فوج کا سرکردہ تھا میمنہ پر اوسکا بھتیجا اور میسرہ پر شاہ باسینا تھا جب لڑائی شروع ہوئی ایشیائی فوج جو اہل اسلام
کے میسرہ پر تھی لشکر سرویہ و آبسنیہ سے پسپا ہوئی بایزید نے عثمانیوں کے میمنہ سے بنا بر مدد کچھ فوج لی اور پھر جنگ
برپا ہوئی خود بھی گرز آہنی لئے ہوئے سر میدان آیا اور یہہ کچھ لڑا کہ عیسویوں کو باین مردانگی شکست دی شاہ سرویہ
اسیر ہوا اسکے وزرا مارے گئے سپاہ عثمانیہ نے بھاگتوں کا بھی پیچھا چھوڑا آخر ہر ایک دستگیر ہوا وقت مراجعت سلطان مراد

نے جب دشمنون کے لاشے دیکھے اپنے وزیر سے فرمایا کہ یہہ جو خاک و خون مین غلطان ہین کوئی انمین بوڑہا نہین
سب نوجوان ہین وزیر نے عرض کیا کہ انکی بدنصیبی کا باعث یہی تھا کہ اس لشکر مین کوئی بوڑہا نہین ایک نصیحت کرنیوالا
نہین آخر انکی شکست کی وجہ یہی ٹھہرائی کہ شمشیر دلیران عثمانیہ سے مقابلہ عقل تجربہ کار سے بعید تھا نوجوانون کی
ناتجربہ کاری نے یہہ نوبت پہنچائی سلطان نے فرمایا کہ شب گذشتہ مین نے خواب دیکھا تھا کہ کسی دشمن نے مجھے بھی قتل کیا
تھا ہنوز یہہ فقرہ زبان سے پورا نکلا نہ تھا کہ ایک عیسوی سپاہی نے جو کشتون مین روپوش تھا اور اپنی قوم کے بدلہ لینے
پر پرجوش و خروش تھا موقع دیکھہ کر سلطان کے پیٹ پر کٹار چلائی زخم کاری لگا اوسی حالت مین شاہ سرویہ کے
قتل کا حکم دیا دو گھنٹون کے عرصے مین جان بحق ہوے فتح مجسم جان نثاران عثمانیہ نے قاتل کا کام بھی تمام کیا سارا لشکر درہم
و برہم ہوا۔ وزرا نے یلدرم بایزیدخان کو سلطان مراد کا قائم مقام بنایا مگر یعقوب اوسکے برادر خرد نے ناخوش
ہو کر مقابلہ بایزید مین فساد مچایا بایزید نے بمشورت وزرا اپنے بھائی کو غلیل کے ڈوری سے پھانسی دی لازرس شاہ
سرویہ کی گردن بھی ماری بعد اوسکے بایزید نے افواج ترک کو واپسی کا حکم دیا اور اپنے پدر مقتول کو شہر برصہ مین دفن
کیا اوس مرد میدان کو خاک مین چھپایا سنگ مرمر کا گنبد بنایا لکھا ہی کہ سلطان مراد منصف دلیر عالم دوست
متقی تھا نفسانی خواہشون سے بری تھا۔ تیس سال تک حکمرانی کی اور وقت شہادت اکہتر سالہ عمر تھی۔

فصل پنجم دربیان سلطان الغازی یلدرم بایزیدخان

لکھا ہی کہ یلدرم بایزیدخان اپنے باپ کا قائم مقام ہو کر حکمرانی کرنے لگا صاحب تاج و تخت ہوا جنگ سرویہ
کو جاری رکھا اسٹیفن بادشاہ جدید سرویہ مجبور سخت ہوا آخر محاصل نقروی معدنیات سے ایک حصہ دینے اور ہر جنگ مین

خود حاضر رہکر فوجی اعانت کرنے اور تازندگی منحرف ہونیکی شرطون پر ترکیون سے صلح کرلی سلطنت عثمانیہ کا خراج گزار
ہوا اپنی بہن کو زوجیت سلطان بایزید خان مین دیکر صاحب افتخار رہا جب سلطان بایزید نے جنگ سرویہ سے فراغت پائی
عنان عزیمت اپنی ان شہرون کے طرف جو قلیم ایشیا مین تھے منعطف فرمائی ۱۳۹۰سنہ عیسوی مین پھر یورپ کو واپس آیا
۱۳۹۱سنہ عیسوی مین حاکم والیشیا کو اپنا خراج گزار بنایا مگر باسنیہ والون نے بتائید اہل ہنگری اچھا مقابلہ کیا ۱۳۹۲سنہ ع
مین شاہ ہنگریہ سیغش منت نام نے صوبہ بلگیریہ کو آکر بہت سی فتحین حاصل کین لیکن ترکیون کی فوج کثیر سے شکست فاش پائی
نہایت بیقرار ہوا تاب مقابلہ نہ لاکر اپنے ملک کو فرار ہوا جب شہزادۂ کارومینیہ نے قلیم ایشیا کی سلطنت عثمانیہ پر چڑھائی
کی اور انگورہ و برصہ پر اپنا قبضہ کرلیا تو بایزید خان اپنے نایب کے مقید ہوجانے کے باعث سمت ایشیا روانہ ہوا یورپ کے
مخالفین سلاطین کو ترکیون کے دست برد سے امن پانیکا بہانہ ہوا بایزید خان نے شہزادۂ کارومینیہ کو شکست دیکر اسیر بنایا۔
اور اپنے نایب کو پنجۂ دشمن سے چھڑاکر شہزادیکو اوسیکے تحویل فرمایا نائب نے شہزادۂ صدر کو بدون حکم سلطانی قتل کیا
پھر تو صوبہ کارومینیہ پر عثمانیون کا قبضہ ہوا اور جنوبی ایشیائے کوچک کا سارا ملک معترف بایزید کی حکومت کا ہوا اوسوقت
سلطان نے اپنے لشکر کو اوس ملک کے مشرق و شمال کے جانب بھجوایا کاستی مونی سامسون امیشیہ نامی شہرون کو اپنی
سلطنت سے ملایا۔ اب بایزید خان کو خطاب امیری جو اگلے تین بادشاہون سے چلا آتا تھا ناگوار خاطر ہوا خلفای راشدین
کے قائم مقام سے خطاب سلطانی پایا حصول فتوحات و ترقی قدرت پر مغرور رہوکر اپنے مین آپ نہ سمایا عیاشی کا مائل نفسانی
خواہشون مین مبتلا ہوا خاندان عثمانیہ مین پہلے پہل یہی بادشاہ خلاف شرع عمل پیرا ہوا بادشاہ ہنگریہ نے اپنے حریف
یعنے بایزید اور اوسکے رفیقون کو مست شراب دیکھ کر اپنے ہم مذہب عیسائیون سے کمک کی درخوست کی ۱۳۹۴سنہ عیسوی مین



یہہ شبیہہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

پوپ یعنے بطریق نے عثمانیون سے مذہبی جنگ کرنیکی شہرت دی فرانس برگندی بوہیریہ اور بھی دوسرے مقامون کے عیسائیون
نے اتفاق کرکے تران سلونیہ والیشیہ اور سرویہ سے ہوتے ہوے سلطنت عثمانیہ کا قصد کیا شاہ سرویہ کو دوستی بایزید مین ثابت
وقائم دیکھ کر اوسکی ملک یعنے سرویہ کو دشمنون نے تاراج کردیا شاہ ہنگری نے پہلے ہی حملے مین ودڈن نامی شہر پر فتح پائی
اور بعد پانچروز کے ارسووا بھی عیسویون کے ہاتھ آیا ریکو نامی شہر کے اہل قلعہ کو قتل کرکے دشمنون نے شہر نکوپولی کے
طرف قدم بڑہایا اوسکو بھی محاصرہ سے تنگ کیا یغلن بک قلعدار نے بامید حمایت بایزید بڑی جوانمردی سے عزم جنگ
کیا اسمین سلطان بایزید نے اقلیم ایشیا سے کوچ فرمایا اور دریاے باسفرس عبور کرکے عیسوی لشکرگاہ کے قریب اپنی فوج کا
پرا جمایا سب کے پہلے فوج بے قاعدہ اوسکے بعد سواران خاص سلطانی کا ایک دستہ رہا اور آپ چالیس ہزار کی فوج جرار کے
ساتھ میدان جنگ مین صف بستہ رہا۔ غنیم کے طرف سے فرانس کے چھے ہزار سواران قوی نے ترکیون سے مقابلہ کیا
فوج بے قاعدہ سلطانی کو تہ تیغ کرکے سوارون پر حملہ کیا اونپر بھی غالب اگر سواران باقاعدہ ترکی کا رخ جو کیا تو
شکست پائی سواران فرانس سے سوا بھاگنے کے اور کچھ بن نہ آئی جب بایزید خان شاہِ ہنگری کے طرف بقصد جنگ بڑہا
عیسویونکا میمنہ ومیسرہ فرار ہوا کوئی اُسکے منہہ نہ چڑہا مگر عیسویونکی قلب فوج نے قدم نہ ہٹایا اسوقت عثمانیون اور سربیہ
والون کے حملۂ دلیرانہ سے اُنہون نے بھی شکست پائی فوج شاہِ ہنگری وسواران بوہیریہ کی خرابی آئی سغسمنت چند ہمراہیون
کے ساتھ معرکہ جنگ سے گریز کر گیا غرض وہ روز تو یون ہی گذر گیا دوسرے روز دم صبح بایزید نے اپنی لشکر کو بشکل ہلال
جمایا زیب قلب آپ ہوکر عیسوی دس ہزار قیدیون کو روبرو طلب فرمایا سپہ سالار فوج فرانس کی چوبیس عمائدین عیسوی
سمیت جزیہ لیکر جان بخشی کی مابقی کو قتل کا اشارہ کیا فوج سلطانی نے خنجر ہلالی کی طرح دشمنونکو پارہ پارہ کیا جب سب

کچھ ہو چکا سلطان یلدرم بایزید شہر برصہ کو جو اوسکا دار الحکومت تھا واپس آیا اور پھر اقلیم ایشیا اور مصر کے حکام کو انکو نولی
کی کوایف جنگی سے آگاہ کرنے کے لئے فخریہ خطوط روانہ ہوئے اونکے ساتھ بعضے عیسوی قیدی مبتلائے آفات بطور سوغات
قاصدون کے ہمراہ گویا فتح ونصرت سلطان بایزید کے گواہ یہہ تو ہوا اب دیکھئے جسقدر غنیمت کا مال ہاتھ آیا اوسکو شہر ہائے
اوریہ نوپل و برصہ کے مساجد و مدارس اور شفاخانونکی تیاری مین لگایا بعد اوسکے حسب الحکم بایزید اوسکے نایبون نے
جنوبی ہنگاری اور استیریہ پر حملہ کرکے اونکو تاراج کیا اور سلطان نے بھی معہ لشکر عثمانی یونان پر چڑہائی کی تین شہر بغیر مقابلہ
ترکیون کے قبضے مین آگئے سرداران افواج بایزید نے بہ تعجیل تمام زمین کا نتھہ پار ہو کر صوبہ سیلو یونی سس کی تسخیر مین داد جوانمردی
دی تیس ہزار یونانی حسب الحکم سلطانی جلاوطن ہوے روانہ اقلیم ایشیا ہزار رنج ومحن ہوے اور اونکے عوض ترکمانون
اور تاتاریون نے شہر کو بسایا شہر اتھنس بھی ۱۳۹۷ سنہ عیسوی مین تصرف سلطانی مین آیا سلطان بایزید خان نے معہ فوج عزم قسطنطنیہ کیا اور روبروے شہر پناہ پہنچکر
یہہ حکم دیا کہ شہر کا محاصرہ کرین مگر وزیر اعظم نے عرض کیا کہ ایسے وقت مین محاصرہ اچھا نہین کیونکہ فی الحال جن شہرون پر ہمنے فتح
پائی ہی اونکے باشندون کے دلون سے ابھی ہمارا خوف وخطر گیا نہین مبادا ہمارے احاطۂ اطاعت سے باہر ہون اور سب حکام عیسوی
کیفیت محاصرہ قسطنطنیہ سنکر بالاتفاق مقابلہ کو حاضر ہون اسلئے مناسب یہہ ہی کہ سفیران دولت علیہ شاہ قسطنطنیہ کے
نزدیک جائین اور ہماری شروط مطلوبہ کی بموجب صلح کی بات ٹھہرائین سلطان نے وزیر کی رای کو پسند فرمایا سفیرون کو معہ
فرمان شاہی طرف قسطنطنیہ بھیجوایا جسکا مضمون یہہ ہی کہ بفضل الٰہی جلشانہ اقلیم ایشیا اور وسیع ترملاد یورپ ہمارے
تحت فرمان ہین سوائے اس شہر قسطنطنیہ کے کہ جسکی شہر پناہ کی بیرونی حکومت سے تمہین کچھہ تعلق نہین اگر یہہ بھی اپنی شروط مطلوبہ
پر ہمارے تحویل کروگے تو ضرور بچ جاؤگے اور جو ہمارے حکم سے مہنہ پھیراوگے یقین ہی کہ پچتاوگے مگر وکیلون سے مخفی یہہ فرمایا کہ اگر

یونانیان شہر کے تحویل کرنے مین کچھ عذر لائین تو سالانہ خراج پر صلح کرلیکر واپس آجائین وکیلون نے جب یہہ حکم پایا
قسطنطنیہ مین پہنچکر فرمان سلطانی شہنشاہ یونان کو پڑھ سنایا شہنشاہ یونان مجبور اسکے گھبرا کر دس سال کے وعدہ
پر اپنی شہر و سلطنت کو تفویض سلطان بایزید خان کر دینے کو رضامند ہوا شرط یہہ کہ سالانہ ایک مبلغ مقرری
بطور خراج پہنچا ئے ترکیون کی مسجد کے لئے عیسائیان اپنا ایک کلیسہ چھوڑ دین اور مسلمانون کے قضیہ وفساد باہمی کے فیصل کو
ایک قاضی مقرر کیا جائے جب یہہ عہدنامہ ہو چکا سلطان بایزید نے اپنے حسب خواہش اقلیم یورپ کے ممالک عثمانیہ کے انتظام مین
توجہ فرمائی اسمین یہہ خبر آئی کہ تیمور نے صوبہ ہائے ماتحت ایرانیان پر فتح پائی ہی سلطنت عثمانیہ پر یورش کرنیکی ہوا سر مین
سمائی ہی۔ یہان سے کچھ تیمور کا حال بھی سنئے لکھا ہی کہ تیمور باشندۂ تاتار اولاد منغول یعنے مغل سے اور ماکی طرف سے
چنگیز خانی لا کلام تھا بسبب ایک زخم کے تیمور لنگ مشہور خاص و عام تھا ۱۳۳۶ء عیسوی مین متصل سمرقند شہر سبزوار
مین پیدا ہوا ابتدائے شباب مین اطراف واکناف کی عداوت رکھنے والی قومون کے چھوٹے چھوٹے رئوسا سے لڑ جھگڑ کر
قوی و توانا ہوا جب پینتیس سال کی عمر ہوئی کمال دلاوری کو کام فرمایا دشمنون سے لڑا اور اپنے کو خان چغتائی کا ہم مرتبہ بنایا
شہر سمرقند کو پایۂ تخت ٹھہرا کر ساری دنیا کی آبادی کو اپنی مملکت قرار دینے کی خواہش سے شہرت دی چھتیس سال
کی ریاست مین اتنا ملک وسیع اوسکو حاصل ہوا کہ چین کی دیوار عالیشان سے شمالی روس تک اسکا قبضہ کامل ہوا
چنانچہ بحر عمان اور رود نیل اوسکی فتوحات مغربی کی حد تھی اور نہر گنگا حد مشرقی ستائیس سلطنتوں کو جنمین نو سلسلہ دار بادشاہ
حکمران تھے ایک کرکے اوسنے آپ ہی قائم ہوا۔ مورخین کے بیان سے یہہ ثابت ہی کہ اسکا ثانی کوئی بادشاہ نہین سیرس
اور سکندر چنگیز خان اور نپولین کو اتنا وسیع ملک ملا نہین فراست و دانائی مین یکتا تھا زورآوری و جوانمردی مین

بے ہمتا تھا - کہتے ہین کہ شہنشاہ یونان نے جب بایزید خان کے ظلم سے تنگ آکر اپنے سفیرون کو بغرض اعانت دربار
تیمور مین بھجوایا تو اوسنے بھی اسکی درخواست کو قبول فرمایا ترکیون کا بیان ہی کہ ۸۰۰ھ ہجری مین احمد جلال امیر خان بغداد
نے جو تحت حکومت بادشاہ مصر تھا بسبب چند ظلمون کے باغی ہو کر بایزید خان سے سازش کی تھی اوسوقت سلطان
بایزید نے ملک مصر پر فتح پائی اور وقت واپسی صوبہ آذربایجان پر گذر ہوا تہرتن تک حاکم صوبہ مذکور کو مغلوب کر کے
اوس کے سالانہ خراج مقرر فرمایا اور جب اوسکے ایفاء عہد مین شک آیا تو اوسکی زوجہ اور دو بچون کو بطور ضمانت
شہر برصہ کو لیگیا مگر خود اوسکی عورت کا شیفتہ ہوا نہایت فریفتہ ہوا پھر تو بجبر اوسکو مرد سے چھڑایا تہرتن تک
نے تیمور سے داد چاہی تیمور اس واقعہ سے غضبناک ہو کر معہ لشکر جرار ۸۰۳ھ ہجری مطابق ۱۴۰۰ عیسوی مین
اپنے کو مقابلہ بایزید پر آمادہ کیا شہر سیواس متصل سرحد صوبۂ ارمینیا پر حملے کا ارادہ کیا بایزید نے اپنے بیٹے ارطغرل
کے ہمراہ ایک جمعیت آزمودہ کار کو بنا بر حفاظت شہر مذکور روانہ کیا مورخون نے استحکام فوج کی جرأت نے کو تاتاریون
کو پسپا کیا مگر تیمور نے یہہ حکم دیا کہ حصار کو بے پایہ بنادین ساری دیوار کو ڈھا دین تاتاریون نے حکمت عملی سے ساری دیوار کھود
کھود کر ڈھا دی اہل قلعہ کی ہمت گھٹا دی پھر تو تیمور نے عیسوی چار ہزار سپاہ جنگی کے سرون کو اونکی رانون مین دبا کر
زندہ دفن کر دیا فوج محافظ قلعہ کو معہ ارطغرل قتل کیا بایزید خان نے اس حادثہ ہوش ربا سے گھبرا کر ایشیا کوچک کی
راہ لی تیمور بھی بہت سے شہرون کو تباہ و تاراج کرتا ہوا وہین جا پہنچا متصل میدان شہر انگورہ مقام کیا اور آٹھ لاکھ
لشکر سے شہر کو گھیر لیا بایزید ایک لاکھ کی جمعیت کے ساتھ صرف مقابلہ ہو گیا دو جانبہ گرم بازار جنگ ہوا آخر بایزید یون
کا قافیہ تنگ ہوا وقت مغرب بایزید خان بھاگا تاتاریون نے اوسکو اسیر کیا گرفتار طوق و زنجیر کیا بایزید کے پانچ

بیٹون سے جو جنگ مین موجود تھے سلیمان و محمد و عیسیٰ فرار ہو موسیٰ ہمراہ پدر شریک مصائب ہوگیا - پانچوان فرزند جسکا
نام مصطفیٰ تھا میدان جنگ سے غائب ہوگیا تیمور نے پہلے پہل بایزید خان کی بڑی عزت کی اور بہت مہربان تھا جب
اوسنے قید سے رہا ہونیکی در پردہ تدبیرین کین تو وہ بھی بگڑ گیا پھر تو یہہ حال ہوا کہ بایزید آہنی پنجرے مین قید کو
گرفتار رنج و ملال ہوا جب تیمور نے اپنے ملک کو مراجعت کی یہہ بھی ہمراہ رہا مجونالہ و آہ رہا انگوری کی لڑائی کے
آٹھ مہینون کے بعد ماہ مارچ ۱۴۰۳ء عیسوی مین بایزید نے رحلت کی تیمور نے شہزادہ موسیٰ کو قید سے رہائی دی اپنے
باپ کی لاش شہر برصہ کو لیجا کر دفن کرنے پر مامور ہوا مگر تیمور سے بھی حیات مستعار نے وفا کی جی سے گذر گیا چین
کی فتح کرنیکو جو نکلا اثناے سفر مین غرۂ فیبروری ۱۴۰۵ء عیسوی کو اکہتر سال کی عمر مین مر گیا

فصل ششم در ذکر سلطنت سلطان محمد خان اول

لکھا ہی کہ وقت رحلت بایزید اوسکے فرزند کلان یعنے سلیمان قلبی کے زیر حکومت شہر اوریانوپل اور سلطنت یورپ کا
ایک بڑا حصہ تھا شہزادۂ عیسیٰ قلبی فرزند دوم بایزید ایشیای کوچک سے تاتاریان مغول کے واپسی کے بعد شہر برصہ کا حاکم خود
مختار بنا تھا شہزادۂ محمد اصغر اولاد جو علم و فضل مین بے نظیر زمان تھا ایشیا مین ایک چھوٹی سی ریاست کا حکمران
تھا اب دیکھئے کہ درمیان عیسیٰ و محمد جنگ جو برپا ہوئی تو محمد نے فتح پائی عیسیٰ نے زک اوٹھائی اقلیم یورپ کو بھاگا کمک
سلیمان قلبی سے قوی تر ہوا دوسری بار محمد پر حملہ آور ہوا اسی باعث ترک یورپ و ترک ایشیا مین خلاف آیا پہلے ہی حملے
مین سلیمان نے ایشیا پر یورش کرکے برصہ و انگورہ پر اپنا قبضہ کرلیا - لیجئے چوتھا شہزادہ موسیٰ جسنے باپ یعنے بایزید
کی لاش کے ساتھ قید تیمور یہ سے رہائی پائی اور ملک پر سے گذرتے وقت سلجوقی شہزادے کے ہاتھ مقید ہوا تھا شہزادہ محمد کی دخل

دہی ومدد سے چھپتا تھا اوسنے حمایت شہزادہ محمد پر کمر باندہی سلیمان سے چند شکست پانیکے بعد اپنی دشمن کے ملک خاص مین
تھوڑی سی فوج لیجاکر جنگ کرنیکی محمد کو ترغیب دی جب اجازت مل چکی منزل مقصود کو روانہ ہوا سلیمان و موسی مین
خوب زور آزمائیان ہوین سخت لڑائیان ہوین ظلم سلیمان کے باعث لشکر جو ناراض تھا موسی سے ملگیا سلیمان قسطنطنیہ
کو بھاگتے وقت ۱۴۱۰ عیسوی مین مارا گیا اقلیم یورپ کی سلطنت عثمانیہ موسی ہی کو حاصل ہوئی جب سب طرح تسلی دل
ہوئی بسبب شرکت سلیمان ملک شاہ سرویہ کو موسی نے اپنے حملون سے تاراج کردیا نوجوان لڑکون کو اسیر اور باقی رعایا
سرویہ کو قتل کیا سرویہ کے تین مقتول پلٹنون کے لاشون کو بطور میز بچھایا اوسی پر سپہ سالار اور دوسرے سرداران لشکر
عثمانیہ کو بخوشی وخرمی کھانا کھلایا بعد اوسکے شہنشاہ یونان پر سلیمان کا معاون ومددگار جانکر حملہ کیا اوسکی دار
الحکومت یعنے شہر قسطنطنیہ پر محاصرہ کیا شہنشاہ یونان نے محمد سے مدد چاہی محمد نے اقلیم ایشیا سے فوج عثمانیہ کو بلایا
جب وہ آئی تو محافظت شہر قسطنطنیہ اوسکی تفویض کرکے کمال جوانمردی سے کئی بار اپنے بھائی موسی کی فوج پر خروج
کیا مگر فتح نپائی اس اثنا مین اوسکی خاص ملک مین جنگ برپا ہونیکی خبر جو آئی تو دریاے باسفرس سے ہوتے ہوئی اپنے
ملک خاص کے طرف راہی ہوا اور پھر یورپ کو واپس آیا سرویہ سے مدد لیکر متصل میدان شامرلی قدم جمایا جب دونون
لشکر مقابل ہوگئے سپہ سالار عساکر محمد نے اپنی فوج سے آگے بڑھکر فوج عثمانیہ کو سنایا کہ ای دوستو شہزادہ موسی کو
جس سے تم ہمیشہ تکلیف پاتے ہو بطرح صدمے اوٹھاتے ہو چھوڑو منصف مزاج کو کام فرماؤ ہمارے بادشاہ یعنے محمد کے پاس
جو شہزادگان عثمانیہ مین نہایت نیک ہی سیدہے چلے آؤ مجرد اسکے موسی نے طیش مین آکر حسن پر حملہ کیا اپنے دست
خاص سے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے بنایا اور خود بھی حسن کے ایک سردار ہمراہی کے ہاتھون مجروح وخون آلود ہو کر اپنی فوج



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

مین آیا مگر فوج موسیٰ نے گھبرا گھبرا کر ارادہ فرار کیا جب فوج کا طور بیطور دیکھا خود بھی بھاگا۔ لکھا ہی کہ متصل معرکہ جنگ ایک

دلدل پر موسیٰ کی لاش خاک و خون مین طپیان تھی نہ وہ شوکت و شان تھی نہ جسم مین جان تھی **قطعہ** دل لگانا کبھی دنیا

سے ؛ ہان شریف ایسی بیوفا ہی نہین ؛ یہ وہ منزل ہی کوئی بھی جسمین ؛ چار دن چین سے رہا ہی نہین ؛ الحاصل جب

موسیٰ کا یہہ حال ہوا محمدؐ کو جو بایزید کی اولاد مین ایک ہی رہگیا تھا عدل و انصاف و مردم شناسی کے باعث عروج کمال

ہوا مگر تا دم زیست شہنشاہ یونان کا دوست ثابت قدم رہا۔ باغی ترکمانون کا دشمن الکلم رہا ترکی مورخین نے

لکھا ہی کہ یہہ سلطان نوح زمان تھا کیونکہ اوسی نے سلطنت عثمانیہ کی ڈوبتی کشتی کو تلاطم دریای یورش تاتاریان

سے بچایا ہی غرضکہ بعد موسیٰ شہر اوریانوپل مین اقلیم یورپ کے سلطنت عثمانیہ کے رعایا محمدؐ کی اطاعت کے معترف

و پابند ہوے اور اطراف و اکناف کے حکام بھی اوسکے تسلّط سے رضامند ہوے سلطان محمدؐ نے اپنے اقرار کے بموجب

سلطنت یونان کے چند مستحکم مقامون اور گڑہیون کو جنکو ترکیون نے سابق مین فتح کرکے اپنے تصرف مین رکھا تھا

شہنشاہ یونان کو واپس دیا۔ اہالیان وینس اور رغوسا کی ریاست شورہ یعنے جمہوریہ سے عہد نامہ ٹھہرالیا سفیران

حکام سرویہ و والیشیا و البنیا اور اون بوسا و کلا جنہون نے بعد تباہی بایزید خان خود مختاری اختیار کی تھی

سلطان محمدؐ کے دربار مین حاضر ہوے۔ اخلاق دوستانہ و آئین مہذبانہ سلطانی سے شگفتہ خاطر ہوے سلطان

محمدؐ نے سر دربار اونہین فرمایا کہ تم اپنے بادشاہون سے کہدو کہ مین نے سبھون کو امنیت دی ہی اور اون سے صلح قبول

کرلی ہی۔ سنا ہی کہ بحر باسفرس اور ہسپانت کی مغربی مملکت عثمانیہ مین چندے بوجہ صلح امن و امان ہا مگر اقلیم

ایشیا مین گرم ہنگامہ فتنہ و فساد بے پایان رہا محمدؐ نے اوریہ نوپل سے اپنی راحت و آرام کو چھوڑ اپنی خاندانی

مملکت قدیم کو دوبارہ فتح وحفاظت کرنے کے لئے مجبوراً ایشیا کی طرف کوچ کیا کہتے ہین کہ جنید حاکم عثمانیہ جو پہلے تحت

حکومت سلیمان رہکر شہر سمرنہ اور اوسکے متصل کے ملک کا کارفرما تھا اور ایشیا مینر سے بعد واپس جانے مغولیون کے خود ہی

اونکا قابض و متصرف ہوکر صوبہ ایدین کو بھی اپنے ہی علاقے مین رکھا تھا محمدؐ سے برملا روگردان ہوا اوسکو بھی اپنی

خودمختاری کا شوق بے پایان ہوا شہزادہ کارمینیا نے بھی اون ایام مین محمد اور اوسکی فوج جرار ایشیا مین نہونے

سے اقلیم ایشیا کی قلب مملکت عثمانیہ پر حملہ کیا اکتیس روز تک برصہ پر محاصرہ کیا شہر تو اوسکے دست بردسے بچا رہا

مگر اُسنے مساجد اور دوسرے عمارات متعلقہ دیوانی قصبہ جات کو جلایا قوم عثمانیہ سے عداوت قلبی جو تھی گنبد بایزید

سے جو دیوار شہر پناہ کے باہر واقع تھا لاش بادشاہ موصوف کو نکال کر جلادینے کا حکم فرمایا اسمین جنازہ

شہزادہ موسی جسکو سلطان محمدؐ نے برصہ مین لیجا کر مرادخان کے نزدیک دفن کرنیکا حکم کیا تھا نمودار ہوا شاہ کارمینیا

بخیال آمد لشکر سلطان محمدؐ فرار ہوا - اب دیکھئے کہ سلطان محمد خان یورپ سے اپنی فوجون کو لیکر عازم ایشیا شتاب

ہوا شہر سمرنہ کو مسخر کرکے دشمن پر فتحیاب ہوا جنید تو زیر سایہ عاطفت سلطانی آیا مگر شہر کارمینیا بھی یورش

افواج سلطانی سے بچنے نپایا بعد سلطان کو شکوہ مالیخولیا ہوگیا جنگ کا بازار ٹھنڈا ہوگیا سارے حکیم اوسکے علاج

سے عاجز ہوگئے مگر حکیم سینا نے یہہ تجویز ٹھہرائی کہ سلطان کو اگر فتح و نصرت کی خبر سنائین تو ضرور شفا ہوگی اوسکی بیماری

کی یہی دوا ہوگی جب یہہ بات قرار پائی تو سپہ سالار عزیز بایزید باشا بک نام نے معہ فوج جرار کارمینیا پر حملہ کرکے

شہزادہ کارمینیا مصطفی بک کو قید کیا اور جب حضور سلطانی حاضر ہوکر خوشخبری فتح سنائی او سیدم سلطان محمدؐ نے

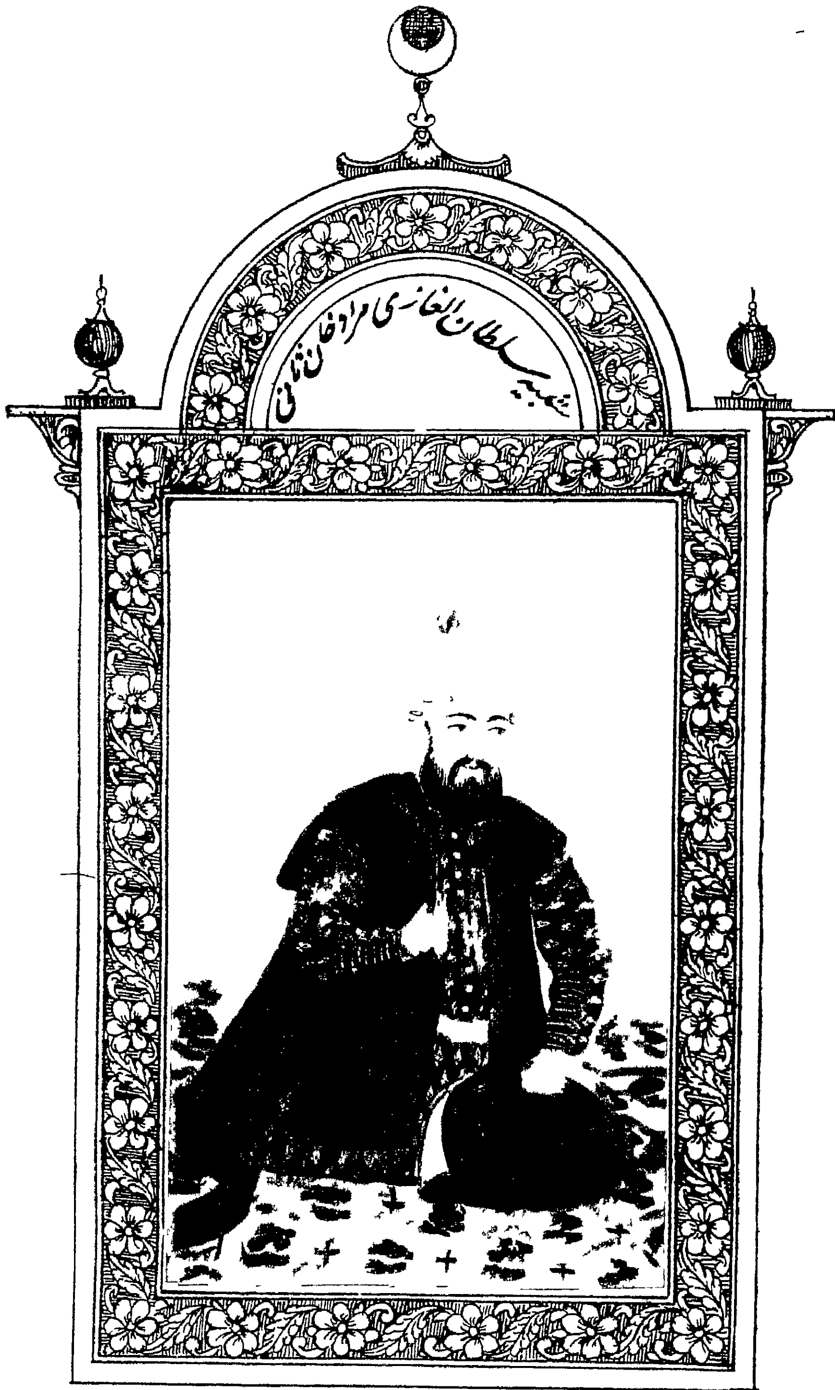
شفا پائی جب قیدی روبروی سلطان آیا اپنی الزام عہدشکنی سے خجل ہوکر از سرنو قسم شرعی کھائی اور کہا کہ جب تک

جسم مین جان ہی بندہ موہو تابع فرمان ہی سلطان نے فرمایا کہ رحم منظور شاہان کرام ہی تجھسے نامنصف و مغلوب کو آزادی
دینی ہمارا کام ہی بدکارون سے بدی کا بدلہ لینا آئین شاہانہ کے خلاف ہی بغاوت و نمکحرامی تیری طبیعت سے روبظہور صاف
صاف ہی یہہ کہا اور حسب مراتب اوسکی تکریم کی بندگران سے رہائی دی ۵ شریف چین بھلا کب ہی نیش عقرب کو ٹٹ
سنا ہی تمنے کہین بد بھی نیک ہوتے ہین ٭ اب سنئے کہ سلطان محمد کی رحم کا تو یہہ حال اور شہزادہ کاریسنیا کی نمکحرامی ایسی کہ
بعد رہائی ہنوز نظرون سے غائب ہوا بھی نہین کہ سلطانی گھوڑون اور دوسرے چارپایون کو جو میدان مین چررہے تھے کوٹنا
شروع کیا ہمراہیون نے قسم یاد دلائی تو اپنے جیب سے ایک زندہ کبوتر کو نکالکر اوسکا گلا گھونٹا اور کہا کہ مین نے اسی کے جسم مین
جان ہی تک کی قسم کھائی تھی جب سلطان نے اسکی یہہ جعلسازی و دغابازی دیکھی جنگ کو تازہ کیا یورش بے اندازہ
کیا فتح جو ہوی تو دشمن نے بارثانی معذرت کی سلطان نے بحال و برادلی پھر اوس سے صلح کرلی ۱۴۱۶ سنہ عیسوی مین
سلطان محمد خان نے اقلیم یورپ کو واپس اگرا لیا ان وینس سے لڑائی شروع کی کیونکہ چھوٹے چھوٹے رؤسائے علاقۂ
جزایر بحر عمان نے جو قومی سلطنت وینس کے فقط نامی خراج گزار تھے سلطنت مذکور اور سلطان کے درمیانی عہدنامے کو
خیال نکرکے ترکی جہازون کو پکڑلیا اور ساحل پر تھے سو ترکی علاقے کے مقامون مین غارتگری شروع کی اونکے
ظلم کا بدلہ لینے کے لئے سلطان محمد نے جنگی جہازون کا ایک بیڑا تیار فرمایا اور جنگ آغاز ہوئی ماہ مے کی انتیسوین ۱۴۱۶ سنہ
مین مقام گیالی پولی پر امیر البحر ریاست وینس نے ترکیون سے جو شکست کھائی تو سفیر ترک سے تازی صلح ٹھہرائی لکھا
ہی کہ شہزادہ مصطفی پسر بایزید خان جو جنگ انگورہ مین بعد شکست ترکیان غایب ہوگیا تھا سو اوسکی خبر تو کسیطرح کی
معلوم نہوئی کہ کیا ہوا جیتا رہا یا حوالۂ قضا ہوا مگر ۸۲۲ سنہ ہجری مطابق ۱۴۲۰ سنہ عیسوی مین ایک شخص مصطفی نامی سلطان

بایزید کا مصنوعی بیٹا بنکے ریاست عثمانیہ کا دعوی کرتا ہوا اقلیم یورپ مین نمود ہوا اکثر ترکیون نے اوسکے دعویکا اعتراف کیا حاکم ولایت ایشیا کے ساتھ جنید بھی جو سلطان محمد کا قدیم باغی تھا اوسکی تائید مین مع فوج جرار سلطان محمد پر چڑھائی کرنے کو موجود ہوا سلطان محمد نے مقابل ہوکر متصل شہر سالونیکا مصطفی کو شکست فاش دی پھر تو اوسنے بھاگ کر ایک یونانی قلعدار شہر مذکور سے پناہ لی سلطان محمد نے اوسکی طلبی مین جسقدر اصرار کیا شاہ یونان نے اسیقدر انکار کیا اور کہا کہ مین اوسکو مقید رکھتا ہون بشرطیکہ سالانہ کچھہ اوسکی پرورش کے لئے مقرر کیا جائے پھر تو بازار فساد ٹھنڈا ہوا اور اُس مہم سے واپس ہوتے وقت بواسیر کے شکوے نے سلطان محمد کا برا حال کیا شدہ شدہ مالیخولیا تک نوبت پہنچی تو ۸۲۴ھ ہجری مطابق ۱۴۲۱ عیسوی مین سلطان موصوف نے انتقال کیا وصیت یہہ کہ شہزادۂ مراد کو اپنا جانشین بنائین وزیر اعظم نے بموجب وصیت شہزادۂ مراد کو قائم مقام بنایا مراد نے اپنے باپ کی لاش کو برصہ مین دفن کرنیکا حکم فرمایا۔ لکھاہی کہ سلطان محمد خان کی عمر سینتالیس سال کی تھی آٹھہ برس دس مہینون تک حکمران رہا جوانمردی فیاضی انصاف و رحم دلی مین ہر ایک کا ورد زبان رہا موجب ترقی علوم بر ہزار جان نثاری ہو کہتے ہین کہ اوسیکے وقت مین علم عروض بھی جاری ہوا۔

فصل ہفتم در احوال تخت نشینی سلطان الغازی مراد خان ثانی

لکھاہی کہ سلطان مراد خان ثانی کی اٹھارہ سال کی عمر مین تخت نشینی جو ہوئی تو شہنشاہ یونان نے بوجہ صغر سنی اوسکو حقیر جانا اور اوس مکار و غدار مصطفی کو جو اوسکے قید مین تھا تخت بایزید کا وارث شرعی بناکر رہائی دی اس شرط پر کہ در صورت کامیابی جو شہر کہ پسند آئی سلطنت یونان سے ملحق ہو جائے پھر تو وہ مکار یونانی جہاز پر سوار ہوا عازم یورپ معہ



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

فوج جرّار ہوا کنارے پر پہنچکر قدم بر ہا یا اکثر ترکیون نے اس سے سازش کی بایزید پاشا کو جو سلطان کی طرف سے آیا تھا
شکست دی اور جب مراد سلطان نوجوان نے معہ لشکر فیروزی اثر مقابلہ کیا تو مصطفی نے شکست پائی بھاگا اور شہر گیاپولی
مین پناہ گزین ہوا مگر سلطان مراد نے پیچھو ڑا شہر مذکور پر محاصرہ کرکے یون گولہ رانی کی کہ شہر کا شہر تباہ ہو گیا تہ شمشیر
باغی روسیاہ ہو گیا جب اوسکا کام تمام ہوا شہر یونان کو پہنچا اور شہنشاہ یونان کو خبر دی کہ اب تیری دارالخلافت
شہر قسطنطنیہ کو چھین لیتا ہون دیکھنا کہ تجھکو اس مکاری کی کیا کچھ سزا دیتا ہون شہنشاہ یونان گھبرایا اپنے وکیلون
کو سلطان کے پاس بھیجا گو انھون نے من جانب شہنشاہ یونان بہت عذرخواہی کی مگر عتاب سلطانی مین فرق نہ آیا وکیلون
کو بے نیل مرام واپس بھجوایا - ابتدا جون ۱۴۲۲ سنہ عیسوی مین قسطنطنیہ سے کچھ فاصلے پر فصیل چوبین بنائی اور روبرو
فصیل ایک مٹی کا تیلہ بھی غرض اس سے یہہ کہ کسیطرح کا نقصان لشکر نہو یونانیون کے منجنیق اور گولون سے سر موضر نہو
قلعہ کی دیوارون پر سیڑہی لگا دی پائہ حصار مین نقب لگا کر باروت بھرادی اور حکم یہہ کہ جب قلعہ ہاتھہ آئیگا تو
سارا خزانہ مومنون ہی کو دیا جائیگا ہزارہا مجاہدین جمع آئے سید بخاری نے اپنے فقیرون اور مریدون سمیت
فوج عثمانیہ کا سرکردہ ہو کر اگست کی چپیسوین ۱۴۲۲ سنہ مین حملہ کیا یونانیون نے بھی نہایت استقلال سے مقابلہ کیا ہنوز
کامیابی حاصل نہوئی تھی کہ بہ ترغیب شہنشاہ یونان اقلیم ایشیا کے ممالک عثمانیہ مین بنائے خانہ جنگی کی خبر آئی سلطان
مرادخان نے محاصرۂ قسطنطنیہ سے دست بردار ہو کر دریائے باسفرس کی راہ عزیمت مملکت خاص فرمائی مورخین کے قول سے
معبر ہین ہی کہ وقت رحلت سلطان محمد خان اول مرادخان کے سوائے اوسکے اور تین بیٹے تھے بڑا بیٹا مصطفی نامی تیرا
سال کا اوسوقت ایشیائے کوچک مین تھا جسکو اوسکے محافظون نے مرادخان کے خوف سے لیجا کر کارمینیہ مین رکھا تھا

دوسرے دو شیرخوارون کو سلطان محمد خان اول نے بوقت انتقال محافظت و پرورش شاہ یونان مین دیا تھا شہزادہ مصطفیٰ
نے کارمینیہ ہی مین پرورش پائی مراد خان نے کبھی اوسکے قتل یا قید کی تجویز نہین فرمائی مگر بعد شکست اپنے مصنوعی چچا
یعنے غدار مصطفیٰ کے شہزادہ مصطفیٰ نے سفیران شاہ یونان کے بہکانے پر حاکم کارمینیہ سے مدد لیکر اپنے بھائی
مراد خان ثانی کی مملکت پر چڑہائی کی اور بہت سے مقامون پر قابض و متصرف ہوکر شہر برصہ پر محاصرہ کیا سلطان
مراد نے ایک فوج کارآزمودہ روانہ فرماکر مصطفیٰ کے تدبیرون کو منتشر کردیا جن عثمانیون نے اسکی شرکت اختیار
کی تھی وہ بھی روگردان ہوگئے یونانیون کو تاب مقابلہ سلطان جونہی تو پریشان ہوگئے پھر تو شہزادہ مصطفیٰ
بے یار و مددگار ہوکر بھاگا مگر سرداران لشکر سلطان مراد نے اوسکو گرفتار کرلیا قابو سے جانے نہ دیا اور بدون اخراج
سلطان اسکو ایک درخت سے لٹکا دیا قضا نے دستگیری کرکے منزل عدم کا پتا بتا دیا جب اس خانہ جنگی سے فراغت
ہوئی سلطان نے بار ثانی اقلیم ایشیا مین بنیاد امن کو قائم فرماکر اور حکام اطراف واکناف کو جنہون نے شریک ہنگامہ ہوکر
فتنۂ خوابیدہ کو جگایا تھا قرار واقعی سزا پہنچاکر سنہ ۸۲۷ ہجری مطابق سنہ ۱۴۲۴ عیسوی مین یورپ کی راہ لی بار ثانی قسطنطنیہ
پر محاصرہ نکیا صلح نامہ شاہ یونان کو جسمین سالانہ خراج کے ساتھہ شہر زیتون اور دوسرے چند شہر واقع نہر استرینیا و بحر
اسود دینے کا اقرار تھا قبول کرلیا سنہ ۸۳۲ ہجری مطابق سنہ ۱۴۲۹ عیسوی مین سلطان نے حاکم سنجاب اسفندیار کی بیٹی سے
شادی کرلی جس سے حریف مذہب عیسوی سلطان محمد خان ثانی فاتح قسطنطنیہ پیدا ہوا لکھا ہی کہ اوس پہلوان کے
وقت ولادت سنہ ۸۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۴۳۰ عیسوی مین حاکم کارمینیہ جو ابراہیم بیگ نامی تھا اُسنے اقلیم ایشیا مین اس شاہزادہ
شیرخوار کی ہلاکی کا قصد کیا مگر سلطان کو خبر جو ہوئی تو معہ لشکر جرار اقلیم ایشیا کو پہنچکر پہلے ہی حملے مین اقشہر اور کونیا

پر فتحیاب ہوا ابراہیم بیگ نے تاب مقابلہ افواج سلطانی نہ لاکر ملا عمری کے پاس جو اوسوقت بڑے مشہور اور مقدس بزرگ
تھے جاکر پناہ لی اپنے اور سلطان مین صلح کرادینے کی التجا کی ملائے موصوف نے پیام صلح سلطان موصوف کو اس فصاحت و
لطافت سے سنایا کہ سلطان نے باوجود ظلم و فساد مدعی مذکور کو بارثانی امن دیکر اوسکے ملک پر اوسیکو مسلط فرمایا اور سنہ
۸۳۹ہجری مطابق ۱۴۳۵ عیسوی مین برادر شہنشاہ یونان نے جو اوسوقت ایکحصۂ موریا پر حکمران تھا دشمنی سلطان پر
آمادہ ہوکر شہر جاغرخلق واقع سرحد موریا پر محاصرہ کیا قاسم باشا بگلر بیگ رومیلیا یعنے حاکم حکام صوبجات یونان نے
معہ لشکر یکایک اوسپر حملہ آور ہوکر شکست دی دشمن کو پسپا بنایا سارا مال و اسباب لشکر مدعی کا لوٹ لیکر واپس آیا اس اثنا
مین شاہ ہنگری سے جنگ برپا ہوی جسمین بعض مقامون مین اہالیان ہنگری اور بعض مقامون مین ترکیون نے فتح
پائی آخر الامر سپہ سالار میکائیل او غلی علی بیگ نے ایک فوج جرار کے ساتھ صوبجات شاداب ہنگری پر حملہ جو کیا
فتحیاب ہوا وہان کے باشندون کو اسیر کرلیا اور غنیمت کثیر ہاتھ آئی باوجود فتح و نصرت ادریانوپل کو واپس آیا سلطان
نے ۸۴۰ہجری مطابق ۱۴۳۶ عیسوی مین اس غنیمت سے ایک مسجد عالیشان اور ایک عمارت سلطانی بنوائی جبکہ والیسی
میکائیل او غلی علی بیگ اہالیان ہنگری نے اوسکو بوجہ شکست رو بفرار جانکر ترکیون کے شہرون پر حملہ کیا اور جلایا ظلم و
ستم بیدریغ کیا وہان کے باشندون کو تہ تیغ کیا سلطان نے اونکی بے باگی سے طیش مین آکر دریائے ڈانیوب کی راہ عزم وطن
فرمایا جو شہر راستے مین نظر آیا اوسکو ویران بنایا پھر تو شہر بلگرید ہی پر جو ملک ہنگری کا پناہ گاہ تھا محاصرہ کیا اثنائ
بارش نے مینہ جو دکھایا تو اوسنے بھی مجبورًا ابدون کامیابی شہر مذکور سے اپنا محاصرہ اٹھادیا مگر وقت واپسی شہر صوفیہ
دار الحکومت بلگیریہ پر معہ چند مقامات اپنا قبضہ کرلیا کہتے ہین کہ شمالی و مغربی حدود سلطنت عثمانیہ یورپ پر چند

جنگی قومون سے سلطان مراد خان ثانی کو ایک عرصہ دراز تک مناقشہ رہا خصوصًا ہنگری کے دو شجیع پہلوانون یعنے ہنیڈیز
وسکندر بیگ سے سخت مقابلہ رہا استیفن حاکم سرویہ دوستدار سلطنت عثمانیہ جو سنہ ۱۴۲۷ عیسوی مین مرگیا تھا سو اوسکی جانشین
جارج برانکووک کو بھی ترکیون کی دشمنی کا سودا ہوا ساتھہ اوسکے اہالیان ہنگری کو بھی جو بعد جنگ نکوپولی واماندہ
تھے حسد سلطنت عثمانیہ پیدا ہوا چنانچہ لاڈس لاز جب ریاست ہنگری پر قابض ہوا تو اہالیان ہنگری کا ترکیون کی عداوت
مین اور ہی رنگ ہوا بلکہ خود وہ بھی شریک جنگ ہوا جس سے خاندان عثمانیہ یورپ سے نکالدئے جانیکی خوف شدید کے بعد کئی صدیون
تک اونکی سلطنت اوس اقلیم مین قائم رہی دشمنون کو جان کھونا پڑا اور جو حکام انکی اطاعت سے باہر ہوا چاہتے تھے اونہین
اور زیادہ پابند فرمان ہونا پڑا اہالیان باسینا والبینیا نے بھی جنکے اکثر مقامون پر عثمانیون نے فتح پائی تھی اپنی قوم کی
خودمختاری کے لئے قصد مخالفت سلطانی کیا صوبۂ والیشیا نے بھی اسی غرض سے اونکا ساتھہ دیا عزم اہل کارمینیا
یہہ کہ مقابلہ سلطان مین اپنی عداوت قلبی کارگر ہو عیسوی دشمنان سلطانی کے ہاتھون فوج عثمانی مقیمۂ یورپ منتشر ہو
یہہ تو اسی سوچ مین رہے اور ۸۴۶ھ ہجری مطابق ۱۴۴۲ء عیسوی مین سپہ سالاران افواج سلطانی نے ہرمان اسٹڈ کو
محصور بنایا اور ہنیڈیز جو شاہ ہنگری سگسمنٹ کا اجنبی لڑکا تھا اور جسکے یہان گرد سفید بکر و الیشیہ کا تھا شہر
مذکور کے تائید کیلئے ایک مختصر فوج جرار کے ہمراہ آیا فوج قلعۂ مذکور کو کمک جو آئی تو سردار مجید بیگ ترکی نے شکست
کھائی بیس ہزار سپاہ ترک کا خون ہوا مجید بیگ معہ فرزند اسیر دشمنان ہوا ہنیڈیز نے بھی ظلم سے منہہ موڑا نہ
سرداران ترک اور دونون قیدیون کو ٹکڑے ٹکڑے کئے تک نچھوڑا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی ہنیڈیز سے بدلہ لینے
کا خیال فرمایا شہاب الدین پاشا کو اسی ہزار کی فوج کے ساتھہ بھجوایا مگر گرد سفید بکر نے مقام واسک پر مقابل ہو کر سپہ سالار

ترک کو پسپا بنایا دوسرے سال یعنے ۸۴۷ھ ہجری مطابق ۱۴۴۳ عیسوی مین حاکم کارمینیا اقلیم ایشیا کی مملکت عثمانیہ مین
بغاوت کرنیکے باعث سلطان مراد خان اپنے سپہ سالارون کو اہالیان ہنگری اور اونکی معاونون سے اقلیم یورپ
کی مملکت عثمانیہ کی حفاظت کا حکم فرماکر خود ہی بارادۂ جنگ اودہر آیا اور اودہر افواج ہنگری - سرویہ - والیشیہ
وجرمن نے دریاے ڈانیوب پار ہوکر سمندرہ کے قریب اپنا قدم جمایا اور گرد سفید بکتر بھی بارہ ہزار سوار آزمودہ
کار ساتھ لیکر شہر نسّہ کی دیوار حصار کے قریب آیا نومبر کی تیسری ۱۴۴۳ عیسوی مین نہر مُراوا کے کنارے متصل شہر مذکور
جنگ عظیم برپا ہوئی بہت سے ترکی قتل اور اکثر گرفتار ہوے مابقی بالقند کے پہاڑون کی راہ فرار ہوے ہنیڈ نے انکا
بھی پیچھا کیا شہر صوفیہ کو لے لیا پھر تو بالقند کے پہاڑون سے ہوتے ہوے فلیپا پولی کے طرف قدم بڑہایا ترکیون نے
وہان بھی مقابلے مین زک اُٹھائی اس اثنا مین سلطان مراد خان نے ایشیا مین پہنچکر فتح پائی مگر یورپ مین اپنی فوج کی
خبر شکست سنکر بہت مغموم ہوا اور مثل مملکت ایشیا سلطنت یورپ کو بھی امن دینے کے لئے جولائی کی بارہوین
۱۴۴۴ عیسوی مطابق ۸۴۸ھ ہجری مین شہر زغدن پر باین شروط صلح کرلی کہ استحقاق سرویہ سے باز خواہ نخواہ رہے
جارج برانکوک خود مختار بادشاہ رہے - ولیشیہ کو تحویل ہنگری کردیا اور اپنے بہنوی محمد قلبی کو جو سردار فوج ترک
ہوکر عیسویون کا اسیر ہوا تھا زر خطیر دیکر قید شدید سے رہا کیا طرفین کے عہدنامے دس سال کے وعدے پر زبان ترکی اور
ہنگری مین رقم ہوے سلطان نے قرآن پر قسم کھائی اور بادشاہ ہنگری نے اپنے عہود و مواثیق پر قائم رہنے کے لئے
انجیل اُٹھائی جب اس سے فارغ ہوچکا ایشیا کو آیا مگر اپنے پسر کلان شہزادۂ علاؤ الدین کے رحلت کرجانے سے مغموم ہوکر
سلطنت چھوڑ دی شہزادۂ محمد کو اپنا قائم مقام بنایا بخیال گوشہ نشینی عازم میگنیشیہ ہوا اور خیال یہہ کہ ہمیشہ

محو طاعت رب عزت رہے متقیون اور پرہیزگارون کی صحبت رہے - اب دیکھئے کہ ہنوز زنگ عدن پر صلحنامہ کے ہو ایک مہینا گذرا تھا

کہ شہنشاہ یونان اور پوپ یعنے بطریق روم نے شاہ ہنگریہ اور اوسکی مشیرون کو عہدشکنی کی ترغیب دی اور اون سے یہہ

کہکر قسم لی کہ فی الحال سلطنت عثمانیہ کم جوش ہی اور سلطان عثمان گوشہ نشینی روپوش ہی ایسے وقت مین غفلت کیے

روا ہی مملکت عثمانیہ کے نیست و نابود کردینے مین تامل کیا ہی ہنیدیز نے پہلے عہدشکنی سے انکار کیا پھر صوبہ بلگیریہ کو عثمانیون

سے چھین کر اپنے کو دینے کے وعدے پر غرۂ ستمبر کے بعد برسرکار ہوجانیکا اقرار کیا غرض غرۂ ستمبر ۱۴۴۴ء عیسوی کو شاہ

ہنگری نایب پوپ اور ہنیدیز دس ہزار کی فوج کے ساتھہ نامستعد ترکیون سے لڑنیکو سرحد والیشیہ مین داخل ہوگئے

ڈریکل حاکم والیشیہ کے ہمراہ اوسکی اہل فوج بھی مجبوراً انھین کے شامل ہوگئے عیسوی فوجون نے اپنی کامیابی پر اعتماد کر کے

دریائے ڈانیوب کو عبور کیا اور بحر اسود کے راستے سے اوسکے جنوبی ساحل پر پہنچکر مقام خانجق پر ترکی جہازون کے بیڑے

کو تباہ بو فور کیا بہت سی گڑھیان ہاتھہ آئین سنیم اور پیزرق نامی مستحکم قلعون پر گولہ رانی شروع کی اور اون مقامون

مین بہت سے اہل قلعہ ترکیون کی جان لی بعضے بہزار خرابی نکل گئے اسکے بعد خاور نا پر فتح پائی شہر وارنا بھی ہاتھہ آیا

اسمین یہہ خبر آئی کہ سلطان مراد خان نے معہ سپاہ جرار ترک عزم ایشیا فرمایا ہی پوپ کی جہازی ٹکڑی ہلس پانٹ کی راہ

مسدود کرنیکے باعث اہل جنوا نے چالیس ہزار فوج سلطانی کو اجرت سے اپنے جہازون مین سوار کرواکے اقلیم

یورپ مین پہنچایا ہی بمجرد اس خبر کے سارے عیسوی گرم کارزار ہوگئے نومبر کی دسوین ۱۴۴۴ء عیسوی کو طرفین کے لشکر

مقام وارنا پر مستعد پیکار ہوگئے دو جانبہ خوب ہی صف آرائی تھی ترکیون نے عہدشکنون کے صلحنامیکی نقل نوک سنان پر

بطور شقہ علم چڑھائی تھی ہنیدیز نے ایشیائی افواج ترک کو اپنے حملۂ دلیرانہ سے پریشان کیا اور اہالیان والیشیا نے بھی عثمانیون

کو خوب حیران کیا شاہ ہنگری نے معہ قلب فوج دلیرانہ قدم بڑھایا سلطان مراد خان نے جب اپنی دونون صفون کو فرار ہوتے دیکھا اور منتشر پایا خود بھی ارادہ فرار کیا تھا کہ شاہ ہنگری بعزم مقابلہ سلطان روبرو ہوگیا سلطان نے اوسکے گھوڑے پر ایک ایسا گرز لگایا کہ گھوڑا اور سوار دونون کو گرایا پھر تو خوب موقع ہاتھہ آیا ایک کہن سال جان نثار سلطنت عثمانیہ نے شاہ مذکور کا سر کاٹکر نقل عہدنامہ کے ساتھہ نیزے پر چڑھایا اہالیان سلطنت ہنگری ڈر ڈرکر فرار ہوے ہنیڈیز کچھہ دیر لڑتا رہا مگر جب اوسپر بن آئی تو اوسنے بھی بھاگنے ہی کی ٹھہرائی دوسرے روز دم صبح سلطان نے باقیماندہ فوج عیسوی پر حملہ آور ہوکر سب کا قصہ پاک کیا نایب پوپ جولین نامی کو شہر وارنہ مین شمشیر ترکی نے ہلاک کیا اس جنگ مین ملک ہنگری توفی الفور تباہ و تاراج نہ ہوا مگر شہر ہاے سرویہ و باسینہ تصرف اسلام مین آگئے اور اونکے باشندون نے رغبت دل سے دین محمدی قبولا کوئی باقی نرہا آٹھہ روز کے اندر باسنیا کے ستر قلعون پر عثمانیون کا قبضہ بامتناہی ہوا عمائد و روساے ممالک مذکور مسلمان ہوے تباہ و تاراج خاندان شاہی ہوا پھر بھی ۸۴۹ھ ہجری مطابق ۱۴۴۵ء عیسوی مین سلطان نے سلطنت عثمانیہ اپنے بیٹے کی تفویض کی اور بدستور شوق طاعت ایزدی مین میاگنیشیہ کی راہ لی شاہزادہ محمد نے بوجہ صغر سنی بار ثانی بھی مملکت نہ سنبھالی ترکون نے ظلم و بیداد کی بنا ڈالی وزراے تجربہ کار نے جنہین سلطان نے اپنے بیٹے کے پاس مقرر فرمایا تھا دوبارہ تخت سلطنت پر رونق افروز ہونیکی سلطان سے التجا کی سلطان نے فوراً عزم اوریہ نوبل فرمایا بانیان فساد کو سزاے معقول دی مابقی کی جان بخشی کی شاہزادہ محمد کو بنا بر تعلیم و تربیت شہر میاگنیشیہ کو بھجوایا ازسرنو چھے سال تک سلطان مراد خان نے حکمرانی کی پیلوپانیسز پر یورش کرکے وہان کے چھوٹے چھوٹے روساے خود مختار کو خراج گزار بنایا شہر کوسوا بھی ۸۵۲ھ ہجری مطابق ۱۴۴۸ء عیسوی مین تین روز کے جنگ کے بعد سلطان ہی کے ہاتھہ آیا مگر

البینا مین کیا سترتیت المعروف بہ سکندر بیگ نے سلطان سے سخت مقابلہ کیا اسکو بھی زیر کرکے اوسکے چار بیٹون کو بطریق ضمانت
اپنے پاس رکھ لیا اونمین سے تین تو عہد طفولیت ہی مین مرگئے چوتھا بڑا ہشیار نکلا منجانب سلطان حسب آئین اسلام تربیت
پائے جب اٹھارہ سال کا ہوا منظور نظر سلطانی ہوکر بہت سے جنگونمین دلیری دکھلائی سلطان نے سکندر بیگ کا خطاب
دیکر اوسکی عزت بڑہائی اوسکا باپ جو مرگیا وہ ریاست بھی سلطان ہی کے ہاتھ آئی کہتے ہین کہ جب سنہ ۱۴۴۳ع
کی جنگ مین ترکیون نے ہنیڈیز سے شکست پائی دفعۃً سکندر بیگ تیغ کھینچے ہوے وزیر اعظم سلطان کے خیمہ مین آیا اور
اوسکے گلے پر خنجر رکھکر حاکم کردیا کے نام اپنے نایب سلطان ہونیکا حکمنامہ بجبر لکھوا لیا جب فایز مراد ہوا وزیر کو
قتل کرکے آزاد ہوا شہر مذکور کو بہ تعجیل پہنچکر اہل شہر کو مطیع و فرمانبردار کیا دین اسلام سے بر ملا انکار کیا عیسویون نے
اوسکے زیر علم ہجوم کیا ترکیون کو قتل علی العموم کیا۔ لکھا ہی کہ سکندر بیگ پچیس سال تک سلطان مراد خان ثانی اور
اوسکے جانشین فاتح قسطنطنیہ کی ریاست مین عثمانیون سے لڑتا رہا ترکان نبرد آزما سے جھگڑتا رہا اُسکے بعد سلطان نے
اپنے فرزند محمد کی شادی حاکم البستان سلیمان بیگ کی دختر سے کردی اور محرم کی ساتوین ۸۵۵ھ ہجری روز دوشنبہ
مطابق ۱۴۵۱ع عیسوی کو چند روز بیمار رہکر انچالیس سال کی عمر مین رحلت کی **رباعی** کب ہی یہہ سرا خوشی سے
رہنے کے لئے ٭ پیدا ہوتے ہین رنج سہنے کے لئے ٭ یہہ بود و نبود جای حیرت ہی شریف ٭ یان کچھ نہین اور ہی
بھی تو کہنے کے لئے ٭ کہتے ہین کہ سلطان مراد خان ثانی تیس برس چھے مہینے آٹھ روز تک رونق افروز تخت رہا منصف شجیع
بارکش جانباز فاضل تھا متقی و سخی و عادل تھا جب کسی ملک کو فتح کرتا تو وہان مساجد عمارات مدرسے مہمان سرا
بنواتا سالانہ سادات مین ایک ہزار فلوری تقسیم کرتا اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و بیت المقدس کو دو ہزار پانسو۔

فلوری بھجواتا اوسکے پانچ فرزندون یعنے محمد علاؤ الدین۔ حسن آرخان۔ اور احمد مین محمد ہی نے تخت نشین ہوکے رونق سلطنت بڑہائی باقی چارون نے اپنے باپ کے حین حیات ہی مین رحلت فرمائی۔

فصل ہشتم دربیان سلطنت فاتح قسطنطنیہ سلطان محمد خان ثانی

مورخین صادق نفس کا بیان ہی۔ فاتح قسطنطنیہ کی نصرت انگیز داستان یہی ہے کہتے ہین کہ جب سلطان مراد خان ثانی نے انتقال کیا اوسکے فرزند سلطان فاتح محمد خان ثانی نے محرم کی دسوین ۸۵۵ ہجری مطابق ۱۴۵۱ عیسوی مین تخت نشین ہوکے امورات کشورکشائی کا انتظام کمال کیا سلطان مراد خان ثانی کے ایک اور شیر خوار لڑکے کو جو شہزادی سرویہ سے پیدا ہوا تھا ایک ترکی سردار نے حمام مین ڈبو دیا ادہر شہزادی سرویہ سلطان محمد خان کو مبارکباد تخت نشینی دیتی رہی اور ادہر اوسنے اوسکے نور چشم کو جان سے کھو دیا سلطان محمد خان گو درپردہ خود ہی نے یہہ حکم کیا تھا مگر مصلحةً قاتل کو سزا دی دکھانیکو شان منصفی دکھادی سلطان محمد خان ثانی شجاعت و دلیری مین گذشتہ سلاطین اولوالعزم عثمانیہ کے مانند اوکا تھا انتظام سلطنت و اہتمام امورات جنگی مین یکتا تھا علم و فضل مین طاق تھا قدردانی علما و فضلا مین مشہور آفاق تھا باوجود اس کمالون کے کچھہ ظلم تھا اور نفس پرستی بھی دوراندیشی و خردمندی کے ساتھہ زبردستی بھی لکھا ہی کہ سلطان محمد خان کے تخت نشینی کے تین سال پہلے قسطنطین یازدہم شہنشاہ قسطنطنیہ ہوا جسکی شجاعت و بہادری کا سارے ممالک یونان مین شہرہ ہوا قسطنطین نے سلطان محمد خان کو لڑکپن مین امورات ریاست سے جیسا ناواقف تھا ویسا ہی جانکر بنای فساد پر کمر باندہی سلطان بایزید خان کے فرزند کلان کے اولاد سے آرخان نامی جو عرصۂ دراز سے قسطنطنیہ مین قید رہکر پرورش پاتا تھا اور جسکے لئے سالانہ مبلغ قسطنطنیہ کو بھجوایا جاتا تھا اوسکے اضافے کے لئے سلطان محمد خان ثانی سے درخواست

کی اور سفیروں کی زبانی یہہ کہلا بھیجا کہ در صورت نامنظوری درخواست ارخان قید سے رہا ہو جائیگا سلطنت کی کے

مقابلے کو آئیگا سلطان محمد خان نے جو اوسوقت ایشیائے کوچک مین جو ہنگامے برپا ہوے ہوے اون کے فرو کرنے مین مشغول تھا اس

بات کو لطایف الحیل سے ٹالا مگر خلیل نامی وزیر اعظم کہن سال سلطنت عثمانیہ نے یونانیوں کو طیش سے کہا کہ اگر تم اپنے رویہ کی

خلاف کروگے تو ضرور سزا پاؤگے اسلئے کہ ہمارا یہہ سلطان سلطان سابق کی طرح نرم اور متحمل نہین بڑا حارص و طامع ہے

رحم دل نہین سلطان محمد خان نے فتح دار الحکومت یونان پر مستعد ہو کر وقت جنگ اپنی فوج پراگندہ ہونے کے غرض سے

مملکت اقلیم ایشیہ کا بخوبی انتظام کیا اور ہنیڈیر سے اپنی مملکت شمالی یورپ پر حملہ نکرنے کے ارادے سے تین سال کے

وعدے پر صلحنامہ کرلیا بعد اُسکے ارخان مذکور کی پرورش کے لئے جو زمینین دی گئین تھین سو اونکی تحصیل محاصل کے لئے

من جانب سلطان یونان مقرر تھے سو وکیلون کو بڑی بے عزتی سے چلایا ۔ متصل باسفرس کنارے یورپ قسطنطنیہ سے

پانچ میل کے فاصلے پر محاذی قلعہ یلدرم بایزید خان واقع سرحد ایشیا ایک اور مستحکم قلعہ کی تعمیر کا خیال فرمایا قسطنطین نے

جب یہہ تیاری دیکھی موقوفی تیاری قلعہ کی درخواست کی جب منظور نہوئی اور عثمانیون نے یونانی رعایا پر ظلم شروع کیا تو

قسطنطین نے دروازہ شہر بند کردیا ۱۴۵۲ عیسوی کے موسم خزان و بارش مین قسطنطنیہ کے محاصرے کی تیاری ہونے لگی

اور موسم بہار مین جب ایک نے محاصرہ کیا تو دوسرے نے اوسکا مقابلہ کیا سلطان نے محاصرۂ شہر قسطنطنیہ کو جسقدر لشکر جرار ضرور

تھا چارون طرف سے فراہم کیا اور عجیب و غریب ہیبت ناک توپین ڈہالین اربن نامی انجنیر نے متعدد دوسری توپون

کے قطع نظر ایک ایسے دیو شکل توپ بنائی کہ دیکھنے والون کو اوسکا سایہ ہوگیا اور بمجرد نظر ہیبت کھائی جب باروت

گولہ رسد کا بندوبست بے شمار ہوا تو سلطان مقابلہ خصم کو تیار رہوا ۔ شہر قسطنطنیہ مین بھی جنگ کی تیاریان ہونے لگین شہنشاہ



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

یونان نے مغربی عیسوی قومون کے علما سے حفاظت شہر کے لئے جانی و مالی مدد چاہی چونکہ رعایاے یونانی نے جو اوس سے
سخت بیدل تھے بالاتفاق انکار کیا تو تارس نامی عالم جدید عیسوی نے شہر قسطنطنیہ مین کلاہ پوپ دیکھنے سے افضلیت
عمامہ سلطانی کا اقرار کیا اگرچہ اوس شہر کی آبادی لاکھہ آدمیون کی تھی باوجود اسکے شہنشاہ یونان نے فقط
چھہ ہزار کا لشکر جمع کیا اوسکو اوسی عالم کے حوالے کردیا تا وہ خود جاکر جنگ کرے عثمانیون کو مقابلے سے تنگ
کرے پوپ روم نے بھی کچھہ جمعیت اطالی بنا بر مدد بھجوائی جنوا سے بھی تین سو سپاہ اور اطالی و اسپین سے
بھی کچھہ فوج آئی ۱۴۵۳ عیسوی مطابق ۸۵۷ ہجری موسم بہار مین ترکیان شہر قسطنطنیہ کو آپہنچے سلطان
محمد خان نے مانند سلطان مراد خان ثانی بندرگاہ سے بحر مارمورا تک اپنی لشکر کو صف آرا فرمایا اور اونکی
محافظت کے لئے ایک مٹی کا ٹیلہ بطور فصیل بنوایا خشکی کے طرف واقع ہی سو دیوار کے محاذی بھی چودا
دمدمے تیار کئے سنیت رومینس نے در شہر پناہ کی راہ سے حملہ آور ہونیکی کوشش کے سوا ترکی توپون کے منجنیق
بھی ہمراہ عثمانیان رہے تیر انداز محافظین دیوار حصار شہر پر تیر برساتے تھے برجون پر منجنیق سے بڑے بڑے
پتھر پھینکے جاتے تھے نقب زنان سرویہ ملازم سلطانی نے نقب زنی دیوار شہر مین قصور نکیا بقول مورخین سوا فوج بری
شمار فوج ترکی ستر ہزار سے دو لاکھہ پچاس ہزار تک کا تھا اور اونکے سلطان نے تین سو بیس جنگی جہاز کو فراہم کیا تھا
عیسویون کے فقط چودہ جہاز بندرگاہ پر لنگر انداز تھے ابتداے محاصرہ اپریل کی چھٹی ۱۴۵۳ عیسوی اور ربیع الاول
کے چھبیسوین ۸۵۷ ہجری ہی اس محاصرے مین بڑے بڑے دلیرانہ کام وقوع مین آئے ترکیون نے دیوار حصار پر
منتقل ستونون لگائے مگر عثمانیون نے حملہ کرکے منہہ موڑا غنیم نے اون سارے ستونون کو توڑا اور ایک بیڑا یونانی پانچ جہاز

کا معہ باروت و گولہ و رسد ترکیونکی جہازی ٹکڑی مین سے ہوتے ہوے شہر کو آتے وقت سلطان محمد خان نے ایک سو پچاس
جہازون کو اونکی گرفتار کرنے کے لئے بھجوایا اور خود بھی گھوڑے پر سوار ہو کر اپنی فوج بحری کی فتح کے دیکھنے کو لب دریا
آیا مگر عیسویون نے جہازون کو بہ تعجیل تمام داخل بندرگاہ کرکے رستہ کو بند کر دیا سلطان محمد خان کو داخلہ جہازان ترکی
لنگرگاہ مین محال جو نظر آیا تو اوسنے پانچ میل کے فاصلے یعنے بحر باسفرس سے بندرگاہ تک ایک راہ چوبین بنائی
اور اس راستے سے اپنے جہازون کے ایکحصہ کو بندرگاہ تک پہنچایا جب اس ذریعے بندرگاہ کے ایک حصے کا قابض و
متصرف ہوا بندرگاہ اور دیوار زاویہ خشکی کے متصل کشتیون کا پل تیار کروا کر اوسپر توپین رکھدین شہر پر گولہ رانی
شروع کی کہتے ہین کہ ترکیون کے دمدمون اور شہر کی فصیلون سے آتش باری آغاز ہو کر سات ہفتون تک قائم رہی پھر تو دیوار شہر ٹوٹ
کر ڈھ گئی ترکیون کی حکمت عملی کارگر ہو گئی خندق بھی دیوار شکستہ سے بھر گئی ع تقدیر ان دلیرون کی کیا کام کر گئی
اوسوقت سلطان محمد خان نے قسطنطنین کو تحویل شہر کے لئے اعلام بھیجا اوسنے یہہ پیام بھیجا اگر سلطان عزم امان صلح ہی تو
مین بعد ادا کرنے شکر الٰہی کے امتثال امر مین کب قاصر ہون اور جو خراج منظور ہو تو اوسکے دینے کو بھی حاضر ہون مگر شہر کو
ہرگز تحویل نکرونگا کیونکہ مین نے اپنی زندگی تک اوسکے حفاظت کے لئے قسم کھائی ہی جب یہہ خبر گوش زد سلطان ہوئی فوج
کو حکم ہوا کہ بالاتفاق حملہ کرین اور بعد فتح قسطنطنیہ شہر کی زمین اور عمارات کے سوا جو کچھہ غنیمت ہاتھہ آئی وہ آپس مین
بانٹ لین ماہ جمادی الاول ۸۵۷ھ ہجری کی بیسوین اور مئی ۱۴۵۳ء عیسوی کی انتیسوین کے دم صبح ترکیون نے حملہ شہر پر
کمر باندہی سلطان محمد خان نے سپاہ ضعیف و کم طاقت ترکی کو ہراول مین روانہ فرمایا تا یونانی توپون کی گولونکا
یہی نشانہ قرار پائین اور عیسوی تلوارین انہین پر چل چل کر کند ہو جائین پیچھے فوج جرار حملہ شہر کو مستعد دشمن کے

خون بہانیکو تیار اودہر لشکر عثمانی نے حملہ کیا اودہر ترکی جہازون نے عیسوی دمدمون کے محاذی قدم بڑہایا پھر تو خشکی و تری دونون طرف سے ترکیون نے غلبہ کیا دو گنٹھون تک خوب جنگ ہوئی جسمین سپاہ عیسوی بڑی دلیری سے مقابلہ کرکے تنگ ہوئے آخر سپہ سالار یونانیان کو زخم کاری لگا اور ہلاک ہوا اہل شہر کے حوصلے گھٹ گئے جرات وہمت کا قصہ پاک ہوا دلیران عثمانی داخل شہر ہوئے جو روبرو آیا تہ تیغ ہوا ہر یونانی قتل بیدریغ ہوا جب کوئی مقابل نرہا ترکی غارت گری پر تیار ہوئے ہزارہا حسین و قوی مرد و زن گرفتار ہوئے قریب نصف النہار سلطان محمد خان نے شہر مین قدم رکہا کلیسا صوفیہ کو پہنچا اور اوس عالیشان پرستش گاہ مین اذان کا حکم دیا خود بھی منبر پر چڑھ کر شکر عنایات ایزدی ادا کیا بعد اوسکے سلطان نے قسطنطین کی لاش منگائی اوسکا سر کٹوایا سارے شہر مین پھرایا اور پھر اقلیم ایشیا کے شہرونکو بھجوایا کچھ یونانی جہازون کے ذریعے بھاگ گئے اور باقی اسیر ہوئے انمین سے بعضون کو قتل کیا اور بعضون کو جزیہ لیکر چھوڑ دیا جب اس سے اطمینان حاصل ہوا تو سلطان محمد خان دار الامارۂ شہنشاہ یونان مین داخل ہوا جب اوس عمارت شاہانہ مین کسیکا پتا نہ پایا تو فردوسی کا یہ قطعہ بے ساختہ زبان پر لایا **قطعہ** چشم عبرت بین کشا و حال شاہان بنگر ؛ تا چسان از گردش گردون گردان شد خراب ؛ پردہ داری میکند بر قصر قیصر عنکبوت ؛ چغد نوبت میزند بر گنبد افراسیاب ؛ جب دار الامارہ سے باہر نکلا جشن شاہانہ مرتب کیا اور قسطنطنیہ کو اپنا دار الخلافت قرار دیکر دوبارہ یونانیون کو بطور رعایا سکونت شہر قسطنطنیہ کے لئے طلب کیا یہہ بھی آبادی شہر کو مکتفی جو نہوئی تو اپنی مملکت کے دوسرے حصون سے ہزارہا آدمیون کو بلایا اور اپنے عہد ریاست مین جس ملک کو فتح کیا وہان کے باشندون سے اس شہر کو بسایا کہتے ہین کہ وقت فتح قسطنطنیہ سلطان محمد خان کی عمر تئیس سال کی تھی سنہ ۸۵۹ ہجری مطابق سنہ ۱۴۵۴ع

مین سلطان محمد خان نے صوبۂ پیلوپونی سس کو فتح کیا اور دوسرے سال شہر تربیزان پر اپنا قبضہ کر لیا سرویہ و باسنیہ

کو مملکت ترک سے ملا یا مفتیٔ اسلام علی البسطامی نے شاہ باسنیہ کو قید سلطانی مین اپنی شمشیر سے ہلاک فرمایا ۸۶۰ ہجری

مطابق ۱۴۵۶ عیسوی مین سلطان محمد خان ثانی نے ملک ہنگری پر یورش کیا بہت سے عیسویون کو شکست دی شاہ

ہنگری کو زخم کاری لگا اور اوسنے قضا کی بعد اسکے سلطان نے بلگریڈ یعنے کلید ملک ہنگری کا محاصرہ کیا اور نصف

شہر تک فتح ہو چکا تھا کہ بارش نے منہہ دکھایا شہر مذکور سے محاصرہ اُٹھایا وقت واپسی سلطان گرد سفید بکر یعنے ہنیڈیز

نے جو اُس لڑائی مین بھی موجود تھا دنیا سے منہہ کالا کیا اجل نے وقفہ نہ دیا ۸۶۱ ہجری مطابق ۱۴۵۷ عیسوی مین سلطان

محمد نے صوبۂ موریہ پر فتح پائی اور اوسی سال کے موسم بہار مین اون یونانیون پر جو اپنی کھوئی ہوئی شہرون کے حاصل

کرنے مین ساعی تھے حملہ کیا اور مُظفّر و منصور ہو کر مقامات مفتوحہ کو افواج ترکی کے حوالے کر دیا پھر تو کارفس نامی تا پوپر

ہنچہ مارا تباہ و تاراج کر کے وہان کے باشندون کا بھی پانی اُتارا ۸۶۳ ہجری مطابق ۱۴۵۸ عیسوی مین لشکر ترکی نے

سمندرہ پر ہاتھ ڈالا جب وسپر بھی قبضہ ہو گیا تو عیسریون کو بہ ہزار بے آبروئی وہان سے نکالا دو سال کے عرصے مین چالیس

شہرون کو مسخر کیا ۸۶۴ ہجری مطابق ۱۴۵۹ عیسوی مین ایشیا کو پہنچکر خضر احمد بیگ کے ملک کو اوسکے مکار بھائی

اسمعیل بیگ کے توسط سے چھین لیا اور جب خضر احمد بیگ اعظم حسن شاہ کپہ دوشیہ کے نزدیک پناہ گزین ہوا تو

سلطان نے اوسکے ملک پر چڑہائی کی اعظم حسن کو شکست دی شہر سینوپ بھی ہاتھ آیا وہان سے عازم شہر تربیزان

ہوا حسن بیگ داماد شاہ تربیزان پر فتح ہوئی شہر مذکور پر محاصرہ کیا شاہِ تربیزان نے اپنی ساری سلطنت کو حوالۂ

سلطان کر دیا سلطان نے شاہ تربیزان کو معہ خاندان روانہ قسطنطنیہ فرمایا اور آپ اقلیم یوروپ کو واپس آیا جب

جب شہرہاے علاقۂ یونان پر کامیاب وہ سلطان زمانہ ہوا تو سنہ ۸۶۵ ہجری مطابق سنہ ۱۴۶۰ عیسوی مین جنگی جہازون
کے ساتھ جزایر متعلقہ یونانیان کے جانب روانہ ہوا جب کہ جزایر آرکی پلی گو پر فتح پائی دفعۃً یہہ خبر آئی کہ حاکم
والیشیہ نے فساد مچایا یعنی اطاعت سلطانی سے منہہ پھرایا یہی مجرد خبر مقام مذکور کو راہی ہوا باغی کو کانٹون
مین پھسایا یعنے شہر سے دور وطن سے مہجور کرکے اوسکے چھوٹے بھائی کو وہان کا حاکم مقرر فرمایا سنہ ۸۶۸ ہجری
مطابق سنہ ۱۴۶۳ عیسوی مین اپنی مملکت کے مشرقی جانب مہر عالم آرا کی طرح ظلمت زدا ہوا منحرفان شیرہ چشم
کی صوبجات پر غلبہ پایا تہ تیغ حاکم باسینیا ہوا اور اون صوبون کے مستحکم قلعے بسبیل حفاظت ترکیون نے بسائی حد باسینیا
والبینیہ کے درہ ہاے کوہی پر چھوٹے چھوٹے قلعے بنائے سنہ ۸۶۹ ہجری مطابق سنہ ۱۴۶۴ عیسوی مین ابراہیم بیگ
حاکم کارمینیہ دشمن قدیم سلطنت عثمانیہ نے جو انتقال کیا تو اسحق بیگ اوسکے پسر کلان نے ریاست پدر پر خود مسلط
ہوکر اپنے دوسرے بھائیون کا برا حال کیا انہون نے بارگاہ سلطانی مین آکر پناہ لی اپنے بھائی کے ظلم کی داد چاہی سلطان
نے اونمین سے ایک بھائی احمد بیگ نام کو حاکم مقرر فرمایا اور معہ فوج جرار مقابلہ اسحق بیگ کو بھجوایا احمد بیگ نے عازم کارمینیہ ہوکر اسحق بیگ
کو مغلوب کیا اور اوسکی جگہہ آپ حکمران ہوا بمعیت فوج تائیدی بہت سے تحف و ہدایا روانہ کرکے منظور نظر
سلطانی ہوا سنہ ۸۷۰ ہجری مطابق سنہ ۱۴۶۵ عیسوی مین سلطان محمد خان نے سکندر بیگ حاکم البینیہ پر چڑہائی
کی مدعی کو شہر سے بھگایا اور صوبۂ مذکور کے مدخل پر ایک نیا شہر بنایا سنہ ۸۷۲ ہجری مطابق سنہ ۱۴۶۷ عیسوی مین حکام
کارمینیہ یعنے قدیم دشمنان سلطنت عثمانیہ کے نیست و نابود کردینے پر متوجہ ہوا جب وہ شہر بھی ہاتھہ آیا تو اپنے پسر کلان
مصطفی کو اوس ملک کا بادشاہ بنایا دوسرے سال کارمینیہ کے اون باشندون کے شہرون کو جو حلقہ بگوش اطاعت

سلطانی نہ تھے مسخر کیا اقصر اور غلق نامی شہرون مین ترکی فوجون کا با جما یا اور پھر عزم قسطنطنیہ فرمایا بعد فتح قسطنطنیہ
عثمانیون کو جو فتحین حاصل ہوین اون سب مین عمدہ فتح صوبہ کریمیہ کی ہی اور جنگ کریمیہ کی پہلی وجہ یہی ہی کہ سلطان اور
اہالیان جنُوا مین جو اوس صوبہ کے مستحکم شہر کافہ کو اپنے علاقے مین رکھتے تھے مخالفت آئی دوسری وجہ سنئے کہ
خان تاتاریان کریمیہ نے جسکو اوسکے بھائیون نے معزول کیا تھا کمک چاہی اور سلطان نے منظور فرمائی احمد قیدوق
وزیر اعظم نے ۸۸۰ھ ہجری مطابق ۱۴۷۵ عیسوی مین ایک قوی جہازی بیڑے اور چالیس ہزار لشکر جرار کے ساتھ
شہر کافہ پر جسکو استنبول خرد کہتے تھے حملہ کیا اور چار روز کے بعد اوسکو فتح کرکے سارا مال و اسباب لوٹ لیا چالیس ہزار
باشندگان شہر کو قسطنطنیہ مین بھجوایا شہر جنُوا کے ایک ہزار پانسو عمدہ نوجوانون کو جبراً داخل لشکر عثمانی فرمایا کل
صوبہ کریمیہ پر ترکی حکمران رہے اور جو جو رُوسا کہ وہان مقرر ہوے اوس زمانے سے تین سو سال تک سرداران عثمانی کے زیر
فرمان رہے ۸۸۲ھ ہجری مطابق ۱۴۷۷ عیسوی مین عثمانیون نے سلطنت وینس کو دہمکی دی اور یورش کرکے بہت سے
شہرون اور قریون کو جلایا اہالیان وینس نے مجبوراً سلطان سے ان شرط پر صلح کرلی کہ جب درکار ہو ایک لاکھ کی
فوج ترکی سے سلطنت عثمانیہ مددگار ریاست وینس ہے اور ریاست مذکور وقت ضرورت سو جنگی جہازون سے کمک
سلطانی کو تیار رہو ۸۸۵ھ ہجری مطابق ۱۴۸۰ عیسوی مین سلطان محمد خان نے اپنی بری و بحری فوج کو زیر فرمان مسیح پاشا
جزیرہ روڈس پر جو عیسویون کے علاقہ مین تھا بھجوایا جب اوسکی بہت سے چھوٹے چھوٹے مقام مسخر ہو چکے تو باسانی عثمانیون نے
شہر روڈس کو محاصرہ سے تنگ کیا اور کچھ عرصے کے بعد ترکیون نے حصار کی دیوار کو توڑا داخل شہر ہوے فصیل قلعہ پر
علم عثمانی نصب کئے تک نچھوڑا مگر جب مسیح پاشا نے لوٹ کی ممانعت کی اور کہا کہ جو کچھ مال و اسباب ہاتھ آئے وہ سلطان

ہی کے نذر کیا جائے تو ترکی رنجیدہ ہوگئے اور جو بیرون شہر تھے داخل شہر ہو کر اپنے ہمراہیون کے مدد سے دست

کشیدہ ہوگئے پھر تو عیسویون نے ترکیون پر غلبہ پایا عثمانیون کو پس پا بنایا کہتے ہین کہ جس روز جزیرۂ روڈس پر ترکون

نے حملہ کیا ۔ اوسی روز احمد قدوق فاتح کریمیہ اطالی پر لنگر انداز ہوا کلید اطالی یعنے شہر اترانتو کو مسخر

کرلیا اور وہان کے اکثر باشندونکو قتل کیا ۸۸۶ ہجری مطابق ۱۴۸۱ء عیسوی مین خود سلطان نے راہ باسفرس سے فتح جزیرۂ

روڈس کا عزم فرمایا تھا کہ بیمار ہوا جمادی الاول کی پانچوین ۸۸۶ ہجری مطابق مے کی تیسری ۱۴۸۱ء

مین رحلت فرمائی سلطنت عثمانیہ اوسکے فرزند بایزید خان ثانی کے ہاتھ آئی کہتے ہین کہ وقت رحلت سلطان

محمد خان ثانی کی عمر اکاون سال کی تھی تیس برس تین مہینون تک تخت سلطنت پر جلوہ افروزی تھی اپنی عہد ریاست

مین بارہ سلطنتون اور دو سو شہرون کو اپنا محکوم بنایا اور جب سیر عالم فانی سے جی تنگ ہوا تو عزم گلگشت جنان

فرمایا ۔ مورخین کا بیان ہے کہ بعد فتح قسطنطنیہ یہہ بات گوشگزار سلطان ہوئی کہ صحابی رسول مقبولؐ ابو ایوب انصاری

نے علاقہ قسطنطنیہ مین شہادت پائی ہے جو بادشاہ اوسپر فتح پائیگا تو اسکو الہام غیبی سے اوس بزرگوار کے

مدفن کا پتا ہاتھ آئیگا الحاصل سلطان نے جناب شیخ شمس الدین سے (جو ایک مقدس بزرگ اور ہمیشہ ہمراہ سلطان

رہا کرتے تھے) اس امر کی تحقیق کی تو انہون نے سلطان کو ایک قصبے کے طرف لیجا کر قبر صحابی مذکور کھود کر دکھا

دی جب لوح مزار نظر آئی تو یہہ عبارت اوسپر لکھی پائی (ہٰذا قبر صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ابی ایوب

خالد بن زید الانصاری) سلطان محمد نے اوس مزار مقدس کے ہاتھ آنے سے شکر خدا کیا اور وہان ایک

مقبرہ اور جامع مسجد کے تیاری کا حکم دیا ۔

فصل نہم دربیان سلطنت سلطان الغازی بایزید خان ثانی

سودا حکمرانی ہی کشورکشایون کی کہانی ہی عزل و نصب فتح و شکست کا قیل و قال ہی بایزید خان ثانی کی کارفرمائی کا حال ہی مورخون نے لکھا ہی کہ جب سلطنت عثمانیہ نے ترقی پائی سلطان محمد خان ثانی نے اپنے دونون فرزندون سے بایزید خان کو حاکم ایشیہ مقرر فرمایا تھا اور جم کو قرونیم کا کارفرما بنایا۔ یہی وجہ تھی کہ خرد سالی ہی مین اون دونون نے خوب تربیت پائی آداب شاہی وامور کشورکشائی کی بات اچھی طرح بنائی۔ کہتے ہین کہ بایزید خان جو اپنے باپ کے وقت رحلت حاکم امیشیہ تھا اسکو اکثر خیال مکہ معظمہ کے جانیکا تھا جب وزیر اعظم نے بایزید خان کو رحلت سلطان محمد خان کی اطلاع دی اور اوسکے ساتھ یہہ بھی عرض کیا کہ خیال مکہ معظمہ سے باز اکر یہان آئین زینت تاج وتخت بڑہائین بایزید خان نے وزیر اعظم کو لکھا کہ جب تک مکہ معظمہ کو نجاؤن گا ہرگز نہ آؤنگا اور اس جانے آنے تک بہتر ہی کہ میرے بیٹے شہزادہ گورخذ کو نیابۃً اپنا سلطان بنائین اور اوسکے نام کا خطبہ پڑہائین الغرض یہہ حکم روانہ فرمایا اور بدون انتظار جواب قدم جانب منزل مقصود بڑہایا ارکین سلطنت نے تعمیل فرمان مین قصور نکیا گورخذ ہی قائم مقام سلطان ہا سلطنت عثمانیہ کا حکمران ہا جب بایزید خان شرف اندوز حج ہوکر واپس آیا مطلق خیال سلطنت نفرمایا اپنے لخت جگر کو خط لکھا کہ خود ہی وارث تاج وتخت رہے مختار سلطنت عثمانیہ ایک لخت رہے اور غرض اس سے یہہ کہ آپ دنیا کے جھگڑون سے دور رہے کنج عزلت مین محو طاعت رب غفور رہے **مولف** دنیا مین رہین اور الگ بھی رہین اوس سے ؛ ہمت کی یہ شان اور یہہ طریقہ ہی خرد کا ہا اور دوسرا فرمان بنام وزراے سلطنت بدین مضمون بھیجا ایا کہ اس سعادتمند فرزند کی یاری کرین گورخذ ہی کی فرمانبرداری کرین جب وزیر اعظم نے دیکھا کہ بایزید خان



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

تخت وتاج سے دست برداری بالاتفاق وزراحسب وصیت سلطان محمد خان ثانی بایزید ہی کی تخت نشینی کی تجویز کی اور
گورخد کے حضور مین حاضر ہو کر عرض کی کہ خداوند نعمت آپ کے پدر بزرگوار نے بیت اللہ سے مراجعت فرمائی ہی شہر حلب
مین اقامت ٹھہرائی ہی تابعدارون کو اسیقدر عرض کرنی ضرور ہی اسپر وہی احسن جو مرضی حضور ہی گورخد نے
وزیر اعظم کو فرمایا کہ تیری تقریر سے بایں نمک حلالی نمکحرامی کی بو آتی ہی اور میری طبیعت اس سے بہت گھبراتی ہی کیونکہ
تو واقف ہی کہ مین اپنے پدر بزرگوار کا نائب ہون قائم نہین چھوٹون کو بزرگون کا خلاف ہرگز لازم نہین جب وہ
تشریف لائینگے تو ضرور تاج کو تاج سرفرازی دینگے اور تخت کا اپنی پابوس سے پایہ بڑھائینگے اور مین باوجود
اونکا فرزند ہونے کے بطور غلامون کے اطاعت سے کب مقصر ہون تادم زیست فرمان برداری کو حاضر ہون اسمین بایزید کے
آنیکی خبر جو آئی تو گورخد نے معہ خیل و خدم جاہ و حشم براہ پا سفر سر عزیمت قدمبوس پدر فرمائی جب باپ
اور بیٹے کی ملاقات ہوئی تو عجب لطف کی بات ہوئی بیٹے نے اداے لوازم عبودیت کے لئے قدمونپر سر جھکایا
باپ نے بہزار سرفرازی بیٹے کو گلے سے لگایا پھر تو گورخد نے ایک منبر پر اپنے باپ بایزید خان کو چڑھایا اور خود
بجانب لشکر مخاطب ہو کر یون فرمایا کہ یہہ میرا باپ سلطنت عثمانیہ کا وارث لاجواب ہی مین گویا تیمم ہون اور یہہ
آب ہی اور جب پانی آجاے تو تیمم کیونکر رہنے پائے **شریف** تو آئے اور رہون اپنے مین آپ یتن توبہ ؛؛ محال
ہی کہ تیمم رہے اور آب بھی ہو ؛؛ یہہ کہا اور بایزید خان کو اپنے ساتھ قسطنطنیہ مین لیجا کر تخت پر بٹھایا دوسرے دن جب
اجازت و رضاے پدر یعنے سلطان بایزید خان ثانی گورخد نے قصد میا گنبشیہ فرمایا **مؤلف** تجھے رحم آگیا آنسو نے رکھہ لی
آبرو اپنی ؛؛ رہین شاداب یہہ کیسے سعادتمند لڑکے ہین ؛؛ اب دیکھے کہ شہزادہ جم برادر خرد بایزید خان ثانی کو یہہ خبر جو

پہنچی تو نہایت مغموم ہوا اور اوسکی ساری امیدین منقطع ہوگئین کیونکہ وہ تو یہہ کہہ رہا تھا کہ وقت ولادت بایزید سلطان
محمد خان مرحوم سلطان کب ہوا تھا بلکہ جب وہ سلطنت عثمانیہ کا کارفرما ہوا تو مین اوسکے عہد سلطنت مین پیدا
ہوا اسلئے سزاوار حکمرانی اور بجمیع وجوہ وارث سلطنت عثمانی مین ہون اور وہ جو سلطان محمد خان نے بایزید
ہی کو تخت نشین کرنیکی وصیت فرمائی ہی شاید وزیر اعظم نے منجانب خود یہہ بات بنائی ہی - لیجئے یہہ سودا جو سر مین
سمایا تو باشندگان شہر کو اونہین باتون پر اپنا مطیع بناکر شہر برصہ یعنے بروسہ مین علانیہ آپ بھی سلطان کہلایا سلطان
بایزید خان نے جب سنا کہ شہزادہ جم مستعد فتنہ پردازی ہی معہ فوج ظفر موج روانہ ایشیا ہوا مدعی پہلے تو منہہ چڑہا اور لڑکر
شکست جو پائی تو بھاگا حلب سے ہوتے ہوے مصر مین جا پہنچا شاہ مصر خیطبی نام کو اپنی ساختہ ستم رسیدگی کی روداد سنائی
وہ اوسکے دام مین نہ آیا اور یون کہنے لگا کہ ہر طرح اتفاق مین سود ہی نفاق منافی بہبود ہی تم اپنے بھائی سلطان بایزید سے
مل جاؤ کہ ملاپ اچھا ہی اور جو نہ ملوگے تو سوا خانہ جنگیون کے اور حاصل کیا ہی اور جو یہہ بھی منظور نہین تو ارادۂ حج بہتر ہی
سفر بیت اللہ ذریعہ انبساط خاطر ہی اور بعد واپسی اگر سلطنت بایزید خان مین کچھہ خلل واقع ہو تو ضرور مین مدد کرونگا
سلطنت عثمانیہ لڑ بھڑ کر تمہین کو دلوا دونگا شہزادہ جم نے جب دیکھا کہ یہہ اپنے داؤ مین نہین آتا تو بحیلۂ سفر حج شاہ مصر سے جو
چیزین ملی تھین لین اور روانہ ہوا اثنائے راہ مین امرائے صوبجات وارصاق و ترغاد سے جو اوسکے قدیم دوست تھے
سازش کی جب اونہون نے بسبیل اعانت اسکا ساتھہ دیا تو بار ثانی بایزید خان سے مقابلہ کیا پھر بھی شکست جو پائی تو تبدیل
لباس سے صحرا گرد ہوا اور جنگل جنگل پھر کے بذریعہ اک جہاز کے جزیرۂ روڈس کو پہنچا وہان سے جو نکلا تو پوپ روم سے ملاقات
کی اوسنے شاہ نیپلس سے دوستی کرادی اور جب وہان بار پایا تو اوسکو اپنی تقریر پر فریب آمیز سے دم دلاسا دیکر دام

مین پھنسایا یعنے قسم کھائی اور کہا کہ جب مین سلطنت عثمانیہ پر اپنا قبضہ کرلونگا تو عثمانیون کو تمہاری مملکت مین
قدم رکھنے ندونگا بایزید یہہ حال سنکر گھبرایا مگر مصطفی نامی نائی نے عرض کیا کہ حضور اگر ارشاد ہو تو غلام وہان
جاتا ہی مدعی ریاست کو ٹھکانے لگاتا ہی بایزید نے فرمایا کہ اگر تجھسے یہہ کام ہوگا تو میرا وزیر اعظم تو ہی بلاکلام
ہوگا مصطفی نے تسلیم کی اور رخصت لی جہاز پر سوار ہوا تھوڑی دنین وارد شہر نیپلس ہوا وفا شعار ہوا جسوقت
شہزادہ جم کو خبر پہنچی کہ ایک نائی ترک سے آیا ہی تو اوسنے مصطفی کو بلایا شہر کی کیفیت پوچھی اور کچھہ سُن سناکر اوسکو
اپنا ملازم بنایا کہتے ہین کہ ایک روز شہزادہ جم اصلاح لیتے وقت سو گیا نائی مصطفی کا طالع خفتہ بیدار ہوگیا
وعدہ سلطان بایزید سے منہہ نہ پھیر کر اُسترا حلق مدعی پر پھرا دیا گویا جام حیات جم بھر گیا آخر بیچارہ لہو
پی کر مر گیا مقتول نے عدم کا اور قاتل نے قسطنطنیہ کا راستہ لیا جہاز پر سوار ہوا مواخذہ کے ورطہ سے بیڑا پار ہوا
جب شہر کو پہنچا بارگاہ سلطانی مین آیا سارا ماجرا مفصل کہہ سنایا پہلے تو بایزید نے یقین نکیا اور جب تحقیقاً
خبر آئی تو شہزادہ جم کی لاش منگوا کر برصہ مین دفن کروائی قول نائی حضور سلطانی مین منظور ہوا خدمت وزارت
پر مامور ہوا بعد اُسکے سلطان بایزید خان کو ملک وینس اور ہنگری سے جنگ کی ٹھہری فقط شہر ہاے لیپانتو
مودن کورن پر قبضہ سلطان سراپا اعزاز ہوا اسمین سنہ ۱۴۸۳ عیسوی آغاز ہوا اہل اسلام اسپین نے عیسویون کے
ظلم و ستم سے تنگ آکر بارگاہ سلطانی مین استغاثہ کیا سلطان نے کمال رئیس امیر البحر کے ساتھہ فوج کثیر بھجوائی
اوسنے وہان پہنچکر عیسویون پر فتح پائی سنہ ۱۴۹۹ عیسوی مین امیر البحر مذکور نے اہالیان وینس پر چڑھائی کی تائید
تسخیر شہر لیپانتو مین بڑی دہستائی کی اور پھر سنہ ۱۵[illegible] عیسوی مین پوپ و اسپین و وینس کے جہازی بیڑون سے مقابلہ

کیا بڑی آب و تاب سے حملہ کیا یہہ تو ہوا اب سنئے کہ سلطان بایزید خان کو ضعیفی جو آئی تو اونکے تینون
بیٹون یعنے گورخد - واحمد - وسلیم سے ہر ایک کو قائم مقام ہونیکی دُہن سمائی سب سے چھوٹے سلیم نے جو حاکم ترپزان
تھا بڑا کام کیا ملک کرخاش پر یورش کا اہتمام کیا جب باپ کو خبر پہنچی اور اُنہون نے بار ثانی ایسی حرکت نکرنے
کی نصیحت کی تو اقلیم یورپ کی عملداری کا خواستگار ہوا اور غرض اس سے یہہ کہ دارالسلطنت قریب ہو -
اڈریانوپل مین ملازمت سلطانی ہر وقت نصیب ہو جب سلطان نے اوسکی درخواست منظور نفرمائی تو وہ ایک لشکر
عظیم کے ساتھہ اوریہ نوپل کو آپہنچا اور وفاداران لشکر عثمانی نے سلیم سے جنگ کی ٹھہرائی مگر سلطان کو اپنے ہی نور چشم
سے لڑائی منظور نہوئی تو بتوسط بگلر بیگ رومیلیا حکومت سمندرہ تسلیم سلیم کرکے صلح کرلی اسمین گورخد و احمد نے ایشیا
کوچک مین فساد مچایا اور بدمعاشون کے اوس مجمع کثیر نے جو سلطنت عثمانیہ مین اپنے کو آپ لشکر باقاعدہ سے نامزد کیا
تھا زوّاران شیعہ مذہب کے ساتھہ جو وہ بھی اُسوقت ایشیاے کوچک مین بکثرت فراہم تھے ملکر بہت سر اُٹھایا شاہ قلی
سرگروہ جمعیت اہل شیعہ نے جسکو عثمانیہ شیطان قلی کہا کرتے تھے بہت سے افواج عثمانی کو شکست دی جب وزیر اعظم سلطانی
سے مقابل ہوا متصل شہر سیارم شاق لوق ۱۵۱۱ عیسوی مین یہہ اوسکا اور وہ اِسکا قاتل ہوا قضا نے دونون کا فیصلہ کردیا
باہم روبخاک ہو کر عمر کے دنیا کے جھگڑے سے پاک ہوے - ادہر شاہزادہ سلیم کو دیکھئے کہ یہہ حضرت نوقابو جو تھے ہی
معہ فوج شہر ادریہ نوپل مین داخل ہو گئے حقوق سلطنت عثمانیہ اونہین کو حاصل ہو گئے تو ؎ سینہ اوسکا ہی دل اوسکا
ہی جگر اوسکا ہی ؛ تیر بیداد جدہر رخ کرے گھر اوسکا ہی ؛ اب اور سنئے کہ بایزید خان نے اوس جمعیت قلیل کے ہمراہ
جو تا بہ یک حال تھے عزم شہر مذکور فرمایا سلیم بھی سلامتی سے باپ ہی کے ساتھہ لڑنیکو آیا جب دس ہزار سپاہ بایزید خانی

نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور باغیون پر حملہ کیا تو لشکر سلیم بلکہ خود سلیم ہی کی سلامتی مین خلل آیا لشکر تو فرار ہوا اور یہہ بھی بھاگنے کو
گھوڑے پر سوار ہوا لشکر سلطانی نے پیچھا کیا مگر فرہاد نام دوست سلیم نے سلیم کو صحیح وسلامتی کے ساتھ متعاقبین کے
پنجہ سے چھڑا دیا سلیم بندر آخیولی واقع بحر اسود سے بذریعہ جہاز اپنے سسر خان کریمیہ کے پاس جا پہنچا وہان
بھی جب لشکر تاتاری و ترکیان باغی جمع از حد زیادہ ہوا تو سلیم بار ثانی تخت عثمانی چھین لینے پر آمادہ ہوا۔ یہہ
یہین رہنے دیجئے اب وہان کا حال سنئے کہ بایزید خان تو اپنے فرزند شہزادۂ احمد کی تخت نشینی کے مائل رہے
مگر اہل لشکر اوس سے اور شہزادۂ کو رخد سے لایق سلطنت نہ جانکر غبار رو دل رہے اور سب کا اتفاق اسپر کہ سلیم مسلم الثبوت
شہریار ہی سلطنت عثمانیہ کا سزاوار ہی بنظر اوسکے سلطان بایزید نے شہزادۂ احمد کو بطور مخفی جنگ کی تیاریون
کا حکم فرمایا مگر سپاہ نے اسبات سے برانگیختہ ہوکر جبراً ایک قاصد سلطانی سلیم کے نزدیک جانب کریمیہ بھجوایا پیام یہہ کہ
احمد معہ لشکر آتا ہی تم سلامتی سے محمود ہوکر مقابل ہوجاؤ دار السلطنت کو دست احمد سے بچاؤ فصل بارش مین سلیم کو یہہ
حکمنامہ پہنچا طبیعت بدلی تین ہزار سوارون کو لئے ہوئے بجلی کی طرح کوندنے لگا نیستر کی نہر منجمد سے ابر سیاہ کی صورت
جانب دار الخلافت آیا ہنوز شہر سے تیس میل کے فاصلے پر تھا کہ سردار آغا نے تقدیم کی اور بتعظیم سلطانی معہ وزرا
و ارکین اوسکو شہر مین لایا سلطان نے بہ عطاے زر خطیر اوس سے صلح کر لینے کی بہت سی تجویزین کین مگر اوسکو طمع ور
زیادہ ہوئی راضی نہوا ماہ صفر کی اٹھاروین ۹۱۸ سنہ ہجری اور اپریل کی چبیسوین ۱۵۱۲ سنہ عیسوی مین جان نثاران لشکر
عثمانی نے روبروے سراے سلطانی مجمع کیا اور بایزید کے حضور مین عرض کروائی کہ در دولت پر جمع سارے ملک خواہان مین
خداوند نعمت کے مشتاق دیدار ہین سلطان نے جب اون سبہونکو روبرو طلب فرمایا تو اہل لشکر نے دست بستہ یہہ

سنایا کہ حضور بہت نحیف و ناتوان ہین اسلئے آج سے شاہزادہ سلیم ہمارے سلطان ہین سلطان نے جب لشکر کا طور اور
پایا سلیم کی ہی تاج بخشی کا وعدہ کیا اور جب سلیم روبرو بڑہکر ادب سے دست بوسی کی تو بایزید نے خلعت سلطانی اپنے
جسم سے اوتار کر اوسیکو مرحمت فرمایا بعد اوسکے بایزید نے عزم مہاگنیشہ جو کیا تو ہمراہ رکاب لشکر سارا
رہا اور خود سلیم بھی در شہر پناہ تک باپ کے جلو مین پیادہ پا رہا کہتے ہین کہ سلطان بایزید نے بتقاضاے سن
و رنج سلطنت اثناے راہ مین ایک چھوتے سے قریہ مین پہنچکر انتقال کیا افواہی خبر ہی کہ خود بیٹے ہی نے
باپ کو در پردہ زہر دیا - مبرہن ہو کہ بایزید خان نے ساتھہ برس کی عمر مین بتیس (۳۲) سال تک سلطنت آن کی ترکی مورخین
کہتے ہین کہ یہہ سلطان بڑا دلیر تھا معرکہ ہیجا کا شیر تھا شریعت کا پیرو علما کا قدر دان اور خود بھی جمیع علوم و فنون
مین یکتاے زمان اسی نے اپنے عہد مین متصل شہر عثمانجق نہر خزل الارماق پر سنگ مرمر سے انیس (۱۹) کمانون کا پل بنوایا
دیوار شہر پناہ قسطنطنیہ کو جو زلزلے سے ضایع ہو گئی تھی تعمیر کروایا -

فصل دہم دربیان سلطنت سلطان الغازی سلیم خان اول

مؤلف بڑا ہی یہہ چھپتین مین آفت ہوا کہ خود فتنگی مین قیامت ہوا سلطان سلیم خان عرف یاوز یعنے
تندمزاج کا بیان ہی طرفہ رزم انگیز داستان ہی - کہتے ہین کہ یہہ آفت کا پرکالا اپنے دادا سلطان محمد خان کے عین حیات
پیدا ہوا تھا اور اوسوقت اوسکا باپ بایزید خان حاکم امیشیہ تھا چھیالیس (۴۶) سالہ عمر مین ماہ صفر کی انیسوین سنہ ۹۱۸ ہجری
مطابق سنہ ۱۵۱۲ عیسوی مین سلطنت عثمانیہ کا حکمران ہوا آٹھہ ہی سال کی ریاست مین قوت و قدرت مملکت عثمانیہ
دوچند ہوی شوکت و حشمت مین یگانہ علوم و فنون مین بے نظیر زمانہ الحاصل عجب مدبر سلطان ہوا اور زراسے سلیم سلامتی



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

دور ہوتے تھے ایک مہینے سے زیادہ جیتے نہ تھے جب مامور ہوتے تھے جو اس مخوف عہدے پر آتا اسکو یقین ہو جاتا تھا کہ انکید
ضرورتہً شمشیر ہونا ہوگا دستبرد سلیم سے بدون سلامتی جان کھونا ہوگا اسلئے جو وزیر روبروے سلطان آتا وہ اپنی
وصیت آخر ناگزیر ساتھ لاتا ایک روز کا ذکر ہی کہ وزیراعظم پیری باشا نام حاضر حضور سلطانی بصد عجز و
نیاز ہوا اور یون جرأت پرداز ہوا کہ حضور ایک نہ ایک روز مجھ نمک حلال و وفادار غلام کو قتل سے سرخرو
کرینگے اسلئے امیدوار ہون کہ مجھے سرفراز عنایات خداوندانہ بنائین یعنے اس جہان کے کاروبار کے بعد انتظام
دوسرے جہان کو بذریعہ آپ کے روانہ ہونے کے لئے فرصت دینے کا اقرار فرمائین تا غلام ہشیار رہے بروقت
چلنے کو تیار رہے سلطان سلیم نے قہقہہ مار کر فرمایا کہ مین تیری قتل ہی کے تجویز مین ہون مگر تجھ سا دوسرا ملا نہین اسلئے
مین نے ہنوز تجھکو سرفراز کیا نہین کہتے ہین سلطان کو جنگ کی چاٹ حد سے سوا تھی تا بہ غیر تو غیر اپنی ہی خویش
واقربا و متعلقین کی کب پروا تھی - عہد سلطنت سلیم مین گرم ہنگامۂ جدال و قتال صبح و شام رہا اس سلطان کا
ہمیشہ جنگون اور شکارگاہون مین ہی قیام رہا مطالعۂ کتب تواریخ و دواوین فارسی مین یادگار زمانہ ہوا
چنانچہ خود بھی زبان فارسی مین صاحب دیوان ہوا اہل علم ہمیشہ اس سلطان کے منظور رہے اور یہی لوگ اکثر عمدہ
عہدون پر مامور رہے ادریس سے صوبہ گرجستان کی تاریخ اسی نے لکھوائی اور جب مصر پر یورش کی اپنے مشیر کمال پاشا زادہ
کو اس فتح کی تاریخ نویسی کی اجازت عطا فرمائی سلیم دراز قد کوتہ دست بلا خلاف تھا مونچھین دست ظلم کی طرح دراز
مگر داڑہی مطلع صاف تھا آتشین چشم خونریز رنگ تھا غرض اس سلطان جنگجو کا اور ہی رنگ ڈہنگ تھا اسکے
تخت پر مسلط ہونے کے روز سارے لشکر نے قسطنطنیہ کے کوچون مین صف آرا ہوکر تلوارین چمکائین اور غرض اس سے یہ کہ سلطان

کو معلوم ہو جائیگا کہ انہیں تلواروں کے بدولت تجھکو تخت ہاتھہ آیا ہی اور جو تو ان سے منہہ پھرائیگا تو جیسا آیا ہی ویساہی

نکالا بھی جائیگا مگر سلیم لشکر کی ان گیدڑ بھبکیوں سے شیر غران کی طرح ڈرا انہیں نہایت ناخوش ہوکر ادہر سے گیا

انہیں بانیں عطائے انعام سے سبکو مسرور کیا اور جوکسی حاکم صوبہ نے اس ہنگامہ میں قرب سلطان پہنچکر اضافہ محاصل

کی درخواست کی تو اپنے ہاتھوں تیغ سلطانی سے اوسکا سرتن سے دور کیا - اب دیکھئے کہ برادران سلیم کو

تخت عثمانیہ پر جبر التسلط سلیم جو ناگوار ہوا تو ہر ایک مقابلے کو تیار رہوا بایزید خان کے آٹھہ فرزند و نمین عبد اللہ

و محمد - و شہنشاہ - و عالم شاہ - و محمود تو روبروی پدر ہی ہمدم قضا رہے مگر محمد پسر شہنشاہ و عثمان پسر عالم شاہ

اور موسی و اُرخان و امین پسران محمود اور لاولد شہزادہ کورخد و شہزادہ احمد معہ چار فرزند غرض یہہ سب کے سب

زندہ رہے اور خود سلیم کا بھی ایک فرزند راحت جان تھا جسکا نام شہزادہ سلیمان تھا ابتدا میں برادران سلیم نے

اپنی رضا و رغبت سے اوسکے سلطانی کا اعتراف کیا اور اپنے قیام صوبہ داریکو منجانب سلیم قبول بلا خلاف

کیا مگر شہزادہ احمد حاکم صوبہ امیسیہ نے شہر بروصہ کو چھینا باشندوں پر بھاری محصول لگایا اور تخت کے

لئے لڑنے پر اپنے کو آمادہ بنایا سلیم خان اس خبر کے سنتے ہی معہ فوج جرار ایشیاے کوچک کو آیا اور ایک

جہازی بیڑا محافظت ساحل دریا کے لئے بھجوایا احمد کو تاب مقابلہ سلیم نہ آئی بھاگا اور اپنے دو فرزندون

کو اسمعیل شاہ بادشاہ ایران کے پاس بغرض استمداد روانہ کیا ادہر سلیم شہر بروصہ پر قابض ہوا کچھہ دن نگذرے تھے کہ سردار

سلیم نے احمد سے سازش کی پھر جنگ تازہ ہوئی شہزادہ احمد نے اکثر مقاموں پر اپنا قبضہ کر لیا سلیم نے اپنے وزیر اعظم کو بگمان سازش دار پر کھینچ دیا -

لشکریان سلیم کے ہاتھوں اوسکے پانچ بھتیجوں کا خون ہوا اور ہر ایک معتبر سلطان مراد خان ثانی میں موقون ہوا شہزادہ کورخد اس خونریزی سے گھبرا کر مرنے پر آمادہ

زیست سے تنگ ہوا معہ چند جان نثاران قدیم مستعد جنگ ہوا سلیم جب اس سرگذشت سے آگاہ ہوا شہر بروصہ
کو چھوڑ کر خفیہ داخل صوبۂ شہزادۂ گورخد دس ہزار سوار کے ہمراہ ہوا سرداران سلیم نے گورخد کو گرفتار کیا وقت
شب سلیم نے اپنے ایک سردار کو گورخد کے قتل کا حکم دیا وہ ایک مجلس مین سو رہا تھا قاتل اجل کی طرح اوسکے
سر پر جا پہنچا اور ہشیار کیا گورخد نے کچھ مہلت چاہی اور اوس وقت تنگ مین اپنے بھائی کے ظلم کا
ایک مرثیہ لکھا اور پھر آپ اوس ترکی کے ہاتھ قتل ہوا سلیم اوس مرثیہ کو سنکر بہت رویا اور غم کھایا
سارے اہل شہر کو تین روز تک اوسکی تعزیت کا حکم فرمایا **شریف** یہہ عجب طرز ستم ہی کہ الٰہی توبہ
مار کر مجھکو وہ خود دشمن جان روتا ہی ؛ اس اثنا مین شہزادہ احمد نے معہ فوج کثیر حملہ کرکے فتح پائی سلطان
سلیم خان نے شکست کھائی کمکی فوج جو آئی تو پھر سلیم خان نے اپریل کی چوبیسوین ۱۵۱۳ عیسوی مین مقابلہ کیا جسمین
احمد اسیر ہوا گورخد کی طرح وہ بھی تہ شمشیر ہوا وقت قتل ملاقات سلطان سلیم کی التجا کی اور جو سلطان کو منظور نہوئی تو مرتے
مرتے بطریق یادگار نذر سلطان کے لئے حوالہ قاتل اپنی انگشتری بیش بہا کی جب کام تمام ہوا تو دوسرے شہزادون
کی طرح بروصہ ہی مین اوسکی لاش کا مقام ہوا یہہ تو ہوا اب سنئے کہ بیش از تخت نشینی سلیم رعایائے دولت علیہ مین
مذہب شیعہ اجرا پایا تھا کیونکہ اکثر اہل شیعہ نے مملکت عثمانیہ مین اپنا قدم جمایا تھا جب گھر ہی مین فتنہ بار
پایا تو سلطان سلیم نے فتح ممالک غیر سے پہلے اس فتنۂ اندرونی کے فرو کرنے کا عزم فرمایا چنانچہ جب اہل شیعہ ساکنان
یورپ و ایشیا کا شمار ہوا تو مردون عورتون بچون کا تخمینہ ستر ہزار ہوا اوسوقت سلیم نے اپنی فوج کو منقسم کرکے ہر ایک
حصۂ فوج کو اہل شیعہ کے بود و باش کے شہرون اور قریون پر معین کیا اور اون سب کو قید کرکے چالیس ہزار کے قریب

قتل کردیا باقی ماندہ اسیر ہوئے مبتلاے طوق و زنجیر ہوئے اور جب یہہ خبر اسمعیل شاہ بادشاہ فارس کو پہنچی تو نہایت غضبناک

و ملول ہوا سلطان سلیم کو معزول اور شہزادۂ مراد فرزند احمد کو اوسکا قائم مقام کرنے پر مستعد ہوکر فراہمی لشکر

مین مشغول ہوا سلیم نے بھی فارس پر یورش کرنیکا ارادہ کیا - تین بار اپنے ارکین سلطنت سے راے طلب کی کسی نے

کچھہ جواب ندیا مگر عبداللہ نامی جان نثار نے عرض کیا کہ غلام معہ ہمراہیان اپنی فاقت اور شاہ فارس پر یورش

کرنیکو حاضر ہی سلیم نے اوسکی نمک حلالی پر خوش ہوکر صوبۂ سنجلق کا حاکم بنا دیا افواج ترکی نے میدان اسنیس پر ڈیرا

جمایا اپریل کی چوبیسوین ۱۵۱۴ عیسوی مطابق ۹۲۰ ہجری روز پنجشنبہ سلیم نے معہ فوج کثیر قصد سفر فرمایا اثناے

راہ مین ایک جاسوس فارس لشکر ترکی مین گرفتار ہوا جب حضور سلطانیہ مین آیا تو سلطان سلیم نے بنام اسمعیل شاہ بادشاہ

فارس ایک مراسلہ بدین مضمون اوسکو لکھہ کر دیا اور رہا فرمایا **مضمون مراسلہ** بعد حمد و نعت کے معلوم ہو

کہ مین سلطنت عثمانیہ کا حکمران ہون سرخیل پہلوانان زمان ہون عادل و منصف و صف شکن ہون اعداے

دین حق کا دشمن ہون سلطان سلیم خان ابن سلطان بایزید خان میرا نام ہی اور تو سردار افواج ایرانی و قائم مقام ضحاک و

افراسیاب و دارا لاکلام ہی تجھے معلوم کراتا ہون کہ کلام الٰہی راست و حق ہی مگر اوسکے رموز کا معلوم کرنا حوصلہ بشری سے

باہر مطلق ہی چنانچہ قرآن شریف مین آیا ہی خداتعالی نے یون فرمایا ہی کہ ہمنے زمین و آسمان کی خلقت بیفائدہ

نکی اسمین انسان اشرف المخلوقات خلاصۂ صنعت خدائی ہی اسی نے منجانب خدا برحق زمین پر عزت خلافت پائی ہی یہی ہی

جو اپنے کمالات روحانی کو کمالات جسمانی سے متحد کرتا ہی یہی ہی جو اپنے پروردگار کی صفتون سے واقف ہوکر محرمیت

صنایع ایزدی کا دم بھرتا ہی مگر انسان اس وقیقے اور رمز کو بغیر اختیار مذہب سنت و جماعت پاتا نہین اور جب تک

سردار انبیا اور اونکے خلفا و ظل اللہ کی پیروی کرتا ہنین اراہ راست پر آتا ہنین چونکہ تو نے راہ نجات سے منہہ پھرایا ہی
اصول پاک مذہب اسلام کو برباد بنایا ہی خانۂ خدا کے منبرون کو تیرے ہاتھون سرنگونی ہی اور مخالفت شرع مین
مکر و تزویر سے تم لوگون نے ایک ریاست مشرق رویہ غصب کی ہی خاک مذلت سے سر اٹھایا ہی مسلمانون کے ستانے کا خیال
آیا ہی تا منصفی و دروغ گوئی سب اللہ و نا پرہیزگاری کے ساتھہ اختلاف مذہب کا مصدر ہی عیاشی و زناکاری
کو روا رکھا ہی - انتظام احکام شرع تجھہ سے ابتر ہی نیکون کے قتل پر آمادہ ہی - مساجد و مقامات متبرکہ کی تاراجی
کا خیال حد سے زیادہ ہی - اسلئے تجھہ پر علما و مفتیان دین و قاضیان شرع مبین لعنت کرتے ہین اور بنظر اسکے
کہ ہر مسلمان پر خدا نے موافق معنے اس آیت کے کہ (ای ایمان والو احکام الٰہی بجالاؤ) تقوی واجب کیا ہی
علما و مفتیان دین نے تیرے قتل کا فتوی دیا ہی اور ہر ایک مومن پر تائید دین حق کے لئے جہاد کا اور تجھہ سے
مخالف کے ہلاک کا حکم صادر کیا ہی اسلئے بنظر اعانت دینی ہمین ترک لباس شاہی ضرور ہی ہمسری خود و ہم آغوشی
زرہ منظور ہی مقابلہ خصم مین تیغ عثمانی کو ہمہ تن نیام سے عار ہی اور خود فوج جنگی بھی خونریزی مین ننگی تلوار ہی
معرکہ رزم مین جب یلان عثمانی کی تیغ بران چمک جاتی ہی زمین تو زمین آسمان سے بھی دشمن رو پوش کی خبر لئے بغیر
کب آتی ہی پنجہ علم مہر عالمتاب کا چرخ چہارم پر پنجہ مروڑنے کو دراز ہی فتح و نصرت کا پرچم کی ہوا خواہی مین اور
ہی اندازہ ہی دشمن کا پانی او تار نیکو معہ فوج وہ بھی موج موج مین نے ہر قسطنطنیہ کو عبور کیا ہی اور اوس غالب حقیقی
سے امید قوی ہی کہ تجھہ سا ظالم بے آبرو و مغلوب و ہلاک ہو جائے اور مانند اشک از چشم افتادہ حوالۂ خاک ہو جائے چونکہ
ہم شرع محمدی کے پابند ہین اسلئے پیش از جنگ تجھکو خبردار کرتے ہین کہ اگر اب بھی بخت برسر یاری ہی تو پیروی دین

حق مین کیا دشواری ہی اگر خوے بد کا علاج کیا ہی اُسکا ساتھ تو گور تک کا ہی - قیر شب کا فور ہوتی نہین تا بشیر

صبح سے سفیدی دور ہوتی نہین اسلئے ہم اتمام حجت کرتے ہین دین حق کی دعوت کرتے ہین اب بھی ظلمت

جرم سے منہہ پھرانے مین خیر ہی - روسپیدی ثواب قابل سیر ہی - اور ساتھہ اوسکے یہہ بھی خیال رہے کہ ہمارے جن ملکون

کو تونے غصب کیا ہی اون سے دست بردار رہے حکام عثمانیہ کا او نپر اختیار رہے **شریف** عصیان سے درگذر نیکے

رستے نہین ہین بند ؛ منزل قریب اور در توبہ باز ہی ؛ اور جو یون ہی تمرد اختیار کرنا ہی منزل ثواب پر نہ

پہنچکر بیابان معصیت ہی مین مرنا ہی تو ہم بھی تیری خبر لینے کو قریب ہین بتائید ایزدی ازل سے فتح نصیب ہین

زیادہ والسّلام علی من اتبع الہدیٰ - کہتے ہین کہ سلیم خان جب شہر سیواس پر پہنچا اور سپاہ کا جایزہ لیا گیا تو مسلح

ایک لاکھہ چالیس ہزار کی فوج بھی دشمن کی پایمالی کو سرا وج تھی اور پانچ ہزار کی جمعیت رسد کے ہمراہ شتر ساتھہ

ہزار اور کوتل چالیس ہزار سپاہ - اب سنئے کہ پہلے تو اسمٰعیل شاہ نے کچھہ جواب نہ دیا مگر پھر سلیم نے اوسکے طیش مین

لانیکو اور چند خطوط لکھے تو اوسنے بھی ایک مراسلہ بدین مضمون لکھکر روانہ کیا **مضمون مراسلۂ شاہ اسمٰعیل**

استحکام سلسلۂ اتحاد و صلح پر راضی ہون لڑائی مین کچھہ حصول نہین اور مجھہ سے جنگ کرنیکی بھی کوئی وجہ معقول نہین مگر

افسوس اس بات کا ہی کہ تمنے اپنے خط مین وہ مضمون جو تمہارے مناسب شان نہین لکھا ہی شاید ان خطوط کو تمہارے اوس میرزا نے

لکھا ہی جسکو استعمال افیون کا شوق حد سے سوا ہی جو کچھہ ارادہ الٰہی ہی قریب تر ظہور مین آئیگا اسپر مختار ہوا ور مین بھی

قاصر نہین - تم جو لڑتے ہو تو مین کب لڑنیکو حاضر نہین والسلام اُسکے ساتھہ ایک صندوق افیون کا سلطان ہی کے خیال سے

مگر دکھانیکو وزیر سلطان سلیم کے نام روانہ کیا چونکہ سلیم خود استعمال افیون کیا کرتا تھا خط کے پہنچتے ہی غضبناک ہوا خط کے ساتھہ

قاصد ایرانی کے بھی پر نرے اوڑ گئے قصہ پاک ہوا القصہ لشکر عثمانی نے دیار بیکر و کردستان و آذربایجان سے جو اوسوقت
دار الخلافت ایران تھا ہوتے ہوے شہر تبریز پر چڑھائی کا عزم کیا حاکم جارجیہ نے سلیم خان کو ایک مراسلہ معہ رسد بھجوایا اسمعیل شاہ
نے قصد جنگ بالجزم کیا وادی خالدرن پر گشت کی تیئیسوین اگست ۱۵۱۴ عیسوی مطابق سنہ ۹۲ ہجری کو ترکی و ایرانی
صف آرا ہوگئے تلوارین چمکین بلاین نامو گرم ہیجا ہوگئے شاہ اسمعیل نے میسرہ لشکر عثمانیہ کو پریشان کیا مگر ترکیون نے میمنہ سے
جوق جوق شریک میسرہ ہوکر ایرانیون پر بندوقین چلائین گولیون کا مینھہ برسایا طرفہ سامان کیا ہمت اہل ایران پست ہوئی
عرصۂ قلیل مین بڑی شکست ہوئی - زخمی ایرانیون کا سپہ سالار رہو اسمعیل شاہ بھی مجروح ہوکر گھوڑے سے گر پڑا ترکیون نے
پکڑ ہی لیا تھا کہ داؤ سے فرار ہوا سلطان سلیم کو دشمن کے لشکر و خزانے کے ساتھ اسمعیل شاہ کی پیاری عورت اور
خواصون پر بھی قبضہ کامل ہوا سوا عورت اور بچون کے سبکو قتل کرکے شہر تبریز مین داخل ہوا - باشندون نے شہر کے کنجیان
حضور سلطانی مین حاضر کردین امن کے خواستگار ہوے سلطان سلیم نے انہین امن دیا اور جب روز جمعہ آیا تو مسجد تبریز مین
اپنے نام کا خطبہ پڑہوایا مصلیون کو اپنی اور اپنے لشکر کی سلامتی کی دعا کا حکم فرمایا ایک ہزار صاحب کمال کو منتخب
کیا روانگی قسطنطنیہ کا حکم دیا اور پھر شہر تبریز سے کوچ کرکے میدان آذربایجان مین خیمہ زن ہوا قصد یہ کہ موسم
بارش یہین بسر ہو فصل بہار مین ایرانیون پر بار ثانی حملہ آور ہو مگر فوج راضی جو ہوئی عزم یورپ فرمایا اثناء راہ مین ترکیون
نے صوبجات دیار بیکر و کردستان پر فتح پائی اور اونکو شامل مملکت عثمانیہ بنایا اسمعیل شاہ نے سلیم خان کی زندگی تک
ترکیون سے صلح کر لینے مین کوششین کین مگر سودمند نہوین - لکھا ہے کہ سلطان سلیم کو شاہ مصر سے بھی انہین دنون جنگ کرنی
پڑی اسلئے کہ اون ملکون کے مملوک حاکمون نے اسقدر قوت و قدرت حاصل کی تھی کہ عثمانیون کو لڑنا ہی پڑا - مورخین نے

لکھا ہے کہ مشرقی پہلوانون کی ایک جماعت نے چھٹے صدی تک مصر مین یہہ کچھہ قوت پائی کہ سلیم و نپولین سے بھی باوجود کئی
لڑائیون کے اونکے ساتھہ کچھہ بن آئی - ملک سالک نے جسکا سلاطین مصر کے خاندان ابو ایوب سے سلسلہ تھا ۱۲۳۰ سنہ
عیسوی مین کوہ قاف کے رہنے والے بارہ ہزار مسلح غلامون کا لشکر جمع کیا تھا ان مملوکون نے فن سپہ گری مین یہہ
کچھہ تربیت پائی کہ رفتہ رفتہ مالک ہی کے جان پر آئی آخر الامر اونہون نے ۶۶۲ سنہ ہجری مطابق ۱۲۶۴ سنہ عیسوی مین
خاندان ایوب کے شہزادۂ اخیر توران شاہ کو مارا اور تخت مصر کو اپنون مین سے ایک کو مسلط کر کے سزوار اور پھر ملک
شام واقع ساحل رود نیل پر بھی جسکو فرعونی و طالوتی اور دوسرے حکام مصری تا زمان نپولین و محمد علی پادشاہ
اپنی مملکت کی فصیل یا شہر پناہ تصور کرتے تھے ان غلامون کا قبضہ ہو گیا ۷۸۴ سنہ ہجری مطابق ۱۳۸۲ سنہ عیسوی مین ترقوق
ایک غلام قوم کرخاش کے ہاتھون ان کوہ قافی مملوکون کا معاملہ بھی تہ و بالا ہو گیا اسی نے ملک مصر مین اپنے خاندان کا
سلسلہ ایام یورش سلطان سلیم خان تک قایم رکھا کرخاشی غلامون نے اپنی لشکر جنگی کو تین قسمون پر منقسم رکھا پہلی قسم مین
خود یہی کرخاشی بد سر انجام تھے دوسرے مین جنکو جلبانیان کہتے تھے حبشی غلام تھے تیسری خارزیون کی فوج تھی جو بیس
سردارون کے ماتحت موج در موج تھی جب کوئی انکا ساختہ سلطان مرجاتا تو اونہین مین سے کوئی ایک منتخب ہو کر تخت نشین
بصد شوکت و شان ہوتا امیر کبیر کے خطاب سے مخاطب ملک شام و مصر اور ان مقامون کا جنمین مکہ معظمہ ہی اور مدینہ
منورہ بھی حکمران ہوتا - اب سنئے کہ پہلے پہل عہد سلطنت سلطان بایزید خان ثانی مین ترکون اور اون مملوکون مین
لڑائی ہوئی تھی اور کچھہ فائدہ جو ہوا تو ترکون نے اونسے صلح کرلی تھی جب سلطان سلیم خان نے صوبجات دیار بکر و کردستان
کو ایرانیون سے چھینا اور متصل ملک شام سرحد عثمانیہ معتبر ہوا تو ان مملوکون کو بھی کچھہ خوف پیدا ہوا تھا اسلئے سلطان

غازی حاکم ملک مصر نے سنہ ۹۲۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۱۶ عیسوی مین حفاظت ملک شام کیلئے جانب شمال ایک لشکر جرار
فراہم کیا تھا سنان پاشا سردار افواج عثمانی نے ایشیاے کوچک سے سلطان سلیم خان کو اطلاع دی کہ بجا آوری
فرمان سلطانی مین جان و دل سے حاضر ہون مگر مملوکون کی فوج کی دہمکیون سے جانب نہر فرات جانیکو قاصر ہون سلیم نے
یہہ خبر پائی تو بہ صوابدید ارکین سلطنت مصر پر چڑہائی کرنے کی تجویز ٹھہرائی سلطان سلیم نے مطابق فرمان الٰہی پہلے حاکم
مصر کے پاس اپنی اطاعت قبولنے کے لئے قاصد بھجوایا مگر سلطان غازی نے جو اوسوقت شہر حلب مین تھا تلخ ہو کر قاصد
سلطان سلیم کی بڑی بعزتی کی پہلے زدوکوب کیا اور پھر مقید بنایا اتنے مین فوج ترکی قریب پہنچ ہی گئی متصل شہر حلب
جہان داؤد علیہ السلام کا مزار ہے جنگ برپا ہوئی ترکی توپون نے دشمنون کا دہوان اوڑایا سلطان غازی نے قتل ہو کر غار
عدم مین اپنا مسکن بنایا بعد اوسکے شہر خیرو مین طومان بیگ اون مملوکون کا حاکم ہوا بار ثانی معرکہ کارزار مین قدم
قایم ہوا سلیم نے حلب و دمشق و بیت المقدس پر فتح پائی اور دوسرے شہرون کو بھی مسخر کر کے ریگستان شام کی راہ سرحد
مصر پر توجہ فرمائی طومان بیگ نے جانب غازہ مملوکون کا ایک لشکر بھجوایا اور آپ متصل شہر خیرو مصری فوجون کا بڑا بصد شور
و شر جمایا سنان پاشا وزیر اعظم سلیم نے متصل غازہ وہ نیزہ بازی کی کہ فوج مملوک کو شکست دی بھگایا سلطان نے بھی
براہ ریگستان عزم خیرو یعنے دار الخلافت مصر فرمایا جب دونون لشکرونکا مقابلہ ہوا تو پہلے پہل مصریان فولادپوش
کا بڑی ترشی سے قلب فوج سلطان پر متصل علم عثمانی حملہ ہوا طومان بیگ خود بھی معہ سرداران الان بیگ و خزو بیگ
جنہون نے سلطان سلیم کے زندہ مقید کرنیکی قسم کھائی تھی شریک کارزار ہوا سلیم کی سلامتی مین تو کچھ فرق نہ آیا مگر
سنان وزیر اعظم سلطانی کے سینے سے طومان بیگ کا نیزہ پار ہوا الان بیگ و خزو بیگ نے بھی ایک ایک باشا سے

سلیم نے بہ ایں کیفیت ... [illegible]

ترکی کو قتل کیا اور پھر ترکیون نے دلیرانہ حملہ کرکے مصریون کو پسپا کر دیا الان بیگ نے ترکیون کی گولی کھائی زندگی سے
جی سیر ہوا ترکی توپون نے یہہ کچھہ خبر لی کہ طومان بیگ کچھہ سوارون کے ساتھہ مستعد گریز ہے دیر ہوا - عثمانیون نے باقی
ماندون کا خون کیا معرکہ رزم کو بیس ہزار مملوک کے قتل سے گلگون کیا بعد اوسکے ترکی شہر خیرو مین بے شر داخل ہو گئے
طومان بیگ نے پھر حملہ کیا سارے ترکیون کو بزور شمشیر حوالہ قضا کیا سلیم نے بنابر صلح مصطفی پاشا کو نزدیک طومان روانہ
فرمایا طومان نے مصطفی خان کو قتل کرا دیا دوبارہ ترکیون نے خیرو پر فوج کشی کی اور شہر مذکور کے ہر کوچہ و بازار مین تین دن تک
بڑی جنگ ہوئی سلطان سلیم نے شہرت دی کہ جو ہماری پناہ مین آئیگا وہ قتل ہونے نہ پائیگا اس خبر کے سنتے ہی
آٹھہ سو سرداران مملوک پناہ سلطانی مین آئے مگر سلطان نے درعوض امن دینے کے اونکے سر کتائے بہ نسبت باشندگان
شہر حکم قتل عام ہوا آخر ترکیون کے ہاتھون پچاس ہزار اور بقول بعضے اسی ہزار بنی آدم کا کام تمام ہوا الحاصل بعد
فتح مصر طومان بیگ کئی بار اور لڑا پھر گرفتار ہوا سلیم نے روبرو بلوایا پہلے بڑی عزت و تعظیم کی اور پھر کچھہ سمجھہ کر
اسکو قتل کروا یا سنہ ۹۲۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۱۷ عیسوی ملک مصر تمام و کمال عثمانیون کے تصرف مین آیا سلطان سلیم نے چند
وہین اقامت کی - روز جمعہ مسجد جامع خیرو مین نماز پڑہی اور اپنے نام کا خطبہ پڑہوایا - اور سلیم خان نے اون سرداران
مملوک سے جو معاون ترک رہے چوبیس شخصون کو منتخب کرکے متفرق عہدون سے ممتاز کیا خیر بیگ کو حاکم مصر مقرر فرما کر
پانچ ہزار ترک اور پانسو جان نثارون کو معہ چند سپاہ مصر تحت فرمان آغا جیر الدین شہر خیرو کی محافظت پر مامور کیا امورات
مذہبی کو بعض شیوخ عرب خیرخواہ سلطنت عثمانیہ کے تفویض کیا خاندان عباسیہ کے بارہوین خلیفے محمد نامی نے اپنا حق خلافت
معہ تیغ و علم و جبہ شریف جناب رسول کریم علیہ وآلہ الصلوۃ والتسلیم سلطان سلیم خان اور اوسکے قائم مقامون کو دیا اسی لئے سلاطین

عثمانیہ بجمیع وجوہ ممتاز ہوے خلیفہ و نائب رسول اللہ کہلاکر سرفراز ہوے مال غنیمت مصر سے کچھہ قسطنطنیہ کو اور باقی شام کو روانہ ہوا جب ان امور سے فراغ حاصل ہوا تو سلطان سلیم چندے شہر دمشق مین ٹہرکر شہر حلب مین داخل ہوا وہان کے اکثر قبائل عرب نے بھی اپنے کو مطیع سلطان بنایا سلطان نے ریاست شام کو بھی مانند مصر ظلمت بے انتظامی سے دور فرماکر ۹۲۴ سنہ ہجری مطابق ۱۵۱۸ سنہ عیسوی اور بقول بعضے ۹۲۵ سنہ ہجری مین عزم قسطنطنیہ فرمایا ۹۲۵ سنہ ہجری مطابق ۱۵۱۹ سنہ ع مین دوسو پچاس جہاز نے بنوائے ساٹھ ہزار کی جمعیت فراہم ہوئی مگر کسیکو یہہ معلوم نہوا کہ ارادہ سلطانی کہان کس پر چڑہائی کرنی ہوگی اور کسکا سامنا ہی اس اثنا مین مرض موت لاحق حال سلیم ہوا عزم اوریہ نوپل فرمایا اور ایک چھوٹے سے قریئے مین جہان سلطان بایزید خان ثانی نے سلیم کو بددعا دی تھی پہنچکر شوال کی نوین ۹۲۶ سنہ ہجری مطابق ستمبر کی بائیسوین ۱۵۲۰ سنہ عیسوی کو چون برس کی عمر مین جان بحق تسلیم ہوا شہزادہ سلیمان نے بمجرد خبر شہر تبریزان سے عزم قسطنطنیہ کیا لاش سلیم باہتمام سلیمان معہ جاہ و حشم دار السلطنت مین آئی مسجد جامع سلطان فاتح محمد خان مرحوم مین دفن وہ مبارز لاثانی ہوا لوح مزار سلیم پر یہ مرقوم ہی کہ سلطان سلیم سلطنت دنیوی کو تسلیم سلیمان فرماکر ۹۲۶ سنہ ہجری مین خود راہی ملک جاودانی ہوا۔

فصل یازدہم دربیان سلطنت سلطان الغازی سلیمان خان اول

سرزمین نامہ پرستان سے کب کم ہی کہ اسمین ذکر سلطنت سلطان سلیمان زیب رقم ہی۔ کہتے ہین کہ بعد رحلت سلیم ۹۲۶ سنہ مین سلیمان نے جب تخت پر رونق افروزی فرمائی تو عیسوین کے مغربی ریاستون نے بڑی ترقی پائی دیکھے ملک اسپین مفتوحہ اہل اسلام سے متفرق اقوام عیسوی نے مسلمانون کو خارج البلد کیا اور اپنون ہی مین سے ایک خاندان شاہی مقرر کرلیا ملک

فرانس مین چارلس ہشتم و لوئی دوازدہم و فرانسیس اول نے تدابیر شایستہ سے فتحین حاصل کین اور اپنی ریاستون کو ترقیان
دین مملکت انگلنڈ و ریاست خاندان آسٹریہ کا بھی یہی حال ہوا چارلس ہشتم شاہ فرانس کو ترکون سے قسطنطنیہ کے چھین لینے
کا خیال ہوا سلطان سلیمان بیاوری بخت مظفر دوران ہی رہا اگرچہ اوسوقت چارلس پنجم شہنشاہ جرمنی و فرانسس[2]
اول شاہ فرانس - و پوپ لیوی[3] دہم بطریق روم - و ہنری[4] ہشتم شاہ انگلنڈ - و ایوان[5] نوف شاہ روس - و سگسمنٹ[6]
اول شاہ پولنڈ و شاہ اسمعیل موجد قانون و معاون ریاست ایران و اکبر مشہور و نامور شہنشاہ ہند یہہ آٹھون
جلیل القدر بادشاہ موجود تھے مگر یہہ مانند مور ہی رہے اور سلیمان سلیمان ہی رہا - اب حال سلطان سنئے کہ
یہہ بادشاہ سلیمان قانونی و سلیمان کلان و سلیمان صاحبقران کی خطابون سے مشہور تھا - عہد سلطنت بایزید خان
مین گو خردسال تھا مگر عثمانی صوبون کی حکمرانی پر مامور تھا جب سلطان سلیم پدر سلیمان نے ایران پر چڑہائی کی تو یہہ قسطنطنیہ
مین نایب سلیم رہا اور دو سال اخیر مین صوبہ سروخان کا حاکم واجب التعظیم رہا اور جب چھبیس ۲۶ سال کی عمر مین سلطنت عثمانیہ
ہاتھ آئی تو اوسنے اپنی قوت بازو سے قدرت سلطنت عثمانی بڑہائی زور و طاقت و عدل و انصاف مین زبان زد خاص و عام
ہوا مہر و مروت مین آفتاب عالمتاب کی طرح مشہور دانائی مین ممدوح انام ہوا - ادہر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور ادہر
چھے سو مصریون کو جنھین سلطان سلیم نے جبرا قسطنطنیہ مین رکھا تھا روانہ وطن مالوف کیا وہ تجار جو تجار ایرانی کے ساتھ
موافق ہونیکے باعث سلیم نے اونکا مال و اسباب ضبط کر لیا تھا بدولت سلیمان مبلغ خطیر سے کامیاب ہوے - امیر البحر
اور دوسرے سرداران بحری جو بانیان ظلم تھے وہ بھی بعد دریافت تیغ سلیمانی سے ہم آغوش اجل شتاب ہوے - حکام صوبجات
متعلقہ سلطنت عثمانیہ کو تاکید کہ تعصب مذہبی کی بو نہو عدل و انصاف پر کمربستہ رہین فتنہ و فساد کی خو نہو اس مژدہ جان



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

بخشش سے سارے رعایا نے اطاعت سلطانی سے منہہ نہ پھرایا تہ دل سے ہر ایک اسی حلقے مین آیا مگر غزالی بیگ غدار
نے جو فرقہ مملوک مصر سے روگردان اور ترک کا معاون صبح و شام تھا اور اوسی باعث حاکم ملک شام بصد احتشام
تھا بوجہ سیاہ دلی اپنی خود مختاری مین سعی کی مگر فوج سلیمانی نے صفائے صبح ہوکر اوس شامی کو مانند ظلمت شام شکست
دی مدعی کو معہ رفقا قتل کیا اور ملک کو امن دیا اسمعیل شاہ بھی جو سرحد سلطنت عثمانیہ پر فوجین جمع کرکے مستعد جنگ تھا
دست بردار ہوا ایاز پاشا حاکم شام بصد محمودی و افتخار ہوا پھر سرحد ملک ترک و ہنگری پر فساد برپا ہوا سفیر ترکی
نزدیک شاہ ہنگری روانہ ہوا اوسنے سفیر کو ہلاک کیا۔ سلطان نے حکومت اقلیم ایشیا کو تفویض فرہاد پاشا فرماکر
فوج جرار کے ساتھہ عزم ہنگری بحالت غضبناک کیا اور دو جہازی بیڑون کو تاکید کہ لنگر انداز بحر اسود و بحر عمان
رہین رسد رسانی مین بڑی سرگرمی سے مانند آب روان رہین یحیی بیگ پسر حاکم سمندرہ کو یہہ حکم کہ پیشرو
سلطانی بلگریڈ پر جائے شہر پر محاصرہ ہو باغی گرمئ وحشت سے سوکھہ سوکھہ کر کانٹے کھائے یحیی بیگ نے شہر بلگریڈ
کو گھیر لیا سلطان سلیمان بھی مہمان ہوا کی طرح آیا مصطفی و احمد پاشا کو بنا بر تائید یحیی بیگ بھجوایا ان سردارون نے
قدم بڑہایا اور خوب گولہ رانی کی دیوار حصار کو توڑا رمضان کی پانچوین ۹۲۷ سنہ ہجری مطابق اگست کی انتیسوین ۲۹
۱۵۲۱ سنہ عیسوی کو شہر بلگریڈ کلید ملک ہنگری ہاتھہ آیا اور ادہر سلطان نے فوج باقیماندہ کے ساتھہ شبرغاز اور دوسرے
شہرون پر فتح پائی جب سب کچھہ ہو چکا سلطان سلیمان پر زور نے معہ لشکر فزون از مور ماہ ذیقعدہ مین جانب
قسطنطنیہ مراجعت فرمائی شہسوار اوغلی حاکم مارالش نے اقلیم ایشیا مین باغی ہوکر اطاعت سلطانی سے منہہ
پھرایا تو فرمان سلطانی بنام فرہاد پاشا حکمران ایشیا متضمن قتل مدعی مذکور شرف صدور پایا فرہاد پاشا نے

اوغلی کو لکھا کہ سلطان نے مجھے تیرا مددگار مقرر فرمایا ہی اگر تو میری نزدیک آئے تو امورات ملکی مین تجھہ سے کچھ کہنا ہی اوغلی فرہاد پاشا کی شیرین سخنی پر اعتماد کرکے دو فرزندون کے ہمراہ جو آیا تو فرہاد پاشا نے بڑی تلخی سے اسکو ترکون کے ہاتھہ قتل کرا یا لکھا ہی کہ سلطان سلیمان نے سلطنت عثمانیہ کے بڑے بڑے شہرون مین نئی نئی عمارتین بنوائین سلاح خانہ قسطنطنیہ کو ترقی دی جب سب تیاری ہو چکی تو جزیرہ روڈس پر یورش کا خیال فرمایا تین سو جنگی جہازونکو دس ہزار سپاہ جرار اور بہت رسد کے ساتھہ زیر حکم وزیر مصطفی پاشا نامی بھجوایا اور پھر آپ ایک لاکھہ سپاہ ترک کے ہمراہ ایشیای ترک سے ہوتا ہوا خلیج مارموراتک اور وہان سے بذریعۂ جہاز روڈس کو آیا ترکیون نے محاصرہ کیا عیسویون نے پانچ مہینے تک مقابلہ کیا آخر عیسویون نے بہ مجبوری صفر کی تیسری سنہ ۹۲۹ ہجری مطابق ڈسمبر کی پچیسوین ۲۵ سنہ ۱۵۲۲ عیسوی کو صلح کرلی جزیرۂ مذکور ترکیون کے ہاتھہ آیا سلطان نے بعین مہربانی و فیاضی مجاہدین عیسوی کو اپنے اپنے اسباب وآلات سمیت روانگی کا حکم فرمایا باشندگان جزیرہ کو اونہین کے مذہب عیسوی پر قائم رہنے کی اجازت دیکر مسرور کیا پانچ سال کی خراج کی معافی سے ممنون بوقور کیا اس اودہیڑبن مین خیر بیگ حاکم مصر کا پیالہ ہو گیا شیخ مصر نے بعین تنگ ظرفی وہان کے باشندون کو ترغیب آزادی دی اور ایک فتنہ برپا ہو گیا وزیر سلطانی مصطفی پاشا پانچ جنگی جہاز و سمیت روانگی مصر پر مامور ہوا اوسنے چند روز مین بندر سکندریہ پر پہنچکر حملہ کیا باغیون نے شکست پائی مملکت مصر پھر عثمانیون کے ہاتھہ آئی مصطفی پاشا چندے انتظام ملک مصر ہی مین مشغول جو رہا سلیمان نے بنا بر ضرورت سرانجام امور سلطنت ابراہیم آغا نامی کو اپنا وزیر بنایا مصطفی نے اس بات پر رنجیدہ ہو کر اور بدون اظہار رنجیدگی سرگذشت جنگ مصر کے ساتھہ

ملک مصر اپنے ہی قائم کردینے کی عرضی بھجوائی سلطان سلیمان نے درخواست مصطفیٰ منظور فرمائی اس شرط پر کہ سارے

ملک مصر پر مصطفیٰ کی حکمرانی رہے مگر چلتا ہوا سکہ سلیمانی رہے - جب مصطفیٰ نے حکومت مصر پائی تھوڑے ہی

دنوں میں ہوا خود مختاری سر میں سمائی محمد افندی نام رکن دیوانی کو اپنا وزیر بنایا کھلے بندون سارا راز دل سنایا محمد افندی

نے ملک مصر کو اسکے دست ظلم سے چھڑانے اور سلطان سلیمان کو اُسکے مکر سے بچانیکے لئے بعد بہت تدبیرون اور

سازشون کے وقت غسل حمام ہی مصطفیٰ کا کام تمام کرنیکی تجویز کی تھی کہ کسی خدمتگار نے مصطفیٰ کو ہشیار کردیا اور اوسکو

حمام کی دوسری راہ سے بھگایا مصطفیٰ نے عربون کے شیخ سے پناہ لی اور کئی قول و قرار کے بعد عربون کی جماعت

کثیر کو لئے ہوئے محمد افندی سے مستعد جنگ ہوا اس اثنا میں محمد جو سلطان کو اس امر کی اطلاع دیکر حکومت مصر سے سرفراز

ہو ہی چکا تھا مقابل دشمن بیدرنگ ہوا بعد بڑی خونریزی کے سر مصطفیٰ تن سے جدا ہوا سارا قصہ فیصلہ ہوا سلطان

سلیمان نے مصطفیٰ کی دغا اور ابراہیم کی خیرخواہی جو دیکھی تو ابراہیم کا مرتبہ بڑہادیا سنہ ۹۳۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۳ عیسوی

مین اپنی بہن کو زوجیت ابراہیم مین دیکر معزز و ممتاز بنادیا اور اس شادی میں تازہ خوشی یہہ ہوئی کہ مشکوی

سلطان سلیمان میں لڑکا پیدا ہوا خوشی دونی ہوئی عشرت کو افزونی ہوئی سر نیاز بدرگاہ خداوند کریم رکھا اور اوس

نووارد عالم وجود یعنے اپنے فرزند کا نام سلیم رکھا - مورخون نے لکھا ہی کہ سفیر ایران نے شہنشاہ جرمنی و شاہ ہنگری

سے عثمانیون کے خلاف میں صلحنامہ ٹھہرالیا فرانسس اوّل فرانس نے سلیمان کو ملک ہنگری پر یورش کرنیکو برانگیختہ کیا اسی

لئے سنہ ۹۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۶ عیسوی میں سلطان سلیمان نے ترکوں کی ایک لاکھ فوج جرار اور تین سو توپون کے ساتھ ملک

ہنگری پر حملہ کیا لوئی شاہ ہنگری نے بھی ترکون سے خوب مقابلہ کیا - دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترکون نے فتح اور

عیسائیون نے شکست پائی قضا نے شاہ ہنگری کو آٹھ علما و عمائد عیسوی اور چوبیس ہزار باشندگان ہنگری کے ساتھ

عدم کی راہ دکھائی یعنے شاہ ہنگری کے سر پر زخم کاری لگا گھبراکر معرکے سے منھ پھرایا تو گھوڑے نے چمک

کر سوار کو نہر مین گرایا سراپا غرق آہن تو تھا ہی پانی مین غائب ہوگیا محفل فرعون مین جاکر مصاحب ہوگیا - چونکہ

یہہ قصہ شہر مہاج واقع الوئی پر تمام ہوا اسلئے تباہی مہاج اس جنگ کا نام ہوا جب اس سے فرصت ہاتھ آئی تو سلطان

نے دریائے ڈانیوب سے ہوتے ہوے شہر بُودا المعروف بہ اُوفن و شہر پشت پر جو محاذی یکدیگر ساحل ڈانیوب پر

واقع ہین فتح پائی ترکیون نے گھر جلائے قلعے توڑے مال و اسباب لوٹا ایک لاکھہ عیسوی (جنمین مرد عورت بچے شامل

تھے) گرفتار آئے جب ترکیون نے اپنے ملک کو مراجعت کی تو یہہ قیدی بنابر فروخت سر بازار آئے ایسے مین ایشیاے

کوچک سے بنائے فساد کی خبر آئی سلطان نے ملک ہنگری سے جانب مقام مذکور توجہ فرمائی - اب جنگ دوم سلطان

سلیمان کی روداد سنئے کہ شاہ ہنگری جو جنگ مہاج مین ملک عدم کا مائل ہوا تو سلطان کسی مستحق ریاست مذکور

کو اوسکا قائم مقام بنانے کے حیلے سے ۹۳۶ھ ہجری مطابق ۱۵۲۹ء عیسوی مین ملک ہنگری مین داخل ہوا مورخون نے بناءِ اس جنگ

کی یون لکھی ہے کہ شاہ ہنگری لاولد تھا فردی ننڈ شاہ ملک آسٹریہ برادر شہنشاہ جرمنی و برادر نسبتی شاہ ہنگری کو

استحقاق تاج و تخت ہنگری کا دعوی بیحد تھا مگر قدیم سے ملک ہنگری کا یہہ دستور تھا کہ سوائے باشندۂ ملک ہنگری دوسرے کا

اوس ریاست پر مسلط ہونا نامنظور تھا اسلئے جب عمائدین ملک ہنگری سے ایک شخص زپولیا نامی نے باشندگان شہر سے

اس امر مین مرافعہ کیا تو خانہ جنگی برپا ہوئی فردی ننڈ کامیاب ہوا - زپولیا خستہ و خراب ہوا بپناہ سلطانی مین آیا

فردی ننڈ نے بھی سلطان سے موافقت کر لینے کو اپنا وکیل دربار قسطنطنیہ مین بھجوایا اوسنے دربار سلطانی مین حاصل ہوکر بمعرض

اور دوسرے مقامات متعلقہ ہنگری مفتوحۂ اہل ترک کی واپسی کی درخواست کی وزراے عثمانی کو طیش آیا علی الخصوص وزیر اعظم نے
سفیر زپولیا کے جانب متوجہ ہوکر یہہ فرمایا (کہ جہان سمند سلطانی نے قدم رکھا ہی وہ ملک بے شک و شبہ ہمارا ہی
اسلئے ملک ہنگری جسکا بادشاہ قتل ہوچکا ہی مملکت عثمانیہ مین شامل ہی ہم جسکو چاہین دین یا اپنی ہی تحت حکومت
رکھین اسمین کسیکا اختیار کیا ہی فقط تاج کسیکو بادشاہ بناتا نہین بدون استعانت تیغ کوئی ملک ہاتھ آتا نہین پس
جسکی شمشیر نے جس ملک کو فتح کیا ہی واقعی وہ ملک اوسیکا ہی) بعد اوسکے وزیر مذکور نے کہا کہ منجانب سلطنت عثمانیہ
زپولیا ملک ہنگری کا شہریار ہوگا اور خود سلطان اوسکا معین و مددگار ہوگا - کہتے ہین کہ سلطان سلیمان وزیر کے
اس قرار کو پسند کرکے اپنی زبان دُرفشان سے یون کہنے لگا کہ قسم ہے اپنے نبی برحق حبیب خدا کی اور سوگند ہی میری شمشیر
برق تاب کی کہ اعانت زپولیا کو بذات خود آؤنگا خرمن زندگانی دشمن کو جلاؤنگا یہہ بیان کیا اور فردی نند کے
سفیرون کو بڑی بے توقیری سے نکالدیا اور فردی نند کو کہلا بھیجا کہ مین قریب تر میدان موہاج یا پشت پر تجھ سے اچھی
ملاقات کرونگا اور جس ملک کو تو نے غصب کیا ہی تجھکو وہان سے نکالدونگا اور اگر وہان تجھ سے ہمکلامی ہونے نپائیگی
تو تیری دار السلطنت شہر ویانا کے روبرو ہی ضرور ملاقات ہوجائیگی - یہہ کہا اور عرصۂ قلیل مین دو لاکھ پچاس ہزار
ترکیون اور تین سو توپون کے ساتھ دریاے ڈانیوب پر آیا شہر اوفن کو جو علاقۂ افواج فردی نند مین تھا مسخر فرمایا زپولیا
کو تخت ہنگری پر بٹھایا اور پھر اوسکو مع فوج ہنگری اپنے ہمراہ لئے ہوے جانب ویانا رخ کیا تین ہزار ترکیون تحت حکومت
میکائیل اوغلی جو اولاد سے میکائیل دوست سلطان عثمان خان اول کے تھا شہر ویانا کو گھیر لیا بڑی بیرحمی سے عیسوی مارے
گئے گھربار سے چھوٹے تیغ عثمانی کا پانی گلے تک جو آگیا تو ڈوب ڈوب کر گور کے کنارے گئے خیمۂ سلطانی مقابل شہر ویانا

سر بر آسمان ہا بارہ ہزار جان نثاروں کا لشکر بہ ہزار جان سے محافظ آستان ہا میدان بمغربی دریائے ڈانیوب اہل اسلام کے

ڈیروں سے سفید ہی سفید تھا چار سو ترکی جنگی کشتیوں کا بیڑا دریائے ڈانیوب پر نظر بندی شہر کو مفید تھا سولہ ہزار محافظین

قلعہ و بیاّنا مقابل ہو گئے گرم ہنگامہ کارزار ہوا - چونکہ دیوار فصیل پر کوئی برج نہ تھا اور توپین فقط بہتر نظر برین

فدوی نند گھبرا کر روسائے جرمن سے کمک کا خواستگار ہوا چالیس روز تک ترکی شہر مذکور پر حملہ کرتے رہے اور بعد نقب

زنی داخل شہر ہونیکو بار بار کوششین کین مگر اہل قلعہ نے اونکو بڑی جوانمردی سے روکا تا ہم قریب تھا کہ ترکیون کو

غلبہ ہو شہر مین داخلہ ہو اوسوقت اہل قلعہ نے منجانب خود ایک سفیر سلطان کے نزدیک بھجوایا اور عرض یہ کہ ہم

بہت کم زور اور نہایت قاصر ہین حلقہ بگوش اطاعت سلطانی ہونیکو حاضر ہین مگر برائے چندے حضور ہم سے صلح کر لیں

کیونکہ ہمنے اپنے بادشاہ سے غنیم کو داخل شہر ہونے نہ دینے کی قسم کھائی ہی اور اب اپنے بادشاہ کو یہانکی سرگذشت لکھ

بھیجنے کی تجویز ٹھہرائی ہی اگر وہ دس روز کے اندر ہماری خبر نہ لینگے تو ہم شہر کو حضور کے تحویل کر دینگے غرض اہین قول

وقرار مین موسم بارش آپہنچا اور اسقدر برسات ہوئی کہ ترکونکا حال زار ہوا اکثر ہلاک ہو گئے آخر سلطان سلیمان نے مجبوری

تمام محاصرے سے دست بردار ہوا معہ لشکر شہر اوفن کا عزم فرمایا چندے وہین اقامت کی پھر قسطنطنیہ کو واپس آیا جو

عیسوی کہ اس جنگ مین اسیر ہوئے تھے اون سب کو طلب کیا قتل ہزار رنج وتعب کیا - مورخون کا بیان ہی کہ ابراہیم

پاشا وزیر اعظم سلطانی نے عیسویون سے رشوت لی تھی ترکیون کو کارزار سے روک کر اپنے خداوند سلطان سلیمان سے

دغا کی تھی اسپر موسم بارش جو آیا تو سلطان نے ترک محاصرہ فرمایا کہتے ہین کہ سلطان سلیمان نے بعد ورود قسطنطنیہ اپنے تین

فرزندون یعنے مصطفیٰ و محمد و سلیم کی رسم ختنہ نہایت کر و فر شاہانہ شان و شوکت خسروانہ سے منعقد فرمائی اس اثنا میں

دفعتہً یہہ خبر آئی کہ فردی نند مذکور نے قابو پاکر ستائیس روز سے شہر نوؤا پر محاصرہ کیا ہی محافظین قلعہ نے بڑی جوانمردی
و دلیری سے مقابلہ کیا مگر پسپا ہوکر احمد بیگ حاکم سمندرا اور پسر یحیی پاشا کو بنابر استعانت لکھا ہی - احمد بیگ کو
تاب مقابلہ غنیم جو نہ آئی تو اوسنے اون قیدیون کو جنھین عثمانی اور عیسوی سرحدون پر گرفتار کیا تھا روبرو بلایا
اور بکمال جعلسازی یہہ سنایا کہ وزیر اعظم سلطانی ابراہیم نام ہون سلطان سلیمان نے مجھے یہان بھجوایا ہی اور آپ بھی
معہ لشکر کثیر عنقریب یہان آتا ہی - مین نے تمہاری جان بخشی کی ہی تم بھاگ جاؤ کہ اسی مین تمہاری بہتری ہی
جب قیدیون نے اس حیلے سے رہائی پائی داخل فوج ہوکر آمد آمد سلطان کی خبر سنائی بمجرد سماعت فوج دشمن
کی ہوش اوڑھ گئی معرکہ رزم سے منہہ موڑھ گئے اور یون بھاگے کہ سارا اسباب جنگی چھوڑا مگر سلطان سلیمان نے
اس گستاخی کا اپنے دشمنون سے انتقام لیا معہ فوج جرار ملک فردی نند پر حملہ کیا لشکر سلیمانی جہان جہان جاتا تھا
دشمنون کو مار کر اونکے شہرونکو جلاتا تھا فردی نند بھی معہ فوج کثیر چند بے مقابل ہوا مگر جب ترکیون نے شکست دی تو
اوسنے بھاگ کر شہر گراڈسکا مین پناہ لی عیسوی بیس شہر شامل مملکت عثمانی ہوے حکام سرحد ملک فردی نند
گھبرا گھبرا کر مطیع حکم سلیمانی ہوے ہنوز اوس جھگڑے سے فراغت نہوئی تھی کہ اٹالیان اطالی نے بتائید دیگر حکام معہ
فوج کثیر بحری صوبۂ موریا پر یورش کی شہر کورن پر فتح ہوگئی سلیمان نے احمد بیگ حاکم سمندرا کو صوبہ داری موریا کی خدمت
سے سرفراز فرمایا اور وہ بمعیت فوج کثیر ہوا کی طرح دشمن کی خبر لینے کو آیا منزل مقصود پر آتی ہی شہر موریا پر یون
محاصرہ کیا کہ اٹالیان اطالی کو جان کے لالے پڑ گئے اور مجبور ہوکر شہر مذکور سے ان مدعیون نے اپنا منہہ کالا کیا سنہ ۹۴۰ ہجری
مطابق سنہ ۱۵۳۳ عیسوی مین حاکم آذربائیجان نے ایرانیون کی اطاعت سے روگردانی کی پناہ لینے کو حاضر آستان سلطانی ہوا -

اور جب پناہ مل چکی تو سلطان سلیمان کو تسخیر شہر بابل کی ترغیب دی حسب الحکم سلیمان تحت فرمان ابراہیم پاشا عازم الشبابی لشکر عثمانی ہوا اور حکم یہہ کہ موسم بارش مین شہر حلب اقامت گاہ ہو فصل بہار مین تسخیر بابل موجب حکم سلطانی خواہ نخواہ ہو ابراہیم پاشا نے بجا آوری حکم سلطانی مین قصور نکیا بابل تو نہین شہروان کو مسخر کر لیا فیما بین سلطان و فردی نند ۹۳۹ھ ۱۵۳۳ء اعیسوی مین صلحنامہ واجب التسلیم ہو گیا حسب الحکم سلطانی ملک ہنگری فردی نند و زپولیا مین تقسیم ہو گیا کہتے ہین کہ انہین دنون مین خیر الدین پاشا نے جو سابق ازین بحر ابیض مین غارتگری کر رہا تھا سلطان سلیمان سے یون عرض کی کہ اگر منجانب حضور خدمت امیر البحری سے سرفرازی حاصل ہو تو بجان و دل ملازمت سلطنت عثمانیہ مین سرگرم رہونگا شہرہای تونس و جزیرہ کو فتح کر کے مملکت سلطانی سے شامل کر دونگا سلطان سلیمان نے اوسکو بنا بر مصلحت شہر حلب کو نزد ابراہیم پاشا روانہ فرمایا وہ سے حلب کو پہنچکر وزیر مذکور سے سارا حال سنایا ابراہیم پاشا نے عہدۂ امیر البحری خیر الدین کو دیا دوسرے سال سلطان سلیمان نے اپنی باقی فوج کو ساتھ لیکر ابراہیم پاشا کی تائید کے لئے شہروان کا عزم کیا جب شہروان کا عزم کیا جب شہر طارس پر سراپردۂ سلطانی نصب ہوا تو سلطان مظفر شاہ گیلان دس ہزار کی فوج کے ساتھ مخالفت اہل ایران مین حاضر حضور سلطانی ہوا بدستور محمد خان بھی مشرف ملازمت سلیمانی ہوا اور اون دونون کا اقرار یہہ کہ اسپر کہین نجائینگے تا دم زیست اطاعت سلطانی سے منہہ نہ پھرائینگے سلطان نے اون دونون کو تشفی دی اور معہ فوج قصد سلطانیہ فرمایا چند روز وہین دم لیا اور ابتدائے موسم بارش مین خیال شہر بغداد آیا خبر آمد سلطانی کے سنتے ہی حاکم بغداد جو زیر فرمان شاہ ایران تھا شہر سے فرار ہوا داخل شہر بغداد بغیر روک ٹوک کے سلطان سلیمان عالیوقار ہوا کچھ دن وہین اقامت فرمائی ایک روز سیر کرتے کرتے قبر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نظر آتے ہی یہہ تجویز ٹھہرائی کہ شہر مستحکم ہو سا کنان

شہر کو حاصل آرام رہے ذخیرہ جمع ہر دم ہو جان نثارون کی فوج محافظ شہر صبح و شام رہے جب سلطان نے خزانون کا جائزہ
لیا تو دفتردار چور نکلا اور اوسی نے یورش سلطانی کی خبر شاہ ایران کو بھیجی تھی ان دونون قصورونپر مجرم سزاوار
دار ہوا مگر اوسنے مرتے مرتے سلطان کو یہہ عرضی لکھی کہ ابراہیم پاشا وزیر اعظم سلطانی بھی بڑا مخطی ہی کیونکہ اوسنے
ایرانیون سے رشوت لیکر اونہین کے ہاتھون آپ کے قتل کی تجویز کی ہی سلطان نے اس راز کو ظاہر نکیا اور اسی اثنا مین
پی در پی خبر آئی کہ شاہ ایران محاصرۂ شہروان کے لئے معہ فوج کثیر آرہا ہی سلطان سلیمان نے اُسکے سنتے ہی عزم ایران
فرمایا اور شہر تبریز مین داخل ہو کر مسجد سلطان حسن مین خلفاء راشدین کے نامون کے ساتھہ اپنے نام کا خطبہ پڑہوایا دشمن
کو ٹوکا شاہ ایران کو محاصرۂ شہروان سے روکا شاہ ایران نے ترکیون سے گھبرا کر صلح کر لینے کی تجویز کی جب سفیر ایرانی
بدین غرض حضور سلطانی مین حاضر ہوے تو سلطان نے اونکا پیام سن لیا اور بدون جواب رخصت دی سنہ ۹۴۲ ہجری
مطابق سنہ ۱۵۳۵ عیسوی مین جب سلطان کو ایرانیون سے کسی طرح کا اندیشہ نرہا تو معہ فوج جانب یورپ توجہ فرمائی
اثنائے راہ مین خان بطلیس نے عزت آستانہ بوسئ سلطانی پائے اطاعت سلطنت عثمانیہ کا اقرار و زبان ہاتھون
پر اپنے ماتحتی شہرون کی کنجیان سلطان نے اوسکی بڑی عزت کی اور نہایت تشفی کے ساتھہ رخصت دی وہان سے
خیمہ سلطانی روانہ شہر حلب ہوا اور داخل شہر قسطنطنیہ میان ماہ رجب ہوا تیسرے روز اپنے عزیز پہلوان شیخ ابراہیم
پاشا کے قتل کا حکم کیا دوسرے سال پھر سلطان کو ایران پر یورش کرنیکی ضرورت جو ہوئی تو لشکر کو زیر فرمان محمد خان
(جو بیشتر از چند سال کے اطاعت سلطانی مین آیا تھا) جانب گرجستان روانہ کر دیا محمد خان خان مذکور نے داخل گرجستان
ہو کر اسقدر خونریزی کی کہ ساکنان شہر سے بدون اطاعت سلطانی اور کچھہ بن نہ آئی ایک سفیر بارادۂ صلح کئی

شروط پر اپنا ملک تحت فرمان سلطنت عثمانیہ کر دینے کو بارگاہ سلطانی مین بھجوایا اور سلطان سلیمان نے بھی
اُنکی درخواست منظور فرمائی اسی سال افواج مالدیویہ و پولنڈ و بوہیمیہ و جرمنی و اسپین نے بالاتفاق باسینا پر یورش
کی شہر سِلِین پر محاصرہ کیا حسرت بیگ حاکم شجیع باسنیا نے بغیر انتظار تائید سلطانی اعدا سے یون مقابلہ کیا
کہ محاصرہ سے دست بردار ہو جان بچاکر فرار ہوئے مگر احمد بیگ نے بھاگتون کا پیچھا کیا اور شہر قلیس کے متصل بڑے
زور و شور سے اُنپر حملہ کیا مدعیون نے زک اٹھائی احمد بیگ نے شہر قلیس پر بھی فتح پائی اس اثنا مین خیرالدین
پاشا نے (جو پیش از چند سال منجانب سلطان خدمت امیرالبحری سے سرفراز ہوا تھا) بنادر علاقہ افریقہ واقع
ساحل بحر روم کو ترکی جہازی بیڑے سے تباہ و تاراج کیا مدعیان گردن کش کے شہرون پر اپنا قبضہ کر لیا اور
پھر واپس جو آیا تو اثنائے راہ مین شہر خُوسُلوب پر بھی فتح پائی اور بہت سے قیدیون کو ساتھ لایا اُنہی سال مین
سلطان نے ایک اور جہازی بیڑے کو زیر فرمان لطفی پاشا قائم مقام وزیر ابراہیم بحر اَدْرِیاتِیک کے جانب روانہ
کیا اور کپتان پاشا خیرالدین کو اطالیان وینس سے جزیرہ جنیارفس کے فتح کرنیکو بھجوادیا خود بھی معہ دو فرزند سپہ
سالار فوج بری ہوکر اَلبینیا سے ہوتا ہوا باغیان شہر ارناد کی سزارسانی کو آیا - باشندگان شہر نے بہ ترغیب ایاز
پاشا اطاعت سلطانی سے منہہ نہ پھرایا - جب صوبہ ارناد پر بدون خونریزی قبضہ سلطان سلیمان یگانہ ہو گیا تو
انتظام صوبہ البینیہ کے لئے چند وہین توقف فرماکر جزیرۂ مذکور کے جانب روانہ ہو گیا جب وہ بھی فتح ہوا بہت سے
شہرون اور قریون کو جلایا - موسم بارش کے قریب پہنچتے ہی قسطنطنیہ کو واپس آیا سنہ ۹۴۲ ہجری مطابق سنہ ۱۵۴ عیسوی مین
پھر شعلہ فساد مشتعل ہوا وجہ اسکی یہ ہی کہ زپولیا شاہ ہنگری سنہ ۱۵۳۹ عیسوی مین جو مرگیا تو اوسکا ایک شیرخوار

لڑکا استیفن نامی وارث تاج وتخت باقی رہا تھا فردی ننند شاہ آسٹریہ نے طفل مذکور کو محروم تاج وتخت کردینے کے لئے آٹھ ہزار کی فوج کے ساتھ شہر بودا پر محاصرہ کیا تھا اوسوقت زوجہ زپولیا نے سلطان سلیمان سے مدد چاہی سلطان نے وزیر صوفی پاشا کو معہ فوج جرار روانہ فرمایا اور ایک فرمان بدین مضمون لکھ کر بھجوایا کہ تو بدل جمعی تمام خاموش رہ کہ مین اپنی ساری فوج کے ساتھ تیری تائید کو آتا ہون مدعی کو زرد روبنا تا ہون کہتے ہین کہ محمد پاشا حسب الحکم سلطانی شہر بودا پر آیا مدعی کو مقابلے پر آمادہ پایا فیما بین خوب جنگ ہوئے آخر فوج عثمانی لڑ لڑ کر تنگ ہوئے سلطان سلیمان نے بھی معہ فوج جرار موسم بہار مین اپنے وزیر کی تائید کا عزم فرمایا ہنوز لشکر عیسوی سے لشکر سلطانی دو چار منزل دور تھا کہ عیسوی گھبرا گھبرا کر بھاگے مگر محمد پاشا نے انکا پیچھا چھوڑا بہتون کو حوالۂ تیغ کیا اور بعضون کو اسیر کرلیا بعد اوسکے سلطان سلیمان نے شہر بودا مین داخل ہو کر استیفن کو بنا بر پرورش اوسکے مان سمیت صوبہ ترانسلوانیہ کو روانہ فرمایا سلیمان پاشا کو معہ ایک دستہ فوج جرار محافظت شہر بودا پر متعین کر کے آپ شہر قسطنطنیہ کو واپس آیا سلطان سلیمان کے ان متواتر فتحون سے دشمنان سلطنت عثمانیہ گھبرا گئے اور بعض عیسوی حکام اپنے سلاطین قرب جوار کے ظلم سے تنگ آکر بغرض استعانت حلقۂ اطاعت سلطانی مین آگئے چنانچہ شاہ فرانس جب مقابلہ اہالیان اسپین سے پسپا ہوا تو سنہ ۹۴۹ ہجری مطابق سنہ ۱۵۴۲ عیسوی مین اپنے ایک سفیر کو دربار سلیمانی مین بھجوا کر بذریعۂ مراسلہ ملتجی استعانت کا ہوا سلطان سلیمان نے سفیر فرانس کو اپنے حضور مین بلا یا فیما بین سلطنت عثمانیہ و فرانس ایک صلحنامہ ٹھہرایا جب یہہ ہو چکا تو اپنی ایک فوج بحری کو زیر فرمان خیرالدین پاشا جانب اسپین روانہ کیا اور آپ خود سرکردہ فوج بری ہوکر موسم بارش کو ادریا نوپل مین گذارا اور ملک جرمن پر یورش کرنیکو عزم سفر معہ لشکر شاہانہ کیا ایک طرف سے اہالیان

فرانس نے اہل جرمن کی خبر لی اور دوسرے طرف سے دلاوران عثمانی نے داخل ملک ہنگری ہوکر لیشپوسا۔ وبگزادی
وشاق لوواش نامی شہرونکو جن پر اہالیان جرمن نے دو سال کے پیشتر فتح پائی تھی چھین لیا اور وہان سے قدم بڑھاکر تاتار
حصاری اور دوسرے دو قلعون کی تسخیر مین داد جوانمردی **مولف** پھیرا منہہ سوے خدا خوف سے بتخانون نے مسجدین
کردین کلیسا کو مسلمانون نے جب اوس سے فراغت پائی تو سلطان نے جانب قسطنطنیہ توجہ فرمائی ۹۵۴ھ ہجری مطابق
۱۵۴۷ء عیسوی مین بقول مورخین ترکی شاہ ایران نے جب کاسب مرزا کی زوجہ کو بجبر چھین لیا تو مظلوم مذکور نے دربار
سلیمانی کی راہ لی اور بعد عرض حال ایرانیون سے جنگ کرنیکی ترغیب دی اور کہا کہ مجھہ ہی کو سرکردہ فوج عثمانی کیجئے اور عرصہ
قلیل مین ایران کا سارا ملک مجھہ سے لیجئے سلطان نے مرزا مذکور کو مبلغ خطیر مرحمت کیا تیاری فوج کا حکم دیا اور موسم
بہار مین خود آپ ہی معہ افواج ترکی راہی ایران ہوا اثناے راہ مین دو فرزندان سلطان سلیمان یعنے بایزید حاکم
اکونیم اور مصطفی حاکم امیشیا نے مشرف ملازمت ہوکر سعادت قدمبوس حاصل کی سلطان نے انہین اپنے صوبون
کو جانیکی رخصت دی اور داخل صوبۂ آذربایجان ہوا وہان سلطان برہان جو اولاد سلاطین قدیم شروان سے تھا حاضر
حضور سلطانی ہوا اپنے ملک کو تفویض سلطان کرکے مور کی طرح سرفراز نوازش سلیمانی ہوا اور سنئے شہر تبریز کو تحویل
کاسب مرزا کیا ساری عمارات شاہی کو توڑ دیا سلطان سلیمان نے معہ کمکی فوج سلطان برہان شہروان پر حملہ کیا محصورون
نے جان بچاکر ماہ رجب کی انیسوین کو شہر عظیم الشان وان تحویل سلطان کر دیا۔ وہان سے جو بڑھا تو اثناے راہ مین
ایرانیون کو پھر شکست دی عازم حلب ہوا اور کوئی منہہ نہ چڑھا اسمین جاسوسون نے یہہ خبر پہنچائی کہ شہر اصفہان گیشیان
وکامدنامی مقامون مین بڑے بڑے ایرانی خزانے موجود ہین محافظین خزانجات مفقود ہین سلطان نے کاسب مرزا کو

حکم کیا اوسنے وہان جاکر اون جزائر پر اپنا قبضہ کرلیا شہر وان اور دوسرے قریون کو جلایا اور پھر جب مشرف ملازمت
سلیمانی ہوا جو کچھ ساتھ لایا نذر بارگاہ سلطانی ہوا مگر مرزاے مذکور نے کچھ خزانہ خفیہ بطور نذر وزیر عزیز اللہ
کو بھجوایا اور عرض یہہ کہ بہ نسبت اپنے حاکم بابل کی مددگاری کا حکم ہو وزیر مذکور نے مرزائے مذکور کو جب حکم نامہ
لکھدیا تو یہہ شہر بابل کو چلا آیا اور ایرانیون سے روگردانی جو کی تھی تو نادم ہوکر شاہ ایران کو مخفی عرضی معذرت
آمیز گذرانی اور اس اقرار سے کہ آیندہ دوستی مین ثابت قدم رہونگا ترکیون کے حالات و حرکات کی ہر وقت اطلاع
کیا کرونگا محمد پاشا حاکم بابل نے جب یہہ خبر پائی تو بذریعۂ عرضداشت سلطان کو اطلاع دی اور اوس مکار کو
پابزنجیر کرکے قسطنطنیہ کو بھیجدینے کی پروانگی منگوائی ہنوز کچھ حکم سلطانی صادر نہوا تھا کہ مرزائے مذکور کو اوسکے
دوستون نے ہشیار کردیا جب جان کا بچنا دشوار ہوا تو جانب گرجستان فرار ہوا سلطان نے محمد پاشا کو معہ فوج
جرار جانب گرجستان بھجوا دیا اوسنے وہان پہنچکر دشمنون کو شکست دی اور ساتھ قلعون کو مسخر کرکے خاک در
خاک بنا دیا بسبب موسم بارش چندے دیار بیکر مین رہا موسم بہار مین پھر عزم گرجستان کیا جب کوئی مانع و مزاحم
نہوا تو بیس شہرون پر قابض ہوکر سلطنت عثمانی سے شامل کردیا جب سارا ملک اطاعت سلطانی مین آیا تو
متفرق قلعونپر افواج ترکی کو متعین کیا اور خود قسطنطنیہ مین حاضر حضور سلیمانی ہوکر سارا ماجرا پوست کندہ سنایا
سنہ ۹۵۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۵۴ عیسوی مین سلطان نے محمد پاشا حاکم رومیلی کو معہ فوج ترکی تسخیر شہر تمشور علاقہ
ملک ہنگری کو روانہ کیا پاشائے مذکور نے شہرہائے بقی و بلغرجی - ورتزہ - وقناد - پر فتح پائی اور
شہر تمشور پر محاصرہ مردانہ کیا بنابر تائید شہر مذکور فوج جو آگئی تو محمد پاشا کے دلپر ہیبت چھاگئی سلطان سے

کمک کی درخواست کی سلیمان نے ایک فوج جرار تحت حکومت وزیراعظم محمود پاشا روانہ کردی دونون ترکی فوجون نے اتفاق کیا پہلے خوب گولہ رانی کی اور پھر شہر تمسوَر پر اور اوسکے متصل کے ملکون پہ تمام وکمال اپنا قبضہ کرلیا جب ترکیون نے باین کامیابی مقام مذکور سے مراجعت کی شاہ اسمٰعیل نے حملہ کرکے ترکیون کے فتح کئے ہوے اَرْدِش اور اَغلش نامی شہرون کو چھین لیا اور وہان کے ترکی محافظون کو قتل کردیا سکندر پاشا نے حسب الحکم سلطانی ایرانیون پر حملہ کیا شاہ اسمعیل نے خوب مقابلہ کیا مگر پھر بھی ترکیون نے شکست پائی سلطان نے بکمال رنجیدگی پہلے اپنے وزیراعظم محمد پاشا کو موسم بارش تک شہر توغاد مین رہنے کے لئے بھجوایا اور آپ سنہ ۹۶۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۵۳ عیسوی ماہ رمضان المبارک مین معہ فوج جرار ولشکر بیشمار متصل شہر اَرْخِیْل و تبریز مذکور کے نزدیک آیا اسمین یہہ خبر پہنچی کہ شہزادہ مصطفی نے اپنی باپ یعنے سلطان سلیمان کے قتل کرانیکی تجویز کی ہی چنانچہ اور لوگون سے بھی اس امر مین سازش ہوگئی ہی سلطان نے جب یہہ بات سنی آزردہ دل ہوا اور امر مذکور کے کھوج لینے پہ مائل ہوا جب یہہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی تو سلطان نے اپنے فرزند شہزادۂ مصطفی کی جان لی مورخون نے وجہ قتل شہزادۂ مذکور یون لکھی ہی کہ سلطان سلیمان کی ایک عورت تھی خُرَّم نام روسی نژاد حسن وجمال مین مشہور خاص وعام منجملہ اولاد خُرَّم سلیم نامی ایک لڑکا تھا اور ایک لڑکی بھی جسکا سلطان نے اپنے وزیر رستم پاشا کے ساتھ بیاہ کردیا تھا الحاصل سلطانہ خرم کو یہہ خیال کہ بعد سلطان سلیمان اپنا ہی لخت جگر شہزادۂ سلیم حکمران سلطنت عثمانیہ ایک لخت رہے سلطان کی پہلی بی بی قوم کرخاشی کا فرزند شہزادہ مصطفی محروم تاج وتخت رہے یہہ سوچکر اپنے داماد رستم پاشا سے سازش کی آخران دونون نے سلیمان کو گرفتار دام کرلیا منجانب شہزادہ مصطفی لگا بجھا کر

اپنا کام کر لیا سلیمان کو بھی اپنے باپ سلیم خان نے اپنے دادا بایزید خان سے جو سلوک کیا مدنظر تھا نظر برین بر بھی شہزادہ
مصطفی سے پرخوف و خطر تھا جب سلطان ایرانیون کی خبر لینے کو متصل شہر ارخبیل آیا تو شہزادہ مصطفی نے جو اوسوقت
حاکم امیشیہ تھا اپنے باپ کی آمد آمد کی خبر سنکر عزم قدمبوس فرمایا قریب لشکر سلطانی پہنچکر خانۂ زین سے جدا ہو
معہ چند وزرا و جان نثار دروازۂ خیمۂ سلطانی پر پہنچا ساتھیون کو باہر چھوڑا اور آپ داخل خیمہ تن تنہا ہوا مجرد داخل
ہونے کے سات شخصون نے بلباس جلادان علاقۂ سلطانی شہزادۂ مصطفی کو گھیر لیا اور بڑی کج نہادی سے
اوس تیر قامت شہزادۂ خورشید طلعت کو کمان کے ڈوری سے پھانسی دی بیچارہ بیطرح چلایا مگر سلطان کو اپنے بیٹے
کی اس حالت پر کچھ رحم نہ آیا یہہ ادہر کمان کے ڈوری مین پھسا تھا اور سلطان سلیمان گوشے مین بیٹھا ہوا سارا حال
دیکھہ رہا تھا دم جو رک گیا تو شہزادہ ہدف ناوک اجل ناگزیر ہوا کمان کا ڈورا گلے پر دم شمشیر ہوا **شریف** تیغ
کے ڈوری سے کچھہ ڈورا بھی تیر اکم نہین ؛ ای کمان یار خوبو تجھہ مین ہی تلوار کی ؛ غرض کہ باپ نے اس مصیبت سے اپنے بیٹے
کو کمانداروں کے ہاتھون ہلاک کیا - اونہین جلادون نے حسب الحکم سلطانی شہزادہ مصطفی کے ساتھیون کو بھی مار کر قصہ
پاک کیا گویا ان بیچارون نے بھی اپنے شہزادہ کا ساتھہ نچھوڑا مسافر اقلیم عدم ہو کر اپنے خداوند دستگیر کا ہاتھہ سے
ہاتھہ نچھوڑا جب یہہ خبر مشہور ہوئی ترکی جان نثارون نے دستہ دستہ قدم معرکہ فساد مین جمایا اور تجویز یہہ کہ انتقام
شہزادۂ مصطفی سے منہہ نموڑینگے رستم پاشا نے مکر و تزویر سے اس شہزادۂ عزیز کو قتل کرایا ہی ہم اوسکو بھی جیتا
نچھوڑینگے سلطان سلیمان نے بمجبوری رستم پاشا کو معزول کیا خدمت وزارت نکل گئی پھر تو فتنہ فرو ہوا اسی بات
پر یہہ بات تل گئی احمد پاشا وزیر ہوا بعد اوسکے سلطان نے داخل شروان ہو کر شاہ ایران کو بنا بر جنگ کہلا بھیجا

جب اوسنے جواب ندیا تو سلطان نے اوسکے دار السلطنت شہر اَرْوَان پر محاصرہ کیا اور جب شہر مذکور پر فتحیاب ہوا تو وہان کے شاہی عمارتون اور رعایا کے مکانون کا خانہ خراب ہوا ترکیون نے شہر کو آگ لگادی پھر قدم بڑہاکر ملک تبریزاور مراغا کے وسطی شہرونکو تاراج کیا اسمین موسم بارش جو آیا تو سلطان نے معہ فوج شہر امیشیہ مین پہنچکر چندے اقامت کی اور موسم بہار مین بار ثانی جانب ایران مراجعت کی اثنائے راہ مین متصل شہر ارض روم شاہ قلی دربار سلطانی مین حاضر ہو حلقہ بگوشی اطاعت سلطانی سے شگفتہ خاطر ہوا وہان سے سلطان سلیمان نے عزم بغداد فرمایا درخواست صلح کو سفیر ایران بارگاہ سلیمانی مین آیا بعد رد و قدح بے شمار ترکیون اور ایرانیون مین صلحنامہ ہوگیا شہر وَان و مَراش شامل سلطنت عثمانیہ ہوکر سرحد ترک مقرر ہوے ٹھنڈا گرمی جنگ کا ہنگامہ ہوگیا اُنہین دنون فرانس و اسپین مین آتش جنگ مُشتعل ہوئی شاہ فرانس مجبور و ناچار ہوا اعانت سلیمانی کا خواستگار ہوا- کارلی علی بیگ نے حسب الحکم سلطانی سرعسکر فوج بحری ہوکر ملک اسپین کا رخ کیا دریا سے پار اُترکر دشمنونکا پانی اُتار اسپین کے بہت سے بندرون کو تباہ و تاراج کر دیا کئی جزایر اپنا قبضہ کر لیا اور جس جس مقام پر اسکا قبضہ ہوا اسکو گولہ باری سے خاک درخاک کیا مبارزان ترک و فرنچ کا اہالیان اسپین پر غلبہ یون ہوا کہ چالیس ہزار سپاہ اسپین کا خون ہوا شعر

تیر نگاہ و خنجر ابروی یار واہ ؛ دونون نے ملکے خون ہزار ونکا کر دیا ؛

سلطان نے امیر البحر ترکی پیری رئیس نام کو ایک جہازی بیڑے کے ساتھ جانب بحر فارس بھجوادیا اوسنے وہان کے بنادر تباہ و تاراج کر دئیے اور بہت سامال و اسباب لوٹکر عزم قسطنطنیہ کیا بحر مصر مین دشمنون نے امیر البحر مذکور کو آن گھیرا اور چند جہاز عثمانیہ کو ڈبو یا اوسنے بھی مقابلے سے منہہ نہ پھیرا دشمنونکو خوب تنبیہ دی جانب قسطنطنیہ مراجعت کی کہتے ہین کہ بعد اوسکے سلطان سلیمان

انتظام امور ملکی مین مشغول رہا اور ایسے جدید قوانین ایجاد کئے کہ جنکے سبب تحصیل مملکت ترقی پذیر ہوئی رعایا کو آرام ملا
امورات فوجداری کی معقول تدبیر ہوئی ۹۷۴ھ ہجری مطابق ۱۵۶۶ء عیسوی مین بعد فراہمی فوج عظیم سلطان نے قسطنطنیہ
سے عزم ادریہ نوپل فرمایا اور وہانسے ایک فوج جرار کے ساتھ وزیر پرتو پاشا کو بنا بر تسخیر شہر غیولن بھجوایا آپ
بھی اوسکے تعاقب مین آہستہ آہستہ روانہ ہوا چونکہ سلطان سلیمان نہایت ضعیف تھا شہر صغتور کو پہنچتے ہی بیمار
ہوا لاحق حال عارضہ بخار ہوا گو بیماری بہت بڑھ گئی مگر حوصلہ سلطانی نہ گھٹا فوج ترک حسب الحکم محافظین قلعہ
شہر مذکور کے منہہ چڑھ گئی جب اہل قلعہ نے بھی مقابلہ فوج سلطانی مین داد جوانمردی دی تو سلطان نے اوس حالت
شدت مرض مین ہاتھون کو سوے آسمان اوٹھایا اور یہہ دعا کی کہ ای خداوند مطلق وای سلطان برحق اہل اسلام
تیری نظر رحمت کی منظور رہون دلاوران ترک اس شہر پر بھی مظفر و منصور ہون ہنوز یہہ دعا پوری ہونے پائی تھی
کہ جان شیرین سلطان سلیمان نے صفر کی تیرہوین کو منزل جسم سے سفر فرمایا شاہزادہ سلیم خبر رحلت پدر سنتے ہی مغنیشیا
سے جانب لشکر ترکی جلد چلا آیا وزیر اعظم نے خبر رحلت سلیمان چھپا دی سلطان ہی کے نام سے سب حکمون
کو جاری اور سپاہ کو بحال دلداری تسخیر شہر مذکور پر آمادہ کیا ماہ مذکور کی اٹھارہوین کو ساری فوج نے بالاتفاق
حملے کا ارادہ کیا پہلے تو اہل قلعہ نے خوب جنگ کی آخر عثمانیون نے دشمنون کو مغلوب کیا شہر مذکور کو بڑی دلاوری
سے چھین لیا اور اوسی روز خبر آئی کہ شہر غیول پر بھی ترکیون نے فتح پائی اس عرصے مین شہزادہ سلیم بھی آپہنچا اور واقعہ
رحلت سلیمان مشہور خاص و عام ہوا شہزادہ سلیم سلطان کا قائم مقام ہوا وہان سے لاش سلطان سلیمان شہر
قسطنطنیہ کو آئی سارے اراکین سلطنت نے مسجد جامع مین نماز جنازہ پڑھی اور وہین دفن کر دی **شریف** رہا کچھ

نہ وہ آسمانی دماغ؛ سلیمان بھی زیر زمین ہوگیا؛ کہتے ہین کہ سلیمان شجاعت و فراست زور و طاقت مین طاق تھا
فارسی و عربی مین بے نظیر فن شعر مین عدیم المثال فصاحت و بلاغت مین شہرۂ آفاق تھا مہمات ہنگری مین بڑی ناموری
حاصل کی امورات عدالت کو خوب ہی ترقی دی اڑتالیس سال تک زینت تخت بڑھائی چوہتر سال کی عمر مین قضا
آئی - اب دیکھئے کہ عہد سلطنت سلطان سلیمان مین سلطنت عثمانیہ اسقدر ترقی پائی تھی کہ چالیس ہزار میل مربع
سے زیادہ اوسکی چوڑائی تھی شہرہاے کاریج - ممفیس - تیتر - نینوا - بابل - پالمیرا - شامل سرزمین
عثمانی تھے اسکندریہ - بیت المقدس - دمشق - سمرنہ - نیس - بروصہ - اتھینس - فلی پلی - ادریانوپل
جزیرہ - خیرو - مکۂ معظمہ - مدینۂ منورہ - بصرہ - بغداد شریف - بلگریڈ - زیر فرمان سلیمانی تھے - دریاے
رود نیل - فرات - دجلہ - ڈانیوب - بحر روم - پروپان تیس - یوکسین - احمر - سلطنت سلیمانی مین
روان تھے - جبال اطلاس سے کوہ قاف تک ہلال علم عثمانی کے جلوے جہان جہان تھے سلطنت عثمانی کے
دو سو پچاس صوبے جو اکیس حصون پر منقسم تھے اونکی تفصیل یہہ ہی - رومیلی - جزایر یونان - ملک جزیرہ -
ترپولی - اوفن یعنے مغربی ہنگری - تمشوار یعنے مشرقی ہنگری - اناطول - قرمانیہ - روم جسکو سیواس بھی
کہتے ہین - ذوالقدر - تبریزاند - دیاربکر - وان - حلب - دمشق - مصر - مکۂ معظمہ و مدینہ منورہ و ملک عرب
ملک یمن و عدن - بغداد - موصول - بصرہ - ساری مملکت عثمانیہ مین ایک کروڑ پچاس لاکھ ترکان ذی وقار
تھے - والیشیہ و مالدیویہ و رگوسہ - و کریمیہ سلطنت عثمانیہ کے خراج گزار تھے - تیس لاکھ یونانیان یوروپی
حصہ جنوبی ترک مین ساکن لیل و نہار تھے اور دوسرے اقوام باشندگان ترک بیرون از شمار تھے اونمین عثمانیان

وتاتاریان وعرب وکرد وترکمانیان مملوک وباشندگان جزیرہ مسلمان تھے باسنیہ وبلگیریہ والبینہ بھی دین اسلام سے
بہرہ یاب سعادت دوجہان تھے ۔

فصل دوازدہم دربیان سلطنت سلطان الغازی سلیم خان ثانی

خامہ معرکہ گیر نامہ عرض کیفیت مین سیہ مست ہی پاؤن لڑکھڑاتے ہین اور اوس مستی مین سلطان سلیم خان ثانی کی ذکر
سلطنت کے فقرے یون زبان پر آتے ہین کہ یہہ سلطان مسمی بہ سلیم خان ثانی جو بوجہ کثرت می نوشی معروف بہ مست تھا
ربیع الاول ۹۷۴ھ ہجری کی نوین اور ستمبر ۱۵۶۶ء عیسوی کی چھبیسوین کو مرنے کی بادشاہی کے دن اپنے باپ سلیمان خان
کے تخت پر جلوس فرمایا مورخون نے لکھا ہی کہ سلیم خان مذکور بڑا عیش پرست تھا اوسنے اکثر لڑائیون مین پیش دستی
کی مگر ہمیشہ پسپا ہی رہا وزرائے نمک حلال وسپہ سالاران باوفا کے تحویل ساری سلطنت کا انتظام تھا اور سلطان
کو فقط بادہ خواری وعیاشی ہی سے کام تھا باوجود اس بدراہی کے بندوبست سلطنت بے محل نہوا امور ملکرانی مین کسی
طرح کا خلل نہوا ۹۷۵ھ ہجری مطابق ۱۵۶۷ء عیسوی مین قوم عرب کے قبیلہ بنی عمر نے بوجہ رحلت سلطان سلیمان
عثمانیون کی اطاعت سے منہہ پھرایا اور اپنے قرب جوار کی دوسری قومون سے سازش کرکے اطراف بغداد مین بڑا
ہنگامہ مچایا اکثر باشندے ہلاک ہوے کئی شہر خاک در خاک ہوے سلطان نے جب یہہ خبر پائی تو اپنے جان نثاران
یعنے باڈیگارد کی ایک جمعیت جرار مقام مذکور پر بھجوائی اور حکام بغداد وبصرہ کو یہہ حکم کہ اپنی اپنی فوجون سے ہنگامہ
سرکوبی باغیان گرم کرین دشمنان سخت دل کو نرم کرین حسب الحکم سلطانی حکام مذکور نے اون عربون پر
جنہون نے بصرے کے میدانون مین غارت گری پہ کمر باندہی تھی حملہ کیا اور اونکی مجمع کو پریشان کردیا اوسی سال

سلیم نے اوس پل کو جسکی تعمیر کی اُسکے باپ سلیمان نے پانچ سال کے بیشتر متصل قسطنطنیہ ابتدا کی تھی اتمام کو پہنچایا اور
اوسپر زبان ترکی مین یہہ مضمون لکھوایا کہ آغاز کیا اوسی پل کو سلطان سلیمان نے اور پیش از اتمام متوجہ گلشن جنان
شتاب ہوا مگر سلطان سلیم ظل اللہ ۹۷۴ھ ہجری مین انصرام تعمیر پل مذکور سے کامیاب ہوا ۹۷۶ھ ہجری مطابق
۱۵۶۸ء عیسوی مین فیما بین سلطنت عثمانیہ و شاہ آسٹریہ ایک ہنگامی صلحنامہ ان شروط پر ہوا کہ تا انقضاے
ایام معہود اپنے ہی حدود مستصرفہ پر قائم رہین مطلق تجاوز نکرین عہد سلطنت سلطان سلیم خان ثانی مین
ترکیون نے شہر آسترخان کے فتح کرنے کی تدبیر کی ڈان اور والگا نامی ندیون کو ایک تازی نہر کے ذریعے سے ملادینے
کی تجویز بے نظیر کی جزیرہ قبرس پر فتح پائی لپانتو پر جنگ بحری کا ارادہ کیا - آسترخان کی لڑائی ہی مین عثمانیون
نے پہلے پہل اپنے کو مقابلہ روسیان پر آمادہ کیا کہتے ہین کہ سولہوین صدی مین جب سلطنت عثمانیہ کو خوب ہی
ترقی ہوئی تو روسیون نے جو دو سو پچاس سال سے تاتاریون کے زیر حکومت تکلیف اُٹھاتے رہے اپنے صوبجات
مفتوحہ اہل ترک کو بار دیگر چھین لینے کی تجویز کی خصوصًا روسی دو بادشاہون نے فیما بین ۱۴۸۱ء اور ۱۵۳۳ء ع
شہر ماسکو کو جسکے لئے تاتاریون کو یہہ خراج دیا کرتے تھے مخلصی کرائی اور چند روسی صوبے شہر مذکور سے شامل ہو گئے
سیبیریہ اور لیاپ لیاند بھی اُسی مملکت مین داخل ہو گئے - پیچھے شاہان روس کو جو اوسوقت زار ماسکوی
کے خطاب سے مشہور تھے عزم فتح قسطنطنیہ لاحق حال ہوا عثمانیون پر حکمرانی کا خیال ہوا ایوان ثانی زار روس نے
قیصران روم کی طرح اپنے علم پر بھی عقاب دو سر کی شکل بنائی - آسترخان اور خاسان نامی شہرون کو روسا نے
تاتاری سے چھینا اُنہین دنون قوم قزاق بھی جو وادی نہروان پر مقیم تھی اطاعت روس مین آئی وقت تسلط



یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

سلیم خان ثانی تاتاری بکلام کریمیہ سے جو سلطان کے خراج گزار تھے روسی لڑتے تھے اور دولت علیہ نے اوس جنگ
مین دخل نہ دیا - جب سلطان نے ایران پر یورش کرنیکی تجویز فرمائی تو وزیر اعظم سُکالی نامی نے بذریعہ نہر جدید
دان اور والگا کو ایک کرکے افواج ترکی کو بنا بر مقابلہ ایران بحر ایزاف و دان و والگا و بحر الخزن سے
ہوتے ہوئے شہر تبریز تک لیجانیکا عزم کیا - چونکہ اون دونون نہرون کے فیمابین تیس میل کا فاصلہ تھا اسلئے
پہلے تین ہزار جان نثارون اور بیس ہزار سوارون کو محاصرہ شہر آسترخان کے لئے روانہ کیا اور تیس ہزار تاتاریون
کو نہر جدید کے کھودنے اور اونکے ساتھ شریک جنگ ہونے کی تائید کا حکم دیا پانچ ہزار کی فوج جان نثار یعنے باڈی گارڈ
اور تین ہزار بیلدار کو یہ حکم کہ جلد جلد قدم بڑہائین بحر ایزاف پر نہر جدید کے کھودنیکو جائین جب ترکیون نے شہر آسترخان
پر محاصرہ کیا تو اہل قلعہ نے محاصرین پر حملہ کیا بہت سے ترکی ہلاک ہوئے آخر عثمانیون سے بجز پسپا ہونیکی اور کچھ
بن نہ آئی اور جو فوج کہ منجانب روسا تاتاری تائید ترک کے لئے آئی تھی اوسنے بھی روسیون سے شکست پائی
چونکہ مخالفت آب وہوای ماسکوی عثمانیون کے قدم کو ٹھہرنے نہ دیا اسلئے فوج ترک اہالیان روس پر مظفر
نہوے وزیر سکالی کی تجویز کارگر نہوئی ورنہ روسی جانب جنوب قدم نہ بڑہاتے دلاوران عثمانی ساحل دان
و والگا و بحر خزن پر اپنا جوہر ذاتی خوب ہی دکھاتے ۹۷۷ ہجری مطابق ۱۵۶۹ عیسوی مطہر نامی شریف ریاست
یمن نے چند عربون کو برانگیختہ کرکے مراد پاشا صوبہ دار یمن پر حملہ کیا اوسکو اور اوسکی فوج کو تہ تیغ کردیا شہر یمن اطاعت
سلطنت عثمانیہ کے باہر ہوگیا سلطان سلیم اس خبر کے سنتے ہی پریشان خاطر ہوگیا سنان پاشا حاکم مصر کو
حکم ہوا کہ روانہ یمن معہ فوج جرار ہو افواج اَزدَمِر اُوغلی سے شریک رہے نیزہ انتقام سنان پاشا سینہ باغی

بارہواں سے حسب الحکم سلطانی موقع پر پہنچکر باغیون کو تنبیہ پہنچائی بار ثانی ریاست مصر عثمانیون کے ہاتھ آئی ۹۷۸ھ
مطابق ۱۵۷۰ عیسوی مین اسپین کے باقیماندہ اہل اسلام نے عیسائیون کے ظلم سے تنگ آکر ارادۂ جنگ کیا لڑ بھڑ کر
صوبۂ غبری کو چھین لیا۔ قوم بنی احمر سے ایک شخص منصور نام کو اپنا بادشاہ بنایا اہالیان اسپین پر حملہ کیا ہزارون
عیسائیون کا خون بہایا چونکہ عیسائیون کی قوت و قدرت ان بیچارون سے کئی درجہ زیادہ تھی اس لئے ان مسلمانون
نے ایک سفیر کو من جانب اپنے روانۂ بارگاہ سلیم کیا جب وہ حضور سلطانی مین حاضر ہوا سلطان سلیم نے کہ جزیرۂ قبرس
پر حملے کی تجویزین کر رہا تھا درخواست کمک منظور تو کی مگر اس شرط پر کہ جب جزیرۂ قبرس پر فتح پاؤنگا تو ضرور اون
مسلمانون کی تائید کو لشکر کثیر بھجواؤنگا اور سفیر مذکور سے یہہ بھی فرمایا کہ تو جاکر اون مسلمانون کو سنا دے کہ متفق ہو کر
اپنی حفاظت مین تغافل کیا نکرین عیسویون سے زیادہ مقابلہ نکرین یہہ کہکر ادہر سفیر کو رخصت کیا اور ادہر ایک لشکر
جرار زیر فرمان وزیر مصطفی پاشا و کپتان علی پاشا جزیرۂ قبرس پر بھجوا دیا وزیر مذکور کو تاکید یہہ کہ لشکر عثمانی
خشکی پر اُترتے ہی اوس سرزمین کے سب قلعون پر محاصرہ ہو اور کپتان کو یہہ حکم کہ دریا کی محافظت یون کی جاوے
کہ جزیرۂ مذکور کی یورش مین قصور نہ رہو وزیر مصطفی نے موقع پر پہنچکر قلعۂ نکوشیا پر محاصرہ کیا مگر اہل قلعہ نے
بڑی جوانمردی کی اور اوس قلعۂ استوار کو ہاتھ سے نہ دیا اس لئے وزیر مذکور نے مجبوری سپاہ ترکی کو موسم بارش
مین تھوڑا آرام دیا اور محاصرے کو بدستور قائم کیا اور جب دوسرے سال یعنے ۹۷۹ ہجری مطابق ۱۵۷۱ع
مین علی پاشا نے ذخیرہ اور جہازون سے تازی سربراہی دی اور کمکی فوج بھی بہ فرمان پرتو پاشا قسطنطنیہ سے آگئی
تو محاصرہ نے ترقی پائی ایکہی حملے مین قلعۂ مذکور چھینا جزیرۂ مذکور تمام و کمال ہاتھ آیا اور دوسرے شہرون کے باشندون

نے بھی اپنے اپنے مقامون کو تحویل کرکے اطاعت سلطانی سے منہہ نہ پھرایا اسی سال خلیج علی پاشا حاکم صوبۂ جزیر

نے ٹیونس پر فتح پائی جب سلطنت عثمانیہ جانب جنوب ترقی پذیر ہوئی تو تاتاریون نے بھی جانب شمال اچھی ترقی

کی لکھا ہی کہ دولت گبرخان حاکم کریمیہ نے اپنی ماتحتی تاتاریون کو ایک جا کیا داخل ملک روس ہوکر شہر

ماسکو تک جو اوسوقت دارالسلطنت روس تھا پہنچا اور حملہ کیا شہر پر فتح پائی لوٹ کی دہوم مچائی باشندگان

شہر کو جو اسیر ہوئے تھے قتل کرایا اور بعد اوسکے معہ غنیمت اپنے ملک کو واپس آیا اوہر کپتان علی پاشا بعد

فتح جزیرہ قبرس وہان کے شہرون کی حفاظت کے لئے کچھہ فوج ترکی مقرر کرکے جانب قسطنطنیہ مراجعت

کی اثناے راہ مین فوج بحری عیسوی نے بحر روم مین مقابلہ کیا اوسنے بھی باوجود کمی فوج بڑی جوانمردی

سے دشمنون پر کئی ساعت تک حملہ کیا آخر عیسائیون کے ہاتھون ہلاک ہوا پھر تو اہل اسلام کے باقیماندہ جہاز

پریشان ہوگئے جہازیون نے بھاگنے کا قصد کیا مگر دشمنون نے پیچھا پکڑا کتنون کو دریا مین ڈبویا اور کتنون کو گرفتار

کرلیا سلطان سلیم جو فتح جزیرۂ قبرس سے شاد تھا اس خبر کے سنتے ہی اسقدر رنجیدہ رہا کہ تین روز تک آب وخور سے

دست کشیدہ رہا صرف گریہ وزاری دن اور رات تھا دست دعا بلند بدرگاہ قاضی حاجات تھا کہ ای رب کرام و

ای محافظ اہل اسلام تو دین دار و نیر رحم بو فور کر اور اس شکست سے جو کچھہ ندامت مجھکو ہوئی ہی اسکو میرے دل سے

دور کر چوتھے روز جب قرآن شریف کھولا تو پہلی آیت اوسکے موافق مطلب نکلی نہایت متعجب ہوکر سجدۂ شکر

کیا اور کچھہ نہ بولا اس مقام پر مورخون نے لکھا ہی کہ پیشتر اس حادثے کے بسبب گر پڑنے سقف چوبین کعبہ کے

سبھون نے یہہ بات یقین کرلی تھی کہ اہل اسلام کو ضرور نقصان عظیم ہوگا سو وہ حسنات یہی تھی دوسرے سال یعنے

سنہ ۹۸۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۷۲ عیسوی مین خلیج علی پاشا نے قائم مقام امیر البحر علی پاشا ہوکر دوسو چالیس
جہاز بنائے اور قسطنطنیہ سے ممالک عیسوی کا عزم کیا جہان جہان جاتا تھا بنادر عیسوی کو تباہ و تاراج کرکے جلاتا تھا
بندر راوارین پر جسکو عیسوی ناوارینم کہتے تھے عیسویون کے ایک جہازی بیڑے سے مقابل ہوا بعد از جنگ
شدید کے فتح پائی دشمنونکو مارا مال و اسباب لوٹا اور پھر قسطنطنیہ مین داخل ہوا- اسی سال اہالیان جرمن نے
بعد فراہمی افواج صوبہ باسنیا کے شہر نووا پر محاصرہ کیا روسائے باسنیا نے بالاتفاق دشمن پر چڑہائی کی اہل
جرمن کو پسپا کیا اور بہت سے عیسویونکو گرفتار کرکے دربار قسطنطنیہ مین بھجوایا- لیجئے اب سلطان سلیم کو مسلمانان
اسپین سے جو مدد دینے کا وعدہ کیا تھا یاد آیا لشکر بحری کو اپنے وزیر کے زیر فرمان جانب اسپین روانہ فرمایا
وزیر مذکور نے معہ فوج ظفر موج بندر مشینا پر جو پہنچا تو محاصرہ کیا بالکل تباہ و تاراج کردیا مگر تلاطم امواج نے باشندگان
بندر مذکور کے جان بچائی بوجہ اسکے وہان سے فوج ترکی بحری واپس آئی شاہ اسپین کو ترکیون کی واپسی کی خبر جو ہوئی تو اوسنے
معہ فوج جانب افریقہ قدم بڑہایا شہر ٹیونس پر ترکیون سے لڑکر بہت سے اہل اسلام کو مارا کتنون کو اسیر کرلیا اور
کچھ فوج کو محافظت شہر مذکور کے لئے متعین کیا سلطان نے وزیر مذکور کو ساحل افریقہ کے حفاظت کو اپنے فوج کا
کوئی حصہ نچھوڑ نیکے جرم پر معزول و مقہور کیا اور سنان پاشا کو اوسکے عہدے پر مامور کیا سنان پاشا نے
سنہ ۹۸۲ ہجری مطابق سنہ ۱۵۷۴ عیسوی مین حسب الحکم سلطانی معہ فوج کثیر عازم ٹیونس ہوکر قلعۂ غالطہ پر جو
شہر مذکور اور خلیج ٹیونس کے مدخل پر واقع ہی حملہ کیا پھر تو ترکیون نے قلعۂ مذکور پر بعد کئی حملون کے فتح پائی
قلعہ کو توڑا محافظون کو مارا جب سب کام ہوچکا پاشائے مذکور نے دیوار حصار شہر ٹیونس کی مرمت کرائی

ایک حصہ فوج کو بنابر محافظت چھوڑ دیا اور آپ عزم قسطنطنیہ کیا انہین دنون مین پندرا ہزار کی فوج نے ملک ہنگری مین فراہم ہوکر قلعۂ بسفتور پر بتجویز جنگ ٹھہرائی جعفر پاشا حاکم غیلا پانسو جوان جان نثار کے ساتھ کمین گاہ مین منتظر وقت رہا جب موقع ہاتھ آیا تو اوسنے اون پیش قدمون پر حملہ کرکے پسپا کیا اور جن عیسویون کو گرفتار کیا اونمین سے بعضون کو منتخب کرکے قسطنطنیہ کو روانہ کردیا سن مذکورہ بالا کے اواخر مین سلطان نے ایوان سلطانی کے حصہ مشرقی مین ایک حمام عالیشان جسمین چالیس کوٹھڑیان تھین تیار کروایا ہنوز پورا تیار ہنوا تھا اور بوجہ نا تیاری پتھرون کی بوے بدنگئی تھی کہ خود ہی دیکھنے کو آیا جب حمام مین داخل ہوا اوراُس بو کے بدنے دماغ مین سرایت کی تو اُسکے دفع کرنیکو جانب مے نوشی مایل ہوا شراب کے پیتے ہی دردِ سر سے حال بُرا ہوا آخر رفتہ رفتہ مبتلاے مالیخولیا ہوا گیارہوین روز یعنے شعبان کی اٹھائیسوین کو قضا آئی بیالیس سال زندہ رہا آٹھ سال پانچ مہینے اُنیس روز سلطنت رانی کی اور پھر اقامت دار فانی سے دل جو گھبرایا تو جانب ملک جاودانی توجہ فرمائی - یہہ سلطان قوی ہیکل خوش مزاج نیک نام فیاض رحم دل علم دوست غازی وتہجد گزار تھا مگر مورخون کا بیان ہے کہ اکثر مایل عیاشی رہا کرتا تھا اور وقت شب بہت ہی بہت پوشیدہ شراب پیا کرتا تھا فقط -

فصل سیزدہم دربیان سلطنت سلطان الغازی مراد خان ثالث

کہتے ہین کہ جب سلطان سلیم خان ثانی کنج لحد مین عزلت گزین ہوا اوسکا فرزند مراد خان ثالث جو اوسوقت صوبۂ میگنیشیہ کا حکران تھا ۸ شعبان ۹۸۲ ہجری مطابق ۲۲ دسمبر ۱۵۷۴ عیسوی مین وارد قسطنطنیہ ہوکر تخت نشین ہوا **شریف** چھوٹی عمر جب قضا نے سلامت سلیم کو شہ پر برگئی مراد بن آئی مراد کی بالیجیے مراد خان ثالث نے تخت سلطنت پر قدم رکھتے ہی تازہ ستم کیا اپنے پانچون

بھائیون کے سر کو قلم کیا یعنے جب اوسنے سریر سلطنت پر رونق افروزی کی تو پہلے اپنے ہی بھائیون کی جان نذر لی اور پھر سارے وزرا و اراکین سلطنت نے نذرین گذرانین جب دربار برخواست ہوا آپ دارالامارہ مین آیا اور خوجون کے آغا کو بُلا کر فرمایا کہ مجھے تعب سفر نہایت ہی اور کچھ مین نے کھایا بھی نہین جو کچھ موجود ہو حاضر کر کہ بھوک بشدت ہی کہتے ہین کہ سوائے سلطان مراد خان ثالث کے کسی اور بادشاہ نے ایسی حرکت نکی گویا یہ نسبت رفاہ رعایا بدفال تھی بنائے قحط سالی پڑ رہی تھی چنانچہ جب یہہ زیب بخش تاج و سریر ہوا تو دوسرے سال ہی قسطنطنیہ مین قحط عالمگیر ہوا ۹۸۶ھ ہجری مطابق ۱۵۷۸ عیسوی مین فیمابین ترک و ایران جنگ برپا ہوئی شاہ طہماسپ کی قضا آئی اور اوسکے جانشینون نے ظلم و جور و بدانتظامی سے طاقت مملکت ایران گھٹائی سلطنت عثمانیہ کا حوصلہ بڑھ گیا مصطفی پاشا سپہ سالار ترک نے جو جہم قبرس مین بڑی ناموری پیدا کی تھی افواج ارض روم و دیاربکر کے ساتھ حسب الحکم سلطانی بنا بر جنگ ایران قدم بڑھایا پہلے اون قلعون کی جو سرحد ترک و ایران پر واقع تھی مرمت کی اور پھر جانب قلعہ قارص روانہ ہوا اوسکے قلعہ کو جو اکثر محاصرون سے ضایع و شکستہ ہو گیا تھا درست کرکے رسد خانے کو استوار کرایا کچھ فوج بھی محافظت قلعہ کے لئے متعین کیا جب سب کچھ ہو چکا آگے بڑھا ترکیون نے صوبۂ گرجستان جسکا حاکم ایرانیون کی سازش مین تھا فتح پائی بعد اوسکے داغستانیونکو بھی داغ دردل کیا یعنے داغستان پر بھی اپنا قبضہ کامل کیا وہان سے ساحل بحر الخزر تک پہنچکر شہر شابران پر محاصرہ کیا اور اوس شہر کو مسخر کرکے ایرانیون کا پانی اوتارا خوب ہی حملہ کیا اسمین یہہ خبر آئی کہ تکماق خان سپہ سالار ایران معہ فوج عظیم الشان بغرض تائید شہر مذکور چلا آتا ہی مصطفی پاشا نے حکام ارض روم و دیاربکر کو کچھہ فوج کے ساتھ دشمن کے روکنے کو روانہ کیا اون سرداروں نے دشمن سے خوب مقابلہ کیا اور اُنہین شکست فاحش دیکر شہر شقلش پر حملہ کیا



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

جب وہ بھی ہاتھ آیا تو وہاں کے باشندون کو قتل کیا گھر و نکو توڑا مصطفی پاشا نے بھی اپنی فوج ظفر موج کے ساتھ جانب شماخی قصد فرمایا مگر موسم بارش نے مہم کی ترقی کو روکا ازدمر اوغلی عثمان پاشا او رصوبہ دارارض روم کو حفاظت شہرہاے مسخر شدہ کے لئے چھوڑا بعد شکست تکماق خان جسوقت مصطفی پاشا تیفلس کے متصل پہنچا منوچہر نامی عیسوی نژاد عالی خاندان حاکم گرجستان نے جو ایرانیون کے تحت حکومت تھا روبروے پاشاے مذکور حاضر ہوکر بخیال اطاعت سلطنت عثمانیہ اپنی حکومت کے شہرون کی کنجیان نذر کردین مصطفی پاشا نے اوسپر بڑی مہربانی کی کہتے ہین کہ منوچہر عہد سلطنت مراد مین مشرف دین اسلام ہوکر بامراد ہوا حکومت صوبۂ اخسکا و صوبہ داری تیفلس سے شاد ہوا بعد واپسی مصطفی پاشا کثرتِ بارش و شدت سرمانے اکثر سپاہ عثمانی کو ہلاک کیا جب سارا لشکر اس مصیبت مین پھسا تو ازدمیر اوغلی پاشا نے اوسکو دوسرے مقامون پر روانہ کردیا سردار افواج ایران نے یہہ خبر جو پائی عثمانیون پر حملہ بیدریغ کیا کشو نکو تہ تیغ کیا عثمان پاشا گھبرایا اور خیال یہہ کہ کہین سلطان کو تصور اپنے تغافل کا ہو اسلئے انتقام پر کمر ہمت چست باندہی عین موسم بارش مین افواج ترکی کو فراہم کرکے بیس متفرق مقامونپر ایرانیون سے ہنگامۂ کارزار گرم کیا چار روز سخت لڑائی رہی آخر خنجر فولادی ترک نے ایرانیون کو نرم کیا معرکۂ رزم گلگون ہوا بہت سے ایرانیون کا خون ہوا جب ترکی سفر کی مصیبتون اور لڑائی کی سختیون سے تھک گئے تو عثمان پاشا نے شماخی مین چندے اونہین آرام دیا دیوار حصار و قلعہ شہر مذکور کی ترمیم کے بعد جعفر پاشا کو چند ترکیون کے ساتھ وہان متعین کرکے عزم قسطنطنیہ کیا جب بارگاہ سلطانی مین آیا جنگ کا سارا حال مفصل کہہ سنایا اس اثنا مین خان کریمیہ نے عثمانیون کی اطاعت سے روگردانی کی مصطفی پاشا نے معہ فوج جرار حسب الحکم سلطانی نہر تانیز کو عبور کرکے قصد مقابلۂ خان کریمیہ فرمایا بعد

جنگ عظیم تاتاریوں کو شکست دی حاکم کا سر کاٹا اور دربار قسطنطنیہ کو بھجوایا سنہ ۹۸۶ ہجری مطابق سنہ ۱۵۸۰ عیسوی میں ابراہیم خان
سفیر شاہ ایران دربار سلطانی میں حاضر ہوا غرض یہہ کہ فیمابین ترکوں اور ایرانیوں کے صلح ہو جاے سنان نامی وزیر سلطنت عثمانیہ
نے ایک خط متضمن اقبال صلح لکھہ دیا مگر پیشگاہ سلطانی میں نامقبول ہوا سنان پاشا بسبب اس جرم کے عہدہ وزارت سے معزول
بعد اسکے فرہاد پاشا وزیر ہوا اور سنہ ۹۹۱ ہجری مطابق سنہ ۱۵۸۳ عیسوی میں بسرکردگی افواج ترک متوجہ ایران ناگزیر ہوا اوسنے
قلعہ رواں کی مرمت کی مگر بوجہ رشوت یا بزدلی فرہاد ہوکر اپنے نام شیرین کو ڈبویا کوہ کنی تو خیر خارکنی بھی کی شہر تبریز
کو جو ترکوں کے قبضے میں تھا کھویا سلطان نے اس سے بھی عہدہ وزارت چھینا ازدمر اوغلی پاشا کو اپنا وزیر بنایا اور ایک
فوج جرار کے ساتھ جانب ایران روانہ فرمایا اوغلی پاشاے مذکور نے شہر قسطمونی میں موسم بارش گذارا سنہ ۹۹۳ ھ
ابتداے موسم بہار میں وارد شہر تبریز ہوا ایرانیوں کو مانند خار پامال کیا غرض یہہ واقعہ عجب مصیبت انگیز ہوا شہر تبریز ترکوں
کے ہاتھہ آیا عثمانیوں نے ایک پہاڑ پر محاذی شہر مذکور تیس روز کے عرصے میں چھوٹا سا قلعہ بنایا عثمان پاشا استحکام
قلعۂ مذکور و فراہمی رسد میں مشغول رہا باشندگان شہر نے فوج جان نثار یعنے ترکی باڈیگارڈ سے پہلے بناے فساد ڈالی پھر
قصہ برپا ہوا چند ترکوں کو زخمی کیا اور بہتوں کی جان نکالی عثمان پاشا نے اس خبر کے سنتے ہی سارے باشندوں کو
عورتوں اور بچوں سمیت قتل کرنے اور اونکا مال و اسباب لوٹنے کا حکم دیا بعد اوسکے شہر کو باشندگان جدید سے آباد کیا تبریز
تفویض جعفر پاشا ہوا اور آپ راہی قسطنطنیہ ہوا اثناے راہ میں صوبہ صفیان پر حمزہ مرزا نامی سپہ سالار دلیر ایرانی
سے دوچار ہوا نصف شب تک گرم ہنگامہ پیکار رہا اسمیں عثمان پاشا شہید ہوا سنان پاشا فوج ترک کا سردار جدید
ہوا جب بھی حمزہ پاشا نے پیچھا نچھوڑا مستعد شور و شر رہا کمین گاہوں میں ترکوں پر حملہ آور رہا آخر ایرانیوں نے شہر سلماس

مین لشکر ترکی پر حملہ کیا جنگ عظیم نمودار ہوئی جسمین سپہ سالار ایرانی قتل ہوا فوج ایرانی فرار ہوئی اور اون بھاگتون
نے تبریز پر پہنچکر جعفر پاشا اور فوج محافظ ترک کا محاصرہ کیا سلطان نے فرہاد پاشا کو معہ فوج جرار تائید شہر مذکور
کو بھیجدیا اوسنے وہان پہنچکر ایرانیون کو محاصرہ سے دست بردار کیا و درمیان تبریز و روان ایک قلعۂ نوکی تعمیر
کی اور چار سال تک اپنی فتوحات کی محافظت کے لئے وہین رہنے کی تدبیر کی بعد اوسکے ترکی معہ عثمان پاشا
گرجستان مین آئے وہان کے قلعون کو بھی اوہنون نے مسخر کیا اور دو شہر نئے بنائے ایرانیون نے سلطان سے صلح کی
درخواست کی مراد خان نے رد کردی اور فرمایا کہ اگر تم اون ملکون کے قبضے سے جن پر عثمانیون نے فتح پائی ہی دست بردار ہو جاؤگے تو تمہاری
درخواست قبول ہی ورنہ اس امر مین سعی فضول ہی - پھر تو ایرانیون نے چار و ناچار اپنے اور ترکیون کے فیما بین
سنہ ۹۹۸ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۰ عیسوی مین ایک صلحنامہ ٹھہرالیا صوبۂ گرجستان و شہر تبریز اور اوسکے متصل کے
بلاد آذربایجان و شہر شیروان وغیرہ کو عثمانیون کے قبضۂ اقتدار مین چھوڑ دیا سنہ ۱۰۰۲ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۴ عیسوی مین
سلطان مراد خان نے اپنے وزیر سنان پاشا کو معہ فوج جرار ملک ہنگاری پر روانہ کیا اوسنے وہان کے چند شہرون کو مسخر
کر لیا موسم بارش جو آیا تو صوبۂ رومیلی مین اقامت فوج کا حکم فرمایا اور پھر موسم ربیع مین شہر یانخ پر اٹھارہ روز
تک محاصرہ کیا جب وہ بھی ہاتھ آیا تو بعد انتظام امور ضروری عزم قسطنطنیہ فرمایا کہتے ہین کہ سلطان مراد خان نے جمعہ
جمادی الاول سنہ ۱۰۰۳ ہجری کی چھٹی مطابق جنوری سنہ ۱۵۹۵ع کے سولھوین کو رحلت کی بیس برس آٹھ مہینے تخت
سلطنت پر حکمران رہا وقت انتقال اوسکی عمر پچاس سال کی تھی فقط -

فصل چہاردہم بیان سلطنت سلطان الغازی محمد خان ثالث

لکھا ہی کہ بعد انتقال مراد خان ثالث فرزند کلان سلطان موصوف شاہزادۂ محمد نے جو ان ایام مین صوبۂ ایشیائے

کوچک کا حاکم تھا حسب الطلب اپنی ماں سلطانہ صفیہ کے وارد قسطنطنیہ ہوا ستیئس سالہ عمر مین روز جمعہ ششم جمادی

الاول ۱۰۰۳ھ ہجری کو تخت سلطنت پر جلوس فرمایا ہوا بمجرد تخت نشینی پہلے اپنے انیس بھائیون کو قتل کرایا اسپر بھی

بس نکرکے اپنے باپ کے دس حرمون کو جو حاملہ تھین دریا مین ڈبو کر مارا بعد تخت نشینی آٹھوین روز روانہ مسجد جامع بصد

تکریم ہوا اپنے نام کا خطبہ پڑھایا بعد ادائے نماز ایک مبلغ خطیر سپاہ ترک مین تقسیم ہوا۔ اب سنئے کہ اون سپاہ کی

تائید کو جو جنگ ہنگری مین مشغول تھے وزرا و ارکین سلطنت نے کچھ فوج اور روانہ کرنیکی تجویز کی تو دو ترکی رسالون

نے انعام سلطانی پر قانع ہوکے اور کچھ زیادتی کے لئے فرہاد پاشا وزیر اعظم کو درخواست دی وزیر مذکور نے

کہا کہ اگر تم سرحد جنگ پر پہنچوگے تو ضرور تمہارا حق تمہین ملجائیگا مگر سپاہ نے اوسکی بات نمانی وزیر مذکور نے طیش

مین آکر سنایا کہ کیا تم نہین جانتے جو لوگ اپنے سردارون سے روگردان ہوتے ہین دائرۂ اسلام سے خارج اور طوق لعنت پہنے

ہوے جان کھوتے ہین کیا کیا مصیبتین اونکے سر آتے ہین یہہ تو یہہ اونکی عورتین بھی عقیمہ ہوجاتی ہین سپاہ مذکوران باتون پر

اور بھی بگڑ گئی مفتی شہر کے روبرو حاضر ہوکر سیاست وزیر موصوف کا فتویٰ طلب کیا مفتی نے جواب دیا کہ تم مطمئن رہو

وزیر کے اس کہنے پر کافر بنجانا محال ہی عورتون کا عقیمہ ہونا بھی محض وہم و خیال ہی اسپر بھی اون فتنہ پردازون نے

ہنگامہ مچایا بہت سے ترکی سردار مجروح ہوگئے مگر جان نثارون نے ان فسادیون پر حملہ کرکے شکست دی اور اپنی آب

تیغ سے اس آتش فتنہ و فساد کو بجھایا۔ لیجئے ترکی فوجین ملک ہنگاری و صوبۂ ایشیا مین عیسویون سے صدمے

اوٹھانے جو لگین تو وزرائے بجربہ کار نے سلطان سے عرض کیا کہ حضور اپنے آبا و اجداد کی طرح شریک کارزار ہوجائیں



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

سپاہ ترک کو بہرہ مند فرمائین مگر سلطانہ صفیہ نے اسباب سے راضی ہوکر اپنے فرزند دلبند کو عزم سفر سے روکا جب

عرصۂ دراز تک اون بیچارے ترکیون کو کمک نہ پہنچی تو اونہون نے شکست پائی سلطنت عثمانیہ کے کئی صوبے اور قلعے کھو گئے

عیسوی عثمانیون پر غالب ہوگئے کہتے ہین کہ عیسویون نے گران وو سگراد و بابوکسا نامی شہرون کو مسخر کیا ابرائیل

وو ارنہ و قلق و اسمعیل و سلسٹریہ و رسچک و بکارست و اکرمیان پر بھی اپنا قبضہ کرلیا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی

خواب غفلت سے ہشیار ہوکر مفتئ اسلام کو طلب فرمایا اور اوس سے رای چاہی تو اوسنے علی قلبی کی اون چند ابیات کو جو متضمن

واقعات جنگ ہنگری و تنزل سلطنت عثمانیہ تھین سنایا سلطان کے دل مین اوسکا مضمون مؤثر ہوا معہ ارکین سلطنت و باشندگان

اہل اسلام نے تین دن تک بڑی عجز و انکساری سے درگاہ قاضی الحاجات مین دعا کی اپنے گناہون کی مغفرت کی التجا کی بعد ایک ہفتے

کے قسطنطنیہ مین زلزلہ نے آکر بڑی بڑی عمارتون کو ڈھا دیا کئی شہر اور قصبات صوبۂ اناطول کو تباہ و تاراج کیا یا اہل

شہر کے دلونپر ہیبت چھاگئی خود بنفس نفیس شریک سپاہ ہوکر بے دینون سے جنگ کرنے پر سلطان کی مرضی لگی کہتے ہین

کہ مورخ سعید الدین معلم سلطان و مفتی اہل اسلام و وزیر اعظم نے بالاتفاق عرض کیا کہ حضور آپ ہی سرکردہ افواج ہوکر دشمنون

سے ارادۂ جنگ فرمائین سلطنت عثمانیہ کو پنجۂ اعدا سے بچائین الحاصل سلطان نے معہ فوج جرار و علم مبارک رسول مختار صلی

اللہ علیہ و آلہ وسلم سنہ ۱۰۰۴ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۵عیسوی مین داخل ملک ہنگاری ہوکر شہر اگری پر محاصرہ کیا ترکون نے

اہل قلعہ سے شہر مذکور چھین لیا سنہ ۱۰۰۵ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۶عیسوی مین سرش تیس کے دلدل کے متصل کامل تین

روز تک عساکر ترک و عیسوی مین جنگ ہوئی فوج ترکی زیر فرمان جعفر پاشا پہلے بڑی جوانمردی سے صرف کارزار

ہوئے اور پھر مجبور ہوکر فرار ہوئے ایکہزار ایک سو ترکی نے جام شہادت پیا تینتالیس ۴۳ ضرب توپ پر غنیم کا قبضہ ہوگیا

سلطان نے مارے دہشت کے عزم واپسی کیا مگر اہالیان شورہ لشکر عثمانیہ مین سے سعید الدین مذکور نے سلطان سے عرض کیا
کہ آج تک سلاطین عثمانیہ سے کسی ایک نے غنیم سے منہہ موڑا نہین بدون کامیابی کھیت چھوڑا نہین آخر کار سلطان بمجبوری
شریک لشکر ہوا دوسرے روز ایک سخت لڑائی ہوئی تیسرے روز عیسویون نے پہلے فتح پائی اور پھر سنگالی پاشا اپنے
رسالہ سواران سپاہ غدر ترکی کے ساتھ عیسویون پر حملہ آور ہوا آخر عیسویون نے شکست کھائی ہزارون ولدل مین پھسکر
ہلاک ہوئے ترکون نے اپنی تیغ پچاس ہزار عیسویون کی گردنون پر پھرائی بچاوے توپون کے ساتھ کچھ خیمے بھی معہ ذخیرہ ترکون
کے ہاتھ آئے سعید الدین بوجہ اس تدبیر صایب کے عنایات سلطانی سے سرفراز ہوا سنگالی پاشا عہدۂ وزارت سے مشرف
وممتاز ہوا سلطان محمد خان ثالث بعد اس جنگ کے بعین مسرت قسطنطنیہ کو واپس آیا مگر اوسکی عہد ریاست مین ہنگامہ
ہنگاری فرو ہونے نپایا لکھاہی کہ سنہ ۱۰۰۸ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۹ عیسوی مین عبد الحمید نامی سردار زمینداران ایشیائے
کوچک نے اپنی خود مختاری مین سعی کی اقوام کُرد و ترکمانیان اور جنگ سر سیتیش کے معزورون کو فراہم کرکے بتائید
حاکم بغداد عثمانیون کو بار بار شکست فاش دی سنہ ۱۰۱۰ ہجری مین مطابق سنہ ۱۶۰۱ عیسوی مین شاہ عباس والی ایران نے سلطنت
عثمانیہ کو پست دیکھکر عزم کیا اپنے ہاتھ سے گئے ہوے ہوبومکو ترکون سے لڑ جھگڑکر واپس لے لیا - مورخون نے لکھاہی کہ
ایک وقت کسی مقدس بزرگ نے سلطان سے فرمایا تھا کہ عنقریب ایک نیا سلطان تیرا قایم مقام ہوگا سلطان محمد خان
ثالث اسی اندیشے مین تھا کہ ایشیائے کوچک مین ہنگامہ برپا ہوا شہزادۂ محمود فرزند کلان سلطان اپنے باپ سے مستدعی
اس بات کا ہوا کہ اگر حکم سلطانی شرف صدور پائے تو غلام سرکردۂ افواج ترک ہوکر باغیون سے لڑنے کو جائے سلطان نے اس بات
سے ناخوش ہوکر پہلے محمود کو اوسکے ماں اور رفیقون کے ساتھ قید کیا اور پھر بعد ایک مہینے کے اون سب کو قتل کردیا

اس اثنا مین ایک درویش دولت سرائے سلطانی پر آیا اور اوسکا بیان یہہ کہ پچپن ۵۵ روز مین سلطان محمد پر ایک آفت

آئیگی کہتے ہین کہ اوہین دنون سلطان کچھہ علیل تھا موافق قول درویش مذکور پچپنوین روز اجل نے پیش

قدمی کی سلطان نے اقامت دار فانی کردی -

فصل یازدہم دربیان سلطنت سلطان الغازی احمد خان اول

کہتے ہین کہ ماہ رجب ۱۰۱۲ھ ہجری کی نوین مطابق ڈسمبر ۱۶۰۳ عیسوی کی بائیسوین کو وزراء ارکین سلطنت عثمانیہ نے

سلطان محمد خان ثالث کے دوسرے بیٹے سلطان احمد خان کو تخت نشین کیا چونکہ سلطان احمد خان مذکور بدرجۂ غایت

رحم دل تھا دستے دوسرے سلاطین کے طرح اپنے بھائی شہزادہ مصطفی کو مارا نہین مہر و مروت مین کامل تھا۔ اب

دیکھئے کہ جنگ ہنگاری جو عہد سلطنت سلطان محمد خان ثالث سے قائم رہی اوسکی انصرام کیلئے اپنے وزیر اعظم کو

معہ فوج جرار جانب ملک مذکور بھیجدیا اثنائے راہ مین وزیر مزبور نے سلطنت عثمانیہ سے ایک مبلغ خطیر طلب

کیا اور دولت علیہ کو یہہ دہمکی دی کہ جب تک یہہ مبلغ مجھہ کو نہ پہنچیگا لڑنیکو بجاؤنگا قدم آگے نہ بڑہاونگا اوسوقت

سلطان نے یہہ جواب لکھا کہ اگر تجھہ کو تیرا سر پیارا ہی تو بے تامل تعمیل فرمان سلطانی کیجیو کہ اسی مین تیرا چھٹکارا ہی

لکھا ہی کہ ایام حکمرانی سلطان محمد خان ثالث مین صوبۂ ایشیائے کوچک سے بنائے فساد کی خبرین جو آئین تھین تو

سلطان مرحوم نے ترکی فوجین سپہ سالاران دلیر کے تحت فرمان بیخ کنی فساد کے لئے وہان بھجوائین تھین لیکن

بوجہ رشوت ویا بسبب تغافل اونہون نے بجاآوری حکم مین قصور کیا تھا اس لئے وہان کے باغیون نے ترقی پاکر صوبۂ

اناطول کے سارے شہرون کو تباہ و تاراج کر دیا تھا اب دیکھئے کہ قلندر اوغلی وطویل نامی راہزنون کے دو سردارون

نے بڑی غارتگری اور خونریزی کے ساتھہ افواج سلطانی پر حملہ کیا اوسوقت سلطان احمد خان نے اپنے وزیر
خواجہ مراد پاشا کو اپنے خاص دستون کے ہمراہ سرداران مذکور کو مار کر ہنگامے کے فرو کرنے کے لئے جانب
شہر حلب روانہ کیا تاکید یہہ کہ ترکی موسم بارش شہر مذکور مین گزاردین موسم بہار مین ہمراہ افواج ایشیائے اون
غارتگرون کی معقول خبر لین پاشاے مذکور نے بموجب حکم سلطانی قلندر اوغلی کو بعد جنگ شدید پسپا کیا اور
اوسکی ساری فوج کو منتشر کردیا طویل بھی مقابلۂ لشکر سلطانی سے ناچار ہو بعد ہزیمت سخت جانب ایران فرار ہوا
سلطان نے شاہ ایران سے بذریعہ خط اون غارتگرون کو طلب بصد اصرار کیا مگر شاہ ایران نے اون مفسدون کے بھیجنے
سے انکار کیا اسلئے سلطان نے وزیر مراد پاشا کو روانگئ ایران کا حکم کیا وزیر موصوف نے معہ لشکر کثیر شہر تبریز پر پہنچکر
بوجہ ہونے موسم بارش کے اپنے ایکحصۂ فوج دیار بکر مین آرام دیا ابتدائے بہار سنہ ۱۰۱۳ ہجری مین بعد فراہمی فوج مستعد کارزار
ہوا اس اثنا مین قضا آئی بعد چندے جان مراد پاشاے مذکور نے بکمال نامرادی جانب عدم توجہ فرمائی ناصح پاشا
حسب الحکم سلطانی قایم مقام مراد ہوا ایک سال تک ملک ایران مین رہا اور پھر فوج کی بیماری و ماندگی کے
باعث قسطنطنیہ کو معہ لشکر واپس آیا جب یہہ اس حال سے داخل شہر ہوا تو سلطان نے بوجہ سستی سرانجام امور اوسکا
سر کٹایا محمد پاشا منصب وزارت سے سرفراز ہوا اور حسب الحکم سلطانی موسم بارش شہر حلب مین گزارا سنہ ۱۰۱۵ ہجری
مطابق سنہ ۱۶۰۶ عیسوی مین داخل سرزمین ایران ہوکر قلعہ روان پر محاصرہ کیا چالیس روز تک ایرانیون پر حملہ کیا مگر اہل
قلعہ کی بہادری سے ناچار ہوا ایک نقصان عظیم کے ساتھہ محاصرے سے دست بردار ہوا جب یہہ بھی یون ہی قسطنطنیہ
کو آیا سلطان نے خلیل پاشا کو اپنا وزیر بنایا یہہ بھی معہ فوج جرار عازم سفر ہوا اثناے راہ مین سپاہ نے بغاوت اختیار



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

کی اور صوبۂ ایشیائے کوچک مین پہلے پہل شکست پائی اسی سال فیما بین سلطنت آسٹریہ و دولت علیہ ایک صلحنامہ ٹھہرا طرفین
کے تصرفات ملکی مین کسیطرح کی تبدیل و تغیر وقوع مین نہ آئی مگر حاکم ترانسلوینیا نے صلحنامۂ مذکور مین شرکت جو کی تو اوسکے
ملک کو سلطنت عثمانیہ سے ایک نوع کی آزادی ملی سلطان احمد خان کے عہد حکومت مین اوسکے وزیر اعظم مراد نام نے
ایشیائے کوچک مین باغیون پر فتح پائی تھی مگر آتش فساد تمام و کمال نہ بجھائی تھی ترکون نے جنگ ایران کو کئی سال تک قائم
رکھکر بڑی دلیری سے مقابلہ کیا مگر کچھہ فائدہ نہ ہوا قوم قزاق نے سلطنت عثمانیہ کی کاستگی پر نظر جو کی تو
سنہ ۱۰۲۲ ہجری مطابق سنہ ۱۶۱۳ عیسوی مین ایک جہازی بیڑے کے ساتھہ بحر اسود کے ساحل جنوبی پر پہنچکر شہر سینوپ
پر ترکون سے مقابلہ کیا شہر مذکور تباہ و تاراج ایک قلم ہوا اور باشندگان شہر پر بھی بہت ہی بہت ظلم و ستم ہوا سنہ ۱۰۲۶ ہجری
مطابق سنہ ۱۶۱۷ عیسوی مین سلطان احمد خان اول کو پہلے بخار آیا اور پھر مرض نے ترقی پائی آخر الامر امورات سلطنت
سے دست بردار ہوکر جانب گلشن جنان نہضت فرمائی انتیس ۲۹ سال کی عمر مین چودہ سال تک حکومت سلطنت عثمانی
کی بعد اوسکے تین فرزند یعنے عثمان و مراد و ابراہیم نے اس مملکت کی حکمرانی کی مگر برادر حقیقی سلطان احمد خان
اول یعنے سلطان مصطفی اوسکا قائم مقام ہوا فرمانروائے مملکت عثمانیہ لا کلام ہوا - لکھا ہی کہ سلطان احمد خان اول
فیض و سخا مین سلاطین سابق سے فایق تھا اوسی نے ایک جامع مسجد عالیشان شہر قسطنطنیہ مین نہایت خوشوضع
منقش بنائی دو سو طلائی تختیان جن پر آیات قرآن مجید و اسمائے پیغمبران علی نبینا و علیہم الصلوۃ والسلام کندہ
اور ہر لوح مین الماس کے اکسٹھہ ۶۱ نگین جڑے ہوے ہین اوس مسجد مین لگا دین ایک ایک لوح کی قیمت پچاس
ہزار ڈالر قرار پائی -

فصل شانزدہم در بیان سلطنت سلطان مصطفی خان ابن محمد خان

رباعی دروازۂ دنیا جو کھلا رہتا ہی ؛ گو یا یہہ مقام آنے جانیکا ہی ؛ سلطان ہو یا فقیر دونون کو یہین
شریف ؛ جز آمد و رفت اس سے حاصل کیا ہی ؛ دیکھئے سلطان احمد خان اول نے جب دنیا سے کوچ فرمایا تو سنہ ۱۰۲۶ ہجری
چھوٹے بھائی سلطان مصطفی کا عہد سلطنت آیا - کہتے ہین کہ اوسوقت تک خاندان عثمانیہ مین حق جانشینی باپ سے
بیٹے ہی کو ملا کرتا تھا اور یہہ عادت خاندان چنگیز خان کی تھی جو سلاطین عثمانیہ نے اختیار کی تھی پس جو کوئی
اولاد عثمان سے وارث تخت و تاج ہوتا تو اپنے بھائیون کو قتل کرواتا اسی لئے چچا اور بھتیجون مین فساد ہونے
نپاتا مگر سلطان احمد خان اول نے جو اپنے بھائی شہزادہ مراد کی جان بخشی کی تھی تو اوسکی فرزند کلان
شاہزادۂ عثمان کو تخت و تاج سے حاصل محرومی تھی اب سنئے کہ سلطان مصطفی نے دیوانگی کے باعث اہتمام
و انتظام سلطنت بخوبی نکیا تو وزرا و ارکین سلطنت نے اوسے معزول کر دیا -

فصل ہفدہم در بیان سلطنت سلطان عثمان خان ثانی

کہتے ہین کہ جب یوانزین نے مصطفی کو معزول و مایوس کیا سلطان عثمان خان ثانی نے جو ۱۴ سال کی عمر مین سنہ ۱۰۲۷ ہجری حسب ایماء
وزرا تخت سلطنت پر جلوس کیا اس سلطان کے عہد سلطنت مین ترکون نے کئی دفعہ شکست کھائی اور بعد ایک
صلحنامہ جو ٹھہرا جنگ ایران موقوف ہوئی ربیع الاول سنہ ۱۰۲۹ ہجری کی اٹھائیسوین مطابق سنہ ۱۶۲۰ عیسوی
قسطنطنیہ مین آسمان پر ایک ستارہ بشکل شمشیر نمودار ہو بعد غروب آفتاب ایکماہ کامل تک نظر آتا تھا بڑی
روشنی کے ساتھ جانب مغرب چلا جاتا تھا منجمین نے بعد تحقیق بسیار بالاتفاق کہا کہ اس سے سلطنت عثمانیہ کو



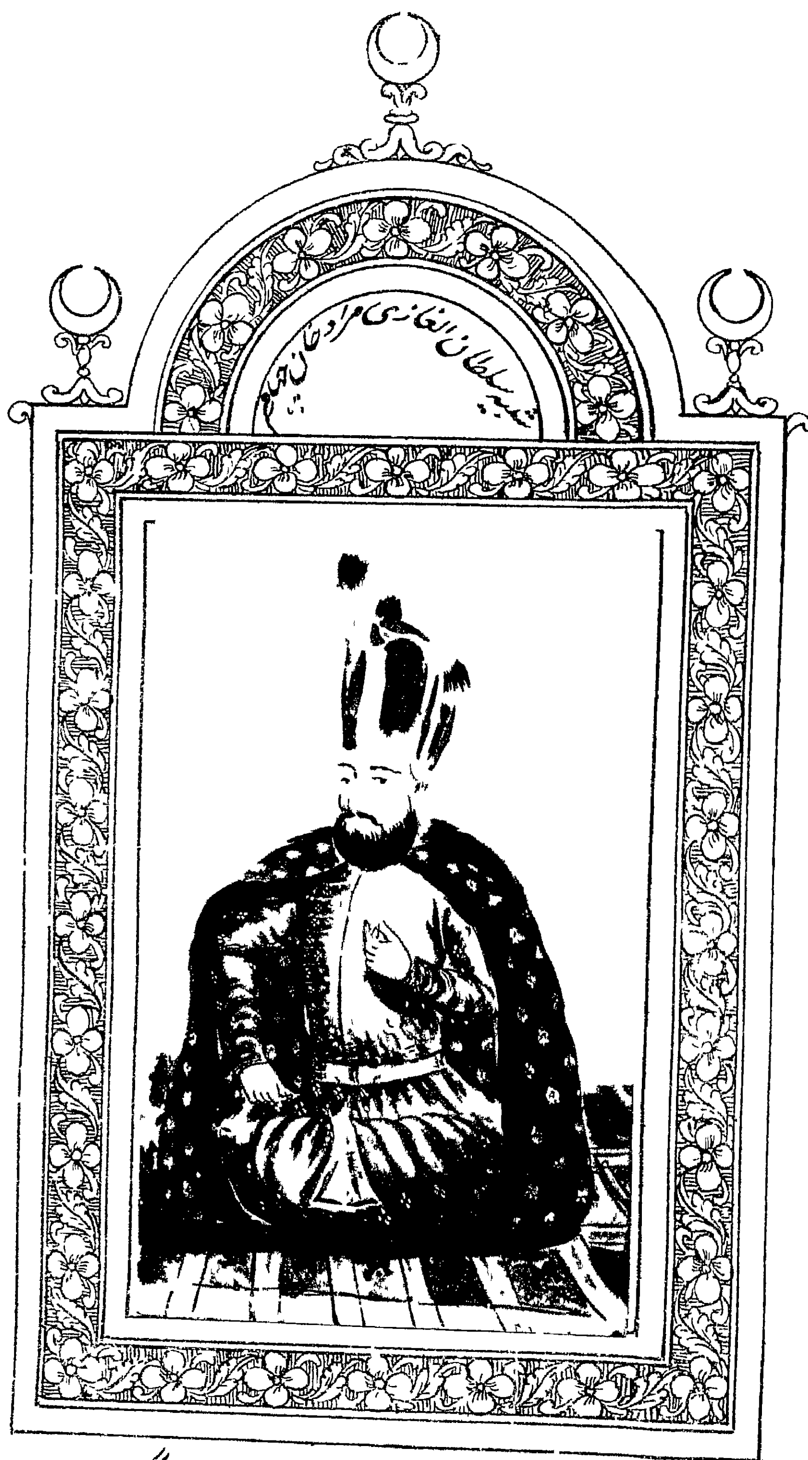
یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

ترقی حاصل ہوگی وشمنوں پر فتح و نصرت کامل ہوگی الغرض ۱۰۳۱ ہجری مطابق ۱۶۲۱ عیسوی مین سلطان عثمان نے معہ فوج جرار ملک پولنڈ پر یورش کی شہر قوطن کو مسخر کیا خان تاتاریان کو معہ چند افواج ترکی ملک مذکور کے حصہ اندرونی کے تباہ و تاراج کرنے کے لئے روانہ کردیا اور آپ دشمن کی فوجون کو چار طرف سے گھیرا اور یون تنگ کیا کہ آخر انہون نے صلح کی درخواست کی سلطان نے اوسکو منظور فرمایا اور ایک صلحنامہ اپنے حسب خواہش ٹھہرایا بعد اوسکے معہ غنیمت و قیدیان جانب قسطنطنیہ روانہ ہوا اور دوسرے سال ۱۰۳۱ ہجری مطابق ۱۶۲۲ عیسوی کے ایام بہار مین عازم سفر مکہ معظمہ ہونیکی شہرت دی اور غرض اس سے یہہ کہ شہر دمشق کو پہنچکر وزیر اعظم دلاور پاشا کے ذریعے جب اقوام کُرد وغیرہ کی فوج جمع زیادہ ہو تو بعد تربیت قواعد جنگی قسطنطنیہ کو واپس آکر فوج جان نثار یعنے باڈیگارڈ کے (جسنے سلطان و رعایا کو ظلم و بیداد سے تنگ کر رکھا تھا) نیست و نابود کردینے پر آمادہ ہو سر تامس رو سفیر مملکت انگلنڈ نے جو اون دنون دار السلطنت ترک مین مقیم تھا اپنے کسی مراسلہ مین لکھا ہی کہ اگر تجویز سلطان عثمان وقوع مین آتی تو ریاست ترک مین ہرگز کاستگی ہونے پاتی کہتے ہین کہ جب یہہ خبر شدہ شدہ فوج جان نثار کے گوش زد ہوی تو اوسنے سلطان کو حج کعبۃ اللہ سے روکا آخر یہہ نقشا ہوا کہ سلطان تن تنہا ہوا بے مونس و یار جلو مین کوئی پیادہ نہ سوار گویا دام مصیبت کا صید ہوا بہ ترغیب داؤد پاشا باغیون کے دست بروسے مجبس ہفت منارہ مین قید ہوا اور مصطفے مجنون نے قید سے رہائی پائی بار ثانی سلطنت عثمانیہ ہاتھ آئی داؤد پاشا سے مذکور وزیر ہوا اور اوسی ظالم کے ہاتھون مجبس مین عثمان خان ثانی تہ شمشیر ہوا سلطان مصطفی بدستور سابق ملک رانی سے عاری رہا

انتظام و اہتمام سلطنت مین ما در سلطان موصوف کا حکم جاری رہا پھر خیال فتنہ و فساد خاطر نشین خاص و عام ہوا سپاہ نے بدلگر مصطفی کو معزول کیا شاہزادہ مراد پسر سلطان عثمان اوسکا قائم مقام ہوا-

فصل ہجدہم دربیان سلطنت سلطان الغازی مراد خان رابع

بامرادی کا قیل و قال ہی مقام شش و پنج نہین ضرور سن لو کہ سلطان مراد خان رابع کا حال ہی دیکھے کہ پہلے بادشاہ عالیجاہ سنہ ۱۰۲۱ ہجری مین ملک ہستی کا اورنگ نشین ہوا اور بعد عزل مصطفی ذیقعد سنہ ۱۰۳۲ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۲ عیسوی مین سلطنت عثمانیہ کا وارث تاج و نگین ہوا اباذی پاشاے ارض روم نے جو عہد سلطنت سلطان مصطفی مین برملا روگردان ہوکر ایشیاے ترک کی صوبون کی تباہ و تاراجی پر کمر باندہی تھی عہد حکومت سلطان مراد مین بھی قدم جادہ اعتدال سے بڑہایا سلطان مراد نے اپنی تخت نشینی کے دوسرے سال حرکیبر محمد پاشا نامی وزیر کو مع فوج جرار باغیون کی تنبیہ و سیاست کے لئے اقلیم ایشیا کو بھیجا ایاباذی پاشا مقابلہ وزیر موصوف سے سخت ناچار ہوا شکست فاش کھائی اور جانب ارض روم فرار ہوا یہہ تو ہوا اب سنئے کہ سلطان نے حافظ علی پاشا و حاکم دیار بیکر کو مع فوج جرار روانہ ایشیا فرمایا اور مطلب اس سے یہہ کہ دشمنون سے لڑائی کرین ایشیائی افواج سے متفق ہوکر بغداد پر چڑہائی کرین پاشاے مذکور نے حسب الحکم سلطانی پانچ مہینے تک شہر مذکور پر محاصرہ کیا مگر نقصان عظیم کے ساتھہ قصد واپس ہونیکا کیا جب شہر حلب مین داخل ہوا سلطان نے اوسکو معزول کیا اور عہدۂ وزارت خلیل پاشا کو دیا مگر اوس سے بھی کچھہ بات نہ بنائی جب ایرانیون سے لڑنے کو متصل ارض روم پہنچا تو اباذی پاشاے مغرور باغی نے یہہ جانا کہ شاید ترکون نے بحیلۂ جنگ ایران اپنی ہی سزا



یہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

رسائی کا عزم کیا ہی غرض یہہ سوچکر اوسنے قصد ارض روم کیا ذخیرۂ جنگی فراہم کرلیا خلیل پاشا نے اوسکی واپسی پر فرار ہونیکا گمان کیا عزم ایران سے دست بردار ہوا متوجہ ارض روم مع فوج جرار ہوا جب وہان پہنچا شہر پر محاصرہ کیا اباز ی مذکور نے بھی پہلے محافظت شہر مین بڑی جوانمردی کی اور پھر ایک فوج چیدہ کے ساتھ ترکون پر حملہ کیا محافظین لشکر عثمانی کو مارا سارے ترکی فرار ہوے مدعی کابخت جاگا خلیل پاشا بھی معہ ہمراہیان بڑی مشقت سے اپنی جان بچاکر بھاگا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی پاشاے مذکور کو نظرانداز کیا خسرو پاشا کو عہدۂ وزارت سے سرفراز کیا اور حکم یہہ کہ دیاربیکر مین جاے موسم بہار مین اباز ی پر حملہ کرکے آتش فتنہ کو بجھائی خسرو پاشا نہایت خبرداری وہشیاری سے شہر ارض روم پر حملہ آور ہوا اور یون گولہ رانی کی کہ دیوار حصار شہر مین کچھہ حال نرہا دشمنون کو تنگ کیا باشندگان شہر نے معہ اباز ی مذکور پانچ روز کے محاصرہ کے بعد اپنے شہر کو ترکون کے تحویل کردیا خسرو پاشا نے باغیون کو قید کرکے جانب قسطنطنیہ بھجوایا سلطان مراد نے اوس سردار باغی کی جان بخشی کی اور حکومت صوبۂ باسنیا سے سرفراز فرمایا شرط یہہ کہ آیندہ کسی طرح کی خطا بالکل نہو دشمنان عثمانی پر شمشیر کے علم کرنے مین زرا تامل نہو سنہ ۱۰۳۹ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۹ عیسوی مین خسرو پاشا حسب الحکم سلطانی مع فوج جرار عازم بغداد ہوا پہلے شہر موصول کو پہنچا اور وہین موسم بارش گزار کر موسم بہار مین صوبہ عراق عرب مین جہان زین الخان زیر فرمان والی ایران حکمران تھا داخل ہوا کئی قلعون کو مسخر کرلیا اور جو قابل تصرف نہ تھے اونکو تباہ و تاراج کردیا مطلب یہہ کہ دشمن مبتلاے گزند ہو شہر بغداد کو کمک پہنچنے کی راہ بند ہو وہانسے جو بڑہا اکتالیس روز تک بغداد پر محاصرہ کیا آخر نقصان عظیم کے ساتھ محاصرہ اٹھادیا

کہتے ہین کہ اُندنون سرحد ایران پر ایک تازہ ہنگامہ برپا ہوا تھا یعنے الیاس پاشا نے جسکو سلطان نے بجاے اباز ی پاشا ارض روم کا حاکم مقرر کیا تھا بسبب سازش سپاہ و سکنہ شہر اپنے خداوند سے روگردانی کی ۱۰۴۱ سنہ ہجری مطابق ۱۶۳۱ سنہ عیسوی مین کوچک محمد پاشا سپہ سالار عثمانی نے اوسکو گرفتار کرکے قسطنطنیہ کو بھجوایا سلطان نے بنا بر عبرت سر بازار وسکو قتل کرایا اب دیکھئے کہ فوج اسلام کا اِن خانہ جنگیون مین حوصلہ جو گھٹا رستم خان سردار ایران نے سلطنت عثمانیہ پر یورش کی غلبہ حصول ہوا اپنے متصل کے ملک کو تباہ و تاراج کرکے محاصرہ شہروان مین مشغول ہوا فوج ترکی اقلیم ایشیا جب مقابلۂ غنیم سے عاجز آئے تو سلطان مراد خان نے اس خبر کے سنتے ہی فوج ترکی یورپ بسرکردگی صوبہ دار رومیلی بطور اعانت بھجوائی صوبہ دار نے شہروان پر ایرانیون کو شکست فاش دی اور پھر سلطان مراد نے اوریا نوپل مین فراہمی افواج کا حکم دیا جب فوجین جمع ہو چکین تو اونکو زیر فرمان مرتضیٰ پاشا و سپہ سالار رومیلی ملک پولنڈ کے تاراج کر دینے کو روانہ کیا سپہ سالاران مذکور نے بعد عبور دریائے ڈانیوب متصل شہر گرچیو خیمہ برپا کیا اور منتظر حکم سلطانی رہے سفیران ملک مذکور نے حاضر ہوکر صلح کی درخواست کی مرتضیٰ پاشا نے اس امر دشوار مین دخل نہ دیا سفیران مذکور کو دربار قسطنطنیہ مین بھجوایا سلطان نے اونکی الحاح وزاری پر رحم فرماکر موجب اپنی خواہش کے فیما بین سلطنت علیہ و اہالیان پولنڈ ایک صلحنامہ ٹھہرایا چونکہ سلطان مذکور کو ہمیشہ جنگ ایران کا خیال تھا شہر عظیم الشان بغداد کو ایرانیون سے چھین لینے اور اپنی ریاست کو ترقی دینے کے فکر مین متردد کمال تھا مع فوج جرار بذات خود عازم بغداد ہوا اثنائے راہ مین شہر روان پر جسکو ایرانیون نے مسخر کیا تھا محاصرہ کیا

آٹھ ہی روز کے عرصے مین بڑی جوانمردی سے چھین لیا حاکم شہر کو گرفتار کیا او قسطنطنیہ کو بھیجدیا آپ چند
شہر تبریز ہی مین مقیم رہا قلعجات متصل تبریز کی مرمت فرمائی اور پھر کچھ فوج ترکی کو بنا بر حفاظت شہر متعین
فرمایا اور آپ قسطنطنیہ کو واپس آیا ایرانیون نے بمجرد واپسی سلطان قلعہ وان کا محاصرہ کیا ترکون نے بھی
چار مہینے تک بڑی جوانمردی سے اونکا مقابلہ کیا مگر جب ابازی پاشا حاکم شہر مذکور کی قضا آئی
تو ترکی پسپا ہو گئے ایرانیون نے شہر وان پر فتح پائی جب یہہ خبر گوشگزار سلطان ہوئی تو وزیر محمد جو حفاظت
سرحد پر متعین تھا معزول ہوا بہرام پاشا اوسکے قائم مقامی کو منظور و مقبول ہوا پہلے سلطان نے بہرام مذکور
کو مع چند افواج بھجوایا اور دوسرے سال خود ہی مع لشکر جرار جانب بغداد کوچ کا نقارہ بجوایا ۱۰۴۸ھ
مطابق ۱۶۳۸ء عیسوی مین اعلام عثمانی روبروے بغداد نصب ہو گئے ترکون نے محاصرہ شروع کیا
فصیل قلعہ نہایت مستحکم تھی اور تیس ۳۰ ہزار کی فوج ایرانی محافظت شہر کو فراہم تھی ادہر سے ترکون نے حملہ
کیا ادہر سے ایرانیون نے مقابلہ کیا آخر جب اہل قلعہ نے خروج کیا تو ایک دیوصورت ایرانی نے ایک جوانمرد
ترکی سے لڑنیکی درخواست کی بمجرد درخواست خود سلطان مقابلہ دشمن کو روبرو ہو گیا کچھ وقت باہم لڑائی
رہی آخر شمشیر آبدار سلطانی نے ایک ہی ضرب مین اوس ایک کو دو کیا سر پر جو آئی تو چاہ زنخدان تک کی
خبر لی گویا اس کنوین کو عوض آب خون سے بھر دیا اس اثنا مین گولہ اندازان ترکی نے دیوار حصار قلعہ کو توڑا
فوج عثمانی جوق جوق براہ نقب داخل ہو گئی قلعہ مذکور ہاتھ آیا سلطان نے حکم قتل عام فرمایا تیس ہزار ایرانی
مارے گئے بعد ترمیم دیوار قلعہ سلطان نے ایکہزار دو سو عثمانیون کو ایک سپہ سالار شجیع کے تحت فرمان حفاظت بغداد

کے لئے چھوڑ دیا اور آپ امورات ملکی صوبۂ عراق کا بندوبست فرما کر عزم واپسی قسطنطنیہ کیا ایک مورخ
ترکی کے چشمدید یہ بات ہی کہ سلطان جب داخل قسطنطنیہ ہوا تو اوسکا یہہ حال اور یہہ انداز تھا کہ زرہ
فولادی در بر چیتے کا چمڑا دوش پر عمدہ گھوڑے پر سوار تین کلغیان زیب دستار فتح و نصرت کا دم بھرتا دائین
بائین نظر کرتا سات عربی گھوڑے باساز و یراق ساتھ ساتھ تک و دو مین بائیس ایرانی سردار قیدیون
کے مانند جلو مین آواز کوس فتح بلند آسمانیون تک اس تماشے کے آرزومند ہر ایک کی زبان پر بارک اللہ
کی صدا بالاخانون سے لوگ چلاتے تھے ہر دم سر جھکا جھکا کر یہہ سناتے تھے کہ ای فتحمند آنا تیرا مبارک
ہو تیرا خنجر ہمیشہ دشمنونکا عاشق تارک ہو الحاصل جب سلطان اس کر و فر کے ساتھ شہر مین داخل ہوا
سلامی کی توپین سر ہوین اہل شہر کو جوش عشرت کامل ہوا ایسکے بعد واپسی سلطان صوبۂ البینیہ اور اوسکے
متصل کے صوبو نمین ہنگامہ برپا ہوا سلطان فتحمند پھر متوجہ تیاری جنگ کا ہوا اسی اثنا مین مزاج سلطان علیل
ہوا شدت تپ نے پیچھا نچھوڑا پندرہ روز کے عرصے مین ماہ شوال ۱۰۴۹ھ ہجری کی پندرہوین مطابق ماہ
فیبروری ۱۶۴۰ء عیسوی کی نوین کو اقامت دار فانی سے منہ موڑا سترہ سال تک تخت سلطنت پر رونق افزائی
کی اٹھائیس سال کی عمر مین بہدم قضا ہوا زیب بخش قلمرو بقا ہوا کہتے ہین کہ یہہ سلطان خوش مزاج سیر دوست
فن سپاہگری مین چست تھا تیر اندازی مین سارے ترکون سے اسکا نشانہ درست تھا گھوڑے کی سواری مین یکتا
گرزبازی مین بے ہمتا تیز قدمی مین ہمدم صبا تھا امورات مملکت مین یون مستقل کہ جس کام کو ابتدا کرتا اوسکو
انجام تک پہنچاتا تھا۔

فصل نوزدہم در بیان سلطنت سلطان ابراہیم خان

صفحۂ قرطاس گویا خوان خلیل ہی کہ اسمین ذکر سلطنت سلطان ابراہیم بالتفصیل ہی کہتے ہین کہ یہہ شمع شبستان کشور کشاہی جسنے سنہ ۱۰۲۶ ہجری مین شبستان وجود کو روشن کیا تھا سنہ ۱۰۴۹ ہجری مین اپنے بھائی سلطان مراد خان کا قائم مقام ہوا خلت وہمت مین بے مثل انام ہوا لکھا ہی سلطان مراد خان نے وقت انتقال قتل ابراہیم کا حکم دیا اس غرض سے کہ بعد اپنے سلاح دار پاشا جانشین ہو مگر وزرا نے حکم سلطانی نہ مانا ابراہیم ہی کو مستحق سلطنت عثمانیہ جانا مگر سنانے کو سلطان مراد سے کہدیا کہ ابراہیم خان وجود سے دست بردار ہوگیا جلادان نمرود وش کے ہاتھون اوسکا قصہ فیصلہ ہوگیا مگر جب قضا نے مراد کو امور سلطنت سے ناکام کیا وزرا نے خبر رسانی رحلت مراد کے لئے قصد ابراہیم بحال شاد کیا اوسنے بمجرد آمد وزرا و ارکین دروازہ مجلس کو جسمین یہہ بند تھا بند کرلیا مارے خوف کے کسیکو اندر آنے ندیا ہرچند وزرا نے سمجھایا مگر نہ مانا جب لاش سلطان مراد ارکین سلطنت نے دکھائی دروازۂ دل کی طرح در مجلس کھولا سریر سلطنت پر رونق افروزی فرمائی بعد تسلط غارتگران دریائی یعنے قوم قزاق ساکن بحر اسود کو بھگایا جہازون کی آمد ورفت کی راہ کے امن دینے پر خیال ابراہیم آیا اسلئے ایک بڑی جمعیت ترکون کی فراہم کی قوم مذکور پر روانہ کیا جمعیت مذکور نے شہر آساک پر محاصرہ کرکے بعد کئی حملون کے مسخر کرلیا سارے اہل قلعہ قتل ہوے جزائر بحر روم پر عثمانیون کا قبضہ ہوا مگر جزیرۂ کریٹ جو غارتگرون کا مامن وملجا تھا دست برد عثمانیان سے مستثنی ہوا۔ مورخین نے لکھا ہی کہ جزیرۂ مذکور طول مین دوسومیل اور عرض مین ساٹھہ میل کا ہی بغایت دلکشا نہایت پرفضا واقعی عجیب سرسبز وشاداب سرزمین

ہی گویا دنیا ہی مین انسانون کے لئے بہشت برین ہی معدن وسعت وفسحت ہر قسم کا اناج بکثرت زرہ زرہ سے قدرت قادر بیچون ہویدا ہر گل و بوتے سے حسن صنعت صانع پیدا سرسبزی زمین کا وہ عالم کہ آہوے شوخ چشم بھی چرنے مین پہانکے چرندون سے سازش کی تھی اور فضا کا وہ حال کہ طائر زرین بال ماہ نے بنا بر پرواز اس سرزمین کے پرندون سے موافقت کر لی تھی جزاً وہ ہوتی چرند و پرند کو غذا حضرت انسان کے لئے دو اعلی الخصوص وہان کی اقسمون بقول اطبائے پیشین نہایت خوب اور بدرجہ مفید و مرغوب درندے عنقا تھے گزندے ناپیدا تھے گویا یہہ جزیرہ سراسر نوش بلا نیش تھا ہر ایک کمال و فن کی ممتازی کا مقدمہ اہل جزیرہ کے دربیش تھا۔ اب سنئے کہ یہہ جزیرہ اطالیان وینس کے علاقے مین تھا مگر ترکی جہازون کے غارت ہونیکی فریاد جو آئی تو عثمانیون نے جانب تسخیر جزیرۂ مذکور توجہ فرمائی کہتے ہین کہ چند لوگون نے بذریعہ جہاز مکہ معظمہ و مصر کا عزم کیا تھا جب جہاز متصل جزیرہ مذکور پہنچا تو غارتگران جزیرہ کے چھپے جہازونے اون بیچارون کو گھیر لیا تھا آخر مسافر قید ہوے راہزنون نے مال و اسباب لوٹا کچھ حاکم جزیرہ کو دیا اور باقی آپس مین تقسیم کر لیا غرض کہ ایک تنکا اُن کے دست برد سے نہ چھوٹا بنظر اس ظلم وستم کے سلطان ابراہیم نے اپنے مشیرون سے بتجویز کی بخلاف اوس صلحنامے کے جو فیمابین سلاطین پیشین و اطالیان اسپین ہوا تھا اون مجاطلیز غارتگر سے جنگ کرنے کی شہرت دی بعد اوسکے سلطان ابراہیم ایک جہازی بیڑے کے ساتھ جسکا سرگروہ یوسف پاشا تھا اور مع فوج جرار بزیر فرمان موسی پاشا و مراد آغا بھی جانب جزیرۂ مذکور روانہ ہوا ربیع الآخر ۱۰۵۵ھ ہجری کی بیسوین مطابق ۱۶۴۵ء عیسوی کو منزل مقصود پر پہنچا دوسرے روز ترکون نے خشکی پر اُتر کے



یہہ شبیہہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

چوّن روز تک قلعۂ حانیہ کو گھیر لیا اہل قلعہ نے بہ مجبوری قلعہ کو تحویل لشکر اسلام کر دیا سلطان نے حکم مرمت دیوار قلعہ فرمایا اور ایک حصہ فوج کو محافظت قلعہ پر متعین کر کے قسطنطنیہ کو واپس آیا بعد اوسکے حسین پاشا مع فوج جدید حسب الحکم سلطانی داخل جزیرہ مذکور ہوا سوا شہر کیانڈیا کے تمام جزیرے پر قابض و متصرف بوفور ہوا جب سلطان ابراہیم نے تیاری تسخیر شہر کیانڈیا کا خیال فرمایا تو رجب سنہ ۱۰۵۸ ہجری کی اٹھارتیوین مطابق سنہ ۱۶۴۸ عیسوی کو پیام قضا آیا اوس سلطان کے نو فرزند تھے یعنے سلیم[۱] و عثمان[۲] و محمد[۳] و احمد[۴] و سلیمان[۵] و مراد[۶] و جہانگیر[۷] و آرخان[۸] و بایزید[۹] اونمین محمد و سلیمان و احمد یکے بعد دیگرے حکمرانی سلطنت عثمانیہ سے بہرہ مند تھے

فصل بستم در بیان سلطنت سلطان الغازی محمد خان رابع

بعد رحلت سلطان ابراہیم وزرا و ارکین سلطنت نے سنہ ۱۰۵۸ ہجری مین اوسکے فرزند محمد کو جو اوسوقت سات سال کا تھا تخت نشین کیا اس کم سنی مین سلطان محمد نے ایسی چند حرکتین کین جس سے یہہ ثابت ہوا کہ یہہ فتنۂ قیامت ہوگا مدبر و عاقل بدرجۂ غایت ہوگا جس سے سلطنت عثمانیہ کو ترقی ہوگی اور ترکون کو نہایت کامیابی ہوگی خزانۂ عثمانیہ جسکو سلطان ابراہیم نے اپنی عیش و عشرت مین خالی کر دیا تھا اسکے عہد مین باہتمام وزیر محمد پاشا معمور ہوا فتنہ و فساد اندرونی بھی بالکل دور ہوا سلطان مذکور نے اپنی ہی نانی کو جو شریک فتنہ تھی پھانسی دی باقی شریرونکو قتل کیا ٹنی ڈاس اور لمناکس کو اہالیان وینس سے چھین لیا حاکم حلب نے سلطان سے روگردانی جو کی تو مع رفقا اسیر ہوا اور پھر ساتھیون کے ساتھ تہ شمشیر ہوا سنہ ۱۰۷۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۹ عیسوی مین عثمانیون نے جنگ ہنگری پر کمر باندھی علی پاشا سرکردہ افواج ترک نے واراڈین کو مسخر کر لیا سنہ ۱۰۷۴ ہجری مین

وزیر فاضل احمد نے شہر ویوارہ پر فتح پائی صوبۂ ترانسلوینیا پہ چڑھائی کی ٹھہرائی میکائیل کو وہان کا حاکم مقرر کر کے سلطنت عثمانیہ کا خراج گزار بنایا شہنشاہ جرمنی نے عثمانیون کی اس فتح و نصرت سے گھبرا کر اپنے سفیرون کو وزیر کے پاس بھجوایا تا فیمابین اپنے اور سلطنت علیہ کے صلحنامہ ٹھہر جائے اور اس شرط سے کہ جن مقامون کو ترکون نے مسخر کر لیا ہی وہ اُنہین کے قبضۂ اقتدار مین ہین وزیر موصوف مع سفیر جرمنی دربار سلطانی کو آیا سفیر مذکور نے پہلے پیشگاہ سلطانی مین جبہہ سائی کی اور نہایت عجز و انکسار سے بیس سال کے وعدہ پر صلح چاہی تو سلطان نے حسب دلخواہ عہدنامہ ٹھہرایا جب یہہ ہو چکا جنگ جزیرہ کریدکے تازہ کرنے پر مایل ہوا شہر کیانڈیا کو بھی بذریعہ وزیر فاضل احمد فتح کرنیکا خیال کامل ہوا شیخ اسلام و وزراو سپہ سالارون سے فرمایا کہ اگر تم سب اتفاق کرتے ہو تو یقین ہی کہ عثمانیون کو دشمن پر بہت جلد غلبہ ہوگا آخر الامر سبہون نے بالاتفاق تائید مہم مذکور کا اقرار کیا وزیر مذکور نے بسرعت تمام مخزنون کے معاینہ کرنے اور ذخیرہ خانون کو موقع پر تیار کر کے رسد پہنچانے مین اصرار کیا جب فوجین جمع ہو گئین تو موسم بہار مین جزیرۂ کرید پر پہنچا تر میر پر عثمانی فوجین اُتارین وہانسے بندر حانیہ مین داخل ہوا اسمین موسم بارش جو آیا تو وزیر موصوف نے چندے وہین توقف کیا اور پھر کچھہ اسباب ضروری جمع کر لیا وہان سے قدم بڑہایا متصل کیانڈیا قریہ خالوُ خار کو پہنچکر لشکر کو ایک میدان وسیع مین اُتارا دوسرے روز صف آرائی افواج ترک کا حکم فرمایا غرض اس سے یہہ کہ دشمن کثرت فوج سے گھبرائی بے دھڑک مقابلے کو نہ آئے تیسرے دن سب سردارون کو جمع کیا اور بنا بر شہر مذکور مشورت کی الحاصل



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

بعد بہت رد و قدح کے برج سرخ قلعہ کو نقب زنی سے ڈہا دینے اور راوسی طرف سے شہر پر حملہ آور ہونیکی تجویز ٹھہری پھر تو ترکون نے شکست قلعہ و اہتمام محاصرہ پر کمر باندہی بے باکانہ حملہ کیا عیسویون نے بھی ۲۹ مہینے تک علی التسلسل خوب مقابلہ کیا فرنچ و اطالیان وینس عیسویون کے مددگار رہے نمونۂ قیامت ہر ایک دن تھا اور جنگ کا یہہ حال کہ ایک گز زمین کو بدون سیکڑون سر کٹانے کے حاصل کرنا ناممکن تھا آخر کار عیسوی تنگ آگئے حاکم شہر نے چند شروط پر قلعہ کو تحویل عثمانیان کر دینے کا پیام بھیجا وزیر موصوف نے ماہ جمادی الاول ۱۰۸۰ہجری مطابق ۱۶۶۹ عیسوی مین تسخیر کیا نڈ با سے شاد ہوکر دیوار قلعہ پر علم عثمانی نصب کیا عیسائیون کی کلیسا مین داخل ہوکر اذان کا حکم دیا - مورخین ترکی کا بیان ہی کہ یہہ شہر جو عجائبات دنیوی مین آٹھوان گنا جاتا تھا چوبیس سال کے جنگ کے بعد جسمین دو لاکھ سپاہ عثمانی قتل ہوے سلطنت ترکی مین شامل ہوا ممالک عثمانیہ مین داخل ہوا ایک روز کا ذکر ہی کہ سلطان محمد کو خیال شکار جو آیا تو ادریانوپل سے عزیم ینی شہر فرمایا عین شکار مین سفیران قوم قزاق نے حضور سلطانی حاضر ہوکر نہایت عاجزی سے اپنے شہر کو امن دینے کی درخواست کی سلطان نے بعین عنایت قبول فرمائی خلعتون سے سرفراز کیا اور یہہ کہا کہ غارتگری قصبات قسطنطنیہ سے دست بردار ہو جائین اطاعت سلطنت عثمانیہ سے منہہ نہ پھرائین اور جو تمپر اہالیان پولنڈ و روس چڑہائی کرینگے تو دلاوران لشکر عثمانی حسب الحکم سلطانی تمہارے دشمنون کی خوب خبر لینگے جب سفیران مذکور نے باین عنایت سلطانی اپنے ملک کو مراجعت کی تو شاہ پولنڈ نے جسکی یہہ قوم پہلے رعیت تھی پہلے پہل اپنی فوج کو مقابلہ قوم مذکور پر روانہ کیا اور پہر خود ہی اپنے دوستونکی تائید

سے اونکے ملک مین داخل ہوکر تباہ و تاراج کردیا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی اوس عہد شکن شاہ پولنڈ کو ایک فرمان بدین مضمون بھجوایا کہ فیمابین سلطنت علیہ و ریاست پولنڈ جو صلحنامہ قرار پایا ہی اگر واقعی ہی تو پھر قوم قزاق پر جو ہمارے سایۂ عاطفت مین اگئی اس یورش کی وجہ کیا ہی چونکہ یہہ امر خلاف صلحنامہ مذکور ہی اسلئے تجھکو اطلاع دینی ضرور ہی کہ توموجب شرع شریف کے ہمارا دشمن ہی اور نتیجہ اس دشمنی کا ہم تجھکو دکھا دینگے مگر تیری کم طاقتی پر ہمین رحم آتا ہی اسلئے یہہ نصیحت کرتے ہین کہ قوم قزاق کو اپنے دست ظلم سے رہائی دے اور سرحد قوم مذکور سے اپنی فوجون کو پھیر لے اور جو یون نکریگا تو پچھتائیگا اپنے کئے کی سزا پائیگا - لکھا ہی کہ شاہ پولنڈ نے اقرارات جرمنی کے بھروسے فرمان سلطانی پر کچھہ خیال نکیا سلطان نے شہرت جنگ دی فوج بھی فراہم ہوگئی خان کریمیہ کو شامل فوج ہونیکا حکم ہوا صفر سنہ ۱۰۸۳ ہجری کی آٹھوین مطابق سنہ ۱۶۷۲ عیسوی کو ادریانوپل سے روانہ پولنڈ وہ سلطان صف شکن ہوا دریاے ڈانیوب سے ایک پل چوبین کے ذریعہ متصل شہر ساکچی اوترکر صوبہ مالدیویا سے ہوتا ہوا شہر قوطن کے نزدیک ساحل نہر نیتر اس پر خیمہ زن ہوا حسب الحکم سلطانی ایک فوج جرار نے نہر مذکور کو عبور کرکے ایک ہی حملے مین شہر زانق کو مسخر کرلیا اور جب خان کریمیہ سلیم گیری نام مع فوج تاتاری شامل لشکر سلطانی ہوا تو سلطان نے نہر مذکور پر ایک پل وسیع کی تیاری کا حکم دیا حاکم مالدیویہ نے تعمیل فرمان سلطانی مین سستی جو کی تو سلطان کو سازش دشمن کا اوسپر گمان ہوا اور جب یہہ گمان سازش مع رشوت ستانی ثابت ہوچکا اوسکو معزول کیا اور اوسکے سارے خزانون کو ضبط کرلیا مگر اوسکی جان بخشی کی اور

پیتر نامی ایک عیسوی کو مالدیویہ کی حکومت عطا ہوئی الغرض بعد تیاری پل مذکور سلطان نے مع لشکر ترک
نہر تیراس پار ہو کے شہر کچی ہنیگ کا قصد فرمایا اور حسب صلاح دید سرداران لشکر اطراف شہر مذکور
خندقیں کھود کر حملہ کرنیکا حکم سنایا کہتے ہین کہ حسب الحکم سلطانی دلاوران فوج ترک نے دس روز
تک قلعہ پر گولہ رانی کی دیوارون کو توڑا اور نقبون کے ذریعے فیصلون پر قابض و متصرف ہو گئے اہل
قلعہ نے مقابلہ سے منہہ موڑا حصہ اندرونی قلعہ مین سر چھپایا اور جب وہان بھی پنجہ دلیران ترک سے
رہائی نہ ملی تو تابعدار ہو گئے اور جب اہالیان ترک نے انہین آزاد کر دیا تو اپنے سردار کے ہمراہ روانہ
پولنڈ چار و ناچار ہو گئے سلطان محمد خان نے ماہ جمادی الاول کی تیسری کو بعد تسخیر شہر مذکور و ہانکے
کلیسائے کلان کو مسجد جامع اور دوسرے چھوٹے پرستش گاہون کو مسجدین بنا کر دیوار قلعہ کی تعمیر کی شہر
کو زیر فرمان خلیل پاشا چھوڑ دیا اور ایک فوج جرار ترک کو اوسکی حفاظت کے لئے متعین کیا بعد اوسکے
سلطان نے محمد پاشا حاکم حلب اور خان کریمیہ کو مع چند فوج آزمودہ کار تسخیر شہر لیو پولی کے لئے روانہ
فرمایا اور آپ شہر بکاچ مین خیمہ زن رہا خان مذکور نے شہر لیو پولی پر پہنچکر محاصرہ کیا اور اسنے حملے کئے
کہ اہل شہر مجبور و ناچار ہوئے اور سخت نادم و پشیمان ہو کر صلح کے خواستگار ہوئے ان شرطون پر کہ اڑتالیس شہر
اور صوبہ پکمینک کے قرئے عثمانیون کو دینگے سوائے اسکے سالانہ بیس ہزار ڈالر بطور خراج پہنچانے مین
قصور نکرینگے قوم قزاق کو دوست جانی جان لینگے فرمان سلطانی وقتاً فوقتاً مانینگے سلیم گیری خان نے
یہہ پیغام جو سنا اون سفیرون کو حضور سلطانیمین بھجوایا سلطان نے بموجب شروط مذکورہ ایک صلحنامہ فیمابین

سلطنت عثمانیہ وشاہ پولنڈ ٹھہرا یا جب یہہ ہوچکا ۱۰۸۳ سنہ ہجری مین اور یانوپل کو واپس آیا اسمین یہہ خبر
آئی کہ سردار قوم قزاق دارو شنکو نامی نے مع جمعیت کثیر حدود مملکت سلطانیہ پر فساد مچایا ہی ساتھ
اوسکے ایک مشیر خاص بادشاہ پولنڈ نے وزیر احمد پاشا کو از روے مراسلہ یہہ پیغام بھیجوایا کہ صوبہ داران
ملک پولنڈ نے صلح نامہ سلطنت علیہ وشاہ پولنڈ کو باطل ٹھہرایا ہی اور کہتے ہین کہ بغیر رضامندی اور
خوشنودی ہمارے شاہ پولنڈ نے اطاعت سلطنت عثمانیہ کا اعتراف کیا اسلئے ایکجہ بھی بطور خراج
پہنچانے مین بدنامی کا اندیشہ ہی اس سے تو مرنا ہی بھلا ہے سلطان کو عیسویون کی دغا وفریب
پر طیش آیا آمادہ انتقام ہوا وزیر موصوف نے درجواب مراسلہ صدر لکھا کہ تم لوگ بڑے مکار و
دغا باز ہو بجاآوری شروط صلح مین انکار کرتے ہو اور جو کام کہ شاہ اور رعایا کی وکیلون سے سرانجام
پذیر ہوا اوسکے قبول کرنے مین اصرار کرتے ہو ہمنے تمہاری جانون کی پامالی اور ملک کی خرابی پر رحم
کیا تھا مگر تمنے جو نارضامندی رعایا کا حیلہ کیا ہی یہہ صرف بیجا ہی اسلئے مین تمہین بطور نصیحت کے کہتا ہون کہ اگر
اپنے اقرار پر قائم نہ رہو گے پچتاؤگے سارا ملک وتاراج ہو جائیگا بجز ہلاک ہونے کے اور کیا ہاتھ آئیگا جب
اون گمکردہ راہون نے وزیر مذکور کے کہنے پر کچھہ خیال نکیا تو بموجب حکم سلطانی سارے ترکی فوجین فراہم ہوگئین
اور ماہ ربیع الاول ۱۰۸۴ سنہ ہجری مطابق ۱۶۷۳ سنہ عیسوی مین جانب پولنڈ کوچ فرمایا ادہر عیسائیون نے
زیر فرمان جان سوبیکی ہنوز ترکی فوجین نہ آئین تھین کہ نہر تراس کو عبور کرکے شہر قوطن پر پڑا جایا جب
ترکی فوجین بھی آپہنچین گرم معرکہ پیکار ہوا اثنائے جنگ مین حاکم مالدیویہ وپسر حاکم والیشیہ نے اطاعت

سلطنت عثمانیہ سے روگردانی کی اہالیان پولنڈ سے سازش کرلی میسرہ و میمنہ ترکی نے توپین چھوڑ دین رسد سے
ہاتھہ دہوکر ارادۂ گریز کیا اہالیان پولنڈ نے بلا مزاحمت شہر کمنیک کو پہنچکر ترکی محافظون پر محاصرہ کرلیا
فوج عثمانی مبتلائے گزند ہوئی آمد و رفت رسد کی راہ بھی بند ہوئی مگر میکائیل شاہ پولنڈ دفعتہً مرحوم گیا
عیسائیون کی امیدین منقطع ہوگئین اہاکین سلطنت عیسوی نے جنگ سے تغافل حد سے سوا کیا بادشاہ کے
انتخاب کرنے مین وقفہ بے انتہا کیا غرض کہ بعد تدابیر بسیار جب جان سوبیسکی تخت نشین ہوا تو سلطان نے
افواج ایشیا و یورپ ترک کو جمع فرمایا اور سلیم گیری خان کو افواج تاتاری کے بھیجنے کا حکم بھجوایا الحاصل
لشکر عثمانی ماہ ربیع الاول ۱۰۸۵ہجری مین شہر ساکجی کے متصل دریاے ڈانیوب عبور کرکے دس روز
کے عرصے مین قریب غنیم آپہنچا اہالیان پولنڈ نے گھبرا گھبرا کر لشکر عثمانی مین جاسوسون کو بھیجا اور
جب ہرکارون کی زبانی قریب شہر قوطن خبر آمد آمد سلطانی معلوم ہوئی تو پریشان ہوکر محاصرہ سے دست بردار
ہوے جان بچاکر فرار ہوے سلطان کو یہہ خبر جو ہوئی لشکر کو حملہ کرنیکا حکم دیا طرفۃ العین مین مسخر شہر قوطن
ہوا بعد اوسکے شہر کمنیک کے دیوار حصار کے اندر خیمہ زن ہوا چندے وہان غنیم کا انتظار کیا جب اُنکی
آمد کی خبر نہ پائی تو آگے بڑھکر صوبۂ پاڈولیا کے شہر ہمان کو مسخر کرلیا کچھہ دنون وہین رہا اسین دارو شنکو
سردار قوم قزاق چار ہزار کی جمعیت کے ساتھہ بلا طلب تائید لشکر سلطانی کو آیا لیکن سلطان محمد خان نے
بگمان سازش دشمن اوس سردار کو واپس جانیکا حکم فرمایا سلطان کی اس حرکت سے دارو شنکو ی مذکور
بگڑگیا قوم قزاق نے اطاعت سلطانی سے روگردانی کی اور زار روس سے سازش کرلی بعد اوسکے سلطان

نے ساکنان شہر کمینک کو ڈانیوب کے اوس پار زمینین دین شہر مذکور سے نکالا اسمین موسم برشگال آن پہنچا
سلطان نے سنہ شش من ابراہیم پاشا کو مع فوج جرار حفاظت شہر مذکور کے لئے چھوڑا اور آپ باقی فوج کے ساتھ
جانب ادریا نوپل منہ موڑا پاشا ے مذکور کو یہہ تاکید کہ دشمنون پر مظفر رہے اہالیان پولنڈ کے حرکات
پر نظر رہے چونکہ سلطان محمد عیش و عشرت سیر و شکار کا مایل تھا معاملات جنگی سے بالکل غافل تھا اسلئے شاہ پولنڈ
بعد فراہمی افواج شہر کمینک سے ہوتا ہوا بارادہ جنگ صوبہ مالدیویہ مین داخل ہوا شیطان ابراہیم پاشا جو
بعد انتقال سنہ شش من مذکور عہدہ سر عسکری سے سرفراز ہوا تھا اہالیان پولنڈ سے مقابل ہوا اور دشمن
کو بہ تدابیر شایستہ یون مجبور کیا کہ آخر اونہون نے صلح کی درخواست کی شیطان ابراہیم نے بوجہ کاہلی فوج جان
نثار یعنے نیک چری و ترغیب خان کریمیا اوسکی درخواست قبول کر لی اور چند عایدین منجانب شاہ پولنڈ بطور ضمانت
لشکر عثمانی مین داخل ہوگئے جب یہہ خبر مشہور ہوئی دلاوران ترک بیخوف و خطر ہو کر اپنے رستون کی
محافظت سے غافل ہوگئے اس قابو مین شاہ پولنڈ نے مع فوج آزمودہ کار خفیہ جانب تاتاریان پہنچکر تاسانی
انہین شکست دی ابراہیم پاشا ے مذکور جو اوسوقت مع ایلچیان پولنڈ اپنے خیمہ مین کچھہ تناول کر رہا تھا
اس خبر کے سنتے ہی گھبرا گیا اور اوسوقت سوارون کے ایک دستے کو اون تاتاریون کی مدد کے لئے بھجوایا ماہ رجب سنہ ۱۰۸۷ھ
کی انیسوین مطابق سنہ ۱۶۷۶ عیسوی کو ترکون اور تاتاریون نے افواج پولنڈ پر حملہ کیا بڑی دیر تک خونریزی ہوتی
رہی ستراروز تک اون دونون فوجون نے خوب مقابلہ کیا اثناے جنگ مین بعد مشقت بسیار ایک صلحنامہ
فیمابین سلطان و شاہ پولنڈ قرار پایا عیسوی سفیرون نے حاضر قسطنطنیہ ہوکر صفر سنہ ۱۰۸۸ ہجری کی سولھوین کو

قطعش من ز دان ترکی ... شش من ابراہیم حاجی فراری ... [illegible]

حسب الحکم سلطانی اوس قرارنامے کو قائم کرایا پھر حسب صلحنامۂ مذکور شاہ پولنڈ کمینک کے دعوے
سے دست بردار ہوا تو قوم قزاق نے اطاعت سلطنت عثمانیہ قبول کر لی اور تاتاریون کو بھی جو اہالیان
پولنڈ کے محکوم تھے وہان سے چلے جانیکی رخصت ملی بعد صلحنامہ مذکور دو سال کا عرصہ جو گذرا تو عثمانیون
اور روسیون کے فیمابین جنگ برپا ہوئی داروشنکو سردار قوم قزاق نے ترکون سے روگردانی کی آمادۂ فساد
ہوا چونکہ اوسکو مقابلہ سلطنت عثمانیہ کی قوت و قدرت نہ تھی اس لئے اوسنے اپنے ہمقوم سرداران
ماتحت سے مشورہ کیا سبھون نے بالاتفاق اطاعت زار روس کا ارادہ کیا اور ایک خط اپنے اعتراف
اطاعت کا اسکو لکھا زار روس کو تو غارتگری قوم قزاق سے اپنے ملک کے بچانے اور اوسکو ترقی
دینے کا خیال تھا ہی اوسنے داروشنکو کو بکمال مروت یہہ ایما کیا کہ مین نے تیری خطاے سابق کو عفو
کر دیا اور اب اقرار کرتا ہون کہ ہر وقت تیری مدد کو حاضر ہونگا مگر تجھکو اور تیری قوم کو چاہیئے کہ سب
کے سب اپنے سابق کی دغابازی کو چھوڑ دین بادشاہان روس کی محبت مین ثابت قدم رہین جب
یہہ خبر دربار قسطنطنیہ کو آئی تو سلطان محمد نے قوم قزاق و زار روس سے جنگ کرنے کی شہرت دی
اور جارج کیمیل نسکی کو جو سابق مین قوم قزاق کا سردار تھا اور جسکو ترکون نے اسیر کیا تھا سلطان نے قید
سے رہائی دیکر بجاے داروشنکو مقرر فرمایا اس غرض سے کہ قوم مذکور اوسکے مطیع ہو جاے جارج مذکور نے
ایک خط اپنے جانب سے قوم مذکور کو روانہ کیا تو اونہون نے یہہ جواب دیا کہ ہمین ترکون نے یہہ خط بغرض فریب دہی لکھا ہے
کیونکہ ہمارے سردار کو قتل ہوئے عرصۂ دراز ہوا ہی جب بذریعہ خطوط کام نہ نکلا تب سلطان نے شیطان ابراہیم سر عسکر

صوبہ سلستریہ کو اوسکی ساری فوج کے ساتھ جارج مذکور کو قوم قزاق پر مسلط کرنے اور اونکی دارالحکومت

شہر چہرن کو اوسکے قبضۂ اقتدار مین دینے کے لئے روانہ فرمایا ابراہیم مذکور بموجب حکم سلطانی جون ۱۶۷۸ع

کی چھٹی کو دریائے ڈانیوب عبور کر کے مالدیویہ او پادولیا سے ہوتا ہوا شہر مذکور کو آیا جب سردار

ترکی نے روسیون اور قوم قزاق کی ساٹھ ہزار کی جمعیت ایک مقام مستحکم پر خیمہ زن دیکھی تو تاتاری فوج کو جو

وہان سے تین روز کے فاصلے پر تھی انتظار کیا مگر روسیون کی ہشیاری کے باعث اوسکو مایوسی ہوئی

اس لئے کہ روسی خبر آمد تاتاریان سنکر سد راہ ہوئے تھے اور جب تاتاری قریب پہنچ گئے تو روسیون نے اونپر

بڑی بہادری سے حملہ کیا چند ساعت مین رزمگاہ کو خون سے بھر دیا کہتے ہین کہ پسر خان تاتاریان آٹھ

مرزاؤن اور دس ہزار تاتاریون کے ساتھ اس جنگ مین مقتول ہوا باقیماندہ سے بعض اسیر اشرار ہوے اور چند

پراگندہ و منتشر ہو کر فرار ہوے ترکون نے بھی اس خبر کے سنتے ہی اپنی راہ لی بہرحال خان تاتاریان کے

طرف سے ایک سفیر روانہ روس ہوا اور پیام یہ ہے کہ شہر چہرن جو بے شک و شبہہ ترکون کے ملک سے

ہی سلطان کو واپس دیدیا جاے تا ئید قوم قزاق سے دست بردار ہوکر ایک صلحنامہ ٹھہرائے وگرنہ

سلطان محمد بیس سال تک جنگ کرنے مین قصور نکریگا یہان تک کہ ایک قدم زمین کو جسکا وہ مستحق ہی ہاتھ

سے ندیگا زار روس نے بنام سلطان و وزیر دو خط بدین مضمون لکھکر قسطنطنیہ کو بھجوایا

کہ ایسے مکر آمیز خطوط روانہ کرنا تمہاری شایان نہین بہتر ہی کہ اس جنگ نا

منصفانہ سے دست بردار ہوجائین اور بے سعرت اکرینیا کو چھوڑ دین اور جو جنگ کرنے پر مستعد ہی

ہو تو یقین جانین کہ جب تک مین اون مقامون کو نہ لونگا مصالحت سے راضی نہ ہونگا وزیر اعظم نے اپنے خط کو پڑھکر
مفتی و قاضی لشکر و آغاے فوج جان نثار یعنے ینیک چری کو طلب کر کے اس امر مین راے چاہی سبھون نے
بالاتفاق کہا کہ صلح کر لینی قرین مصلحت ہی کیونکہ بسبب دور ہونے ملک روس کے قصد جنگ عثمانیون کے
لئے موجب مضرت ہی وزیر مذکور نے کہا کہ روسیون نے ہزارون تاتاریون کو قتل کیا ہی اور ہم اگر اونکا بدلہ
نہ لین تو بالکل بیجا ہی الغرض ماہ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۹ ہجری مطابق سنہ ۱۶۷۸ عیسوی مین سلطان نے معہ فوج جرار مقام تاتار بازار
جِق کو پہنچکر ساری فوجون کو زیر فرمان وزیر مذکور غنیم پر روانہ کر دیا وزیر موصوف مالدیویا سے ہوتا ہوا نہر بایر کو پہنچا اور
وہان تاتاریون اور قوم قزاق کے لئے جو جارج مذکور کے مدد کو آنے والی تھی چندے منتظر رہا اور جب
آچکے تو اوسنے اسی ہزار عثمانی اور تیس ہزار تاتاری اور چار ہزار قزاق کے ساتھ جانب چہرن کوچ
کیا ماہ جمادی الاول کی آٹھوین کو شہر مذکور پر خیمہ زن ہوا روسی اور قزاقون نے جو حفاظت قلعہ اور
بیرون شہر ایک نئی گڑہی کی تیاری مین مصروف تھے ترکون کے آمد کی خبر جو سنی بصد حیرانی داخل شہر
ہوے وزیر مذکور نے اون پر حملہ کیا طرفین کی فوجون نے بڑی جوانمردی سے مقابلہ کیا آخر فوج ترک دیوار
قلعہ مین تین طرف سے نقب لگا کر داخل شہر ہوئی محافظین قلعہ نے بھاگ کر بابرستنیس کی راہ لی
دوسرے دن سرداران ترک نے جب شہر کو ملاحظہ فرمایا تو قلعہ کو بہت شکستہ پایا دیوار حصار کو توڑا مکانون
کو خاک درخاک کئے تک کچھ تھوڑا بعد اوسکے بوجہ قلت رسد و موسم بارش وزیر نے مع فوج جانب ادریانوپل
مراجعت کی قوم قزاق نے ساحل بحر یوکسین پر غارتگری کی بنا ڈالی پھر تو وزیر مذکور نے راہ آمد و رفت

جہازات قوم مذکور کے مسدود کرنے کو متصل شہر اگزاکو نہر بارستینیز پر ایک قلعہ کی تعمیر کا ارادہ کیا - معمار آغا[1] کو اوس کام پر آمادہ کیا اور فوج جان نثار یعنے نیک چری کے کچھ دستون کو محافظت آغاے مذکور کے لئے چھوڑا جب قزاق نے تاتاریون پر یورش کرکے معاودت کی اور نظر اون مفسدون کی اوس قلعہ پر پڑی تو بے محابا حملہ کیا ترکون اور معمارون کو مع کیمپ لشکر مارا اور زار روس کو اطلاع دی اوسنے فی الفور اپنے سپہ سالار کو مع فوج کثیر بہ اتفاق قوم قزاق ترکون سے جنگ کرنے کا حکم دیا وزیر مذکو نے جب یہہ بات سنی بموجب صلاح وقت صلح کر لینے کی تجویز کی او دہر زار روس بھی خواہان صلح تو تھا ہی فیمابین سلطنت عثمانیہ و زار روس ایک صلحنامہ ٹھہرا وجہ اوسکی یہہ کہ اوندنون ملک ہنگری مین فتنہ و فساد برپا ہو تھا امرک تکلی نامی جو ملک ہنگری کے ایک صوبے کا حاکم تھا شہنشاہ جرمنی سے روگردان ہوکر اوسنے عرصۂ قلیل مین رعایاے ہنگری کو جو اپنے صوبے سے خارج تھے بغاوت پر آمادہ کیا تھا مگر جب شہنشاہ مذکور نے اوسکے گوشمالی کو فوجین بھیجین تو حاکم مذکور کو تاب مقابلہ نہ آئی اوسنے ترکون سے مدد چاہی اس اقرار سے کہ سالانہ چالیس ہزار ڈالر بطور خراج پہنچاؤنگا اور جب ضرورت درپیش ہوگی تیس ہزار کی جمعیت سے کام آؤنگا کہتے ہین کہ دربار عثمانیہ مین ایک مدت تک اس بات کا مشورہ ہوتا رہا کہ حاکم مذکور کو برملا مدد دین یا خفیہ کمک کرین کیونکہ وزیر احمد پاشا نے ۱۰۷۵ھ ہجری مین بیس سال کے وعدہ سے ایک صلحنامہ ٹھہرایا تھا اسلئے علما اور مادر سلطان محمد نے کہا کہ ایسے بادشاہ سے جو مطابق صلحنامہ عمل پیرا رہا سلسلہ جنبانی جنگ دور از انصاف ہی عقل و دانش کے خلاف ہی مگر سلطان و وزیر نے بالاتفاق یہہ تجویز کی کہ

[1] معمار آغا نامی ایک شخص تھا جو صیغہ نظارت و محافظت عمارات قسطنطنیہ پر مامور تھا۔

علانیہ مقابلہ کرنا خوب ہی اس لئے کہ ترقی دین اسلام کو پھر ایسا قابو کبھی ہاتھہ نہ آئیگا اور ملک ہنگری بذات
خود ہمارے خراج گزار ملکتونمین شریک ہوجائیگا اہالیان جرمنی جو جنگ فرانس وغیرہ مین کمزور ہو گئے ہین
مقابلۂ فوج عثمانی کو نہ آئینگے اگر یہہ ملک فتح ہوجائیگا تو دوسرے عیسوی باشندگان ترک مطیع و فرمانبردار
ترک ہوجائینگے سلطان نے فرمایا کہ فی الحال خزانۂ سلطانی مین ستر ہزار کیسے روپئے سے معمور ہین اور
بجمیع وجوہ رسد کی سربراہی بھی ہوسکتی ہی مگر میری یہہ تمنا ہی کہ عیسوی دین اسلام سے مشرف ہوجائین سلطنت
عثمانیہ کو ترقی ہو اور جو خواہان امن ہین وہ ہمارے سائے مین آئین فوج نیک چری اور اونکے سرداروں
نے بھی راے سلطان سے اتفاق کیا اور علانیہ کہدیا کہ ہمین سلطنت عثمانیہ کے رعایا پر ظلم و ستم شہنشاہ
جرمنی کے دیکھنے سے اپنی جانون کو نثار کرنا پسند ہی والدۂ سلطان و شیخ الاسلام نے بھی اس راے
کو پسند فرمایا چونکہ شہنشاہ مذکور کو شبہہ تھا کہ ترکی مزور قابو جوے جنگ ہونگے اسلئے اوسنے اپنا ایک
سفیر قسطنطنیہ کو بھجوایا اور حکم یہہ جسطرح ہوسکے بات بنائی ترغیب و تحریص یا طمع و رشوت سے صلح
قائم ہوجاے وزیر نے سفیر مذکور کا انتظار نکیا سنہ ۱۰۹۳ ہجری مطابق سنہ ۱۶۸۲ عیسوی مین ابراہیم پاشا حاکم بودا
کو چھے ہزار ترکون کے ساتھہ تکلی مذکور کی تائید کے لئے بھیجدیا اور حاکم ترانسلوینیا کو یہہ تاکید کہ اپنی فوجون
کو اہالیان ہنگری سے شامل کرے تکلی کو جب ان فوجون کی مدد پہنچی تو اوسنے موسم تابستان مین
مقابل دشمن ہو کر چھے شہر اور قلعون کو مسخر کیا سپاہ جرمنی کو جو محافظ قلعہ تھے اسیر کرلیا ترکون نے
بذریعہ ابراہیم موصوف تکلی مذکور کو سر پر ہنگری پر بٹھایا عمایدین شہر کو بادشاہ قدیم سے روگردان ہو کر

اس جدید بادشاہ کی اطاعت اور جزیرۂ صہت پر حملہ کرنیکی ترغیب دی وزیر سلطانی نے سفیر ہنگری کو صلح قبول کرنیکی
بہروسے قسطنطنیہ ہی مین ٹھہرایا اور جب تکل کامیاب ہوچکا وزیر نے سفیر مذکور کو جواب صاف دیا اور آپ
عزم ادریہ نوپل کیا سلطان نے بھی ادریانوپل سے ہوتے ہوے ربیع الآخر ۱۰۹۴ سنہ ہجری کی ستائیسوین مطابق
۱۶۸۳ سنہ عیسوی کو معہ لشکر کثیر قصد بلگریڈ کیا اثنائے راہ مین فتح عزیمت کرکے شہر حصار حق مین ٹھہرا اور یہان
اپنی سب فوجون کو جایزہ کے بعد زیر فرمان وزیر اعظم کارا مصطفی پاشا معہ علم جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
عیسائیون پر روانہ کردیا اور تاکید اکید یہہ کہ اپنے دشمن پر مظفر و منصور رہین دنیا مین عزت و ناموری حاصل ہو
اور آخرت مین سیر جنت سے مسرور رہین جب سلطان عازم قسطنطنیہ ہوا وزیر موصوف نہر متصل شہر بلگریڈ کو عبور
کرکے جانب شہر اسک مرحلہ پیما ہوا وہان شاہ ہنگری تین سو عمایدین کے ساتھ لشکر ترک مین آیا وزیر اعظم نے
نہایت تعظیم سے ملاقات کی بہت سے تحفے دئے نہایت مسرور کیا اور پاشاؤن نے بھی مہربانی و امتثال
امر مین نزرانہ قصور کیا وزیر مذکور نے شاہ ہنگری کو جو سلک جرمنی کے حالات سے خوب واقف تھا طلب کیا
اور اوس مشورت کی آخر محاصرہ شہر ویانہ کی تجویز ٹھہری پھر تو ساری فوجون نے یاوارن کے جانب کوچ
کیا اور آخر ماہ جمادی الآخر مین نہر راب کو عبور کرکے روبروے دیوار حصار شاہ مذکور خیمہ یار اخندقین کھدوائین
دیوار قلعہ کو تڑوانے جو لگے تو خبر آئی کہ شہنشاہ جرمنی نے ویانہ سے گریز کی تشبیر کی راہ لی یہہ سنا گیا کہ وہان
کے دیوارہاے قلعہ شکستہ مین محافظین ہمہ تن خستہ ہین مخزنون مین باروت نہین ذخیرہ خانون مین رسد
نہین باشندگان شہر ترکیون کے خوف سے حالت جانکنی مین ہین کوئی ایسا نہین جسکا حال بد نہین وزیر نے چند ترکی

سپاہ کو زیر فرمان حسین پاشاہ محاصرہ یاؤارن پر مقرر کردیا اور آپ باقی افواج کے ساتھ ویانہ کا رخ کیا راہ
مین شہنشاہ جرمنی کے کئی سرداروں کا اسباب چھین کر سرحد غنیم مین داخل ہوا بہت سے عیسائی اسیر ہوئے
جمادی الآخر کی اٹھارہوین کو لشکر ترک شہر ویانہ پر جا پہنچا کہتے ہین کہ جب لشکر ترک نے یہان خیمہ زن ہوکر
خندقین کھودین محاصرہ کا سارا اسباب ضروری جمع کرلیا تو وزیر اعظم نے بہ تعجیل تمام غنیم کے دمدمون پر قابض
و متصرف ہوکر گولہ رانی و نقب زنی سے قلعہ کی دیوارین توڑدین اور شہر پر بڑی مردانگی سے حملہ کیا اگر
وزیر اعظم نے اور تھوڑی سعی کی ہوتی تو ضرور ترکون نے قلعہ مذکور کی پوری خبر لی ہوتی مگر اوسنے باآسانی تمام
اوسکو مسخر کرنے کے خیال سے سلطان محمدؐ کو بذریعہ مراسلہ اطلاع دی کہ شہر کی کنجیان عنقریب بارگاہ سلطانی
مین حاضر کرونگا اور غرض اس تعویق سے یہہ کہ شہر ویانا کو جو دار السلطنت جرمنی ہی باآستگی مسخر ہوکر وہان ریاست
اسلام قرار پائی اور رفتہ رفتہ خود ہی شہنشاہ جرمنی کہلاے مگر صوبہ دار بودا ابراہیم پاشا اور سرداران فوج جان
نثار کو اپنی ترقی کے مانع جانکر پاشائے مذکور ریاست ہنگری دیدینے اور رفیقان سرداران مزبور باقی صوبجات
کو تقسیم کرلینے اور محافظت شہرہاے ملک مذکور پر اپنی فوجین متعین کرنے کا اقرار کیا سارے ملک جرمنی و حدود
فرانس و ترانسلوینیا پر فتح پانے یا اونکو اپنا خراج گزار بنانے مین اصرار کیا اس اثنا مین عیسویون نے شہر گران
مفتوحہ ترک کی تسخیر کا قصد کیا مگر جب ہزارہا ترک دیوار سے مدد شہر مذکور کو آئی تو عیسویون نے اون دونون
شہرون کے درمیان کے پل کو جلاکر شہر و دیوار پر چارون طرف سے محاصرہ کرلیا اور اثنا وزنگی جرجبکی مردانگی سے جنگ
کرتے رہے اسمین جاسوسون نے بلگریڈ سے وزیر کی آمد کی خبر خود دی تو محاصرہ سے دست بردار ہوے

اور بعد و داسترییہ و سنگری پرخیمہ زن ہو کر کئی رسالون سے مدد بہم پہنچائی اس اثنا مین وزیر اعظم نے گو محاصرۂ
ویانہ کو قائم رکھا مگر ہر کام اپنی ہی راے سے کرنیکے باعث ترقی نہ پائی ماہ رمضان کی بیسوین کو فوج عیسوی
کی خبر آمد سنکر تیس ہزار قیدیان تاتاری کو قتل کرایا اور اپنی فوج جو خارج محاصرہ تھی اوسکو تین حصون پر
منقسم کرکے ایک حصے کو ابراہیم پاشا اور دوسرے کو محمد پاشاے دیار بیکر کے تفویض کیا اور فوج باقیماندہ
کا خود سردار ہوکر مقابلہ غنیم کو میدان مین آیا سپاہ جرمنی کے پہلے حملے مین دونو پاشاؤن کی ٹکڑیان پسپا ہوگئین
اور معرکۂ رزم سے بھاگ نکلین وزیر اعظم نے جب یہہ حال دیکھا خیمون کے طرف چلا آیا اور وہان کسیکو نہ
پایا تو زار زار رویا اور خود سردار انہین مغرورون کے پیچھے فرار ہوا آخر محافظت گران و دیوار کو ایک فوج
جرار متعین کرکے باقی فوج کے ساتھ بودا کو آیا محمد پاشا کو جو ہمیشہ اسکا شریک راے تھا وہانکا حاکم بنایا
ماہ شوال کی سولھوین کو متصل گران چھے ہزار سوار ترک اور دو ہزار نیک چریون نے زیر فرمان مصطفی پاشا
و خلیل پاشا اہالیان پولنڈ سے ایسا مقابلہ کیا کہ مدعیون کو پسپا کردیا مگر فوج جرمنی نے بنا بر مدد پہنچکر اون
عیسویون کی جان بچائی دوسرے دن افواج پولنڈ و جرمنی نے لشکر ترک پر جو شہر بارکن سے ایک گنبھتے
کی راہ پر تھا حملہ کیا بعد جنگ شدید ترکون نے شکست پائی اور دریاے ڈانیوب عبور کرنے کے وقت
پل ٹوٹا عجب پیچ و تاب ہوا فوج ترک کا چوتھا حصہ غرق آب ہوا باقی فوج جو بارکن کو آئی تو سپاہ جرمنی نے
اونہین بھی نچھوڑا بعد محاربۂ شدید شہر مذکور کو تحویل کرنے تک منہہ نہ موڑا بعد اوسکے عیسویون نے محاصرۂ شہر
گران کا ارادہ کیا تھا مگر جب سنا کہ وزیر اعظم بار ثانی اسی ہزار کی فوج فراہم کرکے جنگ کو تازہ کیا چاہتا

ہی تو سپاہ جرمنی پسپا ہوے اور جب یہہ بات ثابت ہوئی تو شہر مذکور پر محاصرہ کرکے اہل قلعہ کو تنگ کردیا
بکر پاشا حاکم شہر مذکور نے جسکے زیر فرمان پانچہزار فوج ترک تھی چار و ناچار عیسویون سے صلح کرلی اور شہر کو
اونکے تحویل کردیا جب اسیطرح قلعہ ہاے ملک ہنگری عیسویون کے ہاتھہ لگگئی او شاہ پولنڈ تائید ویانہ کو روانہ ہوا
حاکم مالدیویا کو جسنے جنگ چہرن مین ترکون سے روگردان ہوکر اہالیان پولنڈ سے سازش کی تھی اطمینان
حاصل ہوا اپنی فوجون کو فراہم کرکے سردار قزاق سے شامل ہوا نہر تراس کو عبور کیا صوبۂ بسارابیا کی راہ لی
قوم قزاق کو اپنے لشکر کی حفاظت کو چھوڑا اور آپ آگے بڑھکر باشندگان شہر پر دست ظلم دراز کیا
بچون کے سرون کو توڑا حاملہ عورتون کی ٹکڑے اوڑاے ضعیفون کو بہ ہزار تصدیع ہلاک کرکے اونکا سارا
مال و اسباب چھین لیا اسمین تاتاریون نے جنگ ویانہ سے منہہ موڑکر اپنے ملک کا قصد کیا تھا کہ حاکم
مالدیویا کے ظلم و بیداد کی خبر آئی اونہون نے فوج دشمن پر حملہ کرکے خوب تنبیہہ پہنچائی قوم قزاق کو چارطرف
سے گھیر اکثون کو قتل اور بعضون کو قید کیئے تک منہہ نہ پھیرا الحاصل وزیر بے تدبیر کاروائی امور جنگی مین
ناقص نظر جو آیا تو اوسکو حسب الحکم سلطانی ماہ محرم ۱۰۹۵ سنہ ہجری کے چھٹی مطابق ۱۶۸۴ سنہ عیسوی مین
پھانسی دی گئی ترکون نے اوسکا سر قسطنطنیہ کو بھجوایا بعد اوسکے کارا ابراہیم پاشا وزیر اعظم ہوا اور اوسکو
تاکید یہہ کہ امورات مملکت مین ہشیار رہے دشمنون سے بدلہ لینے کو تیار رہے اونہین دنون قومی ریاست
وینس نے شہنشاہ جرمنی و شاہ پولنڈ سے متحد ہوکر عثمانیون سے جنگ کرنے کی شہرت دی تھی سعی ابراہیم
پاشائے مذکور بہ نسبت تنبیہ اہالیان وینس بیکار جو ٹھہری تو سلطان نے شیطان ابراہیم کو جرمنی پر اور سلیمان پاشا

کو پولنڈ پر معہ افواج جرار بھجوایا امیر البحر ترک کو اہالیان وینس کی حرکتون پر نظر رکھنے کا حکم فرمایا اس اثنا مین
ڈیوک چارلس سپہ سالار افواج شہنشاہ جرمنی نے ماہ جمادی الآخر مین داخل ہنگری ہو کر شہر وسگراد کو محاصرہ
کر کے مسخر کرلیا فوج ترکی نے عیسویونکی گولہ باری سے تنگ اگر عزم واشیبہ کیا اور صوبہ دار بودا کی
فوجون سے شامل ہو کر سپاہ جرمنی کے آمد کے روکنے مین سعی کی مگر عیسویون نے یہان بھی ترکون کو چھوڑا
شہر واشیبہ پر محاصرہ کیا متفرق آلات حرب کے ذریعے کئی دفعہ حملہ کیا بڈن پاشا نے جو اون محصورون
کی معاونت کے لئے آیا تھا لشکر عیسوی پر چڑہائی کی اور پندرہ ہزار ترک کے ہلاک ہونے سے
یہہ بھی واپس ہوگیا حاکم قلعہ نے ناامید ہو کر چند شروط پر صلح کر لی شہر کو تحویل غنیم کردیا بعد اون فتوحات
کے سپاہ جرمنی نے ماہ شعبان کی پہلی کو شہر بودا پر پہنچکر شہر پست پر جو دریاے ڈانیوب کے دوسرے
ساحل پر واقع ہی حملہ کیا اور چند ساعت مین مسخر کرلیا پھر شہر بودا دار الخلافت ہنگری پر محاصرے کی
ٹھہرائی جب یہہ خبر سر عسکر شیطان ابراہیم پاشا کو آئی تو اوسنے اپنے علاقیکی ساری فوج عثمانی کو ہمراہ لیکر
محافظین بودا کی تائید کا عزم کیا کہتے ہین کہ بڑی حدت و شدت کے ساتھہ ترکون اور افواج جرمنی
مین ایک مدت مدید تک جنگ برپا رہی آخر ذی القعدہ کی تئیسوین کو عیسوی ناچار ہوگئے محاصرہ سے
دست بردار ہوگئے ماہ رمضان المبارک کی بارہوین کو جان ثالث شاہ پولنڈ نے اپنی فوجون کو فراہم
کیا اور قلعہ کوانگرہ پر جو محاذی شہر قوطن ہیر تیر اس پر واقع ہی حملہ کر کے مسخر کرلیا بعد اوسکے صوبہ
مالدیویا مین فوجون کے لانے مین کوشش کی نہر مذکور پر پل بنانا چاہا سر عسکر ترک نے مانع و مزاحم ہو کر

شاہ مذکور کے لشکر کو گھیر لیا غنیم کے چار پایون تک چارہ پہنچنے نہ دیا شاہ مذکور نے جب یہہ حال دیکھا چار

و ناچار معہ رفقا معرکہ سے بھاگا اور اوسکے سرداران فوج بیکسی مین گرفتار ہوے سپاہ باقیماندہ کے ساتھہ

فرار ہوے اس اثنا مین افواج جرمنی نے شہر ویوار کو سارے موسم بارش مین محاصرہ کیا ترکون کو رسد تک

پہنچنے نہ دیا مہینے بھر مین فاقون کے مارے بہت سے ترک ہلاک ہوے ابراہیم پاشا سر عسکر ترک نے

اس خبر کے سنتے ہی بنا بر مدد دہی عزم شہر مذکور کیا گران اور وسگراد کے قلعون پر محاصرہ کر لیا اس غرض

سے کہ غنیم شہر مذکور کے محاصرے سے دست بردار ہوجاے اور اون قلعون کی معاونت کو چلا آئے۔ لیکن عرصہ

قلیل مین شہر وسگراد مسخر ہوا تو پاشاے مذکور نے گران پر محاصرہ کرکے اہل قلعہ پر دست ظلم دراز کیا اور جب

فوج جرمنی ماہ رمضان المبارک کی دوسری کو لشکر ترک کے مقابل ہوگئی تو محاصرے سے دست بردار ہوکر

ترکون کی صف آرائی کا حکم دیا سپہ سالار عیسویان بحیلہ گریز اپنی فوج کے ساتھہ پسپا ہوا اور جب ترکون

نے جان لیا کہ غنیم کا منہہ کالا ہوا تو تعاقب کرکے ماہ رمضان المبارک کی چودہوین شب کو اونپر حملہ کیا

لکھا ہی کہ دونو لشکر نے چندے اس لڑائی مین جوانمردی کی داد دی آخر سپاہ ترک پسپا ہوگئی پس از اتمام

جنگ عیسوی فوجون نے بار ثانی روانہ ویوار ہوکر ماہ مذکور کی انیسوین کو حملہ کیا اور خوب گولہ رانی بھی کی کچھہ نقصان

کے ساتھہ شہر مذکور کو مسخر کر لیا کئی ہزار ترک معہ حاکم تہ شمشیر ہوے کچھہ پانی مین ڈوبے اور باقی اسیر ہوے

از بسکہ ترکون کو اس قلعہ کے چھن جانے سے نہایت خوف ہوا تھا عسکر ترک نے اپنے ایک سردار

احمد قلی کو سپہ سالار عیسوی کے نزدیک بنا بر صلح روانہ کیا تھا مگر اون دنون عیسویون کو فتوحات حاصل ہو نیکے

بہ سبب سردار مذکور بغیر کسی ایک عہدنامہ ٹھہرانے کے واپس چلا آیا جرمنی فوجین بعد کئی فتوحات کے ماہ رجب المرجب ۱۰۹۷ہجری کی چھبیسوین مطابق جون ۱۶۸۶عیسوی کی ساتوین کو شہر بودا پر محاصرہ کر کے ماہ شعبان کی دوسری کو بعد ایک خفیف مقابلے کے ایک حصہ شہر پر قابض و متصرف ہوگئین بعد اوسکے جرمنیون نے فصیل قلعہ اور دمدمون کو تباہ کیا اور ماہ مذکور کی اکیسوین کو شہر پر یورش کی ترکون نے بڑی مردانگی سے مقابلہ کر کے عیسویون کو پسپا کر دیا عیسویون نے پھر بھی انتقام پر کمر ہمت باندہی چہارم رمضان مطابق پانزدہم ماہ جولائی کو قلعۂ مذکور کی دیوار کو توڑا بارثانی یورش کی فیما بین ترک و عیسوی بڑی خونریزی کے ساتھ جنگ ہوئی تین ہزار عیسوی مقتول و مجروح ہوے بعد خرابی بسیار عیسویون نے پہلے دیوار حصار محصورون سے چھین لی اور قلعۂ مذکور کی دوسری دیوار پر خوب گولہ باری کی جب دیوار مذکور بہت شکستہ و ریختہ ہوگئی تو سلیمان پاشا معہ فوج آپہنچا مگر اوسنے غنیم پر حملہ کرنیکو عبث جانکر اہل قلعہ کو مدد پہنچانے کا ارادہ کیا ماہ رمضان المبارک کی بائیسوین اور اگست کی تیسری کو آٹھ ہزار سوار اور دو ہزار ینیچریون کو چار ترکی سردارون کے زیر فرمان جانب لشکر غنیم روانہ کر دیا تاکید یہہ کہ اگر ممکن ہو لشکر مین سے ہوتے ہوے جائین اور چند ینیچریون کو محصورون کی معاونت کے لئے بھجوائین مگر سپہ سالار جرمنی نے سوارون کے ایک دستہ کو ادہر روانہ کیا اور اُنہون نے سواران ترک پر اس مردانگی سے حملہ کیا کہ بعد ایک خفیف مقابلے کے تاتاری ینیچریون کو چھوڑ کر فرار ہوگئے ماہ رمضان المبارک کے اخیر روز سلیمان پاشا نے بار ثانی کوشش کی دو ہزار کی فوج ینیچری معہ چند سوار بموجب تجویز سابق عمل پیرا ہونے کے لئے بھجوا دی اُنہون نے

بڑی خبرداری سے پیش قدمی کرکے غنیم کے ایک حصۂ لشکر پر حملہ کیا بعد خونریزی بسیار داخل شہر ہوے اور افواج جرمنی نے ماہ شوال کی تیرہوین کو شہر مذکور مسخر کرلیا عبدی پاشا قلعہ دار نے جسکو امورات جنگی مین بڑی مہارت تھی فوج باقیماندہ کے ساتھ محافظت شہر مین کوشش کی اور جب وہ بھی دشمنون کے ہاتھ مارا گیا تو ترکی سپاہ نے پسپا ہوکر علم سپید بلند کیا اور بعد اوسکے قلعہ کو تحویل کردیا پس از تسخیر شہر مذکور جب ترکون کو تاب مقابلہ نرہی سپہ سالار جرمنی نے اپنی ماتحتی فوجکو دو حصہ کرکے ملک ہنگری کے دو متفرق حصون پر روانہ کیا وزیر نے اس اثنا مین جو ایک فوج جرار کے ساتھ چلا آتا تھا تاتاریان مفرور کو روک کر اپنی فوج مین شامل کرلیا بعد اوسکے سگدین پر ترک و عیسوی نے ایک محاربۂ عظیم برپا کیا آخر ماہ ذی حجہ کی پانچوین کو فوج ترک نے شہر مذکور کو تحویل اہالیان جرمنی کردیا علما و باشندگان قسطنطنیہ نے افواج عثمانی کی پسپائی و ہزیمت کی خبر جو سنی پہلے تو خفیہ اور پھر علانیہ سلطان سے آمادہ فساد ہونیکی تجویز کی عالمون نے باشندون سے کہا کہ خزانہ خالی ہی اور عیسویون نے ہزارہا مسلمانون کو قتل کیا ملک ہنگری اور صوبۂ موریا کو ترکون نے اپنی ہاتھ سے کھودیا اور سلطان جو مایل سیر و شکار ہی وہ اوس سے باز نہ آئیگا گو لاکھ پند و نصیحت کرین مگر وہ اسطرف توجہ نہ فرمائیگا ادہر تو اونہون نے یہہ کہا اور ادہر سلطان کو اوسکی خبر جو پہنچی بمجرد خبر قسطنطنیہ کو آیا مفتی اسلام کو اوسکے عہدے سے معزول کرکے اپنے نائبون کے ذریعے رعایا کو یہہ معلوم کرایا کہ عیسویون کے جنگ کا بانی سلطان محمد نہین بلکہ وزیر کارا مصطفی پاشا ہی اور معزول مفتی بھی وزیر تو مقتول ہوا اور مفتی بھی اسی جرم پر معزول ہوا بعد اوسکے سلطان اپنے خزانے کے زیورات کو منگوایا اور اوسکو فروخت کرکے اور کچھ پیسا باشندگان شہر سے لیکے مشاہرۂ

سپاہ تقسیم فرمایا پھر تو فتنہ بیدار ہو گیا سارا فساد جو ہونیوالا تھا فرو ہو گیا اس اثنا مین سپہ سالار جرمنی نے معہ افواج

شاہی سلیمان پاشا پر جو شہر اَسّک مین خیمہ زن تھا حملہ کرنیکی تجویز کی مگر افواج جرمنی کو بوجہ صعوبت راہ کچھہ دیر جو ہوئی

تو پاشائے مذکور ایسے کامیاب موقع پر اپنی فوجون کو متعین کیا کہ سپہ سالار جرمنی مجبور و ناچار ہوا آخر فیما بین ترک

و فوج جرمنی خوب جنگ ہوئی عثمانیون نے جرمنیون کو بھگا دیا اور پھر اونکا تعاقب کرکے دریائے ڈانیوب پے عزم

جنگ کیا الغرض بعد فرار ہونے کے افواج عیسوی نے شہر مُہاج مین کچھہ دم لیا زِکلی اور پنج کلیسا کی دیوار حصار کو

توڑکر اَلْبا رِگالس کی تسخیر کا قصد کیا ماہ رمضان ۹۰۵ھ ہجری کی تیئسوین مطابق جولائی ۱۶۸۷ء عیسوی کی اٹھارھوین کو

وقت روانگی زِکلی مذکور تر ترکون نے عیسویون کو گھیر لیا اور تین روز تک سخت لڑائی رہی اسمین سلیمان پاشا بھی جو

بہ آہستگی چلا آتا تھا آن پہنچا اور اپنے سپاہ سے یون مخاطب ہوا کہ مجھے سلطان نے مقابلہ اہالیان جرمنی کا حکم

فرمایا ہی اور جو دلاوران ترک اس مقابلہ مین جوہر شجاعت دکھائینگے تو ہمارے زمین سلطانی او نہین معقول انعامون سے سرفراز

فرمائینگے الغرض چارم ماہ شوال مطابق غرۂ اگست کو پاشائے موصوف نے اپنی فوجون کو صف آرا کیا پھر تو ترکون

نے غنیم پر بڑی حدت و شدت سے حملہ کیا آخر سلیمان پاشا پسا ہوا اور محافظت اَسّک و پیٹر وارادین پر کچھہ

دستے افواج ینی چری کے متعین کرکر آپ جانب بلگریڈ چلا آیا سپہ سالاران عیسوی نے ان مقامون کے استحکام

سے گھبرا کر محاصرۂ تِمشوار کی شہرت دی وزیر مذکور اونکے دام فریب مین آیا اور ساری عثمانی فوجون کو ادھر ہی بھیجوایا

عیسویون نے ماہ ذی القعدہ کی دوسری کو شہر برزن پر محاصرہ کرکے مسخر کیا اور وہان سے بہ تعجیل تمام روانہ اَسّک

ہو کر اوسکو بھی ترکون سے چھین لیا اہالیان وینس نے صوبۂ موریا پر چڑھائی کی ماہ رمضان کی تیئسوین کو پاتراس پر جنگ عظیم

برپا ہوئے سر عسکر ترک زخمی ہو کر مصر کے سے فرار ہوا محمد پاشا نے جو چھے ہزار ترکون کے ساتھ قلعہ رومالیہ
کی محافظت کو آیا تھا فصیلون کو شکستہ و خراب کیا قلعہ دار موریا محمد نامی نے بھی عیسوی جہازون کی خبر آمد
سنکر اپنے قلعہ کو بھی عیسویون کے تحویل کردیا کونگسمارگ سردار افواج وینس نے مع فوج روانہ شہر اتھنس
ہو کر پہلے اسکو محاصرہ کیا اور پھر مسخر کرلیا کہتے ہین کہ سلیمان پاشا بغاوت و نافرمانی افواج ترک کے باعث
وقت شب خفیہ لشکر سے فرار ہو کر قسطنطنیہ کو آیا اور حضور سلطانی مین حاضر ہو کر سارا ماجرا مفصل کہہ سنایا
سلطان محمد نے اظہار سلیمان پاشا کو باور کرلیا اور اس خبر کی تحقیق تک روپوش رہنے کا حکم دیا اب دیکھئے
کہ سیاوش پاشا نے بعد فرار ہونے وزیر سلیمان پاشا کے بذریعہ محضر سلطان کو اطلاع دی کہ عثمانی فوجین
میرے زیر فرمان حاضر قسطنطنیہ ہو کر حضور سے وزیر سلیمان پاشا کے مکر و فریب کا استغاثہ کیا چاہتی ہین سلطان
نے اوسوقت مذکور سیاوش کو خدمت وزارت پر مامور فرمایا اور سلیمان پاشا کا سر کٹوایا جب بھی رعایا کی
تشفی جو نہوئی تو سب کے سب مسجد جامع مین مجتمع ہو کر آمادۂ فساد ہوئے اور شیخ الاسلام نے حضار محفل سے
کہا کہ اندنون سلطنت عثمانی رو بکساد ہی کتنے قلعے کہو گئے اور کئی سرسبز و شاداب صوبے جنہین سلاطین پیشین نے
بڑی مشقت و خونریزی سے حاصل کیا تھا ہمارے قبضۂ اقتدار سے باہر ہو گئے اور جو اسیطرح سلطنت عثمانیہ
سلطان محمد خان ہی کے ہاتھہ رہیگی تو اس سے زیادہ مبتلائے آفات ہونا ہوگا کیونکہ سلطان موصوف ملک و لشکر
سے غافل ہی شب و روز جانب سیر و شکار مایل ہی دلاوران جانباز اپنی قسمت کو روتے ہین خوجے اور
دغاباز خزانہ بیت المال سے نہال ہوتے ہین اسمین کسی نے اگر یہہ خبر دی کہ سلطان کو اس فراہمی و مشورت

کی اطلاع ہوگئی ہی اور اوسنے رفیقون کو اپنے بھائیون کے قتل کرنے کے لئے روانہ فرمایاہی یہہ سنتے ہی

ایک رسالۂ ترکی نے بہ ترغیب مخالفین سلطان رفیقان سلطانی کو اثنائے راہ مین روک دیا اور برادران

سلطان یعنے سلیمان اور احمد کو اپنی حفاظت مین رکھہ لیا غرض اوسوقت عجب عالم ہوا سارا مجمع درہم وبرہم

ہوا سلطان محمدؐ کے عزل اور سلیمان کے تسلط کی شہرت کے لئے سبھون نے شیخ الاسلام اور نقیب سے درخواست

کی بعد اوسکے شیخ مذکور نے روبروے سلطان حاضر ہوکر پہلے اپنی گستاخی کی عذرخواہی کی اور پھر عرض

کیا کہ رعایا و سپاہ نے اتفاق کیاہی اور مجھکو آپکی جناب مین پیام معزولی پہنچانیکو بھیجا ہی سلطان محمدؐ نے

اس پیام کو سنکر فرمایا کہ تم جو کہتے ہو یہہ کچھہ نئی بات نہین کیونکہ علما نے خواہان تبدیل سلطان ہوکر رعایا

کو برانگیختہ کیاہی یہہ حال پہلے ہی مجھکو معلوم ہوچکا ہی مگر مجھہ سے یہہ غلطی ہوئی کہ مین نے پہلے ہی اس

شعلۂ فساد کو تمہاری جلاوطنی سے نہ بجھایا اور وجہ اوسکی یہہ ہی کہ مین نے ہر ایک کام کی ابتدا راست

بازی سے کی ہی اور اسیطرح انجام کو پہنچایا کیونکہ مین نے ساٹھہ سال کی عمر سے پچاس سال تک اس

سلطنت کی حکمرانی کی کوئی بات مجھسے نامنصفانہ سرزد نہوئی بیدینون کی قوت گھٹادی دین کی قدرت بڑہادی

کیا تم نہین جانتے کہ کتنے ملکی ہنگامون کی مین نے بیخ کنی کی اور کتنے بیدینون پر فتح پائی کس کس نے میرے عہد

سلطنت مین شکست کھائی کسقدر صوبے اور ریاستونکو مملکت عثمانیہ سے شامل کردیا باشندگان پولنڈ

و ترانسلوتینیا و ہنگری کو جنکی شجاعت و بہادری کا امتحان بعد خونریزی بسیار ہمارے آبا و اجداد نے کیا تھا

خراج گزارون مین داخل کردیا اہالیان وینس نے ہزیمت اوٹھائی جزیرۂ کیانڈیا پربھی مین نے فتح پائی ہاں مین

تم لوگون نے بعوض تحسین کے مجھہ پر ناحق حرف رکھا مگر مین سمجھتا ہون کہ شہنشاہ جرمن سے عہد شکنی کرنے اور
میرے عہد سلطنت مین سپاہ ترک چار سال تک ہزیمت پانے کے باعث تم نے میری معزولی مین سعی کی
ہی اگر مین اسی خطا پر مستحق سزاے شدید ہون تو کیا تم نہین سمجھ سکتے کہ تم نے تمہارے فتوے سے مجھے جنگ
کی ترغیب دی اور سپاہ نے بعوض مردانگی بیوفائی کی اسمین میرا قصور کیا ہی مجھہ کہن سال کو تکلیف دینا
اور سلطنت کا بگاڑنا کب اچھا ہی مین نے سپاہ کی دلداری کی اور اپنے زیورون کو بیچکر اونکی تنخواہ فیصل
کردی اور اونکی طلب پر اپنے جانباز وزرا کا سر کٹا یا سیاوش پاشا کو وزیر بنایا اسپر بھی سپاہ و علما نے بس نکرکے
مجھے ناکارہ ٹھہراکر میرے باپ کے تخت سے اوتار دینے کا قصد کیا ہی خیر اوسکا کیا مضایقہ مگر منتقم حقیقی
ضرور اوسکا انتقام لیگا اور میرے بدخواہون کو خراب کر دیگا نقیب نے سلطان محمد خان سے سارا
حال سنکر بے تہذیبانہ جوابدیا کہ حضور اب عذرخواہی نکیجے تخت سے اوترکر اپنی راہ لیجے اگر اپنی جان
و عزت کی حفاظت منظور رہی تو آپ بخوشی تمام اپنے بھائی سلیمان کو حکومت سلطنت عثمانیہ دینمین
سر مو توقف نکرین سلطان محمد نے بمقتضاے وقت اقبال کیا اور کہا کہ بھائی سے کہدو کہ حکم خدا زبان خلایق
سے صادر ہوا ہی ریاست عثمانیہ کا حاکم تو ہی قرار پایا ہی الغرض محرم سنہ ۱۰۹۹ ہجری کی ساتوین مطابق
سنہ ۱۶۸۸ عیسوی کو سلطان محمد خان سریر سلطانی سے مستعفی ہوکر پانچ سال تک مقید رہا اور آخر الامر
ماہ جمادی الاول سنہ ۱۱۰۴ ہجری مین جانب دار بقا نقارہ کوچ کا بجایا وقت انتقال باون سال کی
عمر تھی چالیس سال پانچ مہینے چھے روز تک تخت حکومت پر جلوہ گر رہا محمد کو متفرق ازواج سے سات

فرزند پیدا ہوے اونمین فقط مصطفیٰ و احمد ہی کو سلطنت عثمانیہ ملا تھا آئی دوسرون نے طفلی ہی مین رحلت

پائی یہہ سلطان خوش مزاجی و رحم دلی مین یکتا تھا فن سپاہگری مین یکتا تھا۔

فصل بست و یکم دربیان سلطنت سلطان سلیمان خان ثانی

لکھا ہی کہ بعد عزل سلطان محمد خان رابع ایک ترکی سردار نے اوس زندان مین جہان سلیمان مقید تھا جاکر عرض کیا کہ حضور

زندان سے باہر تشریف لائین تخت سلطنت پر جلوس فرمائین کہ اسی مین سپاہ کی خوشنودی ہی اور سارے رعایا کی

بہبودی سلیمان نے برخلاف تصورات ارکین و رعایا نہایت محزون ہوکر فرمایا کہ تم لوگون نے میری راحت و آرام مین خلل

اندازی کی مین تو یہی چاہتا تھا کہ میری باقی عمر اسی محبس مین بآرام تمام بسر کرون اور میرا بھائی حکمران سلطنت عثمانیہ

رہے سردار موصوف نے سلیمان کی اس تقریر سے پریشان ہوکر بعد تامل دست بستہ یہہ سنایا کہ حضور سارے وزرا امرا اعلانے

اپکی تخت نشینی کی شہرت دی ہی اب اس قصد سے باز آنے مین بڑی خرابی ہی سلیمان نے درجواب کہا کہ میرا بھائی سلطنت

عثمانیہ کو اپنے خوشی سے چھوڑا نہین پس مین کیونکر اوسکے تخت پر قدم رکھون کیا یہہ بات میرے لئے بیجا نہین خیر مین آسکتا ہون

اگر تمہاری رضا ہی مگر مجھکو میرے بھائی سے سخت اندیشہ ہی سردار نے عرض کیا کہ خداوند آپ بموجب التجاے اہل اسلام عمل

فرمائین یہہ کہا اور پھر اوسکو تخت تک لیجا کر بٹھایا ارکین سلطنت نے نذرین دین تعظیم و تکریم شاہانہ کی ساری رسمین ادا ہوئین

بعد اوسکے سلطان سلیمان خان ثانی نے سیاؤش پاشا کو عہدۂ وزارت پر بحال رکھ کر فرمایا کہ خیال امورات سلطنت ضرور

ہو فتنہ و فساد کے فرو کرنے مین سعی موفور ہو کہتے ہین کہ پاشائے مذکور بعد برخاست دربار جب گھر کو روانہ ہوا

پہلے تو ینیکچریون نے بطور روزینہ اوسکی تعظیم و تکریم کی اور انعام کے طلبگار ہوے جب اوسنے کچھ نہ دیا تو



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

ایک ہنگامۂ عظیم برپا کیا وزیر کو مع رفقا قتل کر دیا اور ان مفسدون نے زن و دختر وزیر کو بازار مین کھینچا ہاتھہ پیر
کاٹ ڈالے بعد فرو ہونے اس ہنگامے کے خواجہ اسمعیل پاشا خدمت وزارت پر مامور ہوا اور بموجب حکم
سلطانی خفیہ مفسدون کی گرفتاری پر کمر باندہی پھر نیکچریون نے مسجد جامع مین مجمع کیا اور تجویز یہہ کہ سلطان
و وزیر دونون کو قتل کرین سلطان نے یہہ خبر جو سنی تو گھبرایا حسب صلاح وید مصطفی پاشا اپنے وزیر ہی
کو مخلی ٹھہرایا مبتلائے رنج و محن کیا اور بدون حکم سلطانی جرات پردازی وزیر کی شہرت دی اور اوسکو
اپنے قول کی صداقت کے لئے خدمت وزارت سے معزول کر کے جلاوطن کیا بعد اسکے تقی ارذعنی پاشا وزیر
ہوا صوبۂ روم‌ایلی مین یاران عثمان پاشا محمد کے عزل اور سلطان کی تسلط کی خبر سنکر ترکون کو وزیر مذکور سے
بحیلۂ تقریب جلوس انعام طلب کرنیکی ترغیب دی جب وزیر نے اس امر مین کچھہ توقف کیا تو باشندگان
صوبہ سے مبلغ وصول کر کے صوبۂ بلغاریہ کو تاخت و تاراجی سے خراب کر دیا اقلیم ایشیا مین خیدق
پاشا نے اپنی فوجین بنابر فساد جمع کین اور ہزار ہا غارتگرون کے ساتھہ شریک ہو کر قسطنطنیہ پر حملہ آور ہونیکی
دہمکیان دین بہت سے صوبون کو لوٹ کر ارادۂ گنجہ کا قصد کیا کہ بیسوپولی کے محاصرے کی تیاری کا حکم دیا
نیکچریون نے جب طور بیطور دیکھا اپنے فتنہ و فساد سے باز آکر دوسطرف کی راہ لی اور پاشائے مذکور
سے مردانہ جنگ کر کے شکست فاش دی جن دنون مملکت قسطنطنیہ بغاوت خانگی کے باعث تباہ ہوئی تھی
افواج جرمنی نے ملک ہنگری کے بڑے بڑے مستحکم شہرونکو مسخر کر لیا تھا چنانچہ قلعۂ اگری پر چار مہینے
تک محاصرہ کیا تھا آخر قلعۂ مذکور بسبب رسد فراہم نہونے کے ماہ محرم سنہ ۱۰۹۹ ہجری کی بیسوین کو

عیسویون کے تحویل ہوا اگر اوشگا واقع سرحد صوبہ باسنیا پر حاکم بیڈن نے فتح پائی الاگ اور بیشر وار دیز
کے قلعون کو بھی ترکون نے کھو دیا عیسویونکو بلگریڈ جانے کے لئے بے روک توک راہ ہاتھہ آئی کہتے ہین
کہ سلطان سلیمان نے قسطنطنیہ سے شہر ادریہ نوپل کا قصد فرمایا عیسویون کے مقابلے کا خیال آیا ذوالفقار افندی
اور ایک دوسرے ترکی کو بطور اپنے سفیرون کے شہنشاہ جرمنی کے نزدیک روانہ کیا اور غرض
اس سے یہہ شہنشاہ مذکور کو اپنی تسلط کی اطلاع دین اور جسطرح بنے اوسطرح صلح کر لین اور بعوض تقی ازدغو
مصطفی پاشا رجب پاشا سرعسکر افواج ہنگری ہو کر مقابلہ اہالیان جرمنی کو روانہ ہوا اگر پیش از
پہنچنے لشکر ترک کے سپاہ جرمنی نے تمام موسم بارش مین اَلبا رِگالس کا محاصرہ کیا تھا ماہ رجب سنہ ۱۰۹۹ھ
کی انیسوین مطابق مئی سنہ ۱۶۸۸ء عیسوی کی آٹھوین کو اہل قلعہ کو فاقہ کشی سے تنگ و ناچار کر کے کنجیون کو تحویل
کر لیا تھا کارَفاَ سردار عیسوی نے نہایت مکاری سے شہر لِپّہ پر حملہ کر کے مسخر کیا اور سانانہ و لوگاش
نامی مقامون کو ترکون سے چھین لیا بعد ان فتوحات کے شہنشاہ مذکور کی فوجین زیر فرمان حاکم بویریہ جانب
بلگریڈ روانہ ہو گئین غرض اس سے یہہ کہ اون ترکون پر حملہ کرین جنھون نے اطراف شہر خیمہ زن ہو کر اپنے لشکر
کی حفاظت کے لئے خندقین کھدوائین تھین مگر ترکی سردار نے عیسویون کا انتظار نکر کے اپنی خیمون کو
آتش لگا دی اور کچھہ فوج بطور تائید بہم پہنچا کر شہر سمندرہ کی راہ لی افواج جرمنی نے شہر مذکور پر پہنچکر
شوال کی تیرہوین کو محاصرہ کیا اسمین محافظت سمندرہ سے ترکون کی دست برداری کی خبر جو آئی
تو شہر مذکور پر قابض و متصرف ہونے کے لئے فوج ہنگری کو اوسطرف روانہ کر دیا آخر ماہ ذیقعدہ گیا ہین

کو عیسویون نے شہر بلگریڈ کی دیوار حصار کو توڑا چھے گھنٹھون تک سخت لڑائی رہی اور بعد داخل شہر ہو کر

ہزار محافظین کو قتل کئے تک پچھوڑا اس اثنا مین سفیران ترکی داخل شہر ویانہ ہوے اور شہنشاہ

جرمنی کے روبرو پہنچکر مراسلہ سلطان سلیمان پہنچایا صلح کی درخواست کی اور کہا کہ سارا ملک ہنگری

آپ لیجئے مگر ترانسلوینیا آپکا اور سلطنت عثمانی کا خراج گزار مقرر کر دیجئے شہر کمینک اہالیان پولنڈ

کو دیا جاے اور بلگریڈ ترکون کے قبضۂ اقتدار مین آئے اور اگر اس صلحنامے مین جانبین کی خوبی مقصود

ہو تو بہتر ہی کہ سواے ملک ہنگاری کے بلگریڈ کا ایک حصہ مملکت عثمانیہ کو واپس ہو شہنشاہ مذکور

نے حکام متفق کے سفیرون سے مشورت کر کے کہا کہ اگرچہ بمقتضاے وقت ملک ہنگری تو کیا ساری سلطنت

عثمانیہ کے فتح کرنیکی قدرت ہی مگر صلح کرنے پر راضی ہون کہ قرین مصلحت ہی وہ بھی اس شرط پر کہ ریاست

ہنگری کو معہ صوبجات یعنے اسکلاونیا و کروالیشیا و باسنیا و سرویہ و بلغار و ترانسلوینیا مجھے

دیدین صوبجات مالدیویا و والیشیا آزاد و خود مختار رہین بیت المقدس عیسویون کے تحویل ہو امورات

مذہبی مین رومن کیا تھلک ترکون سے روکے نجائین اہالیان وینس بھی اپنے مفتوح شہرون اور

جزیرون کو اپنے ہی قبضۂ اقتدار مین رکھین شاہ پولنڈ کو سارا ملک نہر بارستینس سے دریاے ڈانیوب

تک معہ صوبۂ کریمیا واپس مرحمت فرمائین ترکی سفیرون نے شہنشاہ مذکور سے جب یہہ بات سنی

سلطان سلیمان کو فوراً اطلاع دی اس اثنا مین شاہ فرانس کو جو ملک جرمنی کا نہایت حاسد تھا سلطنت

عثمانیہ کے تہ و بالا ہونے کی کیفیت جو پہنچی تو شعلۂ حسد اور مشتعل ہوا شہنشاہ مذکور کے مقابلے کا شور مچایا

افواج جرمنی کو دریاے ڈانیوب سے دریاے رہن کی جانب کھیچوایا اور سلطان کو معرفت اپنے سفیر

کے اطلاع دی کہ اہالیان جرمنی سے صلحنامہ ٹھہرائین اور یہہ بھی معلوم کرایا کہ چار لاکھ کی جمعیت میرے

نزدیک حاضر ہی سال آئندہ ملک جرمنی کا قصد مرکوز خاطر ہی اس جنگ مین آپ مجھ سے اتفاق کرلین

اور جب ہم مظفر و منصور ہو جائین تو ملک جرمنی کو اپنی مملکت سے شامل کرلونگا اور ہنگری آپ کو واپس

دونگا جب یہہ پیام آیا تو سلطان نے صلح جرمنی سے پہلوتہی کر کے ارادۂ جنگ فرمایا مگر اپنی ہی ملک

مین فتنہ و فساد ہونے کے باعث باغیون کی گرفتاری کو ایک فوج کثیر روانہ کی دلیران عثمانی نے بازان

عثمان پاشا اور خدیق پاشا کو جو بانی فساد تھے شکست فاش دی اور اونہین قید کیا بعد خرابی قسطنطنیہ

کو بھیجدیا بعد اوسکے سلطان سلیمان نے خود سرکردہ فوج ہوکر اہالیان جرمنی سے لڑائی کی شہرت دی

اور معہ فوج کثیر سمت سرویہ روانہ ہوا غرض یہہ کہ ترکی بلگریڈ پر محاصرہ کرین جب شہر سرویہ کو پہنچا تو خبر

آئی کہ عیسویون نے شہر سعنتو کو مسخر کر کے قدم آگے بڑھایا ہی سلطان سلیمان کو کچھ خوف آیا اور رجب پاشا

کو معہ فوج جرار آگے بھجوایا اور تاکید یہہ کہ دفعۃً جنگ نہ کرین بلکہ غنیم کی آمد کو روکدین سر عسکر موصوف نے

متصل نہر مورا وار و بروے غنیم پہنچکر مجموں سے اپنی فتحیابی کی مشورت کی اور جب اونہون نے صلاح

دی تو پہلے مردانہ حملہ کیا اور جب بہت سے ترک کام آئے تو پسپا ہوا باقی جمعیت کے ساتھ روانہ

شہر پستا ہوا بعد فراہمی افواج دشمنون سے بارثانی مقابلہ کی ٹھہرائی پھر شکست پائی اہالیان جرمنی نے

بعد اس فتح کے صوبۂ سرویہ پر حملہ کیا شہر ویدین ونستا و حیتو کو مسخر کرلیا اور صوبۂ بلغار کے شہر سیوبیا کو

آگ لگادی انہین سلطان سلیمان مبتلاے مرض استسقا ہوگیا اور بہ تشخیص اطبا عازم قسطنطنیہ ہوگیا اور وہان رجب پاشا کو جسنے بدون حکم سلطانی سپاہ جرمنی سے مقابلہ کیا تھا قتل کروایا تھی اروعی مصطفی پاشا کو جو ناتجربہ کاری معزول کرکے کپرلی مصطفی پاشا کو وزیر بنایا پاشائے مذکور کو خدمت وزارت جو ملی تو مفتی و قاضی علما اور سپہ سالارون سے بنابر جنگ مشورت کی مفتی نے کہا کہ وقت ضرورت بیدینون سے صلح کرلینی خلاف شرع شریف نہین قاضی القضات رومیلی نے بھی اوس سے شرکت کی مگر قاضی القضات ترک نے جواب دیا کہ بیدینون کی صلح سے کل اہل اسلام کا دشمنون کے ہاتھہ مارا جانا خوب ہی اور مصالحت باعث معصیت اور سخت معیوب ہی وزیر موصوف کو اسی کی بات پسند آئی اور کہا کہ بارہ ہزار مومنین پاکدل و نیک طینت جو بموجب قرآن شریف عمل پیرائی مین قصور نہ کرین جمع آئین اور رہین اونکے ہمراہ عیسویون سے اس شجاعت و جوانمردی سے لڑون کہ عرصۂ قلیل مین فتح و نصرت نصیب ہو دشمنون کے دانت کھٹے ہوجائین مفتی مذکور نے جواب دیا کہ جو کچھہ تم کہتے ہو بجا ہی لیکن خزانہ خالی اور لشکر جو بزدل ہی اسکا علاج کیا ہی سواے اسکے یہہ بات ہی کہ سفیرون کے ذریعہ ویانہ کو جو مراسلہ روانہ ہوا ہی بوجہ اسکے باشندگان شہر علی الدوام صلح کے امیدوار ہین وزیر کو اس بات کے سنتے ہی غصہ آیا اور روکھی صورت بناکے یہہ فرمایا کہ سفیرون کو جنھون نے بنابر صلح روانہ کیا ہی وہ سب کے سب بیدین ہین اور مجھکو یقین ہی کہ خداے احکم الحاکمین کے نزدیک بھی اونکے لئے یہی فتوی ہی کیونکہ ہر سچا مسلمان جو احکام آلہی سے واقف ہی سررشتہ انصاف ہاتھہ سے ندیگا سلطان سلیمان نرم دل و پاک طینت کو اس قسم کے گناہ زشت سے منسوب نکریگا الغرض سفیر فرانس نے بھی جو اس امر

مین شرکت کی تو اہل شورہ نے بالاتفاق اہالیان جرمنی سے جنگ کرنیکی شہرت دی وزیر موصوف نے
بذریعہ مراسلہ شہنشاہ جرمنی کو ایما کیا کہ مین سنتا ہون کہ چند شخص بطور سفیرون کے تمہارے دربار مین آئے
ہین اور منجانب سلطان مراسلہ صلح لائے ہین اونکی بات کو نہ مانیو اور اوس مراسلہ کو جھوٹھا جانیو بعد
اسکے وزیر مصطفی پاشا نے ترکی فوجون کو فراہم کرلیا اور آپ سرکردۂ فوج ہوکر موسم بہار مین جانب دریا
نوپل کوچ کیا اور وہان سے ابتداے ماہ شوال ۱۱۰۰؁ہ ہجری ۱۶۸۹؁ء عیسوی مین بامید فتح معہ لشکر روانہ
بلگریڈ ہوا وقت عبور جبل ہیمس جسکا نام ترکون نے خرزبند رکھا ہی جاسوسون نے یہہ خبر دی کہ سپاہ جرمنی
بکثرت بلگریڈ سے محافظت و معاونت قلعۂ نسا کو چلی آرہی ہی اوسوقت وزیر نے سردار تاتاریان
سلیم گیری خان کے زیر فرمان ایکحصہ اپنے لشکر کا دیکر اونکو روکنے کے لئے روانہ کیا خان مذکور نے
متصل قلعہ مذکور دشمنون سے مقابلہ کیا آخر عیسویون نے شکست پائی لشکر ترکی کے جسم مین مارے خوشی کے جان
تازہ آئی وزیر نے بھی شکر خدا کیا باشندگان قسطنطنیہ و ادریانوپل کو معہ لشکر دعا کرنے کا حکم دیا اور آپ
سرویہ مین داخل ہوکر شہر خیو پر محاصرہ کیا چوتھے روز باسانی تمام مسخر کرلیا اہل قلعہ نے جو وہان سے جانب
نسا قدم بڑہایا تھا اونکا پیچھا بھی نہ چھوڑا پچیس روز تک اوس پر بھی محاصرہ کیا آخر اوسکو بھی اپنے تحویل
کرلیا جرمنی فوج جو سمندرہ اور ودین کی محافظ تھے مجبور و ناچار ہوے جانب بلگریڈ فرار ہوے
شہرہاے مذکور وزیر مصطفی پاشا کے ہاتھ آئے جب اونکو بھی لے لیا ماہ ذی القعدہ مین شہر بلگریڈ پر
محاصرہ کیا اور بموجب راے اہل شورہ کئی روز تک محاصرہ کو قائم رکھا دفعۃً یہہ خبر آئی کہ ساری عیسوی فوجین

اس شہر کی معاونت کو چلی آتی ہین وزیر مذکور نے اپنا آدہا لشکر سد راہ غنیم ہونیکو روانہ کیا اور آٹھوین

روز اسقدر گولہ رانی کی کہ قلعۂ مسطور کی سارے فصیلون اور برجون کو شکستہ کرکے ترکون کو براہ نقب داخل

قلعہ ہونیکا حکم دیا اہل قلعہ کو تاب مقابلہ نہ آئی اکثر تہ شمشیر ہوے اور باقی اپنے سپہ سالار کے ساتھہ کشتیون

کے ذریعہ دریائے ڈانیوب کے اوس پار پناہ گیر ہوے بعد اوسکے وزیر نے اپنے سپاہ کو چند ے

آرام دیا قلعۂ بلگریڈ کی مرمت کی پھر ڈانیوب عبور کرکے شہر لیپہ بھی عیسویون سے چھین لیا اور شہر آنگ پر

محاصرہ کرکے حملہ کرنے لگا مگر بسبب موسم بارش محاصرہ سے ہاتھہ اوٹھایا تراَنسلوینیا کے جانب

چلا آیا کہتے ہین کہ میکائیل اپافی لاولد جو مرا تو اوسکی ریاست کا مستحق شہنشاہ جرمنی ٹھہرا مگر ترکون نے

تکلی کو وہان کا حاکم مقرر کرکے اوسکی تائید کے لئے دس ہزار کا لشکر بھجوایا خان تاتاریان و قسطنطنین

برنکوون حاکم والیشیہ کو بھی تکلی مذکور کی کمک کا حکم فرمایا یہہ ساری فوجین بالاتفاق والیشیہ سے ہوتی ہوئی

ترانسلوینیا مین داخل ہوگئین اور جرمنی فوجون پر جو صوبۂ مذکور کی محافظ تھین محاصرہ کیا جسمین بہت سے

عیسوی تاب مقابلہ نہ لاکر فرار ہوے کئی اونمین کے قتل اور کتنے گرفتار ہوے بعد اس فتح و فیروزی

کے باشندگان صوبہ نے تکلی کی حاکمیت کا اعتراف کرلیا مگر تکلی مذکور ہنوز اس ریاست پر قایم نہوا تھا کہ

حاکم بیدن نے جو بلگریڈ کی معاونت کو گیا تھا یہہ خبر جو سنی معہ فوج جرار داخل صوبہ ترانسلوینیا ہوکر

کئی شہرون کو مسخر کیا تکلی کے اسیر کرلینے مین کوشش کی تکلی نے بارثانی ترک کی راہ لی لیجئے

شاہ پولنڈ بھی بہ قصد جنگ معۂ فوج کثیر داخل صوبہ مالدیویہ ہوا مگر وہان کا حاکم کیا نتیمر نام نے سابق کے

مہو نمین اہالیان پولنڈ کے ظلم و بیداد سے واقف تو تھا ہی غلہ کے فروخت کی ممانعت کردی اور کہا کہ جو میرا حکم بجا نہ لائیگا وہ سزا ے واجبی پائیگا اسلئے فوج شہنشاہ پولنڈ گھبرائی مگر اس فوج کی ایک جمعیت قلیل نے شہر سارو کہ واقع نہر تیراس کو مسخر کیا اور وہان سے کچھہ ذخیرہ لاکر باقی لشکر کی جان بچائی بعد اوسکے اہالیان پولنڈ قریہ یاقوبنی کو آپہنچے اور جاسوسون نے بایقلی مصطفی پاشا اور نور الدین سلطان کی پیش قدمی کی خبر سنائی تو پسپا ہو گئے اپنی ہی ملک کے طرف مرحلہ پیما ہو گئے مگر تاتاریون نے اونکا پیچھا نچھوڑا بہتونکو قتل کیا اور بعضونکو اسیر کرلیا اوہین دونون اہالیان وینس نے جو صوبۂ موریا کے قابض و متصرف ہوے تھے مانم بیشیا پر دو موسم خزان تک محاصرہ کیا آمد و رفت مسدود کی راہ بند کردی اور محافظین کو فاقہ کشی مین گرفتار کرکے اُسکو اپنے تحویل کرلیا اور دا نیال دلفینو امیر البحر ریاست وینس نے دریا مین کپتان پاشا پر متصل متلین حملہ کرکے شکست دی کئی جہازون کو غرق آب کیا اور کتنون کو بجبر چلا دیا جب یہہ ہو چکا تو کار نارو نام سپہ سالار وینس نے کا نینا اور والونا نامی مقامون کو ترکون سے چھین لیا اور مملکت وینس سے شامل کردیا صوبۂ دالمیشیا مین جنغلی پاشا حاکم ہرزگووینہ نے بعد فراہمی افواج لسنگا اور کرنا اس نامی مقامون پر حملہ آور ہو کے سپاہ وینس سے ہزیمت پائی خود قید ہو گیا اور اوسکی فوج پراگندہ ہو کر سخت گھبرائی اس مین وزیر نے اپنی فوج ظفر موج کے ساتھہ ادریا نوپل کا رخ کیا شرف آستان بوسی سلطان حاصل کرلیا مگر سلطان کو جو شکوۂ استسقا سے نہایت علیل تھا بڑی جاہ و حشم کے ساتھہ قسطنطنیہ کو لایا اور وہان تین روز تک ترکون کے

فتح و نصرت کے جشن نے حسن انعقاد پایا پھر تو وزیر مذکور نے ایک بڑا لشکر فراہم کر لیا اور مصطفیٰ پاشا کو مقابلہ اہالیان پولنڈ کے لئے روانہ کر کے کپتان علی پاشا کو اہالیان وینس سے کانیتنا اور والونا کے چھین لینے کا حکم کیا اسمین سلطان سلیمان نے بیمار تو تھا ہی ماہ رمضان المبارک ۱۱۰۲ھ ہجری کی چھبیسوین مطابق جون ۱۶۹۱ء عیسوی کی گیارہوین کو باون سال کی عمر مین رحلت کی اقامت دار فانی ترک کر دی -

فصل بست و دوم دربیان سلطنت سلطان احمد خان ثانی پسر سلطان ابراہیم خان

مورخین کی زبانی ہی آمد و رفت سلاطین روم کی کہانی ہی کہتے ہین کہ جب سلطان سلیمان نے دار فانی سے کوچ کا نقارہ بجایا ارکین سلطنت و عمایدین شہر نے معزول سلطان محمد خان رابع کے فرزندون سے مصطفیٰ یا احمد کی تخت نشینی مین اصرار کیا مگر وزیر نے سلطان احمد خان برادر خرد سلطان سلیمان مرحوم کو سریر سلطنت پر بٹھایا چونکہ یہہ سلطان نہایت زیرک و دانا تھا اون مفسدون کو جنہون نے ہنگامۂ فساد برپا کیا تھا جانب ادریا نوپل اپنے ساتھ لایا اور حسین پاشا کو متکفل امورات قسطنطنیہ ٹھہرایا بعد اوسکے پاشاے موصوف کو خدمت امیر البحری سے ممتاز کیا اور از باجی علی پاشا کو اوسکے عہدہ سے سرفراز کیا اور آپ جنگی تیاریون مین رات دن مصروف رہا ایک روز کا ذکر ہی کہ ایک ترکی سردار نے جو سلطان کا نہایت مقرب تھا سلطان سے عرض کی کہ وزیر نے آپکی معزولی کی تجویز کی ہی اور ینیچریون نے بھی سازش کر لی ہی اور باہم عہد و پیمان یہہ کہ آپ ادریا نوپل سے روانہ ہوتے ہی مصطفیٰ پسر محمد کو اپنا سلطان بنائین نذرین دیکر اوسیکو تخت سلطنت پر بٹھائین سلطان

احمد خان نے جب یہہ بات سنی اوسی سے اس امر مین صلاح چاہی اوسنے عرض کیا کہ اگر حضور کو سریر سلطنت پر قیام منظور ہی تو وزیر کو کسی حیلے سے روبرو طلب فرمائین اور جب وہ حاضر ہو تو جسطرح منظور ہو اوس سے پیش آئین ادہر سلطان اور اوس سردار کے فیمابین یہہ تقریر ہو رہی تھی اور اودہر ایک گونگا دلسوز محمد آغا نامی خلوتگاہ کا پردہ پکڑے ہوے کھڑا تھا کچھہ سننا تو خیر مگر ہونٹون اور ہاتھون کی حرکتون سے اوسنے یہہ جانا کہ معزولی وزیر کی مشورت ہو رہی ہی پھر تو افتان و خیزان وزیر کے نزدیک جاکر ساری کیفیت اشارون مین سنادی جب سلطان نے وزیر کو بلایا تو وزیر نے آغاے فوج ینکچری اور دوسرے سرگردون کو فراہم کرکے یہہ قصہ سنایا اور کہا کہ مین کل کے روز تم سب کی رضامندی سے خدمت وزارت سے استعفا دونگا سلطان سے مکہ معظمہ کے جانیکی پروانگی لونگا اوسوقت سردار فوج ینکچری اور دوسرے سرگردون نے اس تقریر کے سنتے ہی برہم ہوکر کہا کہ ہمارا سلطان بیوقوفی سے بھرا ہی اور ہمیشہ اپنے مصاحبون کے کہنے پر عمل کرتا ہی اگر ابکے ہماری پند و نصیحت کو نہ مانیگا تو ہم قسمیہ کہتے ہین کہ اوسکو معزول کر دینگے اور تیرے بال بال کی حفاظت مین جان دینے تک قصور نکرینگے بعد اسکے وزیر نے بذریعہ مراسلہ سلطان کو اطلاع دی کہ مین موجب حکم سلطان حاضر ہونیکو گھوڑے پر سوار تھا کہ ہرکارون نے خبر دی کہ سپاہ ترک آپ کے مصاحبون سے تکلیف پاکر آمادہ فساد ہے اسلئے مین نے اس ہنگامے کے فرو کرنیکو افضل جانا اور فوجی سردارون سے مشورت کی ہی باقی کل عرض کرونگا کہتے ہین کہ دوسرے روز وزیر نے جب سلطان کو سارا حال معلوم



یہہ شبیہہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

کرایا تو سلطان نے اوس سردار کو جس نے وزیر کی چغلی کہائی تہی جلاوطن کیا اور اوسکے نایب کو دار پر کھینچوایا

بعد اوسکے وزیر معہ فوج کثیر اور پانوپل سے شہر کے باہر ایک میدان وسیع مین خیمہ زن ہوا

جنگ کی ضروری تیاریان کرنے لگا اوسوقت ولیم ثالث شاہ انگلنڈ کے سفیر نے روبروے وزیر حاضر

ہو کر کہا کہ ہمارے بادشاہ نے فرمایا ہی کہ اگر منظور ہو بوساطت میرے فیمابین سلطان و شہنشاہ

جرمنی صلح کا ہو جانا بہت اچھا ہی وزیر نے اوسکی بات قبول کر لی اور سفیر کی بڑی تعظیم کی مگر مرکوز

خاطر یہہ کہ شہنشاہ مذکور کو فریب دون جسطرح بنے شہر بودا پر قابض و متصرف ہو جاؤن اسلئے معہ فوج

روانہ بلگریڈ ہوا اور وہان یہہ خبر آئی کہ جرمنی فوجون نے زیر فرمان حاکم بیدن بخیال جنگ جانب پٹہر وارودن

قدم بڑہایا ہی اوسوقت وزیر نے اپنی فوج کے سردارون کو جمع کیا اور اونسے راے طلب کی جب

سبہون نے بالاتفاق مقابلہ پر کمر باندہی سپاہ کو کوچ کا حکم دیا متصل پٹہر واردین مقابل دشمن ہوا سپہ سالار

افواج جرمنی بھی خبر آمد وزیر سنکر ساحل دریاے ڈانیوب پر خیمہ زن ہوا اسمین عیسویون کی تائید کو

اور پانچہزار کی فوج آئی مگر وزیر نے اوسپر محاصرہ کیا آگے بڑہنے ندیا اکثر حوالہ شمشیر ہوے اور

باقی ترکون کے ہاتھ اسیر ہوے بعد اوسکے فیمابین ترک و سپہ سالار جرمنی جنگ شدید برپا

ہوئی جسوقت ترکون کی ترقی دیکھی معہ فوج جرار میمنہ غنیم پر بڑی جوانمردی سے حملہ کیا اثناے

جنگ مین ایک گولی سر پر جو لگی تو گھوڑے سے گر کر مر گیا جان سے گذر گیا پھر تو جنگ موقوف

ہوئی ترکون نے پراگندہ ہو کر اپنی راہ لی کہتے ہین کہ اٹھائیس ہزار ترک اور آٹھ ہزار عیسوی کی

لاشون سے معرکہ رزم بھرا تھا چار طرف کشتون کا ڈھیر لگا تھا جب شہنشاہ جرمنی کو اس فتح کی خبر پہنچی
تو اوسنے کہا کہ مین اس خرابی کی فتح کا خواہان نہین کیونکہ میرے سپاہ کی آٹھہ رجمنٹین جو ماری گئین
مجھہ سے تین سال مین اونکی بھرتی کا امکان نہین اور برخلاف اسکے اگر ترکون کو خیال آئیگا تو آٹھہ
ہی روز کے عرصے مین اسی ہزار کا لشکر جدید جمع ہو جائیگا خیر یہہ تو ہوا اب سنئے کہ حاکم بیدن نے شہر لیپہ
جسکو سال گذشتہ ترکون نے فتح کر لیا تھا بعد جنگ ترکون سے واپس لیکر قلعہ واردین پر محاصرہ کیا تھا
ترکی لشکر نے اس اثنا مین بلگریڈ کو پہنچکر حالی پاشا کو اپنا سرعسکر بنایا اہالیان پولنڈ نے نہر نیتر اس عبور
کرکے صوبہ بسارابیا پر یورش کر نیکو پرا جایا مگر بایقلی مصطفی پاشا کی معہ فوج جرار خبر آمد جو سنی تو اپنے
ملک کی راہ لی اسمین سلطان احمد خان نے وزیر گیرلی مصطفی پاشا کی خبر شہادت کے سننے سے رنجور
ہوا اور اربا جی علی پاشا حسب الحکم سلطانی خدمت وزارت پر مامور ہوا وزیر مذکور نے قسطنطنیہ مین بحث
صلح کو تازہ کیا اور اپنے کو سلاطین عیسوی کے سفیر علی الخصوص ایلچیان انگلنڈ و ہالنڈ کے جانب رجوع
کردیا مگر سفیر فرانس نے وزیر حال کو طلائی و نقرئی ہدایا سے شاد کیا جنگ کی ترغیب دی اس عرصے مین ترکی سفیرون
نے دربار شہنشاہ جرمنی سے بذریعہ مراسلات یہہ معلوم کرایا کہ ملک جرمنی نہایت خستہ و خراب ہی خزانے خالی
ہین روپیہ نایاب ہی وزیر نے جب یہہ خبر پائی تیاری جنگ مین مشغول ہوا اور جن عہدہ دارون سے کسی طرح کا
شک تھا انہین متفرق حیلون سے قتل کرایا اور کئی نیکچریون وولاوران شجیع کو جن سے اوسکو شبہہ تھا وقت
شب دریا مین پھکوایا جب اس ظلم و بیداد کی خبر دربار قسطنطنیہ کو پہنچی تو ارکین جنگی نے سلطان سے وزیر کی ظلم و

بیداد کی شکایت کی سلطان نے وزیر مذکور کو معزول کیا اور اوسکا سارا مال جو اس ظلم و بیداد سے جمع ہوا تھا
ضبط کرلیا ترلبش جی علی پاشا حاکم دمشق کو اوسکا قائم مقام کیا اوسنے اپنی خوش تدبیری سے صلح کا سرانجام
کیا اس اثنا مین سفیران ترک نے ملک جرمنی سے مراجعت کی اور سفیر فرانس سے رشوت لیکر جنگ جرمنی
کے قائم کرنیکی ترغیب دی اور کہا کہ ملک جرمنی بہت تباہ ہوگیا ہی اور شہنشاہ جرمنی نے سارا لشکر مقابلہ
فرانس کو روانہ کردیا ہی خزانہ خالی قرض حد سے زیادہ ہی اسلئے صلح کرنے پر آمادہ ہی سوا ے
اسکے آفات سماوی نے ہنگری و جرمنی کو اس درجہ خراب کیا ہی کہ بڑی بڑی شہر مثل بودا اور دوسرے
قلعے اوجاڑ ہین اسکا حال برا ہی نہ حفاظت کو سپاہ نہ رسد بہم پہنچنے کی راہ وزیر نے بہ ترغیب
سفیران مذکور مقابلہ جرمنی کا خیال کیا فوج نیکچری کی بھرتی کی پاشاؤن کے نام حکمنامے روانہ کردئے تاکہ وہ
اپنی اپنی فوجون کو وقت ضرورت تیار رکھنے مین قصور نہو بعد اسکے ایک فوج جرار ماتحت سردار ترک جانب
سرحد ملک ہنگری روانہ کیا اور حکم یہہ کہ سپاہ جرمنی سے جنگ نکرین بلکہ اپنے حدود مملکت کی محافظت مین سرگرم
رہکر دشمن کو غارتگری کرنے نہ دین شہر ہاے ہنگری کو جو علاقہ ترک مین ہین دست برد دشمن سے بچائین وقت
ضرورت مدد پہنچائین سردار موصوف نے تعمیل فرمان مین قصور نکیا افواج جرمنی کو جانب بلگریڈ آنے نہ دیا خان
کریمیہ نے حسب صوابدید سپہ سالار ترک درویش شعبان آغا سردار تاتاریان کو شاہ پولنڈ کے دربار کو
روانہ کیا اس غرض سے کہ فیما بین عثمانیان و اہالیان پولنڈ صلحنامہ تحریر جاے اور اس شرط سے کہ اہالیان
ترک شہر کیمنک معہ صوبجات پادولیا واکرینیا شاہ پولنڈ کو واپس دین اور وہ شہنشاہ جرمنی کی دوستی

سے باز آئے اب دیکھیے کہ اہالیان پولنڈ نے بامید فتح صوبۂ مالدیویا مراسلۂ خانِ مذکور کے جانب توجہ کی قاصد
بے نیل مرام واپس آیا اونہین دنون اہالیان وینیس نے صوبہ موریا کو تمام و کمال فتح کرکے جزیرۂ کنڈیا کے
طرف قدم بڑہایا اور وہان جہازون کے ذریعے فوجین جمع کرلین قلعۂ کانیا پر محاصرہ کیا مگر ترکون نے محافظت
قلعۂ مذکور مین یہہ کچھہ جوانمردی کی کہ سپاہ وینیس محاصرہ سے دست بردار ہوے بعد خونریزی بسیار
پچاس روز کے بعد فرار ہوے سلیمان پاشا حاکم اَزَنَاد نے باغیان مانتی نگرو پر حملہ کرکے شکست دی زَقَہ
اور پانڈ ریزہ نامی مقامون کو لے لیا سلطنت ترک سے شامل کردیا سرعسکر موریا نے ان فتوحات کے
سُننے سے خوش ہوکر اہالیان وینیس پر کئی دفعہ حملہ کیا اور پسپا ہوا اَلِنتِیَہ مین بذریعہ علی بیگ پاشا نے
ہرزوگووِنہ گِرام کووَم کے واپس لینے مین سعی کی مگر کارگر نہوئی اسلئے کہ اہالیان وینس نے اوس فوج
ترک پر جو سرگرم محاصرہ تھے دفعۃً حملہ کرکے پسپا کیا تھا اور اونکے سردار کو قید کرلیا تھا کہتے ہین کہ ١١٠٤ سنہ ہجری
مطابق ١٦٩٣ سنہ عیسوی مین سلطان احمد خان ثانی کو قسطنطنیہ مین دو فرزند توام پیدا ہوے ایک کا نام
بسلامتی تمام سلیم رکھا اور دوسرے کا نام بعین خلت ابراہیم رکھا ترکون نے اس توامیت کو ذریعہ فتح و
نصرت جانا اہتمام جشن ولادت مین خوش و خرم رہے آٹھہ دن تک عشرت توام رہے اثنائے جشن
مین وزیر ترتوننجی علی پاشا نے صلح کے پیغامون کو تازہ کرنے مین کوشش کی مگر شیخ الاسلام کو یہہ بات[له]
پسند نہ آئی اوسکو ملزم ٹھہرایا سلطان نے اوسکو معزول کرکے بایقلی مصطفی پاشا کو وزیر بنایا اوسنے سابق
کے ہنگامون کے فرو کرنے کے لئے چند مفسدون کو قتل کیا اور کتنون کو جلا وطن کرکے قسطنطنیہ کو

[له] [illegible]

امن دیا بعد اوسکے جانب تیاری جنگ توجہ فرمائی اور بعد فراہمی لشکر جب بیرون شہر خیمہ زن ہوا تو شیخ الاسلام
بروصہ مصری افندی نے تین ہزار مجاہدین کو جمع فرمایا اور اونکو لئے ہوے ادریانوپل کو آیا جامع مسجد سلطان سلیم مین
داخل ہوکر پہلے بڑی حدت و شدت سے مناجات کی خطبہ پڑھا اور پھر اون لوگون سے مخاطب ہوکر کہا کہ اہالیان
جرمنی سے جنگ تازہ کی خبر جو آئی اور مین نے اعانت عثمانیان کی تجویز دلین ٹھہرائی تو مجھے الہام ہوا کہ ستر ارکان
سلطنت علی الخصوص وزیر و آغاے فوج ینیچری و دفتر دار و رئیس افندی کی غفلت شعاری نے جرمنیون کو
عثمانیون پر غالب کیا ہی اور جب تک ان کے قتل کی تدبیر کامل نہو گی تو خرابی و تباہی سلطنت عثمانیہ زائل
نہو گی ہنوز یہہ فقرہ پورا ہوا تھا کہ وزیر نے شیخ الاسلام کو بلایا جب وہ آیا تو وزیر نے اوسکو مقید کرکے بروصہ کو
بھجوایا اور آپ بعد چند روز معہ لشکر دریاے ڈانیوب پر پہنچا اور جب والیشیہ سے ہوتا ہوا صوبہ ترانسلوینیا
مین داخل ہوا تو یہہ خبر آئی کہ سپہ سالار جرمنی نے جینہ اور ولّہ گوشوار پر فتح پائی ہی بلگریڈ پر محاصرہ کی تجویز
ٹھہرائی ہی بمجرد سنے اس خبر کے ادہر وزیر نے قصد دشمن کیا اور ادہر سپہ سالار جرمنی نے پہلے دیوار حصار کو نقب زنی و گولہ
رانی سے توڑ کر قلعہ کی فصیلون کو شکستہ کر دیا اور جب لشکر ترکی آپہنچا تو عیسویون نے تاب مقابلہ نہ لاکر
محاصرہ سے ہاتھ اوٹھایا بھاگنے کو قدم بڑہایا وزیر نے بھاگتون کا پیچھا نکیا سلیم گیری خان کو کچھ فوج کے
ساتھ ملک ہنگری کو روانہ کر دیا اور حکم یہہ کہ صوبجات متصل کی تاراجی وقوع مین آئی سپاہ جرمنی کو رسد
پہنچنے نپائے مگر خان مذکور نے تغافل کو کام فرمایا عیسویون نے ایک مقام دشوار مین اوسکو مقید کر لیا سوار دن
کو ہلنے نہ دیا مگر تاتاریون نے بحکم سلیم گیری خان اپنے گھوڑون کو ذبح کرکے دشمنون پر بے باکانہ حملہ جو کیا تو پہلے

جرمنی فوجین پراگندہ دل ہوگئین اور پھر تاتاریون سے مقابل ہوگئین آخر تاتاریونکو عیسویون نے پسپا کیا وزیر
بابیقلی پاشا متصل بلگریڈ عیسویون پر فتحیاب ہوکر ادریانوپل کو واپس آیا اور ایک روز بحسب اتفاق شکار
کو جو نکلا تو سلطان نے دشمنون کے بہکانے پر اوسکو معزول کیا اور علی پاشا سے ترپولی شام کو عہدۂ وزارت
پر مامور کرکے اوس وزیر معزول کو حکومت دمشق پر روانہ کردیا کہتے ہین کہ اندنون اہالیان وینس نے محاصرۂ
شہر سمرنہ کی تجویز کی مگر سفیران انگلنڈ و فرانس و ہالنڈ نے اثنائے راہ مین اون سے ملاقات کرکے
کہا کہ ہمارے متفرق اقوام کی کوٹھیان شہر مذکور مین ہین اور قیمتی اسباب سے معمور اگر اثنائے محاصرہ
مین لٹجائین یا جل جائین تو جوابدہی اوسکی تمھارے ذمے ہوگی اسبات کے سنتے ہی اہالیان وینس نے
قومی بگاڑ سے گھبراکر اپنا راستہ لیا اور صوبۂ دالمیشیہ مین سپاہ وینس نے زیر فرمان سپہ سالار دلفینی
نام مقام سکلت پر محاصرہ کرکے اوسکو اور کلوبگ نامی مقام کو بھی فتح کرلیا سرعسکر سلیمان پاشا حاکم
البنیہ مقام سکلت کی واپس لینے مین کوشش کی مگر شکست ہی نصیب ہوئی سلطان نے اوسوقت پاشائے
موصوف کو اوسکے عہدہ سے معزول کردیا الماس محمد پاشا کو اوسکا عہدہ مرحمت کیا لکھا ہی کہ جب افواج
عثمانی نے یورپ کے ساری حصون مین شکست پر شکست پائی تو اقلیم ایشیا مین امیر محمد نامی شیخ قوم عرب
نے آمادۂ فساد ہوکر ہزارہا عربون کو فراہم کیا اور حجاج پر حملہ کرکے اونکا مال و اسباب لوٹ لیا اور پھر
جب اوسکے ساتھیون نے ترقی پائی تو اوسنے شہر مکہ پر محاصرہ کیا مگر اوسکی عظمت و تقدس سے گھبراکر
چھوڑدیا حاکم شام حسب الحکم سلطان اوسکے مقابلہ کو جو آیا تو شیخ مذکور نے بہ مکر و تزویر اوسپر بھی غلبہ

پایا اس اثنا مین سلطان احمد خان کی قضا آئی تخت سلطنت چھوڑا عنان عزیمت سنہ ۱۱۰۶ ہجری مطابق سنہ ۱۶۹۵ عیسوی مین پچاس سال کی عمر مین جانب گلشن جنان منعطف فرمائی -

فصل بست و سوم در بیان سلطنت سلطان مصطفی خان ثانی

اہل سیر کی تحریر یہی مورخون کی صداقت آمیز تقریر یہی کہ سلطان احمد خان ثانی نے دار فانی سے رحلت اقامت باندھا وزیر علی پاشاے ترپولی شام نے مصطفی فرزند سلطان محمد خان رابع معزول کو تخت سلطنت سے محروم رکھنے کا قصد کیا تھا جسطرح وزیر کپریلی مصطفی پاشا نے بعد انتقال سلطان سلیمان خان ثانی مصطفی خان مذکور کو اپنی سلطنت آبائی سے مایوس کر رکھا تھا مگر ہزینہ دار باشی[۵۱] ناظر آغا نے بہ تعجیل تمام روانہ مجلس ہو کر کیفیت رحلت سلطان احمد خان مصطفی کے گوش گزار کردی اور اوسکو قید سے رہا کر کے عرض کیا کہ حضور جلد قدم رنجہ فرمائین جلوس میمنت مانوس سے تخت عثمانیہ کا پایہ بڑھائین مصطفی نے پہلے آغائے مذکور کا شکریہ بجا لایا اور پھر بے اطلاع وزیر تخت سلطنت پر جلوس فرمایا چالق[۵۲] احمد آغا وچیر اقسی[۵۳] محمد آغا نے بعد ادائے لوازم کورنش نذرین دین اور جب ارکین سلطنت کو سلطان مصطفی کے تسلط کی خبر پہنچی تو سبہون نے حاضر ہو کر بئی تسلیم سر جھکایا وزیر مذکور سخت مایوس ہوا مگر دکھانیکو سب کے ساتھ بخوشی تمام آستان بوس ہوا سلطان مصطفی خان ثانی نے وزیر کی اوس حرکت سے اغماض کیا تدارک و انتقام آیندہ پر موقوف رکھ دیا اوسیکو عہدۂ وزارت پر قائم اور خلعت سے سرفراز کیا مگر حکم کیا کہ امورات سلطنت مین ہشیار رہے مقدمات جنگ مین خبردار رہے جب یہہ ہو چکا تو سلطان نے اپنے

جلوس کے تیسرے روز خود سرکردۂ افواج عثمانی ہوکر اہالیان جرمنی سے جنگ کرنیکی شہرت دی حسب
الحکم سلطانی بڑی بڑی توپون کی تیاری ہونے لگی رسد جنگی فراہم ہوچکا سپاہ مین تنخواہ تقسیم
ہوئی سلطان مصطفیٰ خان ثانی نے اپنے باپ کے وزرا و امرا اور دوسرے سردارون کو جو دور دور کے ملکون
مین اقامت پذیر تھے جمع کرکے خدمات جدید پر مامور کیا اور الماس محمد پاشا کو جو اوسکے باپ کا عزیز
ورفیق تھا صوبہ باسنیا سے بلواکر ایک منصب اعلیٰ سے کامیاب بو فور کیا کہتے ہین کہ جب سب چیزین
مہیا ہوگئین اور ہمراہیون نے جنگ تازہ پر کمرین باندہین تو سلطان نے ابتداے موسم بہار مین لشکر
کو بیرون شہر ادریہ نوپل خیمہ زن ہونیکا حکم دیا اور بعد تین روز کے آپ بھی بہ تبدیل لباس داخل
لشکر ہوا اس غرض سے کہ شریک اہل لشکر ہوجاے لوگ نہ پہچانین اور اس وقت مین اہل لشکر اپنے
اور وزیرو ارکین سلطنت کے حق مین جو کچھ کہتے ہین معلوم ہوجاے بعد اُسکے سارے آلات حرب
کا جایزہ لیا جب توپون کی گاڑہیون پر نظر پڑی اور سب اسباب آہنی مین خلل پایا تو وزیر کو مخطی
ٹھہراکر قتل کرایا الماس محمد پاشا کو خدمت وزارت دی پاشایان کہن سال کو بوجہ حسد سلطان
کی یہہ حرکت بری معلوم ہوئی مگر سلطان مصطفیٰ خان نے کچھ التفات نہ کرکے معہ لشکر کوچ فرمایا اور جب
بعد عبور ڈانیوب متصل بلگریڈ لیپہ و تیتل نامی مقامون پر آیا لشکر کو حملہ کرنے کا حکم کیا اور بعد تسخیر قلعون
کی فصیلون کو منہدم کر دیا اس اثنا مین تاتاریون نے یہہ خبر پہنچائی کہ وترانی سپہ سالار جرمنی صوبہ
ٹرانسلوینیا سے ساٹھ ہزار کی جمعیت کے ساتھ آیا ہی اور فوج شہنشاہ جرمنی سے جو زیر فرمان ہ



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

فریڈرک آگسٹس حاکم سیاکسنی ہی آٹھ گھنٹے کے فاصلے پر اوسنے اپنے لشکر کا پڑا جا یا ہی جمعیت مذکور کو روک
دینے کو محمد بیگ اوغلی حاکم رومیلی نے معہ فوج مسلح پیش قدمی کی اور سلطان نے بھی لشکر کے ساتھ وہی راہ
لی جب سپاہ ترک و جرمنی دوچار ہو گئے تو جمعیت عیسوی عثمانیون سے مستعد پیکار ہو گئی مگر اوغلی مذکور
نے پیش از ورود سلطان آغاز جنگ مناسب نہ جانکر لشکر کو مقابلہ سے روک رکھا اس اثنا مین سلطان
نے اپنی باقی فوج کے ساتھ موقع واردات پر پہنچکر حملے کا حکم دیا عثمانیون نے عیسویون کو چار طرف
سے گھیر لیا اور کئی ساعت تک سخت لڑائی رہی خوب زور آزمائی رہی آخر سردار جرمنی گھائل ہوا
گھوڑے سے گر پڑا لشکر عیسوی بھاگنے پر مائل ہوا فوج جرمنی کے ایک ہزار سوار اور ڈیڑھ ہزار پیدل
روبخاک ہوئی اور ادہر محمد بیگ اوغلی و شاہین محمد پاشا و ابراہیم پاشا معہ چند ترکی ہلاک ہوے
غرض بعد اس فتح نمایان کے سلطان نے معہ لشکر عزم ڈانیوب فرمایا اثنا ے راہ مین لوغش و کرانشیس
نامی مقامون پر قابض و متصرف ہو کر قسطنطنیہ کو واپس آیا کہتے ہین کہ پیٹر اول زار روس ابتداے موسم
خزان مین صوبہ کریمیا کے قلعہ ازاق پر حملہ آور ہوا مگر ناتجربہ کاری سپاہ کے باعث مقابلہ محافظین قلعہ
سے مجبور و مضطر ہوا ایسے ہی ان دنون اہالیان وینس کو بعز ور فتوحات حکومت بحری کا سودا بیحد و
شمار ہوا اور کسی ترکی جنگی جہاز کا دریا مین آنا دشوار ہوا اسلئے باشندگان قسطنطنیہ نے اس امر مین مشورت
کی آخر الامر مصری علی اوغلی نے جو سر عسکر ترک ہو کر مقابلہ افواج وینس کو مقرر ہوا تھا ہمراہ مذدو مارطو
ایک جہازی بیڑا روانہ کیا اور خود بھی مابقی ترکی جہازون کے ساتھ اوسکے پیچھے چل نکلا لکھا ہی کہ جب

مدزومارطوی مذکور مقام قاسو پر پہنچا اہالیان وینس سے دوچار ہوا اور اس جوانمردی سے مقابلہ کیا کہ
دشمنون کا پانی اُتار امعاملہ بحری سے بیڑا پار ہوا دشمنون کے دو جہازون کو گرفتار کیا اور مابقی کو بندگاہ
سے بھگا کر شہر مذکور کو مسخر کر لیا بھاگتون کا پیچھا کیا دشمنان روپوش کو کھینچ کھینچ کر قتل کر دیا گو سپاہ وینس
نے بخیال رفع بدنامی بار ثانی متصل مقام ارگاس ترکون پر چڑھائی کی چار سو ترکون کا سر کاٹا مگر اس شکست
سے نہ ترک کا کچھ نقصان ہونے پایا نہ اونکی ترقی مین قصور آیا سلطان مصطفیٰ خان ثانی نے ان فتوحات
کو دلیل ترقی سلطنت جان کر بعد ورود شہر ادریہ نوپل مین جشن شاہانہ منعقد کیا اور مدزومارطوی
مذکور کو خدمت امیر البحری پر مامور کر دیا اور جنہون نے اس لڑائی مین دلیری دکھلائے تھے اونہین عنایت
سلطانی سے مشرف و ممتاز کیا عہدہائے جلیلہ سے سرفراز کیا بعد اوسکے ایک فوج کثیر کی فراہمی کے
لئے اپنی ساری مملکت مین منادی پھرائی اور آپ بنفس نفیس اہتمام اسباب جنگ مین سرگرم رہا اور
جب شہر تمشوور پر ۱۱۰۸ھ ہجری مطابق ۱۶۹۶ء عیسوی مین فریڈرک اگسٹس سرگروہ افواج جرمنی کے محاصرے
کی خبر آئی تو معہ فوج جرار ڈانیوب عبور کر کے قدم آگے بڑھایا قصد یہ کہ شہر مذکور کو مدد پہنچائی یا فوج جرمنی
کے مقابل ہوجاے کہتے ہین کہ بمجرد ورود لشکر سلطانی اہالیان جرمنی نے محاصرے سے ہاتھ اٹھایا
شہر سے آٹھ ساعت راہ کے فاصلے پر اپنے لشکر کا پرا جمایا مقابلہ ترک پر کمر ہمت چست باندھی فوج ترکی
بھی سر غنیم پر یون آئی جیسی آندھی سلطان نے حسب صلاح دید تحملی ایک وسیع و عریض خندق کھدوائی
اور محافظت لشکر کے لئے ایک مٹی کی دیوار بنائی دوسرے روز صبح غنیم نے دیوار حصار لشکر ترک پر تین حملے

مرتبہ گولہ رانی کی اور بڑے زور و شور سے حملہ کیا مگر ینگچریون اور مصریون نے دشمنون کو مغلوب
و پسپا کر دیا اس جنگ مین اکثر ترکون نے جان گنوائی چنانچہ مصطفی پاشا حاکم مشہور و برادر وزیر اور
دوسرے ترکی سردارون نے شہادت پائی اسمین جان سوبیسکی شاہ پولنڈ بیمار ہوا مدت دراز تک
مبتلائے مرض رہا آخر ماہ ذی القعدہ سنہ ۱۲۰۷ ہجری کی سترہوین مطابق جون سنہ ۱۶۹۶ عیسوی کو
زندگی سے دست بردار ہوا اہالیان پولنڈ محو سوز و ساز ہی مقابلۂ ترک سے باز رہے کیونکہ
ہنوز اُنہون نے کسیکو اپنا بادشاہ نہ بنایا تھا اور بوجہ عدم تقرر بادشاہ لشکر بھی جمع نہوا تھا اس
اثنا مین پیٹر زار روس نے ملک جرمنی سے چند سپاہ کار آزمودہ کو طلب کرکے ایک بڑی
باقاعدہ فوج کے ساتھ قلعہ ازاق کی راہ لی تاتاریون پر مردانہ حملہ کیا ماہ ذیحجہ کی اٹھارہوین کو قلعہ
مذکور چھین لیا محافظین لطق واقع محاذی قلعہ مسطور نے بھی زار سے مصالحت کرکے اپنا قلعہ
تحویل کر دیا سلطان مصطفی نے بوجہ تبدیل موسم جنگ ادریہ نوپل مین پہنچکر اپنی فوجین متفرق
مقامون پر روانہ کر دین اور آپ بکر و فر خسروانہ کئی قیدیون اور چوبیس ضرب توپ کے ساتھ
جو اہالیان جرمنی سے چھینی گئین تھین قسطنطنیہ مین داخل ہوا تیسرے روز حسب دستور سلاطین ترک
گنبد مطہر ابی ایوب انصاری کو بنا بر زیارت آیا شیخ الاسلام نے کمر مین شمشیر باندھ دی اور بعد
اوسکے اہالیان وینس و روس سے لڑنے کو چھتیس جنگی جہازون کی تیاری کا حکم صادر فرمایا کہتے
ہین کہ جب ادریہ نوپل مین فوج کثیر جمع ہو چکی تو فیمابین شاہ فرانس و شہنشاہ جرمنی صلح نامہ ٹھہر نیکی

خبر پہنچی بنظر اسکے سفیران ہالنڈ و انگلنڈ نے سلطان سے بھی صلح کر لینے کو بہت کچھ کہا مگر سلطان
نے نہ مانا فرانس کے معاونت نکرنیکی بھی کچھ پروانہ کی اور موسم بہار مین قسطنطنیہ سے کوچ فرمایا
شہر ادریانوپل سے ہوتے ہوے ایک لاکھ پینتیس ہزار کی فوج کے ساتھ بلگریڈ کو آیا اور ادہر
چھیالیس ہزار سپاہ زیر فرمان یوجین حاکم سیوائی ترکونکی مقابلہ کو موجود مگر حکم یہہ کہ بلا ضرورت
ترکون پر حملہ نکرین پیٹر وار دین اور ہنگری کے قلعون کے جو دریاے ڈانیوب پر واقع ہین محافظ رہین
وزیر اور دوسرے ارکین سلطنت نے بحضور سلطانی اس امر مین مشورت کی مگر تکلی نے یہہ کہا کہ سپہ
سالار افواج جرمنی صوبۂ ترانسلوینیا سے لشکر محافظین کو بلا یا ہی اب وہان کے شہرون کی
حفاظت کو کوئی نہین رہا ہی بہتر ہی کہ تغافل نکرین پہلے صوبۂ مذکور ہی کو فتح کرلین سلطان نے تکلی کی
راے کو پسند کیا اور فوج کو جانب تمسوار کوچ کرنیکا حکم دیا جب دوسرے روز عین راہ مین جانب
پیٹر روانگی غنیم کی خبر پہنچی تو وزیر نے عرض کیا کہ جب تک فوج عثمانی مقابل غنیم نہ ہو جائیگی اور
دشمنون کی جمعیت شکست نہ کھائیگی تو ترکون کا آگے بڑہنا بیجا ہی سواے محنت شاقہ کے
اور حاصل کیا ہی سلطان نے راے وزیر پسند فرمائی معہ فوج بری جانب پیٹر کوچ کیا اور جو
فوج بحری کہ ڈانیوب پر موجود تھے اوسکو نہر تیسکس تک جانیکا حکم دیا جب جرمنی فوج مین خبر
آمد لشکر ترک آئی تو اوسنے نہر مذکور کے کنارون کے استحکام مین ہمت بڑہائی جب لشکر سلطانی
قریب پہنچ ہی گیا تو سلطان نے پاشاؤن یعنے امرا کو بلایا اور کشتیون کے ذریعے عبور نہر مذکور کا حکم

سناکر سپاہ سے فرمایا کہ جو کوئی دشمن کے کسی سپاہی کو ہلاک کریگا یا پکڑ لائیگا معقول انعام پائیگا کہتے
ہین کہ لشکر ترکی نے دشمنون پر بڑی چستی سے حملہ کیا پہلے تو ترکون ہی نے ہزیمت اوٹھائی مگر
بیاوری طالع فوج بحری آجوگئی تو عثمانیون نے جزایر واقع نہر مذکور پر قابض و متصرف ہوکر دشمن
کی فصیلون پر چڑہائی کی فوج مخالف پسپا ہوگئی بعد اوسکے جوصلے کیطرح ترکون کا قدم بڑہا پٹیروارڈین
تک کوئی مُنہہ نہ چڑہا پھر تو عثمانیون نے بعبور ڈانیوب محاصرہ شہر مذکور کی تجویز کی چونکہ دشمنون
نے پل ڈانیوب کی راہ بند کردی تھی اسلئے ترکون نے ایک نیا پل تیار کیا مگر عیسویون نے گولہ
رانی سے پل جدید کو شکستہ کردیا اس اثنا مین یوجین مذکور کا جسنے ترکون کی خبر آمد سنکر سگدین
سے بغرض اعانت پٹیروارڈین کی راہ لی تھی اوس پل کے طرف گذر ہوا شاہ بازگیری سلطان
سرکردۂ تاتاریان سلیم گری خان سدراہ دشمن بکمال شورو شر ہوا دوسرے روز یعنے جماوی الاول
۱۱۰۸ ہجری کی پانچوین کو سلطان نے قصد سگدین فرمایا قلعہ زنتا واقعہ نہر تبشکس پر بتعجیل تمام
آیا یوجین سپہ سالار جرمنی نے رسالہ سواران ہنگری کو ترکون کے روکنے کے لئے روانہ کیا
اوس رسالے نے جعفر پاشا اور اوسکے ماتحت کی جمعیت کو شبخون مار کر قتل کردیا وزیر نے اس
خبر کے سنتے ہی مخبر کو ہلاک کیا اس غرض سے کہ اگر لشکریان سن پائینگے تو ضرور ہراسان ہوجائنگے
اس عرصے مین لشکر جرمنی نے ترکون کے قریب پہنچکر حملہ کیا آخر پسپا ہوا پھر بار ثانی دونون لشکر کا
مقابلہ ہوا ترکون نے گولہ رانی مین قصور نکیا اور سپاہ جرمنی نے بھی خوب آتش برسائی اسقدر جنگ

مین ترکون کا کچھہ نقصان جو ہوا تو ینگچریون نے وزیر اور پاشاؤن کو قتل کر کے میدان کارزار مین قدم جمایا گو ترکون نے اس جنگ مین جوانمردی کی داد دی مگر کچھہ فائدہ نہوا بہت سے عثمانی ہلاک ہوے اور چھبے ہزار لشکریان جرمنی آلودۂ خون و خاک ہوے سلطان مصطفی جو اوسوقت حالت جنگ بچشم خود معاینہ کرتا تھا گھبرا یا بہت مغموم و محزون ہو کر وقت شب لشکر سے تن تنہا تمشوار کو چلا آیا جب ترکون نے سلطان کو لشکر مین نپایا تو دشمنون کے ہاتھون اسیر ہو جانیکا خیال آیا تین روز تک لشکر ترک حیران و نہایت پریشان رہا اس اثنا مین سلطان معہ جمعیت قلیل داخل تمشوار جو ہوا تو لشکریون مین جان آئی ترکون نے توانائی پائی بعد اوسکے سلطان معہ لشکر جانب بلگریڈ گرم سفر ہوا اثناے راہ مین مقام علی بونار پر حسین پاشا حاکم بلگریڈ شریک لشکر ہوا جب کسی پاشا کو قابل وزارت نپایا تو سلطان نے حاکم مذکور ہی کو اس عہدۂ جلیلہ سے سرفراز فرمایا کچھہ دن بلگریڈ مین رہا اور آخر ماہ جمادی الاول ۱۱۰۹؁ ہجری مطابق ۱۶۹۸؁ عیسوی مین عزم اوریانوپل کیا افواج جرمنی نے محاصرۂ تمشوار و بلگریڈ مین جرءت نکی مگر باسنیا ہوتے ہوے دوبا اور ماغلا نامی مقامون کو مسخر کر لیا فوج ترکی نے جو محافظت صوبۂ مذکور پر متعین تھی وقتبان مصطفی پاشا مقیم شہر بعلکی کو اپنا سرکردہ مقرر کیا اور نہایت دلیری سے مقابل غنیم ہو کر چوبیس قلعون کو اونسے چھین لیا کہتے ہین کہ او نہین دنون روسی ازاق و لطیق نامی مقامون کو جدید تیاریون سے مستحکم بناتے تھے طرفہ حال تھا بناے جنگ تازہ کا خیال تھا جانتسوبیسکی شاہ پولنڈ نے قضا کی تو فریڈرک آگسٹس والی سیاکسنی پولنڈ کا مالک تاج و

تخت ہوا بعد تہیہ اسباب جنگ مستعد فساد وہ تیرہ بخت ہوا اُنہین دنون اہالیان وینس نے بھی ایک
جہازی بیڑا بحر روم مین روانہ کردیا تھا محمد بیگ نامی سردار ترک نے سرکردہ فوج بحری ہوکر
فتح جزیرہ تیناس کا عزم کیا تھا مگر بارتالومیومارو نے اوسکو جزیرہ مذکور پر قابض و متصرف ہونے
نہ دیا اہالیان وینس نے دریر یا پر ترکون سے کچھہ مقابلہ بھی کیا غارتگران دریائی کے تین جہاز ترکون
کے ہاتھہ آئے محمد بیگ مذکور نے وہ تینون جہاز قسطنطنیہ کو بھجوائی اس اثنا مین سلطان مصطفی نے
قسطنطنیہ کو آکر جنگی تیاریان شروع کین مگر شہنشاہ جرمنی کی ہزیمت نہ اُٹھانے سے کشیدہ خاطر
رہا اندیشہ ناکامیابی سے مضطر رہا گو سلطان و شہنشاہ جرمنی دونون کو صلح کر لینے کا خیال
تھا لیکن حمیت کے مانع ہونے سے درپیش عزم جدال تھا ایسے مین سفیران انگلنڈ و ہالنڈ نے بنا برصلح
سلسلہ جنبانی جو کی تو سلطان نے ۱۱۰۹ھ ہجری مطابق ۱۶۹۸ء عیسوی مین قسطنطنیہ سے ادریا نوپل
کی راہ لی اور غرۂ ذیحجہ کو وزیر نے حسب الحکم سلطانی قصد بلگریڈ کیا اور قصد یہہ کہ غنیم کا سد راہ ہوا اور
اپنے حدود کی محافظت خاطر خواہ ہو آخر کار ہر کار تو وزیر رومی محمد رئیس افندی اور ایک عیسوی نے
جسکو پیشگاہ سلطانی سے محرم اسرار کا خطاب ملا تھا سفیران شہنشاہ جرمنی و زار روس و شاہ پولنڈ
و اہالیان وینس وغیرہ سے بعد رد و قدح بسیار ماہ رجب ۱۱۱۰ھ ہجری کی چھبیسوین مطابق جنوری
۱۶۹۹ء عیسوی کی پندرہوین کو دو سوباون سال کے وعدے سے صلحنامہ ٹھہرایا جب کچھہ ہو چکا
سلطان نے ترکی فوجین متفرق مقامون پر روانہ کردین اور آپ قسطنطنیہ کو واپس آیا چندے متوجہ

انتظام امور مملکت رہا اور جب خیال آسایش نے بیش قدمی کی تو عازم خارشترن ہوکر مائل وسیر شکار
بے قال وقیل ہوا اہتمام سلطنت کا وزیر کفیل ہوا باشندگان شہر نے سلطان کی بے پروائی پر زبان
طعن دراز کی جابجا آرام طلبی سلطان کی گفتگو ہونے لگی جب سلطان کے گوش گزار ہوے تو بڑہی
رعایا سے گھبرایا اور یانوپل کو واپس آیا اراکین سلطنت نے شرف ملازمت پایا دربار کا ٹھاٹھہ بندہا
ماہ رجب ۱۱۸۱ہجری مطابق ڈسمبر ۱۷۶۷ عیسوی کو تاتاریون نے سلطان مصطفیٰ کو بذریعہ مراسلہ
معلوم کرایا کہ زار روس نے بہ ترک لباس وعادت وامور مذہبی اہالیان جرمنی کی تقلید اختیار کی
ہی اور ایک بڑی جمعیت روسی کی بقاعدۂ سپاہ جرمنی خلاف صلحنامہ کارلووز تربیت ہورہی ہی تاگنیس
وبار ستنیس اور دوسرے شہرون پر روسی قلعے بناتے ہین شہروں کی بنا ڈالی جاتی ہی ان حرکات
سے آثار قیام صلح نظر نہین آتے ہین پس سلطان کو چاہئے کہ ہشیار رہے دشمن سے خبردار رہے اگر روسی
میرے ملک پر یورش کو آئینگے تو ترک وقت ضرورت مجھے مدد نہ پہنچا ئینگے بہتر ہی کہ ابھی سے
صلح کا استقرار ہو یا جنگ کا اشتہار تا دشمن کو اپنے مافی الضمیر کے اہتمام کا قابو نہ ملے اگر سلطان کو
اس کیفیت کی صداقت مین کلام ہو تو کسی سردار ترک کو بتاکید روانہ فرمائین کہ ہر ایک چیز بچشم خود
دیکھکر حضور مین عرض پرداز ہو الحاصل سلطان نے ایک سردار ترک کو جو ہمشیرزادۂ وزیر تھا بہ
تاکید روانہ کیا کہ ہر ایک چیز کی حقیقت پوست کندہ گزارش کرے وزیر نے اس حکم کے سنتے ہی
سردار مذکور سے خفیہ کہدیا کہ بعد معاودت پہلے مجھہ تک آنا اور جب مین ساری کیفیت سن لون تو پھر

سلطان کو سنانا سردار مذکور نے حسب الحکم سلطانی موقع پر پہنچکر ہر ایک چیز کو برای العین مشاہدہ کیا
اور جب مراجعت کی وزیر سے ساری حقیقت بیان کردی اور اوسکے کہنے سے سلطان کو غیر واقعی حال سنایا سلطان
نے خان تاتاریان پر اس مخبر کے بھروسے غیر واقعی خبرین لکھنے کا الزام لگایا خان مذکور نے عرض
کی کہ حضور سردار مزبور کو پہلے ڈرائین اور پھر کیفیت واقعی دریافت فرمائین سلطان نے جب اوسیطرح دریافت
کیا سردار مذکور نے وزیر کا اغوا اور اپنا مشاہدہ صاف صاف بیان کردیا سردار مذکور بعوض
اس جرم کے شہر بدر ہو کر مبتلاے رنج ومحن ہوا وزیر بھی جلاوطن ہوا چالیس دن تک خدمت وزارت
خلاف عادت خالی رہی آخر دلتبان مصطفی پاشا حاکم بابل جسنے عربون سے لڑکر داد جوانمردی
دی تھی حسب الحکم سلطانی وزیر ہوا اور شہر بابل سے اوسکے آنے تک سلحدار حسن پاشا نیابۃً امورات
وزارت کا متکفل ناگزیر ہوا جب وزیر جدید مصطفی پاشاے موصوف آیا مامور بکار ہوا اور اون عثمانی
قلعون کی جو پیش از جنگ جرمنی ترکون کے قبضۂ اقتدار مین تھے فہرست دیکھی تو قلعی کھل گئی یعنے
بسبب استقرار صلحنامۂ حال کئی قلعے ہاتھ سے جاچکے تھے پھر تو وزیر جدید طیش مین آیا اور اون
لوگون کو جو استقرار صلح مین شریک رہے ملزم ٹھہرایا اہالیان پولنڈ سے جنگ کی ٹھہرائی اور جب
منجانب خود عہد شکنی پسند نہ آئی تو اپنے کو سفیران عثمانی کے قتل پر آمادہ کیا اور بجرم فتواے تقرر
صلح مفتی کی خونریزی کا ارادہ کیا اور اپنے ایک خدمتگار کو جتایا کہ مین مفتی کو بتقریب دعوت بلاتا
ہون جب وہ آجاے اور ہاتھ دہونے لگے تو دم نہ لیتا معًا پھانسی سے اوسکا گلا

گھونٹ دینا یہہ کیفیت مفتی کے گوش زد جو ہوئی تو گھبرا یا رات بھر چین نہ آیا دوسرے روز حضور سلطانی

مین حاضر ہو کر وزیر کی چغلی کھائی کہ اوسنے تباہئ سلطنت عثمانیہ کی تجویز کی ہی اور حضور کے معزولی

کی تدبیر ہو چکی ہی سلطان کو مفتی کا کہنا باور ہوا وزیر کو بلا یا حقیقت پوچھی جب اوسنے انکار کیا سلطان

نے مفتی کے کہنے پر وزیر کو مفت قتل کر دیا مفتی کا کیا بگڑا یہہ تو مفتی تھا ہی اور مفت را چہ گفت الحاصل بعد

اوسکے رومی محمد رئیس افندی کو وزیر بنایا جب خبر قتل وزیر عام ہوئی تو علما و سپاہ و باشندگان شہر

نے بیدل ہو کر فساد مچایا شہر قسطنطنیہ دار الفتن ہوا شہر کے دروازے بند ہو گئے ہر بشر مبتلائے محن ہوا

سلطان مصطفی گھبرایا مصطفی افندی کو بسبیل سفارت دریافت سبب فساد کے لئے قسطنطنیہ کو بھجوایا

جب افندی موصوف اوریا نوپل سے در شہر پناہ تک پہنچا مفسدون نے اوسے جاسوس جانکر گھوڑے

سے اوتار احاطہ خواہ مارا سارے جسم مین کوئی چیز سالم نرہی بلکہ جان تک آدہی ہو گئی جب اسکا یہہ

حال کیا قسطنطنیہ سے اوریا نوپل کا خیال کیا پھر تو وہان پہنچکر سلطان سے عرض کی کہ ہمین حضور سے جنگ

کرنی نامنظور ہی بلکہ بدخواہان ارکین سلطنت کی خبر لینی ضرور ہی سلطان نے بمجرد معلوم ہونے اس کیفیت کے

ساری فوجین زیر فرمان وزیر رومی محمد پاشا دین اور خود بھی آمادہ پیکار ہوا باغیون سے لڑنیکو تیار ہوا

اوسوقت نقیب افندی جو بجاے شیخ الاسلام مقرر ہو تھا زمرۂ باغی سے جدا ہوا قرآن شریف دکھلا کر

لشکر سلطانی سے یون گویا ہوا کہ ہم اور تم برادران دینی و خونی ہین اور ایک ہی مملکت کی رعایا اور

ہمین یہہ منظور نہین کہ خلاف کلام الٰہی عمل پیرائی کرین اور ساری مملکت عثمانیہ کو زیر و زبر کردین بلکہ بہشتِ نہادی

خاطر یہہ ہی کہ بیدینون کا خون بہا دین شرع شریف کے محقر جاننے والون کو ٹھکانے لگا دین کہتے ہین

کہ نقیب مذکور کی تقریر کارگر ہوگئی سپاہ سلطانی وزیر سے روگردان ہوکر باغیون سے شامل ہونیکو حاضر

ہوگئے **شریف** بیدلی کا طرفہ سامان ہوگیا ؛ دوست بھی اب دشمن جان ہوگیا ؛ لیجئے وزیر سے

کچھہ بن نہ آئی تو بہ تبدیل لباس قسطنطنیہ کو پہنچکر قصبہ ایوب مین اپنی جان بچائی اسوقت باغیون نے

احمد برادر سلطان مصطفی کو قید خانہ سے تخت سلطنت پر بٹھلانے کو بلایا پھر تو سلطان مصطفی بکمال

مجبوری راضی برضا ہوکر آپ ہی احمد کے نزدیک آیا سینہ و دل کو کدورت سے صاف کیا گلوگیر

ہوا اور احمد کی سلطانی کا اعتراف کیا مگر وقت رخصت یہہ کہا کہ بھائی جسطرح مینے اپنی عہد سلطنت مین

تجھکو آزاد و خود مختار رکھا تھا اب امیدوار ہون کہ مین بھی تیری ایام خلافت مین اسیطرح آزاد رہون خود مختاری

سے شاد رہون اور اسکا بھی خیال رہے کہ تیرا جلوس اس تخت پر بمقتضائے انصاف واجبی ہی کیونکہ تیری ہی باپ

بھائی نے اس سریر سلطنت کو زینت دی ہی مگر چاہیئے کہ جن باغیون نے مجھے کانٹون مین پھنسایا ہی اپنی باد

خزان قہر سے انکا بھی براحال کیجیو برگ خزان زدہ یا خار سر آزار کی طرح پامال کیجیو ورنہ یہہ کبھی نہ کبھی ایک نیا

گل کھلائینگے تجھکو بھی مجھہ سا ضرور بنائینگے الحاصل سلطان مصطفی خان نے یہہ کہکر جسمین سلطان احمد مقید تھا

اوسی محبس کی راہ لی چھے مہینے تک اسی رنج و الم مین بیمار رہکر آخر جان شیرین جان آفرین کے نذر کردی کہتے

ہین کہ یہہ سلطان نہایت حلیم تھا اور بہت عاقل و فہیم تھا نفس کشی و پرہیزگاری مین یگانہ تھا گھوڑے کی سواری

مین یکتا تیر اندازی مین بے خطا انتظام امور مملکت مین بے نظیر زمانہ تھا۔

فصل بست و چہارم در بیان سلطنت سلطان الغازی احمد خان ثالث

تشریف مچا ہی چارسو شہر کہ یہہ مجموعہ عالم ہی ۞ شش و پنج نہین کچھہ عہد احمد خان ثالث مین ۞ لیجئے کہ ادہر سنہ ۱۱۱۵ ہجری مین مطابق سنہ ۱۷۰۳ عیسوی مین سلطان مصطفی معزول ہوا اور ادہر سلطان احمد خان ثالث نے بدستگیری طالع تیس سال کی عمر مین تخت سلطنت پر قدم بصد افتخار رکھا وزیر احمد پاشا و فراری حسن پاشا آغاے فوج ینیچری و چالی احمد پاشا اور دوسرے باغی سردارون کو انہین کے عہدون پر قایم و برقرار رکھا مورخون نے لکھا ہی کہ سنہ ۱۱۳۲ ہجری مطابق سنہ ۱۷۲۰ عیسوی مین فیمابین زار روس و سلطان سات مہینون کی رد و قدح مین ایک صلحنامہ بموجب قلمہاے مندرجۂ ذیل قرار پایا اور حسب روانی قلم اول تیس سال تک اتحاد باہمی مین کچھہ فرق نہ آیا - قلم دوم مین قلعجات طوغان و غازی کرمان و شاہم کرمان و نالط کرمان کو جن پر روسیون نے فتح پائی تھی ڈہا کر برابر خاک کر دینے کی شرط ٹھہرائی تھی قلم پنجم درمیان پریکاپ و ازاف بنا بر سرحد ترک و روس ۳۶ میل تک ایک میدان وسیع کے مقرر کرنے پر شامل تھا قلم ششم مین تاتاری و روسی محاصل غواصی و شکار و شہد و ہیزم و نمک کے حقوق کو برابر رکھنے کا حال داخل تھا قلم ہفتم کا نوشتہ شہر ازاف واقع نہر کوبن پر روسیون کے قابض و متصرف ہونے کو گویا تقدیر کا لکھا تھا اور انکو نوغی تاتاری و قوم چرقاس سے تصدیق ہونے پر حرف حرف گواہی دے رہا تھا - قلم ہشتم نے تاتاریان کریمیہ کو روسیون کے صوبون مین غارتگری کرنے سے روک رکھا تھا قلم نہم نے قیدیان طرفین کی واپسی کا رنگ جمایا تھا قلم دہم مین آزادی و خود مختاری تجارت کا حال تھا - قلم دوازدہم مین زایران بیت المقدس کو کیسطرح



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

کا ہرج و مرج ہونیکا قیل و قال تھا قلم سیز دہم مین وکیلون اور مترجمون کے حقوق رقم تھے قلم چار دہم مین قلعہ ہاے مسطور سبق کے استحکام و استواری کو ایلچیون کی روانگی کے قصے حوالۂ قلم تھے یہہ تو ہوا اب سننے کہ جن دنون منجانب شاہ انگلنڈ ایک ایلچی قسطنطنیہ کو آیا اوسنے بحر بوکسین کے طرف شمال فیما بین افواج ترک و روس فساد کا لگا لگا یا تھا ترکون نے دستبرد روس سے اپنی سلطنت کے بچانے مین کوشش کی اور مشرق حد اخیر کریمیہ پر ایک قلعہ تازہ کی تعمیر ہونے لگی اور اوسکا نام اینکیل رکھا غرض یہی کہ بحر ازاف پر زار کے جنگی جہاز دوکے جائین اور نہر کوچ کی راہ اپنی ہی ہاتھ رہی دشمنان بد باطن اس راہ سے بد راہی پر نہ آئین کہتے ہین کہ ترکون نے اس قلعہ کے دمدمون کی سطح کو سطح دریا کے برابر رکھا تھا مطلب یہہ کہ وقت عبور اس راہ سے غنیم کے جہازون کا پانی اتر جاے گولہ رانی سے پارہ پارہ کردین کوئی سلامت رہنے نپائے اودہر روسیون نے بھی استواری شہر ازاف پر کمر باندہی اور ایک جدید قلعہ تنغان پر بنایا مقام کمینکا واقع ساحل دریای نیپر کے قدیم فصیلون کی تعمیر کا خیال آیا سلطان احمد خان ثالث نے پہلے پیٹر یعنے زار روس کو بذریعہ مراسلہ اطلاع دی کہ ملک روس کے جنوبی صوبون مین خوفناک تیاریان ہو رہی ہین اہتمام کمال ہی اب عثمانیون سے روسیون کی دوستی کا اعتماد محال ہی چونکہ احمد خان ثانی کے مزاج مین شجاعت و دلیری نہ تھی اور اوسکے اوایل حکمرانی مین سارا ملک بسبب فتنہ و فساد اندرونی خستہ و خراب تھا اس لئے اس سلطان نے اپنے ہمسائیون کے ساتھ معرکہ ارائی نہ کی اونہین دنون روس نے بھی سویڈن سے لڑ جھگڑ کر ترکون کے مقابلہ کا خیال کیا تھا مگر نظر برین صلح جو فیما بین ان دونون کے سنہ ۱۷۰۵ع

مین ہوئی تھی دولت علیہ زار روس کی حرکتون پر بہوشیاری تمام نگران رہتی تھی ترکی جہازون کا ایک

بیڑا محافظ بحر اسود تھا اور روسیون کو بھی اپنے جدید قلعے واقع ساحل دریا کی حراست کا خیال از حد

تھا مقامات کرچ پر ایک جدید قلعہ کی تعمیر ترکون کی مدنظر رہی اس اثنا مین فیما بین چارلس دوازدہم و

زار روس ایک سخت لڑائی جو ہوئی تو سلاطین یورپ گھبرائے مگر اہالیان قسطنطنیہ نے زار روس کے

حملہ خوفناک کو بڑی سرگرمی سے معاینہ کیا جب سپاہ سویڈن نے زار روس کے اس سائے کو ترکون

کے سر سے دفع کر دیا تو عثمانیون نے سپاہ سویڈن کی نہایت قدردانی کی اور اون پر بڑی مہربانی

کی حاکم اکرا کو علاقۂ ترک نے لشکر چارلس مقیم تھارن مین اپنا ایلچی اس غرض سے روانہ کیا کہ برخلاف

روس اسی سے سلسلہ اتحاد مستحکم ہو اور جب حاکم مذکور اکرین مین آیا تو یہہ خبر آئی کہ خان کریمیہ آتا ہی

اور تاتاریون کی فوج اسکی اعانت و حمایت کے لئے لاتا ہی جب چارلس نے مقام پلیتوا پر شکست فاش

پاکر مملکت ترک مین پناہ لی سلطان نے بعزت تمام اوس سے ملاقات کی اور اوسکی مہمانداری بھی نہایت

تزک و تشین سے ہوئی مگر اوسنے چارلس مذکور کو امن دیکر اوسکے ملک کو روانہ کرنیکا قصد نہ فرمایا کیونکہ

مخالفت صلحنامہ روس کا خیال آیا اور زار روس نے بھی سلطنت عثمانیہ مین چارلس کے پناہ نہ دینے کے لئے

بذریعۂ مراسلہ سلطان کو معلوم کرا دیا مگر سلطان نے قبول نفرمایا چارلس نے پہلے

اکرا کو مین جان بچائی اور وہان سے اوس بندر کے طرف جہان ترکون کی کچھ فوج اوسکے حراست کے لئے فراہم

تھی توجہ فرمائی پھر تو دفعۃً روسی سرحد ترک مین داخل ہو گئے اور سپاہ سویڈن کو متصل مقام زارنو وکزہ

اسیر کرکے اپنے ہی ملک کے طرف مائل ہو گئے اہالیان قسطنطنیہ نے اپنی مملکت کے سرحد پر اس ظلم کے ہونے
سے عزم جنگ کیا مگر تولسکائی نام ایک ایلچی روس نے بدقت تمام ترکون کو روکدیا چارلس مذکور نے سلطان
سے تیس ہزار سپاہ اور بیس ہزار نیکچریون کی درخواست کی مطلب یہہ کہ اُنہین کے ہمراہ پولنڈ سے ہوتے
ہوے اپنے ملک کو پہنچ جاؤن دشمن کے پیچ مین نہ آؤن مگر وزیراعظم شولی علی نے سلطان کو منع کردیا
اور یہہ عرض کیا کہ ہمراہ چارلس اسقدر فوج کثیر کی روانگی سے دل تنگ ہی کیونکہ بوجہ اسیکے پولنڈ و روس سے
ضرور اندیشہ جنگ ہی کہتے ہین کہ وزیر مذکور نے ارکین سلطنت کو فراہم کرکے مشورہ کیا اور کہا کہ ہماری مملکت
مین جنگ سابق سے کیا کچھ خرابی نہ آئی اور اب یقین ہی کہ اگر اس طرح کی اعانت ہوگی تو بڑی قباحت
ہوگی سلطانہ زوجہ سلطان احمد خان نے جو چارلس مذکور کی شجاعت وبہادری کی بڑی تعریف کیا کرتی تھی
اپنے شوہر سے چارلس کی سفارش کی اور ایک روز اپنے فرزند سے کہا کہ چارلس شیر ہی اور ریچ زار
ہی تیرے باپ کو معاونت شیر مین مخالفت خرس کیونکر ناگوار ہی حاصل کلام سنہ ۱۱۲۱ ہجری مطابق سنہ ۹ع
مین تمام ارکین سلطنت نے اتفاق کیا اور اوس صلحنامہ کو جو عہد سلطنت مصطفی خان ثانی مین ٹھہرا تھا بار ثانی
تازہ کرکے اور ایک قلم اضافہ کردیا جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ چارلس جس راہ سے چاہے اپنے ملک کو بیروک
ٹوک چلا جاے کوئی مزاحم ہونے نپاے جب سارا بندوبست ہوچکا سلطان نے یہہ حال چارلس کو بذریعہ
خط معلوم کرایا اور اخراجات سفر کے لئے کچھ مبلغ اور چند نایاب گھوڑون کے ساتھ رخصت کا پیام بھیجوایا چارلس
نے با این ملک ترک کو ترک نکیا سلطان نے چارلس کی اس حرکت سے اپنے وزیر پہ برہم ہوکر خدمت وزارت

سے معزول کردیا اور نوعومن کیریلی پسر وزیر اعظم سابق کو خدمت وزارت عطا ہوئی اوسنے بمشورت
اراکین سلطنت چارلس کے ساتھہ کچھہ فوج دیکر رخصت کردی اس اثنا مین اہالیان صوبجات سرحدات
ترک و روس نے دربار سلطانی مین ظلم و تعدی روس کی فریاد کی سفیران چارلس مذکور نے جو اوس وقت
دربار قسطنطنیہ مین موجود تھے سلطان احمد خان کو روس سے لڑنیکی ترغیب دی اور خان کریمیہ نے
بھی کہتے ہین کہ جزیرہ کریمیا اور اوسکے صوبجات متصل کے باشندے زار کی جنگی تیاریون سے بہت
ہراسان ہوے چنانچہ روسیون نے متصل کمینسکا چند مقامون کو مستحکم کیا اور رسد بھی فراہم کرلیا اور
مقام سامانچی پر جہان سامارا اور نیپر نہرین ملتی ہین ایک چھوٹا سا قلعہ باندہا اور بھی ایک قلعہ تیغان
پر تیار کیا شہر ازاف اور بند تیغان کو استوار کیا جب یہہ ہوچکا وہان ایک فوج بحری مقرر کی اسلئے
خان کریمیہ نے گھبراکر سلطان کو ان کیفیتون سے اطلاع دی وکیل چارلس نے جو وہان حاضر تھا یہہ معلوم
کرایا کہ زار روس متوجہ کریمیا ہی اور جب اوس پر فتح ہوگی تو قسطنطنیہ پر حملہ کیا چاہتا ہی سواے
اسکے چارلس کے دوستون نے جو دیوانی مین تھے یہہ کیفیت لکھی کہ جمعیت روس پولنڈ مین آتی ہی قلعہ
کمشک کو لے لیا ہی اور وہین اوسکی چھاؤنی قرار پائی ہی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ پوتکال اور برسباش
کو روسیون نے مسخر کیا ہی اور قلعہ برستانشتن پر بھی جو قریب جاستی واقع ہی اپنا قبضہ کرلیا ہی جب
ایسی خبرین گوش زد ہوین تو سلطان نے خان کریمیہ کو حاضر قسطنطنیہ ہونیکا حکم بھجوایا اور جب وہ آیا تو
سلطان سے یون عرض پرداز ہوا کہ حضور مقابلہ روس ضرور واہم ہی اور جو اسیر بھی اہالیان روس

اپنی فریبی تدبیرون کے پورے کرنیکی فرصت پائینگے تو سلطنت قسطنطنیہ کے سارے ملک میں
حکومت روس آہی جائیگی جب ان دلائل سے تشفی کامل ہوئی خان کریمیہ کو خلعت و انعام سے
سرفراز کیا اور مفتی اسلام کو طلب کرکے روسیون سے جنگ کرنے مین مشورت کی اوسنے بھی یہی
فتویٰ دیا کہ اب خیال صلح نامنظور ہی جنگ کرنی ضرور ہی پھر تو سلطان نے تیس ہزار ینیچریون
کو داخل فوج کرنیکا حکم فرمایا اور ایک فرمان حکام ساحل دریا کو بہین مضمون بھجوایا کہ چند جہاز جو
بحر ازاف مین کام آنیکی قابل ہون تیار کرین اور کپتان پاشا کے تحت حکومت دین اور بعد اسکے
حسب دستور سلطنت عثمانیہ ترکون نے نومبر ۱۷۶۸ء عیسوی کی اٹھائیسوین کو ایلچی روس کو مجلس
ہفت منارہ مین قید کیا جنگ کی بنا ڈالی مگر سپاہ روس اہالیان سویڈن و پولنڈ سے صرف
بیکار رہ جو تھی تو زار روس نے جانب سرحد عثمانیہ قدم نہ بڑھایا بوجہ مجبوری مقابلۂ ترک کو نہ آیا کہتے
ہین کہ اگر زار کو اوسوقت ایک سال کی مہلت ہوتی تو روسی ضرور مقابل ہوجاتے اور فائدۂ کثیر اٹھاتے
اگرچہ زار روس نے سلطان کو تیاری جنگ سے باز رکھنے کے لئے مراسلے روانہ کئے اور بیطرح
ترغیب دی مگر سودمند نہوئی پھر تو اوسنے چار و ناچار ماہ فیبروری ۱۷۶۹ء عیسوی کی چھبیسوین کو
پرستش گاہ شہر ماسکو مین داخل ہوکر جنگ کا اشتہار دیا اور اپنے سپاہ کی ترقی حدت و
شدت کے لئے اس جنگ کو مذہبی ٹھہرا لیا خلاف عادت پرچم برج کو اپنا نشان فوجی مقرر کرلیا
اور یہہ فقرہ اوسپر لکھہ دیا کہ یہہ جنگ خداے پاک کے نام سے بنا ہوئی ہی اور موجب ترقی مذہب

عیسوی ہی بعد اُسکے اہان مانٹی نگرو نے بذریعہ خطوط زار کو معلوم کرایا کہ ہم تیری رفاقت کو حاضر ہیں دوستی
مین ثابت قدم رہینگے حکام ترک پر حملہ کرنے مین سر مو قصور نکرینگے زار نے بھی حکام والیشیہ و مالدیویا کو
اپنے ساتھ شریک ہونیکی غرض سے خطوط بھجوائے اور تو کوئی نہین مگر حاکم والیشیہ نے روسیون سے
سازش کی اور سلطان کیجو ہین یہہ خبر گوش زد ہوئی ارکین سلطنت سے مشورہ کیا اور کیانٹی مر حاکم
مالدیویا کو جو وفاداری سلطان مین ثابت قدم تھا حاکم والیشیہ کے گرفتار کرنیکا حکم دیا بدین مضمون کہ تو صوبہ
مالدیویا کو جائیو اور وہان کے حاکم کو جسطرح بنے زندہ یا مُردہ قسطنطنیہ کو بھجوائیو اور حکومت وہان کی بدون
خراج گزاری اپنے ہی قبضۂ اقتدار مین رکھنا اور ایک فرمان خان کریمیہ کو باین مضمون بھجوایا کہ کیانٹی مر
مذکور کو مدد دیجائے تاتاری اعانت کرین تعمیل حکم مین کسی قدر فرق نہ آئے باوجود اُسکے حاکم صدر نے روسیون سے
سازش کی اور اساس موافقت کو اسدرجہ مستحکم کیا کہ بدین وجہ حاکم والیشیہ نے زار سے منحرف ہی ترکون سے
آشتی کر لی تجویز یہہ کہ لشکر روسی کو کسی ایسے مقام مین پھسائے کہ سپاہ عثمانی کے ہاتھون شکست فاش
پائی اسلئے وزیر اعظم محمد پاشا نے ماہ مئی ۱۷۱۱ء عیسوی کو سپہ سالار لشکر ترک ہو کر قسطنطنیہ سے جانب مالدیویا
قدم بڑہایا زار بھی معہ لشکر کثیر ملک پولنڈ سے اعانت مالدیویا کو چلا آیا فوج روس نے وقت سفر بہت
تکلیفین اُٹھائیں راہ کی سختیون سے یا اپنی کم بختیون سے پیش از جنگ شہر جاسی مین پہنچکر کئی روسی
ہلاک ہوئے یعنے عیسویون نے اپنے مین حوصلہ مقابلہ ترک جو نپایا تو پردۂ خاک مین منہہ چھپایا اسبب سے
کہ زار نے کچھ دنون شہر مذکور مین اپنی فوج کو مہلت دی اور بتوسط کیانٹی مر فراہمی رسد کی صورت

بھی کرلی جب اس سے کچھ کام نہ نکلا تو حاکم والیشیہ نے یہہ اصلاح دی کہ ترکون نے نہر پرت پر ذخیرہ کا ایک بڑا
مخزن جمع کیا ہی اگر تو اوسطرف جائیگا تو باآسانی تمام تیرا مطلب برآئیگا کہتے ہین کہ بموجب صلاح حاکم
والیشیہ زار روس متصل دریاے ڈانیوب سے نہر پرت کے جانب مایل ہوا اور وزیر اعظم ترک بھی نہر
پرت کے اوس پار ڈانیوب پار ہو کے بسارابیہ مین خان کریمیا کے تاتاری سوارون سے شامل ہوا
جب نہر پرت کے مغربی کنارے پر خبر آمد روس آئی تو وزیر ترک نے اوسیطرف توجہ فرمائی روسیون
پر حملہ کیا طرفۃ العین مین پسپا کر دیا سپہ سالار روس نے نہر مذکور سے ترکون کے عبور کرنے مین بڑی کوشش
کی مگر تاتاریون نے اس امر مین داد جوانمردی دی ایک ہی رات مین چار پل بنائے جسکے باعث وزیر کو
معہ فوج نہر مذکور سے عبور کامل ہوا دشمنون کا پانی اوتار کر صوبہ مالدیویہ مین داخل ہوا روسیون کو
شکست دی عیسویون نے نہر فالتس کی راہ لی اس خبر کے سنتے ہی زار زار زار ہوا چونکہ اکثر لشکر
روس بوجہ فاقہ کشی و بیماری ہلاک ہوا تھا اور کچھ فوج زیر فرمان سپہ سالاران رینی وجوناس صوبہ مالدیویا
و والیشیہ کو روانہ ہوئی تھی اسلئے لشکر ہمراہی بنا بر جنگ مکتفی جو نہوا تو زار اندوہگین ہوا بہر حال بہہ
لشکر نہر پرت اور ایک دلدل کے فیما بین جہان مورچہ بندیان کی گئین تھین پناہ گزین ہوا وزیر اعظم
نے بھی مقام مذکور پر پہنچکر چار طرف سے گھیر لیا نہر پر توپین رکھدین کسیطرح رسد پہنچنے نہ دیا دو
روز تک لشکر روس نے جنگ مین کوشش کی مگر مفید نہ ٹھہری اس حالت سخت مین زار نے ایک خط
سنٹ پٹرسبرگ مین ارکین سلطنت کو بدین مضمون لکھ بھیجا کہ ترکون نے جنکا شمار فوج روس چوگنا ہے

چار طرف سے گھیر لیا ہی اب ہر لحظہ یہی تصور ہی کہ اسیر جان کھونا ہوگا یا ترکون کے ہاتھ قید ہونا ہوگا
جسوقت مین اسیر ہوجاؤن تو مجھے اپنا بادشاہ نہ جانیو اور میرے کسی حکمنامہ کو گو میرے ہی دست
خاص کا لکھا ہو ہرگز نہ مانیو اور اگر حیات مستعار کو جواب دون اور تمکو یہہ بات تحقیق معلوم ہوجاوے
تو کسی اور کو جو لایق سلطنت ہو اپنا پادشاہ بنالین اس حکم کی تعمیل مین توقف نکرین لکھا ہی کہ
اس حالت خوفناک مین کیتارین زوجہ زار روس نے جو اپنے شوہر کے ساتھ تھی اپنے سارے
زیور و اسباب کو بطور ہدیہ وزیر کے نذر کردیا اور منجانب زار بذریعہ مراسلہ صلح کی درخواست
کی جب مبلغ کثیر ہاتھ آیا تو وزیر محمد پاشا نے اپنی سکرٹری عمر افندی کو مسودۂ صلحنامہ کا حکم
فرمایا اوسنے حسب الحکم جولائی ١٧١١ عیسوی مین ایک صلحنامہ مرتب کیا جسکا مضمون یہہ ہی کہ
فضل و کرم پروردگار تعالیٰ و تقدس سے فتحمند فوج اسلام نے زار روس کو معہ فوج متصل نہر پرتھ
محصور و مجبور کیا تھا جب زار روس نے صلح کی درخواست کی تو حسب استدعا اوسکے ان قلمون پر
صلح کرلی قلم اول کا اشارا یہہ کہ قلعۂ ازاف اور اوسکے اطراف و اکناف کے ملک کو جس حالت مین زار روس
نے لیا ہی اوسی حالت مین واپس کرے۔ قلم دوم کا بیان یہہ کہ ترک شہر تیغان واقع بحر ازاف و
کیمنسکی و جدید قلعہ نہر تمان کی تاراجی کی محنت سے مین زار روس کل ذخیرہ جنگی کو جو کیمنسکی مین تھا عوض
کردینے مین پیش و پس نکرے قلم سوم مین لکھا تھا کہ زار روس امور پولنڈ اور قزاق سے دست بردار
ہو اور فوج روس سرحد ترک سے واپس بلا مکرار ہو۔ قلم چہارم سے تجارت خود مختار ٹھہری اور قسطنطنیہ

مین ایلچی روس کے رہنے کی ممانعت ہوگئی - قلم پنجم کا یہہ بیان تھا کہ وہ اہل اسلام جنھین روسیون نے قبل ازین یا درمیان جنگ قید کیا ہی یا اپنا مملوک بنایا ہی رہا ہو جائین - قلم ششم سے یہہ عیان تھا کہ شاہ سویڈن جسنے قسطنطنیہ مین پناہ لی ہی اگر اپنے ملک کا قصد کرے تو وقت روانگی اوسکو اہالیان روس کسیطرح نقصان نہ پہنچائین اور اگر فیما بین اوسکے اور شاہ روس کے جو نا اتفاقی ہی دور ہو تو اوس سے صلح کرنی منظور ہو - قلم ہفتم سے یہہ مبرہن تھا کہ ترک روسیون پر کسی طرح کا ظلم وستم نکرین بدستور روسی بھی رعایاے ترک اور اونکے خراج گزارون پر جور وظلم یکقلم نکرین اور خاتمہ صلحنامہ سے یہہ روشن تھا کہ شروط مذکورہ کی ادائی کرنیکو منجانب زار کوئی ضامن مقرر کیا جائے اور لشکر روس راہ نزدیک سے اپنے ملک کو فی الفور چلا جاے تاتاریون سے کوئی مانع ومزاحم نہوا اسلئے زار نے اپنی فوج کے دو سردارون کو بطور ضمانت عثمانیون کے نزدیک روانہ کردیا اور باقی فوج کے ساتھہ کچھہ اپنی رہائی سے خوش اور کچھہ ہمراہیون کے مارے جانے سے مغموم ومحجوب عزم وطن کیا جب زار نے رہائی پائی وزیر اعظم کے جان پر آئی دوست ودشمن دونون کے دونون بیگانے ہوگئے اور یون طعنے دینے لگے کہ وزیر نے زوجہ زار سے رشوت لیکر اپنے ملک کے دشمن قوی کی جان بچائی اگرچہ پنجۂ ترک ہی مین گرفتار کراتا تو کیا اوسوقت بھی اوسکو اسقدر مال وزر ہاتھہ نہ آتا لیجئے آخر یہہ ہوا کہ سلطان احمد خان نے اوسکو معزول کردیا اور اپنے داماد علی پاشا کو خدمت وزارت پر مامور کیا لکھتے ہین کہ اگرچہ زار نے بعد رہائی تادم زیست پھر قصد

مقابلہ ترک بکیا مگر تیاری جنگ مین کمی کی اور جب شروط مندرجہ صلحنامہ کے ادا کرنے مین منجانب اہالیان
روس کچھ سستی ہوئی تو سلطان نے خیال جنگ فرمایا مگر انگلنڈ و ہالنڈ کے ایلچیون نے دخل دیکر اپریل
۱۷۱۲ء عیسوی کی سولھوین کو ایک صلحنامہ متضمن شرائط مذکورہ ٹھہرایا اور یہہ بات بھی اوسمین
صاف لکھدی کہ اہالیان روس ملک پولنڈ سے تیس روز کے عرصے مین اپنی فوجون کو واپس
بلالین باوجود اسکے روسی تباہی پولنڈ سے باز نہ آئے اگرچہ متصل بحر ازاف و بحر اسود کے چھوٹے چھوٹے
قلعون کو توڑا مگر قلعہ تیغان کو بدستور رکھہ چھوڑا شہر ازاف بموجب شرائط مندرجہ شامل سلطنت
عثمانی ہوا سلطان نے اس وعدہ خلافی سے ناخوش ہوکر باردیگر تدبیر جنگ کی پھر سفیران انگلنڈ
و ہالنڈ نے دخل دیا اور ۱۷۱۳ء عیسوی مین فیمابین ترک و روس مصالحت کروادی قلم یازدہم
صلحنامہ بارسوم سے درمیان نہر سمارا و نہر اورل حد سلطنت عثمانیہ و مملکت روس کا تقرر کامل
ہوا اور ملک متصل نہر سمارا سلطنت ترک مین شامل ہوا نہر اورل زیر حکومت روس آگئی قوم قزاق
وکا ملک کو جو مطیع روس تھی اور تاتاریان وچرقاس کو جو دوستبدار ترک تھے باہم تکلیف و
ایذا نہ پہنچانیکی شرط قرار پاگئی الحاصل ۱۷۱۴ء عیسوی مین جانبین کے سرحدون کی چک بندی
ہوئی شہر ازاف ترک کے تحویل ہوا تیغان کو منہدم کیا اور مدت دراز تک صلح قائم رہی وزیر
اعظم علی پاشاے موصوف نے جو بمرتبہ فصیح بلیغ عقیل و فتین تھا ہمیشہ روسیون کی اعانت
وموافقت مین غفلت نہ کی اور ترک کی اوس تجویز کو جو تاریخ صلح کارلووز سے انتقام اہالیان ونس اور

اپنے دئیے ہوئے ملک کے واپس لینے پر مبنی تھے تقویت وی ترکون کو یقین کامل تھا کہ اگر سلاطین عیسوی اہالیان وینس کے مدد نکرین اُن سے جنگ کرنی دشوار نہین اسلئے صوبۂ موریا اہالیان وینس کے تحویل ہوا اور ترک کا تصور یہہ کہ قوم وینس کو بذاتہ کچھہ ایسی قدرت نہین اور بغیر از مدد کسی ایک کے تنہا مقابلہ کرنیکی طاقت نہین اور جب حال ایسا ہی تو اس دئیے ہوئے صوبہ موریا کا واپس لینا آسان نہین تو اور کیا ہی اور جب عیسوی سلطنتون مین جنگ عظیم برپا ہوگئی تو صاف ناطاقتی و کم قدرتی ریاست وینس رونما ہوگئی چنانچہ اُنہون نے کسیکا ساتھہ نہ دیا اور جب صوبہ داران ماتحت وینس منحرف ہوکر متوجہ کارزار ہوئی تو عثمانیون کے دلون مین بھی حدت پیدا ہوئی یورش کے خواستگار ہوے رعایاے موریا نے بھی اہل اسلام سے موافقت کی ترکون سے سازش کرلی پھر تو ترکون نے ۱۷۱۲ء اور ۱۷۱۳ء عیسوی مین جو تیاریان کہ اہالیان روس کے خبر لینے کو کین تھین اون سب کو مقابلہ اہالیان وینس مین صرف کردیا ۱۷۱۵ء عیسوی کے موسم خزان مین وزیر اعظم علی پاشا نے ایک لاکھہ کی جمعیت اور سو جنگی جہازون کے ساتھہ جانب موریا کوچ کیا شہر کارنت کو محاصرہ سے زیر کیا اور جون کی پچیسوین کو فتح کرلیا بعد اوسکے اور چار قلعے ہاتھہ آئے ترکی جہازون نے دشمنون کا پانی اوتارا اور آخر ماہ نومبر ۱۷۱۵ء عیسوی مین سارے صوبہ موریا کو ترکون نے لے لیا اور مقامات متعلقۂ وینس واقع ساحل دریا پر بھی اپنا قبضہ کرلیا چارلس سادس شہنشاہ آسٹریہ اس جنگ مین اہالیان

وینس کا مددگار ہوا اگرچہ اکثر وزرا و سپہ سالاران ترک نے مقابلہ ا ہالیان آسٹریہ مین صلاح نہ دی
مگر وزیراعظم نے باعتماد قول منجمین جو آسٹریہ کو فتح کر لینے پر شامل تھا ادریانوپل مین محفل مشورت
مقرر کی اور روبروے سرداران اہل سیف و قلم مفتی اسلام کا فتوی پڑہوایا اور خود
بھی یہہ سنایا کہ موافق حکم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدینون سے لڑو اور اپنے غصے
کو ظاہر کرو اب مین نے قصد جنگ کیا ہی اگر اظہار دلیری و جوانمردی مین سعی بلیغ کرو گے
تو وقت قابو کا ہی اوسوقت اہل شورہ نے باآواز بلند کہا کہ ہم سلطان کے مملوک ہین مقابلہ دشمن کو
کب قاصر ہین اپنے جسم و جان کو دین و ملک پر نثار کرینگے لئے حاضر ہین وزیر نے اس جواب سے
خوش ہو کر کہا کہ اگر ہم حکم الٰہی بجا لائینگے تو ضرور کافرون پر فتح پائینگے بعد اوسکے شیخ الاسلام نے
قرآن مجید کی چند آیتین پڑہین اور خطبہ جہاد بکمال خوش اسلوبی روبروے حضار محفل پڑہکر
فرمایا کہ زمانۂ سابق مین ہمارے دینی بھائیون نے جو جو مصیبتین اُٹھائین ہین اگر تم بھی اُٹھاؤ گے تو ضرور
دونون جہان مین سرخرو ہو جاؤ گے عالم الغیب والشہادہ اپنے دوستون کو خوب جانتا ہی
اور محبان صادق کو خوب پہچانتا ہی ای سچے دیندارو صبر و شکر اختیار کرو ہمت نہ ہارو۔
القصہ وزیراعظم نے خود مع عسکر ترک ہو کر ماہ جولائی مین اندرون شہر بلگریڈ فوجین
جمع کرلین پھر عزم آسٹریہ بنابر پیکار کیا اور دشمن سے پہلا مقابلہ شہر کارلووز کے قرب جوار کیا
کُرد پاشا سردار ترک جو مقدمۃ الجیش تھا حسب اجازت وزیراعظم دشمنون پر حملہ آور ہوا ترکون

نے فتح پائی سات سو قیدی ہاتھ آئے بعد اوسکے وزیر اعظم نے جانب پیتر واردین توجہ

فرمائی اثنائے راہ مین شہزادۂ یوجین سپہ سالار لشکر استریہ سدّ راہ ہوا اگست ۱۷۱۶ء

کی تیرہوین کو شہزادۂ مذکور سواروں کے ستیاسی رسالے اور پیدل کی باستھ پلٹنون کے

ساتھ وارد رزمگاہ ہوا ادہر بھی ایک لاکھ پچاس ہزار سپاہ ترک صف آرا ہوگئی صبح کے ساتھ

بجے سے جنگ کی ابتدا ہوگئی پہلے پہل ینکچریون نے حملہ کر کے اعدا کو پسپا کیا اسمین شاہزادۂ

مذکور نے کوتل رسالون سے سوارون کی اعانت کی ترک احمد سر کردہ میمنہ میدان جنگ مین

قتل ہوا سپاہ مارے دہشت کے فرار ہوئے حمیت نے وزیر موصوف کا دامن پکڑا دلیری

و مردانگی کو کام فرمایا خود سرداران لشکر کا سر کردہ ہو کر مقابلۂ دشمن کو آیا دشمنون نے اوسکو

بھی گھائل کیا ساتھیون کے ساتھ کارلووز کو پہنچکر حیات مستعار کو جواب دیا بعد اُسکے لشکر

ترک نے بلگریڈ کی راہ لی شہزادۂ یوجین نے شہر تمسوار واقع ملک ہنگری پر محاصرہ کیا اور نومبر ۱۷۱۶ء

کی اٹھائیسوین کو شہر مذکور کو مسخر کر لیا پھر جو شاہزادہ مذکور نے ترغیب دی تو اہالیان سرویہ

اور اوسکے قرب جوار کی قومون نے سلطنت عثمانیہ سے روگردانی کی ایک ہزار دوسو نوجوانون

نے زیر علم شہزادہ مذکور پرا جمایا صوبہ والیشیا کو لوٹا بکارست تک قدم بڑھایا ۱۷۱۷ء عیسوی

مین یوجین مسطور نے اسّی ہزار کی جمعیت کے ساتھ جسمین حکام و عمائدین فرانس و جرمنی بھی موجود

تھے شہر بلگریڈ پر محاصرہ کیا تیس ہزار ترکون نے جو وہان کے محافظ تھے دو مہینے تک مردانہ مقابلہ

کرکے شہر و قلعہ کو ہاتھہ سے ندیا ابتداے اگست مین ایک لاکھہ پچاس ہزار کا لشکر جرار زیر حکم وزیر
اعظم جدید اعانت بلگریڈ کو آیا پھر تو پندرہ روز تک خوب گولہ رانی ہوئی اور قریب تھا کہ دشمن شکست
معرکہ سے زرد رو ہو جائین مگر اگست کے سولھوین کو شب کے دو بجے یوجین مذکور نے اپنی فوجون
کو درست کرکے ترکون کو غافل جو پایا تو شبخون مارکے دس ہزار عثمانیون کا خون بہایا سامان
و رسد لوتا توپین لے لین کوئی خیمہ اوسکے ہاتھہ سے نہ چھوتا بلگریڈ ترکون کے قبضۂ اقتدار سے باہر ہوگیا
آخر سفیران انگلنڈ و ہالنڈ نے فیمابین سلطنت عثمانیہ و آسٹریہ دخل دیکر ماہ جولائی ۱۷۱۸ عیسوی
کی دوسری کو ایک صلحنامہ ٹھہرایا قصہ مختصر ہوگیا کہتے ہین کہ جب دوستان زار روس نے
اتفاق کیا اور اوسکو دہمکی دی سفیران انگلنڈ و ہالنڈ نے بھی قسطنطنیہ سے موافقت کرنیکی درخواست
کی تو ۱۷۲۰ عیسوی مین فیمابین ترک و روس ایک صلحنامہ مدامی کی صورت ہوگئی اور بعد اوسکے
روم و روس نے باتفاق یکدیگر صوبجات شمالی ایران پر چڑہائی کی اونہین دنون بدانتظامی
و بغاوت نے ایران مین قدم بڑہایا تھا اور افغانون نے بھی حملہ کرکے ملک ایران کو خستہ و
خراب بنایا تھا الحاصل فیمابین روم و روس و شاہ ایران ۱۷۲۳ عیسوی مین ایک صلح نامہ ٹھہرا جسکے
بموجب صوبہ ہاے استراباد و مازندران و گیلان و شروان تفویض روس بے قال و قیل ہوے
اردبیل و تبریز و ہمدان و کرمان شاہ روم کے تحویل ہوے اور والی ایران کو باقی صوبے
جو اوسکے آبا و اجداد کے زیر حکومت تھے مل گئے مورخون نے لکھا ہی کہ والی ایران شاہ

طہماسب نام نے جب رحلت کی نادر قلیخان نے اوسکا جانشین ہوکر شاہ مذکور کے دشمنون کو خوب تنبیہ کی جس سے
وہ ہمت مین معروف و مشہور ہوا اور اپنے ہاتھہ سے نکلے ہوے ملکون کے سواے چند ممالک جدید پر بھی فتح پائی شہرۂ نادر
قریب و دور رہوا چنانچہ ایرانیون نے اوسکے عہد حکومت مین مملکت عثمانیہ کے کئی صوبون پر اپنا
قبضہ کرلیا اور جب یہہ خبر قسطنطنیہ کو آئی دربار سلطانی درہم و برہم ہوا ارکین سلطنت کا مارے
حدت کے طرفہ عالم ہوا چونکہ سلطان و ارکین سلطنت نے کہ مائل عیش و آرام تھے کچھہ پروا نکی اسلئے
ستمبر ۱۷۳۰ء عیسوی کو بترغیب خلیل ساکن البینہ شہر ہی مین ہنگامہ برپا ہوا سارا شہر تہ و بالا ہوا
سلطان احمد خان نے برضا و رغبت سلطنت رانی سے ہاتھہ اوٹھایا سلطان محمود خان کو سریر
سلطنت پر بٹھایا اور بعد چند روز کے عازم گلگشت جنان ہوا ستائیس سال تک حکمران رہا اوسکے
عہد سلطنت مین چھاپے کا کام جاری ہوا علم و ہنر کا نہایت قدردان رہا

فصل بست و پنجم در بیان سلطنت سلطان الغازی محمود خان اوّل

مورخین مسعود و محررین عاقبت محمود نے لکھا ہی کہ جب سلطان محمود خان اول نے تخت سلطنت پر زینت
بخشی فرمائی تو سارا فساد فرو ہوا اور گنبد ابو ایوب انصاری مین شمشیر کمر سے باندھکر آبرو بڑہائی
امورات سلطنت باغیون کے دست اقتدار مین رہے کئی ترکی سردار معزول ہوے حسب
صلاح و دید خلیل یعنے سرکردۂ باغیان اکثر عہدے باغیون ہی کو حصول ہوے ملازمین قدیم
سلطنت کا دل مثل لالہ پُر داغ ہوا اگر خلیل سرخیل باغیان ترقی مدارج سے باغ باغ ہوا کہتے ہین

کہ خلیل ایک ادنا سپاہی تھا مورد خستگی و تباہی تھا جب یہہ بغاوت مین سرخیل ہوا خار افلاس کا
کھٹکا نہ رہا تقدیر نے طرفہ گل کھلایا باغی ہونے سے سب کچھ ہاتھ آیا گو دولت نے پیش قدمی کی
مگر طینت وہی رہی وہی گفتار وہی رفتار منہہ کو تہذیب سخن سے ننگ اور پاؤن کو نعلین سے
عار ایک یونانی قصاب یاناکی نام نے خلیل سے خلت بڑہائی تھی اور کچھہ قرض دیا تھا تو اوسنے
اسیقدر مال کی اعانت پر اوسکو حکم مالدیو یا مقرر کیا تھا - لیجئے رفتہ رفتہ اون باغیون کی
گستاخیون نے ترک کو مجبور کیا چنانچہ ایک روز خان کریمیہ وارد قسطنطنیہ ہوا تو اوسکی تائید
و مدد سے وزیر اعظم و شیخ الاسلام و آغاے فوج ینکچری نے اتفاق کرکے خلیل کو روبروے
سلطان قتل کردیا یاناکی نے بھی رفاقت خلیل مین حکومت مالدیو یا کے ساتھہ جان سے ہاتھہ
دہویا سواے اسکے اور ساٹھہ ہزار باغیون کا سر کاٹا بغاوت کافور ہوئی سلطنت عثمانیہ بدنامی
سے دور ہوئی سنہ ۱۷۳۳ عیسوی مین نادر قلیخان نے مقابلہ ترک پر کمر باندہی فوج سلطانی نے
شکست پائی ایرانیون نے بڑی بیدادی سے محاصرہ شہر بغداد کی تجویز ٹھہرائی مگر توپل عثمان
نے جو منجانب سلطنت عثمانیہ معاونت کو آیا تھا شہر مذکور کو دستبرد اہل ایران سے بچایا تھا
اور ماہ جولائی سنہ ۱۷۳۳ عیسوی کی انیس وین کو بعزم مقابلہ نادر معرکہ جنگ مین قدم بڑہایا ساحل
دجلہ پر ایرانیون کی آبروریزی کی ایک جنگ عظیم کے بعد شکست دی بعد اوسکے متصل لیطان
بار ثانی نادر سے مقابل ہوا ایرانیون کو نقصان کامل ہوا مگر متصل کرکوہ مقابلہ بار سیوم مین ایرانیون



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

نے فتح پائی ترکون نے شکست کھائی اُسوقت عثمان نے شمشیر بدست ہوکر عزم دشمن بیدریغ
کیا کئی ایرانیون کو تہ تیغ کیا آخر قضا جو آئی خود مارا گیا اور ساتھیون نے اوسکی لاش قسطنطنیہ
مین پہنچائی بعد اوسکے جو سپہ سالار ترک مقابلہ نادر کو آتا تھا وقتاً فوقتاً شکست پاتا تھا آخر سنہ ۱۷۳۶ع
مین سلطان کو نادر سے صلح کرنی پڑی اور عہد سلطان مراد خان رابع مین جو صلحنامہ کہ فیمابین ترک
و ایران ہوا تھا اوسیکو قائم کیا اور روسیون نے بھی نادر سے مقابلہ مناسب نہ جانکر بحر الخزر
کے اطراف واکناف کے صوبون کو جو تحت حکومت مملکت روس تھے نادر ہی کے تحویل کر کے
ایک صلحنامہ ٹھہرالیا غرض اس سے یہہ کہ ترکون سے لڑ جھگڑ کر اپنی دولت کو یورپ مین
ترقی دین کہتے ہین کہ صوبۂ داغستان اور دوسرے مقامات واقع بحر الخزر کے لئے فیمابین اہالیان
قسطنطنیہ و زاربنہ سنہ ۱۷[illegible] یعنے ملکۂ روس کئی بار لڑائی ہوئی اور جب تاتاری فوجون نے بغرض جنگ
شریک ترک ہوکر صوبجات کوہ قاز سے ہوتے ہوے قدم بڑہایا تھا تو لشکر روس بڑی
حدت و شدت سے مقابلہ کو آیا تھا چنانچہ زاربنہ مذکورہ کے ترکون سے جنگ کرنیکا یہی سبب
معقول ٹھہرا تھا سواے اسکے ترکون نے سنہ ۱۷۳۳ عیسوی مین روسیون کو پولنڈ پر حملہ کرنے
سے روکا تھا نظر برین سفیر روس نے ایک فہرست اون فریادون کی جنمین تاتاریون کا
قوم قزاق پر حملہ کرنا اور کوہ قاز سے ہوتے ہوے جانیکو قسطنطنیہ سے اجازت لینا داخل
تھا اور ایک روسی قیدی کو اپنی سلطنت مین دیگر روسیون کو باوجود درخواست واپس

سلطانہ زار بنہ روس
سلطنت روس ۱۷۳۰ع
[illegible]
انتقال زار
[illegible]

ندینا شامل تھا حضور سلطان مین پیش کرکے عرض کیا کہ روسیون کی مخالفت کی وجہ یہی ہی اور
بجانب جنوب بعد فراہمی افواج قدم بڑہانیکا یہی سبب قوی ہی ماہ می ۱۷۳۶ عیسوی کو خبر آئی کہ
لشکر زارینہ نے زیر فرمان سپہ سالار منِنگ نام متصل بحر ازاف دو تہ کی قلعون کو مسخر کیا ہی شہر
ازاف پر بھی محاصرہ کرلیا ہی جب نوبت یہان تک پہنچی تو شیخ الاسلام نے روسیون کے مقابلے کا
فتوی دیا اور سارے شہر مین مشتہر کیا اوسی روز سپہ سالار صدر نے شہر پر یکایک کے دمدمون
اور فصیلون پر حملہ کیا ۲۴ جون ہزار سپاہ روس نے ایک لاکھ فوج تاتاری اور ایک ہزار آٹھ سو جمعیت
ینیچری سے جو محافظ شہر مذکور تھے سخت مقابلہ کیا آخر روسیون نے ہی شہر مذکور پر اپنا قبضہ کرلیا اور روسی
سپہ سالار صدر نے دس ہزار کی جمعیت باقاعدہ اور تین ہزار قزاق کو قلعہ کلبرن پر حملہ کرنیکو روانہ کردیا پھر جون کی
چوتھی کو اپنے فوجی سردارون سے مشورت جو کی اور صوبۂ کریمیا مین داخل ہونیکی صلاح دی تو سردارون نے
انکار کیا مگر اوسنے کسیکی بات نہ مانی اور پیش قدمی مین اصرار کیا صوبہ مذکور کے حصۂ شمالی مین جو آیا تو سواران
تاتاری نے روکا اور اوسنے اپنی فوج کو بشکل مربع آراستہ کرکے قدم آگے بڑہایا اور شہر کوزلو واقع ساحل
دریا پر آپہنچا ماہ جون کی سترہوین کو اس شہر کو بھی تاراج کردیا اور وہان سے باغچی سرائی یعنے مسکن
خان کریمیہ کا عزم کیا جب اوسپر بھی فتح ہوگئی تو فوج کو غارتگری کی اجازت دی دو ہزار گھر توڑے
بڑی بڑی عمارتون کو گرایا جل جل کر کتب خانہ سلیم گیری کو جلایا لشکر ترک نے بھی بیدادی کی داد
دی شریک خان کریمیہ فتح گیری نام ہوکر صوبہ اکرین مین خوب غارتگری کی پھر تو ترکون نے فتح پائی روسیون

نے شکست کھائی تیس ہزار روسی گرفتار ہوے گویا یہہ ترک کے مملوک اور ترک اونکے مالک ومختار ہوے اس اثنا مین شاہان فرانس وسویڈن نے فیمابین روم وروس صلح ہوجانے اور ترکون کو تیاری جنگ سے باز رکھنے مین کوشش کی مگر روسیون نے بعد رد وقدح بسیار اون صلحنامون کو جو فیمابین مملکت روسیہ وسلطنت عثمانیہ قلم بند ہوے تھے باطل کردیا صوبجات کریمیہ اور کیوبن اور تاتاریون کے بود وباش کے دوسرے مقامون کو بھی واپس کردینے کا دعویٰ کیا اوسکے ساتھہ یہہ بھی کہ صوبجات مالدیویا و والیشیہ زیر نگرانی روس رہین اور خودمختار ہوجائین اہالیان قسطنطنیہ شاہ روس کو خطاب شاہنشاہی سے کامیاب فرمائین بحر روم و بحر اسود وانہار باسفورس وہلسپانٹ کی راہ جاری رہے روسی جہازون کی آمد ورفت شام وپگاہ جاری رہے کہتے ہین کہ سفیران ترک نے ان باتونکو قبول کیا پیش نظر عزم مقابلہ دشمن ہوا اوائل سنہ ۱۷۳۷ عیسوی مین سپہ سالار روس معہ لشکر جرار روبروے شہر اکزاکو خیمہ زن ہوا لکھاہی کہ پیش از ورود سپہ سالار مذکور سرداران ترک نے ایکحصہ لشکر بنا بر حفاظت شہر مذکور روانہ کیا تھا بیس ہزار کی فوج کے ساتھہ سامان حرب بھی مثل بارود وگولہ ورسد جمع کرلیا تھا جس وقت سپہ سالار روس نے شہر مذکور پر محاصرہ کیا تو ترکون نے بڑی دلیری سے قلعہ کے باہر ہوکر اعدا پر حملہ کیا کئی ہزار روسیون کو مارا دو روز تک طرفین سے خوب گولہ رانی رہی یہانتک کہ شہر کے گھرون کو آگ لگ گئی پھر بھی روسیون نے پیشقدمی کی مگر ترکون نے

راہ ندی آخر روسی بیقرار ہوے گھبرا گھبرا کر فرار ہوے خبر گذری کہ ترکون نے پیچھا نکیا وگرنہ
نزاشتر ہوتا نام اعداد فتر وجود سے حک مقرر ہوتا باوجود اوسکے سپہ سالار ترک نے از
سر نو فوج کو درست کرکے مقابلہ ترک کو قدم بڑہایا محاصرہ کرکے یہہ کچھ آتش باری کی کہ زمین نمونۂ
دوزخ ہوگئی عرصۂ قلیل مین چھے ہزار محافظین کو جلایا قلعہ داران ترک نے بحال خوفناک علم سفید بلند
کیا اور غرض اس سے یہہ کہ قلعہ حاضر ہی لے لین اور ہمین معہ لشکر اپنی جان سے چھوڑ دین مگر
قبل از قیام صلح چند لشکریان روس نے معہ بعض قزاق وادی وان مین داخل ہو کر فتنہ انگیزی
کی محافظین قلعہ کی سخت خونریزی کی اُس روز دس ہزار ترک مقتول ہوے اور ابتداے جنگ
سے تسخیر قلعہ تک بیس ہزار روسی بھی عہدۂ زیست سے معزول ہوے افواج آسٹریہ نے بھی ۱۷۳۷ع
مین روسیون سے سلسلہ موافقت مستحکم کرلیا اور ماہ جولائی مین سکنڈراف سپہ سالار لشکر آسٹریہ
نے داخل سرویہ ہو کر شہر نشہ پر حملہ کیا بمشقت شاقہ اوسپر فتح پائی پھر تو اہالیان آسٹریہ نے
ایک جمعیت مقابلہ ترک کو صوبۂ باسنیا پر بھجوائی اور سپہ سالار مذکور نے اپنے لشکر کی ایک ٹکڑی
جانب شہر دیدین روانہ کردی مگر ترکون نے شہر مذکور کو پہلے ہی سے استوار کر رکھا جب اعدا
نے مقابلہ کیا تو خود وزیر اعظم نے سرکردہ عسکر ترک ہو کر مردانہ حملہ کیا اور جب غلبہ پایا تو سپہ سالار
سکنڈراف کو جانب ہنگری بھگایا بعد اوسکے ترک شہر نشہ پر فتحیاب کامل ہوے اور پھر
متفرق اہون سے مملکت آسٹریہ مین داخل ہوے صوبۂ باسنیا مین بھی باشندگان اہل اسلام

نے بڑی گرمی اور حدت کے ساتھ سپاہ آسٹریہ سے مقابلہ کیا اور نہایت بیعزتی و سختی سے اسکو صوبۂ مذکور سے خارج کر دیا شہنشاہ آسٹریہ نے جب دیکھا کہ اپنی فوج نے شکست پائی تو سرداران عمدہ کو بھجوایا تا اونکی حسن تدبیر سے کام بنائی لشکر عیسوی ترکو پر فتح پائی ادہر بایزان محمد پاشا نے وزیر ہوکر معہ لشکر عثمانی قصد ملک ہنگری کیا اور داخل شہر ہوتے ہی میدیہ نامی مقام کو مسخر کرلیا قلعۂ سووا اور واقعۂ اینوب پر محاصرہ کیا سپاہ آسٹریہ نے بھی متصل میدیہ جولائی ۱۷۳۸ء عیسوی کی چوتھی کو مقام کارنیہ پر حاجی محمد سردار ترک سے مقابلہ کیا مگر بجز نقصان عظیم اور کچھ ہاتھ نہ آیا وزیر اعظم نے اس خبر کے سنتے ہی معہ فوج جرار موقع پر پہنچکر فوج آسٹریہ کو بھگایا سمندرہ پر بھی فتح پائی سرداران فوج غنیم نے پراگندہ ہوکر اپنی راہ لی اور شہر بلگریڈ مین پہنچکر اپنی جان بچائی ترکون نے بھی انکا پیچھا کیا روبروے شہر وارد ہوکر ایک دستۂ سواران آسٹریہ کو مقابلہ مین پسپا کر دیا بعد اُسکے وزیر اعظم نے سواران ترک کو بلگریڈ سے واپس بلایا سلطان نے سرداروں کو خطاب مرحمت کرکے سپاہ کو انعامات سے سرفراز فرمایا مورخوں کا بیان ہی کہ اگرچہ اب کے ترکون کو روسیون پر خفیف فتح حاصل ہوی لیکن اُنہون نے ۱۷۳۸ء عیسوی مین اپنے دشمنون کی ترقی ساحل بحر اسود پر روکدی منک سپہ سالار روس نے معہ فوج نہر نیپر کو عبور کیا ترکون اور تاتاریون کی کئی ٹکڑیون کو شکست دیکر قدم آگے بڑھایا جب نہر نیستر پر لشکر جرار ترک سے مقابل ہوا پھر تو باہم سخت لڑائی ہوی اور خوب زور آزمائی ہوئی بیس ہزار عثمانیون اور بیس ہزار

تاتاریون نے بالاتفاق لشکر روس پر حملہ کیا میدان رزم قیامت خیز ہوا اور مسلمانون نے ایسے ایسے
زخم کاری لگائی کہ سپہ سالار روس تاب مقابلہ نہ لاکر جانب اکرین مستعد گریز ہوا لاسّی نامی سردار
روس نے ایک بڑی جمعیت کے ساتھ جولائی ۱۷۳۷ء عیسوی کو صوبہ کریمیا پر یورش کی
خان مذکور نے روسیون کے داخل ہونیکی راہ مسدود کردی اور بکار خود ہشیار رہا مگر سردار
روسی اپنی حسن تدبیر سے صوبۂ مذکور مین داخل ہوا اور تاتاریونکو غافل پاکر حملہ کرنے پر مایل ہوا
وقتاً فوقتاً فتح پائی بعد اسکے جانب قلعہ کاؤ قدم بڑہایا غرض یہہ کہ اگر اسپر قبضہ ہوجائیگا تو صوبہ
موریا بھی تمام و کمال روسیون کے ہاتھہ آئیگا ۱۷۳۸ء عیسوی کے موسم بارش مین اہالیان فرانس
نے فیمابین ترک و روس بغرض صلح دخل دیا اور کوشش بھی کی مگر روسیون کے نامناسب درخواستون
کے باعث اُنکی مداخلت عبث و رایگان ٹھہری بعد اسکے روسیون نے اپنی مملکت جنوبی مین فوج
کی بھرتی کی جاسوسون کو جانب پیپیرس و تہالی روانہ کیا تاکید یہہ وہان کے باشندون کو ترکون
سے روگردان کرین اور آمادہ فساد ہونیکی ترغیب دین ۱۷۳۹ء عیسوی مین منّک سپہ سالار معہ
فوج جرار پہلے پادولیا مین داخل ہوا اور وہان سے مقام سکورہ پر اگست کی بارہوین کو نہر نیستر عبور
کرکے سرحد مالدیویا مین داخل ہو متصل قلعہ خاکزن سرعسکر ترک ولی پاشا سے مقابل ہوکر اگست
کی اٹھارہوین کو شکست فاش دی آخر بعد چندے قلعۂ مذکور روسیون کے ہاتھہ آیا اور کیانٹیمر
شہزادۂ مالدیویا نے سپہ سالار روس کی سازش مین عثمانیون سے فساد کرنے پر قدم بڑہایا پھر تو

کیا نٹی مرومنگ دونوں جاسوسی نام دارالخلافت صوبۂ مذکور مین داخل ہوئے اور وہان سے سپہ

سالار روسی نے صوبہ بسارابیہ مین قدم رکھا اور مطلب یہہ کہ اچھے اچھے مستحکم مقامون پر فتح پائے

اور یوروپی ترک مین داخل ہونے کے پیشتر اپنی قوت جنگ کا پایہ بڑہائے لیکن افواج آسٹریہ

کی ہزیمت اور شہنشاہ کی درخواست صلح نے اوسکے خواہشون کو ترقی سے روکا ماہ مئی ۱۷۳۹ء

مین آسٹریہ کی چھپن ہزار کی فوج متصل پیٹرواردین جمع ہوئی اور والس سپہ سالار آسٹریہ

مقابلے ترک کو دریاے ڈاینوب کے سیدہے کنارے سے جانب ہرسوا آیا اور دو لاکھ کے لشکر

ترک نے زیر فرمان وزیراعظم سمندرہ سے ہوتے ہوے متصل کروتزکہ ایک مقام مستحکم و

بلند پر پڑا جا پایا والس مذکور بھی بنظر قلت جمعیت ترک معہ چند سوار ادہر ہی آپہنچا دیکھتے سوار ان

والس تراکم اشجار مین پھس جو گئے تو ترکون نے اس قابو کو غنیمت جانا اور خوب مارپیٹ کر دشمنون

کو اسقدر ایذا پہنچائی کہ سواے جانب وِتزہ بھاگ نکلنے کے اور کچھہ اون سے بن نہ آئی آخر

اہالیان آسٹریہ نے بذریعۂ سفیر فرانس صلح کی درخواست کی اور برضامندی طرفین چند شروط

پر ستمبر ۱۷۳۹ عیسوی کی پہلی کو فیما بین آسٹریہ و ترک صلح ہوگئی صوبجات بلگریڈ و باسنیا

و سرویہ و والیشیہ جنہین شہنشاہ آسٹریہ نے صلح سابق مین سلطان سے لے لیا تھا بموجب شرائط

مندرجہ صلحنامہ جدید ترک کے تحویل ہوگئے اور اوسی تاریخ کو ایک صلحنامہ درمیان ترک و روس

ان شروط پر ٹھہرا کہ شہر ازاف منہدم کردیا جاے اور اوسکے اطراف واکناف کا ملک آباد ہونے

نبائے روسی نہر کیوبن پر ایک قلعہ تعمیر کرلین مگر تیغان ویران ہی رہی بحر ازاف و بحر اسود

مین روسی اپنا کوئی جہاز نرکھین صوبجات مالدیویہ و بسارابیہ مین شہر خاکزن اور دوسرے

مقامون کو جن پر روسیون نے فتح پائی تھی ترکون نے واپس لے لیا اور خاتمہ صلحنامہ مین

یہہ بھی لکھدیا کہ اگر اثنائے جنگ مین کوئی خطا طرفین سے وقوع مین آئی تو ضرور عفو کردی جاے

کہتے ہین کہ اس صلحنامے کے استقرار سے ترک کی عزت ترقی پذیر ہوئی اور شہرت سلطنت سلطان

محمود خان اول بہ نسبت سلاطین سابق زیادہ عالمگیر ہوے ۱۷۴۳ عیسوی مین فیما بین ترک و ایران جنگ

برپا ہوئی اور ۱۷۴۶ عیسوی مین بموجب ایک صلحنامے کے موقوف بھی ہوگئی وجہ اسکی یہہ کہ

حسب عادت قدیم بغاوت نے متفرق صوبجات ماتحت سلطنت عثمانیہ مین قدم جو بڑہایا تو

حکام صوبجات دور و دراز مین سے کسینے تو احکام سلطانی کی پروا نکی اور کسی کو اپنی آزادی و خود

مختاری کا خیال آیا گو بظاہر مطیع و فرمانبردار تھے مگر اپنے کام پر ہشیار رہتے اور اہالیان قسطنطنیہ نے

بھی جنکی قدرت و طاقت روبکساد دیکھی اونہین گھٹایا اور جنہین کچھہ قوت پائی اون سے چشم پوشی

کی چنانچہ مصر مین ایک ایسا ہنگامۂ عظیم برپا ہوا تھا کہ جسکے سبب سلطان سلیم واجب التسلیم کے

فتوحات عظمی نے بتدریج کاستگی پائی اور اس سلطان کے پس آیندون کو حکومت ملک مذکور اپنی ہی

دست اقتدار مین رکھنی مشکل نظر آئی مورخین کا بیان ہی کہ سلطان محمود خان اول کے اواخر ریاست

مین مذہب وہابیہ نے ملک عرب مین رواج پایا اور اس فرقہ نے عبدالوہاب نامی کو جو ملک

عرب کے کسی ایک قریہ کے شیخ کا بیٹا تھا اس ملت کا بانی و سرکردہ بنا یا لکھا ہی کہ عبدالوہاب مذکور
سن ہجری کی بارہوین صدی کی اوایل مین پیدا ہوا اور اوسنے بصریکے مدارس مین علم دین پڑہا
اور جب اپنے وطن مالوف کو معاودت کی تو بے خوف و خطر بہت سے رسوم و آئین و عادات اہل اسلام خلاف
شرع ہین از انجملہ یہہ کہ مقدس یادگاہون کو بجا ئین کہ بدعت ہی اور خلاف کلام الہی کسی بات
پر عمل نکرین کہ دور از شریعت ہی ابتدا مین جہان جہان اوسنے وعظ کیا وہان کے باشندون
نے اسپر زبان طعن دراز کی اور الزام دیا باوجود اسکے اوسنے اپنی مکر و فریب سے بتدریج لوگون
کے دلون کو مسخر کر لیا آخر محمد بن سعود نے جو کسی قبیلۂ عرب کا شیخ تھا اور ذیقدرت بھی یہی مذہب
اختیار کرکے دختر عبدالوہاب سے شادی کر لی پھر تو فرقۂ مذکور بطور اہل سیف و قلم زیر فرمان
عبدالوہاب رہا مگر حکومت لشکری بن سعود ہی کے قبضہ اقتدار مین رہی اور اوسینے اس مذہب
جدید کو بزور شمشیر ترقی دی اور جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا عزیز اور اوسکا پوتا سعود اُن
دونون نے بزور تیغ نہایت سرگرمی سے خلایق کو اپنے طرف رجوع کر لیا چنانچہ ملک عرب کے
تمام صوبون مین مذہب وہابیہ مروج ہوا اور سلاطین و امراے ترک نے تا زمان محمد علی پاشاے
مصر اس آتش مخالفت و بغاوت کے فرو کرنے مین عبث کوشش کی گر محمد علی پاشاے موصوف نے
رخنہ اندازی سے اس مذہب کو زیر و زبر کردیا امیر فرقۂ وہابیہ اسیر ہوا روانہ قسطنطنیہ ناگزیر ہوا اور
جب یہہ بلا کی صورت قسطنطنیہ مین نازل ہوا تو ترکون نے ۱۸۱۸ عیسوی مین سر عالم سے دور کیا سر کا تا تا

اور سارے مسلمانوں کو اس آسیب کے دفع کردینے سے مسرور کیا ۱۷۴۰ عیسوی میں شہنشاہ آسٹریہ مرجو گیا تو نوبت حکمرانی ملکہ میریہ آئی اوسوقت شاہ پرشیا وحکام بویریہ وسیاکسینی وشاہان فرانس واسپین و وسرڈینیہ نے اتفاق کرکے مملکت آسٹریہ کو بگاڑ دینے کی بات بنائی مگر سلطان محمود خان نے باوجود دشمنی سخت اپنے دشمن سے مخالفت نہ کی بلکہ اپنی مداخلت سے عیسویوں کے اس درمیانی فساد کو دفع کرنے کا قصد فرمایا بعد اوسکے فیمابین عیسویان ایک جنگ تازہ برپا ہوئی ترکوں نے دخل دیا نہیں اور بوجہ اس جنگ کے ۱۷۵۶ عیسوی سے ۱۷۶۳ عیسوی تک ساری خلقت تہ و بالا ہوے تواریخ سابق میں اس جنگ کا جنگ ہفت سالہ نام ہی عیسویوں میں زبان زد خاص وعام ہی لکھا ہی کہ پیش از برپا ہونے اس جنگ ہفت سالہ کے ۱۷۵۴ عیسوی میں سلطان محمود خان نے اس سرائے فانی سے منہہ موڑا اور سریر سلطنت اپنے بھائی کے لئے چھوڑا۔

فصل بست وششم دربیان سلطنت عثمان خان ثالث

مورخین صاحب تحقیق کا کلام ہی سرگزشت گذشتگان عالیمقام بیحد موجب حیرت ہی پس ماندون کے لئے جاے عبرت ہی دار فانی قابل واگذاشت ہر آئینہ ہی پچھلوں کے لئے اگلوں کا حال آئینہ ہی اس آئینے میں اپنے مآل کار کا چہرہ بھی دیکھہ لو صاف صاف روشن ہو جائیگا مو بمو نظر آئیگا کہ زندگی دو روزہ ناپایدار ہی گویا آئینۂ دل کے لئے یہی غبار ہی جب یہہ غبار بعین سینہ صافی دور ہو تو بے جوہری و صاحب جوہری کا جلوہ رو بظہور ہو **رباعی** نی جم نہ سکندر رہی ہر آئینہ ہی ٭ وہ جاہ ہی باقی نہ وہ



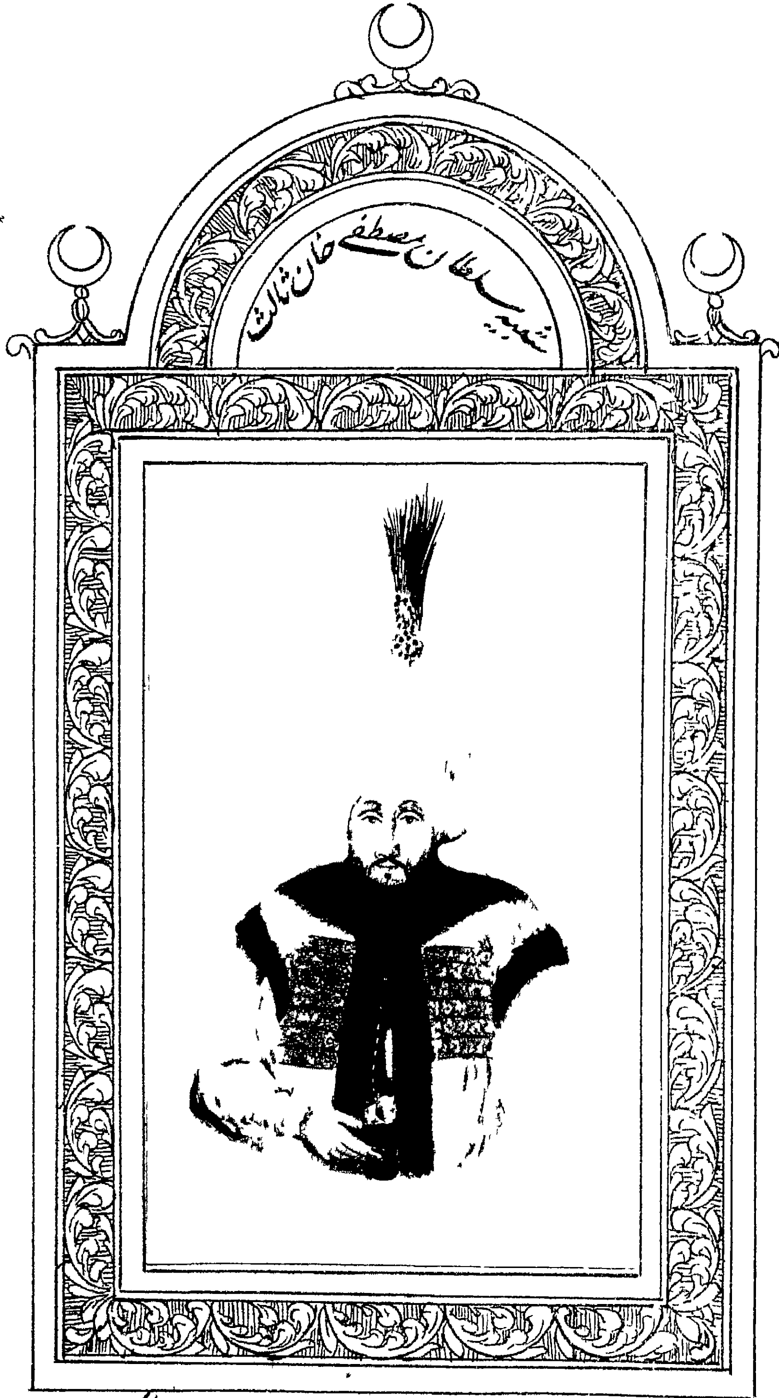
یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

گنجینہ ہی؛ دیکھو بخدا کہ شاہد حال شریف؛ جام ایک کا اور ایک کا آئینہ ہی؛ تفصیل اس مقال کی اور خلاصہ اس اجمال کا یہہ ہی کہ جب زندگی نے سلطان محمود خان اول سے وفا نہ کی اور قضا آئی مال و جاہ و تاج و تخت نے ساتھہ نہ دیا سلطان عثمان خان ثالث برادر سلطان محمود خان مرحوم نے بوجہ تخت نشینی زینت تخت بڑہائی اہتمام امورات سلطنت مین قصور نفرمایا جادۂ اعتدال سے قدم نہ بڑہایا سلسلۂ انتظام قدیم کو ہاتھہ سے دیا نہین اپنے طرف سے کوئی نیا کام ایجاد کیا نہین تین سال تک بعین کامیابی سلطنت رانی کی اور ۱۷۵۷ عیسوی مطابق ۱۱۷۱ ہجری مین دار الخلافت عقبی کی راہ لی **شریف** دوروزہ زندگی پہ دلا غفلت استغفر؛ یکلخت سے قضا تیری امیدوار ہی؛

فصل بست و ہفتم در بیان سلطنت سلطان مصطفی خان ثالث

س نخواہد این چمن از سرو و لالہ خالی ماند؛ یکی ہمیرود و دیگری ہمین آید؛ آمد و رفت خزان و بہار سے ہویدا ہی کہ قیام خوب و زشت گلشن امکان ناپیدا ہی نہ خار کو باین خواری حکم اقامت دوام ہی اور نہ گل کو باین شگفتگی مہلت قیام ہی لیجیے کہ جب سلطان عثمان خان ثالث کا نیرنگی چمنستان عالم سے دل گھبرایا اور قضا نے استقبال کر کے گلزار جنان کا راستہ دکھایا تو مانند خسرو گل سریر چمن نظیر سلطنت عثمانیہ پر سلطان مصطفی خان ثالث خلف سلطان احمد خان ثالث کی تخت نشینی کا ہنگام آیا کہتے ہین کہ اس سلطان نے اوایل تخت نشینی مین عنان حکومت مملکت وزیر اعظم راغب پاشا کے دست اختیار مین دی اور وزیر اعظم مذکور نے بخلاف آسٹریہ و روس دوسرے اہل دول سے موافقت

کرلی پایہ اقتدار دولت عثمانیہ کو بڑہایا چنانچہ سنہ ۱۷۶۱ عیسوی مین سفیر فریڈرک ثانی شاہ پرشیا نے
دربار قسطنطنیہ مین ایک صلحنامہ فیمابین سلطان و شاہ مذکور بموجب شرایط صلحنامجات اہالیان
قسطنطنیہ و سوئیڈن و نیپلس و ڈنمارک ٹھہرایا سنہ ۱۷۶۳ عیسوی مین جب وزیر راغب پاشا
راغب سفر عقبی آخر کار ہوا تو سلطان مصطفی آپ ہی کل امور مملکت کا ذمہ دار ہوا اونہین دنون
کیاترین ثانی زارینہ روس تخت نشین ہوئی تھی اور اوسکے سرداران لشکر نے غیر ملکون مین
خانہ جنگیان برپا کرنے اور ضعیف دولتون مین بحیلہ دوستی رخنہ انداز ہونے کی ترغیب
دی تھی چنانچہ سنہ ۱۷۶۴ عیسوی مین فیمابین کیاترین و فریڈرک ایک صلحنامہ ٹھہرا اور مضمون یہہ
کہ باہم معاون و مددگار رہین اگر ایک نے کسی پر حملہ کیا تو دوسرے کے طرف سے دس ہزار پیدل
اور ایک ہزار سوار مدد وہی کو تیار رہین جسوقت اہالیان روس و سپاہ پرشیا نے ملک پولنڈ
کو اپنے قبضۂ اقتدار مین رکھنے کی کوشش کی دربار عثمانیہ سے اس امر کی ممانعت مین تاکید شدید
ہوئی اس اثنا مین یہہ خبر آئی کہ چند مفرور ساکنان پولنڈ نے جو سرحد ترک مین پناہ گزین تھے
روسیون پر حملہ کیا ہی اور سپہ سالار روس نے شہر بلتا واقع سرحد بسارابیہ پر جو تحت حکومت
خان کریمیہ تھا محاصرہ کرکے بعد تسخیر اوسکو منہدم کردیا ہی چنانچہ روسیون نے مانٹی نگرو اور گرجستان
مین فساد مچایا ہی باشندگان صوبہ کریمیا بھی اونہین مفسدون کے ہاتھون خستہ و خراب ہین شب و روز
گرفتار عذاب ہین جب اہالیان قسطنطنیہ نے روسیون کا یہہ حال سنا روس کی عہدشکنی پیش نظر ہوگئی



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

اور اکتوبر ۱۷۶۸ء عیسوی کی چوتھی کو جنگ مذہبی پر کمر باندھی وزیر اعظم نے حسب حکم سلطانی سفیر روس
ابرسکاف نامی کو بلایا اور اوس دستاویز کو جو زارینہ نے بطور قرار نامہ لکھ دیا تھا پیش کر کے
پوچھا کہ روسیون نے ساتھ ہزار کی جمعیت کو بنا بر حفاظت رکھنے کا اقرار کیا تھا اور یہہ چوبیس
ہزار کا لشکر فراہم ہوا ہی اوسکی وجہ کیا ہی سفیر مذکور نے درجواب کہا کہ تیس ہزار کی بات غلط
و نامعتبر ہی اور اسقدر صحیح کہ وہان مجتمع اٹھائیس ہزار کا لشکر ہی اس بات کے سنتے ہی وزیر نے
طیش مین آکر فرمایا کہ ای غدار ہنوز اپنی بدعہدی کا قایل نہین ہوتا اور تیری ملک والونّے جو ملک
غیر مین دست ظلم دراز کیا ہی اوس سے خجل نہین ہوتا مین خوب جانتا ہون کہ روسی تو پون نے
دارالامارہ خان کریمیہ کو تاراج کر دیا ہی لے تجھ کو مجلس ہفت منارہ مین قید کرتا ہون کہ تیری ہی سزا
ہی الحاصل وزیر اعظم نے سفیر روس کو قید کر کے جنگ کی شہرت دی اور بسبب موسم سرما و
اہتمام امور جنگی کچھہ توقف جو ہوا تو روسیون نے اس قابو کو غنیمت جان کر جانب سرحد شمالی ترک قدم
بڑہایا ہنوز دوسرے سرداران ترک نے معرکۂ کارزار کو گرم نکیا تھا کہ حاکم کریمیہ کریم گیری خان
نے پیش قدمی کی صوبجات جنوبی مملکت زارینہ کو لوٹا خوب ہی جوانمردی کی داد دی اور اواخر
ماہ جنوری ۱۷۶۹ء عیسوی کو ویرانہ بالتّا پر ایک لاکھہ تاتاری سوارون کو فراہم کیا ایک حصہ فوج
کو جانب نہر لوگ اور دوسرے حصے کو سمت نہر اورل بھیجدیا اور آپ ما بقی لشکر کے ساتھہ
صوبہ جدید باسنیا کو آیا اور اوسپر اس دلیری سے یورش کی کہ چودہ روز تک اسکے جنگی سازو سامان

کی صدا باشندگان جنوبی روس کی گوش زد ہوتی رہی قوم قزاق جو پیٹر اول کے عہد حکومت مین روسیون سے
روگردان ہوئی تھی باتفاق خانِ مذکور دشمنون سے سرگرم جدال ہو گئی حاکم لزغش بھی اوسکا معاون و مددگار ہوا تیس
ہزار کی فوج سے مدد لشکر سلطانی کو تیار رہا اس شرط سے کہ منجانب سلطان و وزیر اعظم اپنی عزت و توقیر مین
فرق نہ آئے اور جن صوبون سے لشکر لزغش نے روسیون کو بھگا یا ہی اونپر آپ ہی قابض و متصرف ہو جائے
مگر خان موصوف کی حیات مستعار نے وفا نہ کی لکھا ہی کہ ایک طبیب یونانی نے جو حاکم والیشیہ کی نیابت
کرتا تھا اوس سردار تاتاری کو خفیہ زہر دیا اور طرفۃ العین مین اوسکا کام تمام کیا دیکھئے کہ بعد انتقال کریم
گیری خان اہالیان قسطنطنیہ نے دولت گیری خان کو اوسکا جانشین کیا اس اثنا مین زارینہ کیاترین اور
دوسرے روسی سردارون نے پینسٹھ ہزار کا لشکر جرار صوبہ یادولیا مین جمع کرکے زیر فرمان شاہزادہ
گیالتزین روانہ کردیا اور تاکید یہہ کہ صوبۂ خاکزین پر محاصرہ کیا جائے دوسری جمعیت ماتحت رومنزاف سپہ سالار
روس اس غرض سے روانہ کردی کہ فیمابین نہر نیپر و نہر ازاف جو سرحد ہی اوسکی حفاظت مین سرگرم رہین
قلعجات ازاف و تیغان جو بعد صلحنامہ منہدم کردئے گئے بارثانی اون کی تعمیر مین قصور نہ آئی اور دو
ٹکڑیان جانب پولنڈ و نہر کیوبن روانہ ہوئین اور پانچوین ٹکڑی کو یہہ حکم کہ حکام گرجستان کے ہمراہ برسرکار
رہے ارض روم و تبریز اند پر حملہ کرنیکو تیار رہے اُنہین دنون زارینہ روس نے اہالیان مانٹی نگرو کو سب طرح
کی کمک کی اور صوبہ باسنیا مین لشکر ترک سے مقابلہ کرنیکی ترغیب دی ادہر منجانب سلطان و وزیر اعظم
الی محمد نامی نے بھی جو داماد سلطان مصطفیٰ تھا لشکر کثیر فراہم کرلیا اور شہر قسطنطنیہ سے عزم دریاے ڈانیوب

کیا گیا تیترین مذکور بھی نہر نیستر عبور کرکے شہر خاکزین پر حملہ کرنیکو آیا مگر ترکون نے نقصان عظیم کے ساتھ اوسکو
بھگا دیا ایک ترکی مورخ آصف نام نے لکھا ہی کہ جب وزیر موصوف متصل قلعہ اسمٰعیل شہر اسحاقچی واقع ڈانیوب
پر آپہنچا تو لشکری سرداروں کو طلب کرکے مشورت کی اور کہا کہ مجھے تجربۂ جنگ نہین اسلئے تم سے راے
طلب کرتا ہون کہ کسطرف روانگی فوج موجب فتح و ظفر ہی اور ترقی سلطنت عثمانیہ کے لئے کن مقامون پر
سلسلہ جنبانی جنگ بہتر ہی جب سبھون نے ڈانیوب کے عبور کرنے مین اتفاق کیا تو وزیر اعظم نے
نہر پرت پر درمیان خاکزین و جاسی چندے اقامت کی اس اثنا مین کیا ترین نے صوبۂ بادو لیا
مین اپنے لشکر کو درست کیا اور کمکی فوج بھی فراہم کرلی حکومت ضعیف پولنڈ کو ترکون سے آمادہ فساد
کردیا سلطان مصطفیٰ خان و مفتیٔ اسلام نے بھی اہالیان پولنڈ سے جنگ کرنیکا حکم کیا فیما بین وزیر
مذکور و سپاہ روس متصل خاکزین متواتر جنگ ہوئی آخر ترکون نے سلطان سے ناتجربہ کاری وزیر
کی فریاد جو کی تو وزیر مذکور عہدۂ وزارت سے معزول ہوا اور حسب الحکم سلطانی شہر اوریانوپل مین مقتول
ہوا بعد اوسکے سلطان مصطفیٰ نے علی پاشا کو خدمت وزارت دی پھر تو اوسکی ماتحتی فوج ترک نے
روسیون پر متصل خاکزین وہ مردانہ حملہ کیا کہ دشمنون کو شکست فاش دیکر پسپا کردیا اور وہان سے پولنڈ
مین داخل ہونیکی سعی کی مگر کامیاب نہوا چنانچہ ستمبر ۱۷۶۹ عیسوی کی اٹھارہوین کو شہر مذکور روسیون کے
ہاتھ آیا اور ترکی محافظین نے پراگندہ ہوکر اسحاقچی کی راہ لی رومنزاف سپہ سالار لشکر روس نے گیلالاکنہ
اور جاسی مین مقابلہ ترک کو قدم بڑھایا اور اونہین شکست دیکر دارالخلافت صوبۂ مالدیویہ کے باشندون کا

دل جانب سلطنت روس پھر آیا لیجئے باشندگان صوبۂ الیشیا نے بھی اطاعت زارینہ کا اعتراف
کیا جب یہہ خبر سلطان مصطفیٰ و شیخ الاسلام کی گوش زد ہوئی تو اُنہون نے برانگیختہ ہوکر باشندگان
صوبجات مذکور کے قتل کرنے اور اونکا مال و اسباب قرق کرلینے کا حکم دیا مورخ وصف نام کا
بیان ہی کہ ترکون کی اس حرکت بیجا کا نتیجہ یہہ ہوا کہ باشندگان مذکور بالکل سلطنت عثمانیہ سے بیدل
ہوگئے اور روسیون کی دوستی و اتحاد مین مستقل ہوگئے چنانچہ اہالیان والیشیا نے اپنا علم فوج
نمایان سلطنت روس کے ہاتھ دیا اور کیاترین زارینہ کی دوستی مین ثابت قدم رہنے کی قسم
کھائی صوبجات کوہ قاف اور ارمنیہ مین بھی سپہ سالاران روس ہی نے فتح پائی اور سارے باشندون
کا دل اپنے جانب پھر الیا یونانی رعایائے ترک نے اہل اسلام سے روگردان ہوکر بذریعہ مراسلات
روسیون ہی سے سازش کرنیکا اقرار کیا پھر تو روسیون نے فوج بحری روانہ کرکے بحر روم و دریائے
ڈانیوب کے جانب سے ایشیائی اور یوروپی ترک اور صوبۂ کریمیا پر یورش کی تجویز ٹھہرائی اُنہین
دنون علی بیگ نامی حاکم مصر نے اطاعت اہالیان قسطنطنیہ سے منہہ پھرایا اور آخر موسم خزان
مین چوبیس جہازون کو زارین بندر کرنسٹڈ سے بحر روم کے طرف بھجوایا ارلاف سپہ سالار فوج
روس مقرر ہوا جب یہہ خبر اہالیان قسطنطنیہ کو پہنچی تو وزرائے سلطنت عثمانیہ نے سفیران آسٹریہ سے
کہا کہ اہالیان وینس نے بڑی غلطی کی روسیون کو بحر ادریاٹک سے بحر روم مین داخل ہونیکی اجازت
کیون دی الغرض ماہ فیبروری ۱۷۷۰ء عیسوی مین فوج بحری روس موریہ کو پہنچکر خشکی پر اوترآئی اور وہان

کے باشندون نے آمادۂ فساد ہو کر ترکی سپاہ پر بڑا ظلم و ستم کیا اور کتنون کو تہ تیغ بیقلم کیا
مستر امشہور و معروف مقام صوبۂ مینا کو بھی روسیون نے لیا پھر جو محاصرہ ارکیڈیا پر کمر باندہی تو
ترکی محافظون نے بشرط امن وہی اوسکو بھی تحویل روس کر دیا گویا نانی باشندون نے سازش
روس مین بکمال عہد عہدی ان ترکون کو ہلاک کیا اور پھر سارے شہر کو جلا کر خاک در خاک کیا مگر دوسرے
استوار و محکم مقامون کے ترکی محافظون نے بڑی دلیری کی ارلاف نامی سپہ سالار روس اور اون
یونانیون سے جنہون نے روسیون سے سازش کی تھی مقابلہ کر کے شکست فاش دی آخر سپہ سالار
مذکور محاصرہ مودن و کورن سے دست بردار ہوا اور ماہ اپریل کی آٹھوین کو حکام صوبجات
مملکت ترک نے افواج صوبۂ البنیہ کو فراہم کیا متصل ترپولتزا فیمابین ترک و روس گرم معرکہ پیکار
ہوا جن یونانیون نے سازش روس اور اپنے فتوحات کے گھمنڈ پر اپنی عورتون کے ساتھ
بخیال غارتگری اہل اسلام شریک روس ہو کر ترک سے مقابلہ کیا بڑی شکست کھائی لینے
کے دینے پڑی دلاوران ترک کے ہاتھون اونکی جان تک بچنے نپائے ارلاف مذکور بھی اپنی
لشکر کو جہاز و نیز سوار کر کے فرار ہوا اور سر عسکر ترک بعد اس فتح کے خطاب فاتح موریہ سے
سرفراز و صاحب افتخار ہوا پھر جولائی ۱۷۷۰ء عیسوی کی ساتوین کو فوج بحری روس زیر فرمان ارلاف
متصل جزیرۂ سیئوس ترک کے مقابل ہوئی پہلے پہل فوج ترک کو جو ماتحت کپتان حسام الدین پاشا
تھے شکست حاصل ہوئی اور پھر جب حسن پاشا سے جزیرۂ امیر البحر نے حسام الدین کو مدد پہنچائی

توپچیون نے روسی جہازون کو جلا یا سات سو سپاہ روس ہلاک ہوئے ارلاف اور دوسرے
روسی سرداروں سے سوائے بھاگنے کے اور کچھ بن نہ آئی حسن پاشائے مذکور نے اتمام
جنگ تک مقابلہ دشمن مین قصور نکیا اور جب وہ اثنائے بحر تھور گہایل ہوا تو پیرتاہوا کنارۂ دریا سے
جانب خشکی مائل ہوا بعد اوسکے ترکی جہازون نے بندر چشمی مین پناہ لی مگر روسیون نے حملہ کرکے
اُن جہازون کو آگ لگا دی قلعہ چشمی روسیون کے ہاتھ آیا بعد اس فتح کے فوج بحری روس نے
ہلسپانٹ کی راہ شہر قسطنطنیہ پر گولہ رانی کرنیکی غرض سے قدم بڑہایا پہلے تو ایک ترکی قلعے پر حملہ
کیا اور جب شکست کھائی تو سپہ سالار روس نے ساٹھہ روز تک قلعہ جزیرۂ لمناس پر محاصرہ کیا
سپاہ ترک نے جو محافظ قلعۂ مذکور تھی چند شروط پر قلعہ مذکور تحویل روس کر دینے کی تجویز کی تھی
کہ حسن پاشائے موصوف جو معالجہ زخم کے لئے روانہ قسطنطنیہ ہوا تھا چار ہزار کی جمعیت کے ساتھہ
خفیہ جزیرۂ مذکور کو چلا آیا اور جانب مشرقی قلعۂ مذکور اکتوبر کی دسوین کو دم صبح لشکر ارلاف پر حملہ کرکے
گولہ اندازون کی خوب خبر لی سپاہ کو مار کشتیون کو ٹھکانے لگا یا باقیماندون کو بھگا یا بعد اوسکے خود
سرکردہ فوج بحری ترک ہوکر متصل ماندراز مستعد کارزار ہوا ارلاف مذکور مقابلے کی تاب نہ لاکر فرار ہوا جب
یہان کچھہ ہو سکا تو ارلاف مذکور نے منحرفان اطاعت سلطنت عثمانیہ یعنی علی بیگ حاکم مصر و شیخ طاہر
حاکم اقرا سے بخیال ترقی بغاوت سازش کی اور اون سے صلحنامہ ٹھہرایا علی بیگ مذکور نے ملک مصر کے
سوائے غازا و جافا و بیت المقدس و دمشق پر اپنا قبضہ کرلیا اور ایشیائے کوچک پر یورش کرنیکی

تیار یان کر رہا تھا کہ اوسکے برادر نسبتی ابو ذہب نامی نے اوسکی گرفتار کرنیکی تجویز کی مگر اوس نے
مصر سے تلخ ہوکر بقصد تیرہ درونی شام کی راہ لی وہان اپنے دوست شیخ طاہر کا شریک کار رہا اور
کئی روز تک بکمال انحراف سرداران افواج سلطانی کے درپی آزار رہا آخر جنگ صالحہ مین شکست فاش
پاکر قید ہوا اور چار سو روسی جو اوسکے معاون و مددگار تھے تہ شمشیر ہوے اور اونکے چار سردار اسیر ہوے
جنگ جنوبی مین روسیون کا حال تو یہہ ہوا اب جنگ شمالی کا حال سنئے کہ پیش از ورود وزیر اعظم
خلیل پاشا سپہ سالار روس رومنزاف نامی نے جانب صوبہ مالدیو یا پیش قدمی کی اور کئی سو ترکون
اور تاتاریون کو شکست دی جب خلیل موصوف نے روبروے لشکر غنیم متصل مقام غارتل پہنچکر تیس
ہزار کی جمعیت سے لشکر روس پر حملہ کیا رومنزاف نے اپنے لشکر کو تین ٹکڑیون پر منقسم کرکے عثمانیون
پر اسقدر گولہ رانی کی کہ پسپا کردیا پھر وزیر نے جانب جنوب دریاے ڈانیوب اپنی لشکر منتشر کو فراہم
کیا اور خان کریمیا نے بھی تاتاریون کے ساتھہ دابروشا و بساربیہ کے ترکی قلعون کی محافظت
مین کمی کی مگر روسیون نے بتدریج اون قلعون کو بھی مسخر کرلیا قلعجات کیلیا و اکرمان و اسمعیل
بھی حوالہ روس ہوے مگر صوبہ بساربیہ مین تاتاری باشندون نے مردانہ مقابلہ کیا اور روسیون
نے قلعہ بساربیہ کو محاصرہ کیا ستمبر ۱۷۷۰ء عیسوی کی ستائیسوین کو عیسویون نے ترکون پر شبخون
مارا اور دھوکا دیکر فصیلون پر پہنچگئے پھر تو اس شدت سے جنگ ہوئی کہ گلیان لاشون سے
بھر گئین باشندگان شہر قریب دو ثلث قتل ہوے باقیماندون کے جان بھی جینے سے تنگ ہوئی

آخر روسیون نے نقصان عظیم کے ساتھ قلعۂ مذکور پر فتح پائی اور بعد فتح بریلا پر محاصرہ کیا اٹھارہ روز تک محافظین قلعہ نے مقابلہ کیا روسیون نے نقصان عظیم اُٹھایا اور کچھ ہاتھ نہ آیا مگر جو قلعے نہر نیستر و دریاے ڈانیوب پر واقع تھے بسبب مدد نہ پہنچنے کے روسیون کے قبضۂ اقتدار مین آگئے اور صوبۂ کریمیہ مین تیس ہزار کے لشکر جرّار روس نے ہمراہ اون تاتاریون کے جنھون نے زارینہ سے سازش کرلی تھی شہر پریکاپ پر فتح پائی اور قلعۂ تمان کو بھی جو متصل کرچ واقع ہی مسخر کرلیا جب وہان سے روسیون نے جانب کافہ قدم بڑہایا خان کریمیا اس خبر وحشت اثر کے سنتے ہی مقام ترلا سے اپنی دارالخلافت کے طرف چلا آیا جب وہان بھی روسیون کی آمد کی خبر گوش زد ہوئی خان مذکور بذریعۂ جہاز راہی قسطنطنیہ ہوا اور تاتاری باشندگان کریمیہ نے بحال مغموم و خوفناک اپنے وطن مالوف سے نکل کر اناطولی کی راہ لی باقی رعایا صلح کرنے پر آمادہ ہوے قلعجات کافہ و کرچ و ینیکیل کی راہ روسیون کی مداخلت کے لئے کشادہ ہوئی سرعسکر ترک جو لشکر باقاعدۂ عثمانی کے ساتھ استیصال بغاوت کے لئے صوبۂ کریمیہ مین مقیم تھا روسیون کے ہاتھون اسیر ہوا اور بااین خرابی روانہ سینٹ پیٹرس برگ ناگزیر ہوا شاہین گیری خان منجانب سپہ سالار روس خان کریمیہ مقرر ہوا اور اوسی سال لشکر روس نے جب اکزاکو و کلبرن پر محاصرہ کیا تو عثمانیون نے بھی دشمنون سے مردانہ مقابلہ کیا ۱۷۷۱ء عیسوی مین ترک نے جانب بحر ڈانیوب گزر جیوا پر روسیون سے مقابل ہوکر شکست دی اور محمد پاشا نے جو صوبۂ موریا مین روسیون سے

لڑ جھگڑ کر بڑی ناموری حاصل کی تھی ڈانیوب کو عبور کر کے قلفات پر خیمہ زن ہوا اور وہان سے
معہ لشکر جرار کرا جو وا و قالی پر پہنچکر دشمنونکا صف شکن ہوا اور جب شہر بکارست پر حملہ کرنیکو
قدم بڑہایا تو شکست پائی اہالیان آسٹریہ و فرانس و انگلنڈ و پرشیا نے دخل دیکر فیمابین
سلطان و زارینہ صلح کروانے کی تجویز ٹھہرائی مگر زارینہ نے بواسطہ رومنزاف اہالیان قسطنطنیہ
کو معلوم کرایا کہ مصالحت جانبین مین شخص ثالث کے دخل دہی موجب ہتک عزت طرفین ہے خوب
نہین اور جو بلا واسطہ ہو تو اسمین نقصان کیا ہی بلکہ حفظ مراتب طرفین کے لئے بہت بجا ہی آخر
زارینہ نے جب دیکھا کہ دوسرے سلاطین بھی سلطان سے سازش و موافقت کر لینے پر آمادہ
ہین تو پہلے صلح ہنگامی کی بات بنائی اور پھر بعد ردو قدح بسیار صلح دائمی ان شرطون پر
قرار پائی شرط اول یہہ کہ روسی تاتاریون کی خودمختاری اور آزادیکے محافظ رہین قلعہ کرچ و ینیکیل
کو اپنے ہی قبضۂ اقتدار مین رکھین شرط دوم یہہ کہ روسی جنگی و تجارتی جہاز بحر اسود و بحر جز
مین بے تامل آئین شرط سوم یہہ کہ صوبہ کریمیا کے باقی قلعے تاتاریون کے تحویل ہو جائین -
شرط چہارم یہہ کہ گریگوری جو علاقۂ روس مین تھا حاکم مالدیو یا مقرر کیا جاے اور شرط یہہ کہ تین
سال کو ایکبار محاصل سالانہ ملک مذکور اہالیان قسطنطنیہ کو پہنچاے شرط پنجم یہہ کہ قسطنطنیہ مین
ایک سفیر منجانب روس ہمیشہ اقامت پذیر ہو شرط ششم یہہ کہ قلعہ اکزاکو منہدم کر دیا جاے اور
قلعہ کلبرن معہ سازوسامان روسیون ہی کی تفویض ناگزیر ہو شرط ہفتم یہہ کہ جو حاکم روس ہو اسکو

اہالیان قسطنطنیہ بادشاہ کے خطاب سے پکارین اور عیسوی رعایاے مملکت عثمانیہ کے حقوق حفاظت

وصیانت کے روسی ذمہ دار رہین کہتے ہین کہ جب شیخ الاسلام عبدالرزاق رئیس افندی نام اور

وزیر اعظم نے روبروی ارکین سلطنت یہہ شرطین پڑھ سنائین تو سبھون نے بالاتفاق جواب دیا کہ

مقصود اصلی روس یہی ہی کہ کرچ وینیکیل تحت تصرف روس ہون الحاصل جب سلطان کو یہہ ساری کیفیتین

معلوم ہوین تو سلطان نے بذریعہ تحریر خاص شیخ الاسلام کو معلوم کرایا کہ ینیکیل و کرچ کا دینا

تو احسن نہین مگر مناسب یہہ ہی کہ اونکے عوض مین کچھہ مبلغ روسیون کو دیا جاے حسب حکم سلطانی

شیخ الاسلام نے سپہ سالار روس کو اس امر سے مطلع کیا اوسنے یہہ جواب دیا کہ اگر سلطان ہماری

ساری شرطون پر راضی ہوجائینگے تو جسقدر مبلغ در عوض مقامات صدر ہمین دینا مقرر ہوا وسی

قدر ہم سلطان کو پہنچائینگے کہتے ہین کہ سلطان نے بخیال نارضامندی علماء شیخ الاسلام ہی کو

اوسیکے دستخط سے ان شرطون کے قبول کرلینے کا حکم فرمایا اور اس سے غرض یہہ کہ اگر احیاناً

لوگ ہنگامہ برپا کرین تو شیخ موصوف ہی کو ہدف تیر ملامت کرکے جلا وطن کردین مگر شیخ الاسلام

نے اس بات سے انکار کیا اور محفل مشورت برخاست ہوئی محمد پاشا نے جو ۱۷۷۴ عیسوی مین

وزیر اعظم مقرر ہوا تھا اپنے سپاہ شکست خوردہ کی فراہمی کی تدبیر کی اور سپاہ جدید کی بھرتی

کی بھی تجویز کرلی حسب الحکم پاشاے موصوف قلعجات واقعۂ ڈانیوب علی الخصوص وارنہ وسلسترہ

وشملہ محکم واستوار ہوے اور رسد بھی جمع ہوگیا مطلب اوسکا یہہ تھا کہ بلقان کی راہ سے روسی داخل

سرحد ترک ہونے منہائیں چنانچہ وزیر موصوف نے شملہ کو اپنا لشکرگاہ مقرر کیا اور جب ۱۸۵۳ عیسوی مین فیمابین ترک
و روس بار ثانی جنگ شروع ہوئی تو لشکر روسی نے جو صوبہ والیشیا مین مقیم تھا متصل تولچہ دریاے ڈانیوب عبور
کرنیکی تجویز کی اوسوقت پاشاے مذکور نے چرقیس پاشا کو جو صوبہ دبروشا کے مقام باباطاغی مین مقیم تھا
اطلاع دی کہ موقع پر ہشیار آٹھ پہر رہے دشمنوں کی حرکتوں پر نظر رہے اس عرصے مین روسیون نے مقام مذکور کے
لشکر ترکی پر حملہ کیا اور اونہین پراگندہ کرکے کاراکرمان کے دمدمون کو تباہ و تاراج کردیا باوجود اوسکے
وزیر نے اس شکست سے شکستہ دل ہوکر قلعہ دارون کی دلداری کی اور جب روسیون نے رشچک تک پہنچکر مقابلہ ترک
کو قدم بڑہایا تو علی پاشاے داغستانی معہ جمعیت عثمانی معاونت اہل قلعہ کو چلا آیا اور اوسنے اون حملہ آورون
کو پست کیا دشمنون کو مبتلاے شکست کیا چنانچہ ایکہزار پانسو روسی اسیر ہوے تین توپین چھینی گئین جون
۱۸۵۳ عیسوی کی ساتوین کو ویسمان نامی سپہ سالار روس کی کم بختی جو آئی تو اوسنے افواج ماتحت بخت گیری
و چرقیس پاشا پر حملہ کرکے شکست پائی وہان سے جانب سلسٹریہ اعانت رومنزاف کے لئے قدم بڑہایا
سلطان نے قلعہ سلسٹریہ کی حفاظت و صیانت کو اہم جانکر ابراہیم پاشا مقدمۃ الجیش ترک کو یہہ حکم بھیجا کہ
اگر تجھکو اپنی جان عزیز ہی تو سوارون کے ساتھ فوراً سلسٹریہ کو جا ضرور مدد پہنچانا اس اثنا مین رومنزاف
نے بغرض خرابی شہر مذکور بعد محاصرہ گولہ رانی شروع کی پہلے تو اہل قلعہ پسپا ہوے اور جب باشندگان
شہر نے پاشاے موصوف کو مدد پہنچائی تو عرصۂ قلیل مین روسیون نے شکست پائی چنانچہ آٹھ ہزار
روسی فی النار ہوے اور مجروح ایکہزار رہے ہو مورخون کا بیان ہی کہ بوجہ دلیری عثمان پاشا ترک اپنے دشمن کشی

مین مشہور ہوے علی الخصوص جوانمردی اسد حسن پاشا سے مظفر و منصور ہوے سپہ سالار روس نے وقت
فرار اپنے لشکر کو تین حصون پر منقسم کیا دو ٹکڑیان ڈانیوب کے اوس پار بھیجوادین اور تیسری ٹکڑی کو زیر
حکم ویسمان جانب وبروشا بابا طاغی کو روانہ کردیا لیکن مقام قینارجی پر فوج ترک حائل روس ہوے
پہلے تو ینکچریون نے روسیون کو بھگادیا اور جب روسیون کو کمک پہنچی تو روسیون نے ترک کو پسپا
کیا ترکونکی اٹھائیس توپین چھین لین بہت سے روسی ہلاک ہوے اور ایک روسی سردار نے گولی کھائی
تڑپ تڑپ کر جان گنوائی بعد اوسکے لشکر ترک نے بار ثانی ہرسو واکے فتح کرنے مین کوشش
کی مگر سودمند ہوے اس لئے سلطان نے نومن پاشا کو معزول و مقہور کیا اور علی پاشا سے داغستانی
فاتح رسٹچک کو اوسکے عہدہ پر مامور کیا عثمان پاشا و اسد حسن پاشا عنایات سلطانی سے مشرف
و ممتاز ہوے عہد ہاے جلیلہ و انعامات کثیرہ سے سرفراز ہوے رومنزاف نے سلسٹریہ پر
کامیاب ہونے سے نہایت مغموم و محزون ہوکر روسیون کو لشکر عثمانی پر حملہ کرنے کے لئے جانب
خراسو بھجوایا بعد محاربہ عظیم روسیون نے ترکون پر غلبہ پایا بعد اوسکے سرداران روسی نے تین ہزار
سوار اور چھے ہزار پیدل کو جانب وانہ روانہ کیا اور باقی لشکر عزم شملہ کرکے شہر بازارجق پر جمعیت قلیل
ترک کو شکست دی اوسپر بھی اپنا قبضہ کرلیا اور وہان کے باشندونپر اسقدر ظلم رانی کی کہ اون بیچارون سے
کچھ بن نہ آئی سارے مردون عورتون نے اپنی جان گنوائی جب روسیون نے خراسو مین لشکر ترک
کو شکست دی اور بلقان کے پہاڑون کے جانب قدم بڑہایا تو وزیر اعظم ترک نے بعد مشورت جنگ اپنے ماتحتی

سپرداروں سے یہہ فرمایا کہ جو شخص خراسو و بازارجق کے مفروروں کو جمع کر کے مقابلہ روس میں جوہر شجاعت دکھائیگا توضرور مورد مراحم سلطانی ہوجائیگا اسمین شیخ الاسلام نے پیشقدمی کی اور معہ وصاف فندی مورخ ترکی وچند سپاہ جرار عزم سفر کیا اثنائے راہ مین فوج منتشر کو جمع کر لیا پھر قازلج پر پہنچکر روسیون کو شکست دی اور وہان سے قدم بڑہا کر بازارجق کی راہ لی وہان بھی دشمنون کو مار پیٹ کر بھگایا روسی اسباب ورسد وآلات حرب چھوڑ کر فرار ہوے اس اثنا مین روسیون کے دوسرے لشکر نے شہر وارنہ پر محاصرہ کر کے خوب گولہ رانی کی اور قریب تھا کہ شہر پر حملہ آور ہو مگر عثمان پاشا نے جو متصل وارنائے مذکور اپنی جہازی فوج لئے ہوے نہایت عرق ریزی سے مستعد روانی تھا معًا اوس فوج کو خشکی پر اوتارا اہل قلعہ کی اعانت کی کچھ دیر جنگ ہوتی رہی آخر ترکون ہی نے میدان مارا روسی اس آشنا بحر تہور کے ہاتھون زار زار ہوے بعض جانب باباطاغی اور کچھہ سمت اسمعیل فرار ہوے لکھا ہی کہ ۱۷۷۳ء عیسوی مین ترکون کو بہت سی فتحین نصیب ہوین چنانچہ وارنہ اور بازارجق کی لڑائیون مین اُنکی جرأت وشجاعت کا چرچا ہوا دلیری وتہور کا شہرہ ہوا دیکھئے ابتداے جنگ میں ہزیمتین جو ہوین تو سلطان مصطفٰے نے بوجہ کثرت غم وغصہ بیمار ہوکر دسمبر ۱۷۷۳ء عیسوی مطابق ۱۱۸۷ ہجری مین سلطنت ترک کو ترک فرمایا اجل نے پیشقدمی کر کے گلشن جنان کا راستہ دکھایا۔

فصل بست و ہشتم دربیان سلطنت سلطان الغازی عبدالحمید خان اول

مورخون کی زبانی ہی سلاطین روم کی روداد حکمرانی ہی کہتے ہین کہ بعد رحلت سلطان مصطفٰی خان

ثالث برادر سلطان مذکور یعنے سلطان عبد الحمید خان اول نے جو محبس شاہی مین بیتا لیس سال قید تھا ۱۱۸۷ھ ہجری مین ہا کر
تاج حکومت سر پر رکھا اور قدم سر یر فلک فر پر رکھا وزیر اعظم محمد پاشا خدمت وزارت پر قایم رہا
اور امیر البحر پاشائے جز یرہ بھی بدستور ملازم رہا حسب صوابدید وزرا و اہل سیف و قلم سلطان
ممدوح نے جانب صلح توجہ فرمائی مگر علمانے منظور نکیا اور کہنے لگے کہ تاتاریون کی حکومت سے
دست بردار ہونا اور مینکیل و کرچ قلعجات عثمانی کو تفویض روس کرنا بعید از حسن انتظام ہی اور خلاف
آئین اہل اسلام ہی بہر حال بموجب حکم سلطانی اپریل ۱۷۷۴ء عیسوی کی چودہوین کو وزیر اعظم نے
جانب شملہ توجہ فرمائی اور سپاہ کو درست کرکے روسیون کو ہرسوواسے نکالدینے کی تجویز ٹھہرائی
پچیس ہزار کی فوج جرار کو اوسطرف بھجوایا مگر سپہ سالار روس خود تقدیم کرکے مقام قازلجی پر عثمانیون
کے مقابلہ کو آیا جب فیمابین جنگ ہوے تو سپاہ عثمانی بوجہ شکست خیمے اور اسباب و آلات حرب چھوڑ
کر مقابلے سے تنگ ہوے وہان سے سپہ سالار روس نے عزم شملہ کیا وزیر اعظم نے بسبب قلت فوج اپنے دشمن
کو جبال بلقان پر نہ روکا اور ایک سردار ترک بغرض صلح ہنگامی نزد رومنذاف سپہ سالار روس
بھجوایا روسیون نے کہ بوجہ تباہی لشکر خواہان صلح تھی ہی جولائی کی ستر ہوین کو ایک صلحنامہ ٹھہرایا
ان شرطون پر کہ اہالیان قسطنطنیہ تین سال کے عرصے مین ایک مبلغ مقرری روسیونکو پہنچائین اور
روسی بے تامل بحر الجزر سے واپس ہو جائین تاتاریان کیوبن و کریمیہ و بیسر و ونیس خود مختار و
آزاد رہین اور خاندان چنگیزی سے کسیکو اپنا حاکم مقرر کرلین مقامات صوبہ موریہ کرچ و ینیکیل روسکے مختار



یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

رہین شہر ازاف و قلعہ کلبرن واقع نہر نیپر و قلعہ اکر اکو وغیرہ یہہ سب ترکون کے تحت اقتدار رہین اور جن مقامون
کو روسیون نے فتح کیا تھا واپس کردیا چنانچہ صوبجات مالدیویہ و الیشیہ کو چند عہد و پیمان سے ترکون نے لے لیا امیر
البحر حسن پاشاے غازی نے حکام منحرف سلطنت عثمانیہ کی سزا رسانی مین کوشش کی اور معہ فوج
جرار پہلے پہل شہر شام کی راہ لی شہر اقرا مین شیخ طاہر نے اس غازی کے ہاتھون شکست پائی شہر
مذکور کو سلطنت عثمانیہ سے شامل کردیا اور ۱۷۷۹ء عیسوی مین پاشاے موصوف نے صوبہ موریہ کو بھی
لے لیا باشندگان البینیہ کو جنہون نے ترکون سے انحراف کیا تھا اور ارلاف سپہ سالار روس و غداران
یونانی کا ساتھ دیا تھا تباہ کیا اور آپ کچھ دنون زینت بخش سریر صوبۂ مذکور رہ کر بندوبست خاطر خواہ
کیا تجارت کو تقویت دی از سر نو زراعت کی سرسبزی مین کوشش کی بعد اوسکے حسن پاشاے مذکور نے
روانہ مصر ہو کر باغیون کی زندگانی تلخ کردی شہر خیرو کو فتح کیا ملک مذکور کو مملکت عثمانیہ مین داخل کرکے اچھا
انتظام دیا دوسری جنگ فیمابین روس و ترک ۱۷۸۷ء عیسوی مین آغاز ہوئی اور ۱۷۹۲ء عیسوی تک
قائم رہی مورخون نے لکھا ہی کہ صوبۂ کریمیہ مین خانہ جنگیان جو ہوئی تو روسیون نے حکام صوبۂ مذکور مین کچھ تبدیل
و تغیر کیا اور جب تاتاریون نے فساد مچایا تو روسیون کو بھی عہد شکنی کا خیال آیا ۱۷۸۳ء عیسوی مین صوبہ
مذکور مملکت روس سے شامل ہوا زاریہ کا جوسف شاہ آستریہ سے اتفاق کامل ہوا پھر تو دونون نے
مملکت ترک پر یورش کی تجویز ٹھہرائی جو اسیس نے منجانب روس سمت صوبجات مالدیویہ و
والیشیہ و یونان و دیگر صوبجات ممالک عثمانی قدم بڑھایا اور غرض اس سے یہہ کہ حکام صوبجات

مذکور کو ترغیب دیکر ہنگامہ مچائین اور ترک برانگیختہ ہوکر پہلے آپ ہی لڑنے کو آئین جب تاتاریون کے
صوبے کو روسیون نے لے لیا پھر توزارینہ نے صوبہ بسارابیہ و اکراکو و اکرمان کا دعوی کیا آخر ترکون
نے چار و ناچار عزم جنگ کیا اگست ۱۷۸۷ء عیسوی کی پندرہوین کو روسیون سے جنگ کرنیکی شہرت
دی اور لشکر فراہم کرلیا جب غازی حسن نے مصر سے جانب قسطنطنیہ مراجعت کی تو سلطان نے اوسکو اپنی
لشکر بری و بحری کا سپہ سالار بنایا اور جانب بحر اسود روانہ فرمایا تاکید یہہ کہ قلعہ کلبرن روسیون سے
چھین لیا جاے اور ایک لشکر ترک محاذی کلبرن و اکراکو بنا بر حفاظت بھیجدیا جاے غازی موصوف نے
ایک حصہ فوج کو خشکی پر اوتار کر ایکطرف سے کلبرن پر حملہ کرنیکا حکم دیا روسیون نے بھی مقابلہ مین کمی
نکی اور بعد خونریزی بسیار ترکون کو پسپا کیا ۱۷۸۸ء عیسوی مین ایک جنگ تازہ فیمابین سویڈن
و روس جو نمودار ہوئی تو فوج بری و بحری روس بحر بالٹک مین سرگرم کار ہوئی اس عرصے مین
فیمابین اہالیان قسطنطنیہ و جوسف شہنشاہ آسٹریہ لڑائی شروع ہوگئی زارینہ نے اپنی فوج کے
ایک حصہ کو شہنشاہ مذکور کی تائید مین مقابلۂ ترک کو بھجوایا دسمبر ۱۷۸۷ء عیسوی کی دوسری کو وقت
شب افواج آسٹریہ نے جانب بلگریڈ قدم بڑھایا قلعہ دار بلگریا نے باوجود قدرت مقابلہ بہ لحاظ صلح
ترک و آسٹریہ پھر آنیکا سبب جو پوچھا تو آسٹریہ والون نے خجل ہوکر عذرخواہی کی اور شہر مذکور کو چھوڑ
کر اپنی راہ لی باوجود صلح ہونے کے اہالیان آسٹریہ نے بوجہ غلبہ طمع پھر خیال مقابلہ ترک کیا چنانچہ شہنشاہ
آسٹریہ نے فروری ۱۷۸۸ء عیسوی کے دسوین کو جنگ کا اشتہار دیا اور غرض یہہ کہ صوبجات باسنیہ

وسرویہ و مالدیویا و والیشیا اپنی مملکت سے شامل ہوجائین پھر تو دو ہزار ضرب توپ کی تدبیر کرلی اور دو
لاکھہ کا لشکر جمع کیا زار ینہ نے بھی اوسکی اعانت وحمایت کے لئے دس ہزار کا لشکر مقرر کردیا
ترکون نے بھی شہر اکرا کو پر فراہمی لشکر کی تجویز کی غازی حسن سرکردہ فوج بحری ہوکر بحر اسود
مین مستعد پیکار رہا اور وزیر اعظم صوبہ بلغار مین روسیون سے یا اہالیان آسٹریہ سے لڑنے
کو تیار رہا جوسف مزبور نے ابتداے سال مین کبھی ترکون کے انتظار اور کبھی سازش سرداران
ترک مین اوقات بسری کی اور جب لوگ اسکو طعنے دینے لگے تو شرمندہ ہوکر اپنی فوج کو
کوچ کرنیکا حکم دیا جب فوج جوسف باسنیا مین آئی تو وہان کے باشندگان اہل اسلام نے بڑی
حدت وشدت سے مقابلہ کیا مگر سپاہ ورعایاے سرویہ نے دشمنون سے سازش کی ترکون
پر تلوار کھینچی اسمین وزیر معہ فوج جرار مقابلہ عساکر آسٹریہ کو جو آیا تو جوسف اس خبر وحشت اثر سے
ہراسان وبیقرار رہا دم نہ لیکر فرار ہوا - لیجئے لشکر ترک نے ڈانیوب کو عبور کرکے افواج آسٹریہ
کا پیچھا نچھوڑا اور میدیہ مین غنیم کی ایک جمعیت کو شکست دی بعد اوسکے ملک ہنگری پر یورش
کرنیکی تجویز کی اس عرصے مین جوسف صدر نے اپنے ایک حصہ فوج کو بسر کردگی سپہ سالار لاودہن
نامی ترکون پر روانہ کیا اوسنے پہلے مقام وبدزا پر ترکون کو مقابلے سے پسپا کردیا اور پھر
صوبہ باسنیا مین داخل ہوکر شہر نوی کو بعد محاصرہ مسخر کرلیا اتنے مین جوسف بغرض حفاظت
ملک ہنگری اور والیشیہ پر حملہ کرنے کو متصل مقام سلاتینہ واقع وادی کرانسبیس خیمہ زن ہوا

وزیراعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی
ساری تیاری کرلی اوراپنے لشکری سرداروں سے مشورت کی پھر کچھہ جہین جوآیا تو گھبرایا اور مانند بید
تھرآیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شورہ سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤنگا
یا شکست ہی کھاؤنگا کسنے تو کچھہ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک آکر کان مین عرض کیا کہ غالبًا فتح
ہوجائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کہا جاؤن کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی اوسوقت جوسف مز بور
شہنشاہ آستریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھہ دیر جو ہوئی
توکسی اونہین کے سردار لشکرنے چلاکر کہا کہ ٹھہر جاو قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی
تو اہالیان لشکر آستریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سرپر آگئے
اور یہہ صدا غالبًا اونہین کے نعرۂ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبراگئے آخر اون بیوقوفون نے
گولہ باری شروع کردی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی وخطاے مہلک سے خجل ہوے
مردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثنائے راہ مین ترکون نے
انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک
ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آستریہ کی تائید کرآئے تھے
اونہون نے ابتداے اگست مین شہر اکزاکو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کمکی جوآئی تو سبھون نے
بالاتفاق دسمبر کی سولھوین قلعہ مذکور پر حملہ کرکے مسخر کرلیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیراعظم

نے اہالیان آسٹریہ سے جنگ شروع کردی اور ایک حصہ فوج کو صوبہ مالدیویا و ولیشیہ مین دشمنون کے حرکات

پر نگران رہنے کے لئے ڈانیوب پر مقرر فرمایا اور آپ نو دہزار ترک کے ساتھ متصل سیحک دریاے ڈانیوب عبور

کرکے مقام ہرمانسٹڈ واقع صوبہ ترانسلوبنیا کے جانب بہ تعجیل تمام آیا اس قصد سے کہ ترکی قدم آگے بڑہائین

اور شہنشاہ موصوف کے موروثی صوبجات ہی مین فساد مچائین مگر افسوس ہی کہ ایسے وقت مین سلطان عبد

الحمید خان اول کا ہنگام رحلت آیا اور قضا نے اس آفتاب برج سلطنت کو پردۂ خاک مین چھپایا

فصل بست و نہم در بیان سلطنت سلطان الغازی سلیم خان ثالث

مورخین صادق کا شنید فی مقال ہی سلطان سلیم خان ثالث فرزند سلطان مصطفی خان ثالث کا حال ہی لکھا

ہی کہ اس سلطان نے بہ سلامتی تمام سنہ ۱۲۰۳ ہجری مطابق اپریل سنہ ۱۷۸۹ عیسوی کی ساتوین کو ستائیس سال کی

عمر مین تخت سلطنت عثمانیہ پر قدم رکھا کہتے ہین کہ یہہ سلطان بڑا دانا تھا نہایت شجیع و فرزانہ تھا

اس پیارے بھتیجے پر سلطان عبدالحمید خان مرحوم کی زیادہ مہربانی تھی طبیب طالی لارِ بزونامی نے قوانین

فوجی و عدالتی شاہان یورپ کی اسکو تعلیم دی تھی بمعرفت اسحق بیگ شاہ فرانس سے طریق رسل و رسایل

جاری کیا اور اپنی مملکت مین بڑی سرگرمی کے ساتھ انتظام تازہ دیا مورخون نے لکھا ہی کہ جو لشکر آسٹریہ

سنہ ۱۷۸۹ عیسوی مین فراہم ہوا تھا اوسکو شہنشاہ آسٹریہ نے تحت فرمان سپہ سالار لاؤڈہن تمام ترکون سے مقابلہ

کرنیکا حکم دیا اور جس لشکر روسی نے بعد تسخیر اکزکو نہر نیپر سے ڈانیوب تک تمام مقامون کو اپنے قبضہ مین لے لیا تھا

اوسمین سے ایکحصہ نے عزم مالدیویا کیا اوسوقت سلطان سلیم نے بھی اپنے تجربہ کار امیرالبحر غازی حسن کو طلب کرکے

سپہ سالار لشکر ترک بنایا حسن پاشا کو مقام فوقشان واقع صوبہ مالدیویہ پر بناے جنگ کرنے کے لئے آیا لیکن غنیم
نے بوجہ مدد بہم پہنچنے کے پہلے ہی لشکر ترک پر حملہ کیا اور شکست دیکر عثمانیونکا مال و اسباب چھین لیا سلطان نے
اس خبر کے سنتے ہی ایک اور لشکر ادہر روانہ فرمایا لیکن اوسنے بھی ستمبر کی سولھوین کو بعد جنگ عظیم ہزیمت
پر شکست پائی ان دونوں ہزیمتوں سے ترک گھبرائے اور اہالیان قسطنطنیہ نے بھی فساد مچایا آخر سلطان نے لاعلاج
غازی حسن پہلوان صف شکن کے قتل کا حکم فرمایا سرویہ مین لشکر عثمانی نے سپہ سالار لادہن سے شکست کھائی
بلگریڈ و سمندرہ پر بھی فوج آسٹریہ نے فتح پائی بعد اوسکے عساکر آسٹریہ و روس نے بالاتفاق دار الخلافت ترک
پر چڑھائی کا قصد کیا تھا کہ مملکت آسٹریہ مین فتنہ و فساد نے بار پایا جوسف مذکور کو حصہ اندرونی ترک میز
اپنے لشکر کے بھجوانیکا قابو ہاتھ نہ آیا ہنوز ہنگامہ خانگی کے دفع کرنے سے فارغ ہوا تھا کہ ۱۷۹۰ء عیسوی
مین قضانے راہ عدم دکھائی لیوپولڈ کی تخت نشینی کی باری آئی اوسنے اہالیان پرشیا کی دہمکیون سے گھبرا کر ترکون
سے مصالحت کر لینے کی تجویز کی مگر اوسکی عہد حکومت مین دو متفرق مقامون پر طرفین سے جنگ عظیم ہوئی ہرسوا
مین افواج آسٹریہ کے نشان فتح نے بلندی پائی اور گرجیوہ مین عساکر ترک کے علم ظفر پیکر نے سر اٹھایا جب
سیہ ہو چکا تو برضامندی طرفین ایک صلحنامہ قرار پایا اور پھر اگست ۱۷۹۱ء عیسوی کی چوتھی کو صلحنامہ دائمی
ٹھہر گیا جسکے سبب سوائے شہر ہرسوا کے سارے صوبجات مفتوحہ اہالیان آسٹریہ ترکون کے ہاتھ آئے اور بموجب
صلحنامہ مذکور حد بندی مابین ترک و آسٹریہ بحال رہی اب سلطان کو سارے دشمنوں مین سے فقط ایک زارینہ روس
ہی مستعد جدال و قتال رہی اوسنے بھی شاہ سویڈن سے مصالحت کر لی مگر باوجود مداخلت انگلنڈ و پرشیا قسطنطنیہ



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

پر فتح پانے کے ارادہ سے سلطان سے صلح نہ کی بلکہ بذریعہ تحریر یونانیون کو یون بہکایا کہ میری مدد کو ئین
عیسویون کے دشمنون پر تلوار چلائین یونانیون نے اوسکے دام مین اگر اپنی فوج بحری درست کرلی اور جزیرہ
زبا کو ترک سے لڑکر چھین لیا اور بہت سے ترکی جہازون کو گرفتار کیا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی بحر
اسود سے اپنے جنگی جہازون کو طلب فرمایا اور ملک جزیر کے اعانتی جہازون کے ساتھ مقابلہ دشمن کو بھجوایا
کہتے ہین کہ ان عثمانی جہازون نے مقابلہ غنیم مین دریا پروہ روانی دکھائی کہ ترک کے منہہ پر پانی آیا دشمن پر فتح پائی
اور قضا نے ناخدا ہوکر اوسکے جہازون کو قعر بحر عدم کا راستہ دکھایا اودہر لشکر روس نے شہر اسمٰعیل پر پہنچکر
محاصرہ کیا مگر ترکون نے کئی مہینے تک دشمن کو غالب ہونے نہ دیا آخر روسیان روسیاہ نے حسب الحکم سپہ
سالار وقت شب شہر پر یورش کی بہزار خرابی داخل حصار ہو گئے دلاوران ترک بھی مستعد پیکار ہو گئے
کثرت قتل سے گلیون مین خون کی نہرین جاری ہو گئین بیمارزون نے ساری شہر مین لہو کا دریا بہایا خشکی پر تری کا
گمان ہوا ہر خاکی مردم آبی نظر آیا اہل اسلام نے بھی اس جنگ مین کوتاہی نکی خوب ہی داد دلیری و جوانمردی دی سلطان
سلیم خان نے بھی روسیون کے روکنے اور مغلوب کرنے مین قصور نفرمایا ماہ جنوری ۱۷۹۱ء عیسوی کو متصل مقام
باباطاغی پھر ایک جنگ برپا ہوئی سپاہ سالار روس جسنے مذکور لڑائیون مین ناموری پیدا کی تھی مرگیا سپاہ
روس تہ و بالا ہوئی اتنے مین ہالیان پرشیا و انگلنڈ نے برانگیختہ ہوکر بذریعہ خط و کتابت بار ثانی زار ینہ
کو ترغیب صلح دی آخر ۱۷۹۱ء عیسوی کے موسم خزان مین مقدمہ صلح مین طرفین کے سفیرون نے مباحثہ
کیا اور جنوری ۱۷۹۲ء عیسوی کی نوین کو مقام جاسی مین ایک صلحنامہ ٹھہر الیا کہتے ہین کہ سلطان سلیم کو بعد اس صلح کے

ترددات مقابلہ روس سے اطمینان حاصل ہوا اس عرصے مین نادرینہ بھی مر گئی اور دل سلطان ضبط و نسق اندرونی ملک
کے طرف مایل ہوا انہین دنون ملک فرانس مین باغیون نے ایک ہنگامہ عظیم برپا کیا رعایا نے خاندان شاہی
فرانس کو نیست و نابود کر دیا اور اپنی سلطنت کو جمہوری مقرر کر لیا چنانچہ نپولین بونی پارٹ سرکردہ
جمہور مقرر ہوا ماہ جولائی ۱۷۹۸ء عیسوی مین قسطنطنیہ کو یہہ خبر آئی کہ تیس ہزار کے قریب لشکر فرانس
نے دفعۃً وارد مصر ہو کر شہر اسکندریہ پر حملہ کیا ہی محافظین شہر کو ہلاک کر کے شہر کو مسخر کر لیا ہی سواے
اوسکے جولائی کی اکیسوین کو متصل منارہاے شہر خیرہ جنکی عظمت و ندرت مشہور آفاق ہی فوج فرانس
آئی ہی نپولین مذکور نے فرقہ مملوک مصر سے جسکا احوال پوست کندہ قصہ سلطان سلیم خان اول مین
مذکور ہو چکا لڑ جھگڑ کر فتح پائی ہی بعد اوسکے شہر خیرہ پر محاصرہ کیا اوسکو بھی چھے روز کے عرصے مین مسخر
کر لیا اگست کی پہلی کو نلسن نامی سپہ سالار نے جو لنڈن سے معاونت ترک کو آیا تھا رود نیل پر نپولین سے
خوب مقابلہ کیا اور بعد ایک محاربہ شدید کے سپاہ فرانس کو پسپا اور اونکے جہازون کو تباہ و تاراج کر دیا بعد
اوسکے فیمابین روم و روس و انگلنڈ ایک دوستانہ صلح نامہ ٹھہرا اور ان تینون سلطنتون نے فرانس پر فوج
کشی کرنیکی شہرت دی سلطان نے اپنے لشکر بری و بحری کو فی الفور جزیرۂ روودس پر فراہم ہونیکا حکم
دیا اور ایک جمعیت ملک شام مین بھی فراہم ہوئی اور جزار پاشا حاکم اقرانے ترک کی سپہ سالاری قبول
کی دیکھئے اب یہہ تجویز ٹھہری کہ فوج شامی ریگستان کو عبور کر کے ۱۷۹۹ء عیسوی کے اوایل مین ملک
مصر پر پہنچکر نپولین سے مقابل ہو اور جزیرۂ روودس سے لشکر بحری ترک کا یکحصۂ زیر فرمان مصطفی پاشا

بند رہا ہو کر پر او ترک وہاں کی فوج موجودہ سے شامل ہو نپولین نے اس خبر کے سنتے ہی بکمال دانائی موسم بارش مین خود ہی پیش قدمی کی اور ترک سے مقابلہ کرنیکو شہر شام کی راہ لی ابتدائے ماہ جنوری ۱۷۹۹ عیسوی مین عبداللہ پاشا حاکم دمشق نے حسب الحکم جزار پاشا مقدمۃ الجیش عساکر شام کے ہمراہ روانہ ہو کر غازہ اور جافہ مقامون کو سپاہ محافظ سے محکم و استوار کیا اور بعد اوسکے جانب کلید مصر یعنے العریش واقع ساحل شام قدم بڑہایا ادہر نپولین نے بھی فروری کی پندرہوین کو مقام مذکور پر پہنچکر بہ محنت تمام مسخر کرلیا اور وہان سے شہر غازہ پر آیا وہان بھی فتح پائی اور جب شہر جافہ کو پہنچا تو محافظین قلعہ نے اچھا مقابلہ کیا مگر سپاہ فرانس نے دیوار قلعہ او فصیلون کو توڑ کر مارچ کی تیسری کو اوسپر بھی اپنا قبضہ کرلیا یہان سے نپولین نے جانب اقر کوچ کیا اور تصور یہہ کہ مقام مذکور جبتک اپنی ہاتھہ نہ آئیگا تو ملک شام کا تمام وکمال فتح ہونا دشوار ہوجائیگا آخر اہالیان فرانس نے مارچ کی بیسوین کو شہر مذکور پر محاصرہ کیا محصورون نے بھی خوب مقابلہ کیا سر سڈنی اسمت نے جو اہالیان انگلنڈ کے ایک جہازی بیڑہ کا سرکردہ تھا جہازات اعانتی نپولین کو جنمین سارا اسباب جنگی بھرا تھا گرفتار کیا سارا سامان چھین لیا اور محافظین اقر کو اپنی جہازی فوج سے کمک پہنچائی نپولین کے لشکری دو ٹکڑیون نے ایک بڑی جمعیت کو جو بجانب حاکم دمشق اعانت مقام مذکور کیلئے چلی آتی تھی روکا مگر دریا کے طرف سے ہوتے ہوے بارہ ہزار ترک کا ایک دستہ بندرگاہ پر فروکش ہو کر اعانت محصورین کو آپہنچا پھر تو نپولین کی سارے کوششین بیکار ٹھہرین ہمت مقابلہ زایل ہوگئی اور اوسکے بارہ ہزار سپاہ گھایل ہوگئے آخر محاصرے سے دست بردار ہو لشکر باقیماندہ کے ساتھ جانب مصر فرار ہوا مصطفی پاشا حاکم رومیلی

جو جزیرہ روڈس سے ترکی لشکر کو ساتھ لئے ہوے نکلا تھا بتائید فوج بحری سر سِڈنی اسمت مذکور خلیج ابوکر
مین داخل ہوگیا جولائی کی گیارہوین کو سرزمین مصر پر اوترا متصل قریہ ابوکر سپاہ فرانس سے مقابل ہوگیا
اونکے سارے دمدمون کو چھین لیا اور اپنے فرودگاہ کو نہایت مستحکم و استوار کیا جب نیپولین بھی جولائی
کی پچیسوین کو جانب ابوکر آیا طرفین سے معرکۂ کارزار گرم ہوا لشکر مصطفیٰ پاشا نے بڑی جوانمردی
کی اور اہالیان انگلنڈ کی فوج بحری نے خلیج مذکور سے دشمنون پر گولہ رانی و آتش باری کی داد دی
دشمنون کو خوب جلایا یعنے اہالیان فرانس کا پانی اوتار کر بھگایا اوسوقت ترکون نے اونکا پیچھا جو کیا تو
نپولین نے قابو پاکر اپنی فوج کو لشکرگاہ ترک پر حملہ کرنیکو بھیجدیا پھر تو سواران فرانس نے لشکرگاہ ترک
پر حملہ کیا ایک سردار فرانس مصطفیٰ پاشا کے خیمہ مین جو آیا تو پاشائے مذکور نے اچھا مقابلہ کیا اور باہم
کچھ زخمی بھی ہوگئے آخر سپاہ فرانس نے غلبہ پایا ترکون کو اسیر کرکے دریا مین پھینکا بعد اوسکے نپولین نے
کچھ دن مصر مین رہکر جانب شام ظلمت کی طرح قدم بڑھایا بعد روانگی نپولین فوج فرانس متعینہ مصر کے
سپہ سالار نے ۱۸۰۱ عیسوی مین لشکر ترک سے جو تحت فرمان وزیر اعظم تھا سخت مقابلہ کیا لیکن لشکر
عثمانی نے ابرکرامبی و ہچنسن سپہ سالاران انگلنڈ سے کمک حاصل کرکے فوج فرانس کو بھگایا اور
ملک مصر کو چھین لیا مورخون کا بیان ہی کہ جسوقت فیمابین دولت علیہ و فرانس جنگ شروع ہوی علی پاشا
وزیر ترک نے قدم بڑھاکر پرویسہ و انتزا و بترنتو شہرہاے علاقہ فرانس پر حملہ کرکے چھین لیا اور
جب فوج بحری روس بحر اسود کو عبور کرکے نہر باسفورس پر لشکر ترک سے شامل ہوگئی تو اون دونون نے

داخل بحر روم ہوکر علاقہ فرانس کے سات جزیرون کو فتح کیا اور وہان سے بڑھکر ساحل ملک اطالی پر
دشمنان فرانس کی اعانت کی اسی اثنا مین نپولین اہالیان انگلنڈ سے صلح کرکے سلطان سلیم سے بھی
صلح کا خواستگار ہوا آخر حسب خواہش نپولین صلحنامہ تیار ہوا ملک مصر اور دوسرے مقامات مفتوحہ
اہالیان قسطنطنیہ ہی کے قبضۂ اقتدار مین رہے پھر تو فرانس و ترک مین بخلاف سابق نہایت دوستی و محبت ہوئی اور
نپولین کے ایک سفیر کو دربار قسطنطنیہ مین رہنے کی اجازت ہوئی اگرچہ ۱۸۰۶ عیسوی تک سلطان سلیم کو چند
یوروپی سلطنتون سے جنگ موقوف رہنے کے باعث کچھ فرصت ملی مگر فرقۂ وہابیہ نے ملک شام مین
بقصد روسیاہی بار ثانی مستعد فساد ہوکر ۱۸۰۲ عیسوی مین پہلے مکۂ معظمہ و مدینۂ منورہ پر متصرف
ہوکے ملک عربستان پر بھی اپنا قبضہ کرلیا اور ملک مصر مین بھی قوم مملوک باقیماندہ نے لشکر سلطانی کو کامیاب
ہونے نہ دیا ملک شام مین جزار پاشا نے تادم زیست اطاعت سلطانی سے منحرفی کی اور دریاے ڈانیوب پر پاسوان
اوغلی نے افواج سلطانی کو شکست دیکر وہان کی حکومت حاصل کرلی آخر اہالیان قسطنطنیہ نے بہ مجبوری ۱۸۰۶ عیسوی
مین اوس باغی سے مصالحت کرکے اوسکے غصب کئے ہوے ملک پر اوسیکو قایم کیا اور پاشا کا خطاب بھی دیا کہتے
ہین اہالیان سرویہ نے ۱۸۰۵ عیسوی مین شہنشاہ آسٹریہ و زار روس سے سازش کرکے دربار قسطنطنیہ کو
ایک سفیر اپنا اس غرض سے بھجوایا کہ آیندہ اپنے ملک کے قلعون کی حفاظت پر افواج سرویہ ہی معین رہین اور
بہ لحاظ باشندونکی تصدیع و تکلیف کے جو درینولا اوٹھاتے ہین خراج مرسلہ واپس کردین سفیران روس و فرانس
نے اس مقدمے مین قسطنطنیہ مین سر دربار بڑا مباحثہ کیا کسی نے سرویہ کی طرفداری کی اور کسی نے اوسکے قول

کو رد کر دیا اُنہین دونون روس و آسٹریہ و انگلنڈ نے بالاتفاق فرانس سے جنگ کرنیکی تجویز کی تھی اسلئے سفیر روس
نے وزیر اعظم سلطانی سے کہا کہ حالات یورپ کے نظر کرتے ہوے بہتر ہی کہ اہالیان قسطنطنیہ روسیون سے صلح
کرین اور جنگ فرانس مین معاون روس رہین اور عیسوی باشندگان ترک کو زار روس سے اعانت حاصل
ہو اور اگر کسی وقت اُنکو ترکون کے ہاتھون کچھ ایذا پہنچی تو منجانب دولت علیہ اس امر مین حسب خواہش سفیر روس
تشفی کامل ہو بعد اوسکے سفیر روس نے منجانب زار اہالیان سرویہ کے لئے سفارش کی سلطان سلیم پہلے تو
مملکت ترک کے عیسوی باشندون کی درخواست حفاظت و ذمہ داری سنکر بگڑ گیا اور پھر اپنی تنگ حالی پر خوب
رویا آخر اون ارکین سلطنت سے جو بوجہ رشوت روسیون کے دام مین نہ آئے تھے مشورت کی سبھون نے بالاتفاق
کہا کہ اگر حسب خواہش روس صلحنامہ ٹھہر جائیگا تو ضرور عثمانیونکی قدرت و حکومت مین فرق آئیگا مگر بوجہ اسکے کہ
لشکر روس بحر اسود و جزایر و صوبۂ گرجستان پر فراہم ہوا تھا اور مملکت پر چار طرف سے یورش کرنیکا اندیشہ تھا۔
اُنہین مشیرون نے یہہ تجویز ٹھہرائی کہ بقدر ضرورت روپیہ خرچ کرین اور روسیونکی درخواست کو بغیر انکار معطل رکھین سفیر
فرانس نے بھی اس امر مین اتفاق کیا اور کہا کہ اہالیان فرانس سے صلح ٹھہرالین اور نپولین خطاب شہنشاہی سے
سرفراز فرماکے اپنا مددگار بنالین سلطان نے سفیر مذکور کی راے پسند فرمائی اور ایک مراسلہ بنام نپولین متضمن
خطاب شہنشاہی روانہ فرمایا اسمین یہہ خبر آئی کہ روسیون نے مالدیویا سے ہوتے ہوے جانب جاسی قدم بڑھایا
ہی اور بوقت عبور والیشیہ پاشایان ترک نے جو وہان جمعیت قلیل کے ساتھہ موجود تھے ممانعت کی مگر روسیون نے
اون صوبجات پر یورش کرکے ترک کو شکست فاش دی اور اب فوج روس ماہ ڈسمبر ۱۸۰۶ عیسوی مین وخل بکارست

ہوئی ہی اور اوسنے ڈانیوب کے عبور کرنیکی شہرت دی ہی تا لیان قسطنطنیہ نے بھی اس خبر کے سنتے ہی برانگیختہ ہوکر سفیر انگلنڈ کی دہمکیون کی کچھہ پروا نکی اور اپنے جانب سے بھی جنگ کرنیکی شہرت دی وزیر اعظم سلطان نے سفیر انگلنڈ سے کہا کہ روسی ان دنون صوبجات ترک پر حملہ آور ہین اگر انگلنڈ بھی روس ہی کا معاون و مددگار رہی تو ہم روس کے ساتھ انگلنڈ سے بھی لڑنے کو حاضر ہین اور یہہ بھی کہا کہ سلطنت ترک کی خرابی منظور ہی لیکن ترک اپنی دارالسلطنت کی حفاظت مین تا دم زیست سر مو قصور نکرینگے کیا ہم ایسے ہین کہ بفضل الٰہی اس بلا کو اپنے سر سے دور نکرینگے اگر مملکت عثمانیہ خراب ہی ہو جائیگی تو سلطنت انگلنڈ بھی ضرور اسکی سزا پائیگی سفیر انگلنڈ وزیر اعظم سے اس بات کے سنتے ہی اون جہازون کے طرف جو متصل جزیرہ تینڈ اس لنگر انداز تھے روانہ ہوا تالیان انگلنڈ نے اپنے امیر البحر کو یہہ حکم دیا تھا کہ پہلے قسطنطنیہ کو جائین ترکی جہازون کو آگ لگاکر شہر پر گولے برسائین الحاصل فوج بحری انگلنڈ فروری ۱۸۰۷ عیسوی کی انیسوین کو نہر بلس پانٹ عبور کرکے بحر مارمورا مین داخل ہوے اور ترکی ٹکڑی کو تباہ و تاراج کردیا اور شہر پر حملہ آور ہونے مین کچھہ تاخیر جو ہوئی تو ترک ہشیار ہو گئے مقابلۂ دشمن کو تیار ہو گئے امیر البحر انگلنڈ نے بغیر جنگ مہلک و نقصان عظیم تجویز فرار کرلی اور آخر ماہ مارچ کی تیسری کو براہ بلسپانٹ واپسی اختیار کرلی اس عرصے مین انگلنڈ کی دوسری فوج بحری مصر پر یورش کرنیکو آئی اور اسکندریہ پر اپنا قبضہ کرلیا مگر رشید نے پیش قدمی کرکے شکست فاش دی پھر تو فوج انگلنڈ سوا اسے نقصان کے بہت رسوا ہوی اور بڑی بیعزتی سے پسپا ہوئی ادہر

تو یہہ ہوا ادہر جانب شمالی کا حال سنئے کہ دریائے ڈانیوب پر فیمابین ترک و روس جنگ برپا رہی اور طرفین سے کسی نے غلبہ نپایا لکھا ہی کہ یہہ جنگ ۱۸۰۶ عیسوی مین آغاز ہوئی اور آخر ۱۸۱۲ عیسوی مین بکارسٹ پر دونون نے صلحنامہ ٹھہرایا اسلئے کہ ادہر روسی اپنے دشمن قوی سے سرگرم کارزار رہتے اور ادہر ترک بھی اپنے ملکی بغاوت اور خانہ جنگیون مین مشغول ہوکر اس آتش فساد کے بجھانے مین گرفتار تھے چنانچہ ہنگام مخالفت ترک و روس مین حاکم کرمان نے ایک فوج باقاعدہ کے ساتھہ ڈانیوب کو عبور کرکے قصد جنگگاہ جو کیا تو متصل بابیکہ واقع نہر بانہ فوج نیکچری نے ممانعت کی اور سد راہ ہوکر بعد جنگ عظیم دشمنون کو شکست فاش دی چونکہ سلطان سلیم کو امورات جنگی مین سلیقہ نہ تھا اور مطلق ظلم و بیداد سے آشنا نہ تھا بنا در ترکی واقع نہر باسفورس کے محافظون کے لئے اس سلطان نے دربارہ آلات چند قوانین جاری کئے جس سے محافظین مذکور بکمال نارضامندی بغاوت پر مائل ہوگئے اور نیکچریون کے فوجی دستے بھی مستعد فساد ہوکر اونہین سے شامل ہوگئے جب فساد نے ترقی پائی سبہون نے سلطان سلیم کے معزول کردینے پر کمر باندہی شیخ الاسلام سے فتوی لکھوایا اور داخل دارالامارہ ہوکر سلطان مصطفی فرزند کلان سلطان عبدالحمید کو سریر سلطنت عثمانیہ پر بٹھایا ناچار سلطان سلیم نے مجلس کی راہ لی اور باقی عمر اپنے چچازاد بھائی شہزادہ محمود کی تربیت مین (جو بعد سلطان مصطفی مملکت ترک کا حکمران ہوا) صرف کی

فصل سی ام دربیان سلطنت سلطان مصطفی خان رابع

کہتے ہین کہ ۱۲۲۲ ہجری مطابق ۱۸۰۷ عیسوی مین سلطان مصطفی خان رابع کو تیس سال کی عمر مین سلطنت



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

عثمانیہ ہاتھ آئی چونکہ اس سلطان کو نہ علم و فضل سے کچھ بہرہ تھا اور نہ سلطنت رانی کا سلیقہ تھا اسلئے
چندے حکومت مملکت عثمانیہ برپا مور براے نام رہا اور جنہون نے اُسکو تخت پر مسلط کیا تھا ساری
سلطنت مین اونہین کا انتظام رہا مگر معزول سلطان سلیم کے دوستون نے اعداے سلطان سلیم سے
بدلہ لینے پر کمر باندہی چنانچہ مصطفیٰ پاشا حاکم رسٹچک ۱۸۰۸ء عیسوی کے اواخر مین صوبجات باسنیہ
والبینیہ سے چالیس ہزار سپاہ ترک کو فراہم کرکے میدان داؤد پر جو قسطنطنیہ سے چار میل کے
فاصلے پر واقع ہی خیمہ زن ہوا پہلے اوسنے بڑے بڑے اراکین سلطنت کو شہر سے بلایا اور اون سے
اپنی حکم نپکچریون کو تباہ و تاراج کرنے اور انتظام مملکت ترک بخوبی دینے کی قسم لی اور پھر معہ فوج داخل
دارالحکومت ہوکے سلطان مصطفیٰ کو معزول اور سلیم ثالث کو بار ثانی مسلط کرنے کے ارادہ سے
قدم بڑہایا دوستداران سلطان مصطفیٰ نے سراے سلطانی کے دروازے بند کردئے اوسوقت مصطفیٰ پاشا نے
علم پاک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنہین دکھایا اور کہا کہ دروازے کھولو مجھکو اور میری
سپاہ جانباز کو معہ نشان مبارک داخل ہونے دو چوکیدارون نے جوابدیا کہ ہم بے حکم سلطان مصطفیٰ کچھ
نہ بولینگے کبھی دروازے نہ کھولینگے یہہ سنتے ہی پاشاے مذکور نے نعرہ مارا اور فوج کو دفعۃً حملہ کرنیکا
حکم دیا سپاہ نے دارالامارہ مین داخل ہونیکا قصد کیا مگر افسوس کچھہ تاخیر جو ہوئی تو سلطان مصطفیٰ نے
سلیم اور اوسکے بھائی محمود کو پھانسی دینے کا حکم صادر کیا ہین جلادون نے داخل محبس ہوکر سلیم کو قتل کردیا
اور جب مصطفیٰ پاشاے موصوف کو لاش سلیم دکھائی تو پہلے خوب رویا اور پھر حسب صوابدید سعید علی پاشا

امیر البحر ترک سلطان مصطفی کا ہاتھہ پکڑ کر سریر سلطنت سے اوتارا اور کہا کہ تیرا یہان کام کیا ہی بلکہ یہہ جا اوس شخص کے لایق ہی جو سب طور سے اسکا مستحق ہی اب سنئے کہ جلادون نے سلطان سلیم کو قتل کر کے محمود کے لئے جستجو کی تو ایک نمک حلال و وفادار غلام نے محمود کو ایک حمام کے چولھے کے پیچھے چھپا دیا تھا جب خبر سلامتی محمود مصطفی پاشا کو آئی تو پاشائے موصوف قید خانے سے محمود کو اپنے ساتھہ لایا اور سارے دوستان سلیم نے سلطان محمود کو تخت سلطنت پر بٹھایا اور سارے شہر مین منادی پھرادی کہ شامل حال فضل رب ودود ہوا سلطان مصطفے معزول اور سریر سلطنت پر مسلط سلطان محمود ہوا

فصل سی ویکم دربیان سلطنت سلطان الغازی محمود خان ثانی

مولف سن لیجئے خامہ کی زبانی ؛ ذکر محمود خان ثانی ؛ کہتے ہین کہ جب سلطان محمود خان ثانی نے سنہ ۱۲۲۳ ہجری مطابق جولائی سنہ ۱۸۰۸ عیسوی کی اٹھائیسوین کو بوجہ جلوس سریر سلطنت عثمانیہ کا پایہ بڑھایا مصطفی پاشا کو جسکے ذریعہ یہہ دولت ہاتھہ آئی اپنا وزیر اعظم بنایا موسی پاشا کو معہ لشکر کا جنھون نے فساد مچایا تھا قتل کروایا وزیر اعظم مذکور نے سپاہ باسنیہ والبینیہ کو مرخص کیا دوسری شب کو ینکچریون کی ایک جمعیت کثیر نے دار الامارہ پر محاصرہ کر کے اوس مقام کو جہان وزیر اعظم موصوف تھا آگ لگادی وزیر اعظم نے ایک منارہ سنگین مین جہان بارود کا مخزن تھا بھاگ کر پناہ لی مگر اوسکو بھی آگ لگ گئی طرفۃ العین مین ہوا ہو گیا وزیر اعظم بھی صدمۂ آتش سے نہ معلوم کہ کیا ہو گیا بعد اسکے ینکچریون نے شہر مین بڑا فساد برپا کیا اوسوقت سعید علی پاشا امیر البحر نے اوس



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

حصہ شہر کو جہان ینیکچریون کا معسکر تھا گولہ رانی سے تباہ و تاراج کردیا اس خانہ جنگی مین جو کوچہ بازارین
ہو رہی تھی کسی نے سلطان مصطفی کو قتل کر ڈالا آخر سلطان محمود نے اس فتنے کو دور کیا اور ینیکچریون
کو او نہین کے حسب خواہش رضامند و مسرور کیا یہہ تو ہوا اب صوبجات واقع ڈانیوب کا حال سنئے
کہ لشکر ترک و روس نے بایکدیگر میدان کارزار گرم کر رکھا مگر کسیکو کسی پر غلبہ نہوا تھا کارا جارج کو جو صوبہ
سرویہ کے کسی دہقان کا لڑکا تھا اگرچہ محافظت صوبہ مذکور مین کامیابی حاصل ہوئی لیکن صوبہ باسنیا کے
فتح کرنیکی کوشش کا نتیجہ نہ ملا آخر فیمابین زار و نپولین صلحنامہ ٹھہرا اور جنگ روم و روس معطل رہی صلحنامہ
مذکور کے ایک قلم سے یہہ بات قرار یاب ہوئی کہ صوبجات مالدیویا و والیشیہ کو اہالیان روس خالی
کردین اور ترک بھی فیمابین سلطان و زار الکزانڈر ایک صلحنامہ ٹھہرے تک اون صوبونین قدم نہ رکھین
اگرچہ اسوقت ایک ہنگامی صلح فیمابین ترک و روس ہو گئی اور دو سال تک جنگ ملتوی رہی لیکن جب
روسیون نے صوبجات مذکور کو اپنی ہی قبض و تصرف مین رکھنے کی تجویز کی تو ترکون نے جنگ تازہ کی
شہرت دی نپولین نے بھی موافقت ترک سے مونہہ پھرایا اور ایک صلحنامہ خفیہ فیمابین فرانس و روس
ٹھہرایا اور باہم یہہ تجویز کرلی کہ جسوقت ترک ہماری بات کو قبول نکرینگے تو ہم سوا رومیلی و قسطنطنیہ
کے دوسرے تمام صوبون کو سلطنت عثمانیہ سے چھین لینگے بعد اوسکے نپولین نے زار روس سے
بذریعہ مراسلات موافقت کرلی اور ملک ترک کو پارہ پارہ کرنے کی تجویز کی وقت تقسیم جب اچھے اچھے
سرسبز صوبون کو نپولین نے اپنی ہی حصے مین لینے کا ارادہ ظاہر کیا تو فیمابین نپولین و الکزانڈر خلاف

ردد یا آخر زار روس نے صوبجات مالدیویہ و الیشیہ کو اپنی ہی تصرف مین رکھا اس حرکت سے عثمانیون اور
آسٹریہ والون کو یہہ بات ثابت ہوگئی کہ زار راہ راست پر نہ آئیگا صوبجات مذکور سے ہاتھہ نہ اٹھا
ئیگا چونکہ شہنشاہ آسٹریہ کو تحت فرمان روس ان صوبون کے رہنے سے خوف کمال تھا اور مخالفت
ترک مین فرانس و روس کے سازش کرنیکا بھی خیال تھا اسلئے فیمابین اہالیان قسطنطنیہ و انگلنڈ دخل
دہی کرکے ماہ جنوری ۱۸۰۹ عیسوی کو ہر بلیانڈ پر ایک صلحنامہ ٹھہرایا وقت تقرر صلح زار و نپولین نے
ترکون کو بڑی بڑی دہمکیان دین جسکے سبب سلطنت عثمانیہ غضبناک ہوئی اور باوجود صلح ہنگامی
شہرت جنگ دی کہتے ہین کہ اس جنگ مین سارے اہل اسلام رعایای سلطنت عثمانیہ چار طرف سے بہ
شوق جہاد جوق جوق آئے مگر اوسوقت کے ہنگامون سے مملکت مین بڑی بے انتظامی روبکار رہی نہ کچھہ تدبیر ہونے
پائی نہ سپاہ سردارون کے مطیع و فرمانبردار رہی جن دنون فیمابین ترک و روس دریاے ڈانیوب پر
جنگ شروع ہوئی شہنشاہ آسٹریہ اہالیان فرانس سے مشغول کارزار ہوا اور زار روس بھی اعانت
نپولین کو تیار رہوا ۱۸۰۹ عیسوی کے اواخر مین سپہ سالار روس نے مقامات اسحاق جی و طولاش
وہرسوا واقع ساحل دریاے ڈانیوب کو مسخر کرکے جانب سلستریہ قدم بڑھایا جون ۱۸۱۰ عیسوی
کی دسوین کو اوس پر بھی فتح پائی وہان سے لشکرگاہ ترک کا جو اوسوقت شملہ مین تھا خیال آیا جب روسیون
نے رستچک پر حملہ کیا تو وزیر اعظم نے خوب مقابلہ کیا آخر روسیون کو شکست فاش دی دشمنون
کا حال زبون ہوا آٹھہ ہزار روسی کے قتل ہو جانے سے میدان کارزار دریاے خون ہوا ستمبر ۱۸۱۰ عیسوی

کی ساتوین کو روسیون نے بار ثانی ترکون سے مقابلہ کیا سلسٹوہ و رسٹچک اور دوسرے مستحکم مقامون کو

فتح کرلیا اور جب جبال بلقان کو عبور کرکے شملہ تک قدم بڑہانے مین کوشش کی تو ۱۸۱۱ء عیسوی

مین ترکون نے ڈانیوب کے داہنے ساحل پر مقابلہ کرکے کئی بار دشمنون کو شکست دی آخر جمعیت

ترک نے بباعث ناتجربہ کاری سپہ سالار روس سے شکست پائی اسمین فیمابین زار و نپولین خلاف جو آیا

تو روسیون نے اہالیان قسطنطنیہ سے صلح کرنیکی تجویز ٹھہرائی اس شرط سے کہ صوبجات بسارابیہ مالدیویہ

و والیشیا اپنی مملکت سے شامل ہوجائین مگر سلطان نے اونکی درخواست کو منظور نہ فرمایا اور جب روسیون

کو اہالیان فرانس سے خوف و خطر زیادہ ہوا تو زار ناچار فقط ایک صوبہ بسارابیہ پر کفایت کرکے اہالیان

ترک سے صلح کرنے پر آمادہ ہوا مؤرخون کا بیان ہی کہ نپولین نے جو باعتماد موافقت روس سلطان سے ترک

اخلاص کیا تھا تو بجائے خود نہایت پشیمان ہوا تھا او سوقت بذریعہ سفیر سلطان کو یہہ پیام بھیجا کہ لشکر ترک ساحل

ڈانیوب پر روانہ فرماوین اور صوبجات مالدیویہ و والیشیہ و کریمیہ کو جنکے لئے ترک کف افسوس ملاکرتے

ہین بہ اعانت مری روس سے واپس کرلین چونکہ فیمابین ترک و روس جنگ موقوف ہوگئی تھی

اسلئے پیام نپولین کام نہ آیا الحاصل مے ۱۸۱۲ء عیسوی کی اٹھائیسوین کو بکارسٹ مین فیمابین سلطان

و زار روس ایک صلحنامہ قرار پایا جسکے بموجب نہر پرت پر مدخل مالدیویہ سے دریائے ڈانیوب

تک فیمابین سلطنت ترک و روس حد فاصل ہوگیا اور زار روس صوبجات مالدیویا و والیشیہ

سے دست بردار ہونے پر مایل ہوگیا مگر شرط یہہ کہ وہان کے باشندون کے حقوق مقرری مین اہالیان ترک

قصور نکرین اور اہالیان سرویہ کو امن دین صوبۂ مذکور کی حکومت اندرونی انہین کے تحت اقتدار رہی

مگر قلعون پر لشکر جرار ترک کا اختیار رہے چونکہ عہد سلطنت سلطان سلطان محمود خان ثانی مین جو خاندان عثمانیہ کا تیسوان

سلطان تھا منجانب روس و انگلنڈ و فرانس و نیکچریان باغی و علمائے فسادی و فرقۂ وہابیۂ و قوم

مملوک و اہالیان سرویہ والبغیہ و قوم کرد و شامیان و مصریان و باغی و غدار پاشاؤن سے بڑا خوف

وخطر رہا کرتا تھا اسلئے مملکت سلطان محمود مین خرابی آئی مگر محمد علی پاشاے مصر نے جو اطاعت

سلطان محمود مین ثابت قدم تھا قوم مملوک کو نیست ونابود کیا اور وہابیون پر فتح پائی ترکی مورخون کا بیان

ہی کہ محمد علی پاشائے مذکور ۱۷۶۹ء عیسوی مین ملک یونان مین پیدا ہوا اور جب نپولین نے مصر پر

یورش کی تو اوسنے مقابلہ فرانس مین لشکر ترک کا ساتھ دیا اور وہین فن سپاہگری مین پکا ہوا اور جب ۱۸۰۷ء

مین اہالیان انگلنڈ نے مصر پر یورش کی تو اوسنے مقابل ہوکر اعداے سلطنت عثمانیہ کو شکست فاش

دی بعد اوسکے منجانب سلطان پاشاے مصر ہوا باشندگان مصر کو پنجۂ ظلم فرقۂ مملوک سے چھڑایا۔

چنانچہ قوم مذکور کے نامور سوارون کو بحیلۂ دوستی اپنی دولت سرا تک طلب کرکے قتل کرایا اور اپنے

بیٹون کے زیر فرمان لشکر جرار دیکر ملک عربستان کو وہابیون سے مقابلہ کرنے کے لئے روانہ کیا اور آخر

اون وہابیون کو مغلوب کرکے مقامات متبرک و مقدس کو فرقۂ وہابیہ سے چھین لیا عبد اللہ بن

سعد سردار فرقہ وہابیہ کو اسیر کیا اور جب اوسکو جانب قسطنطنیہ بھجوایا تو سلطان محمود خان نے نومبر

۱۸۱۹ء عیسوی کی انیسوین کو اوس سرکردۂ فرقۂ وہابیہ کو تہ شمشیر کیا بعد اوسکے پاشاے موصوف

نے نیو بیا اور سنار کو فتح کیا سلطنت مصر سے شامل کر دیا اور جب وہ مرگیا تو ابراہیم پسر پاشائے
موصوف نے اہالیان قسطنطنیہ سے ہی مقابلہ کیا اور در باب اہالیان سرویہ صلحنامہ بکارست مین
جو شرطین مندرج تھین بیکار ٹھہرین اسلئے کہ کاراجارج اور وہان کے دوسرے سردارون نے اپنی
ملک کے قلعجات تحویل ترک ہونے کے پیش از وہان کے باشندون کے امن وحفاظت کے باب
مین چند شرایط کے قید قلم کرنیکا خیال کیا اور سرداران ترک نے اونکے خلاف مین شہر بلگریڈ
اور دوسرے مستحکم مقامون کو اپنے تحویل کر لینے کا ارادہ کیا اس مخالفت باہمی مین ملّا پاشا حاکم
ویدن نے جو سلطان سے منحرف ہوا تھا اہالیان سرویہ کو اپنے ساتھ سازش کرنے کی ترغیب
دی لیکن اونہون نے اوسکی بات قبول نکی ما این فوج ترک نے صوبۂ سرویہ پر یورش کرکے تمام ملک
پر فتح پائی اور کاراجارج نے جو اُنـدنون وہانکا حاکم تھا آسٹریہ کی راہ لی بعد اوسکے اہالیان
سرویہ نے دو سال تک اطاعت سلطانی مین قصور نکیا مگر ۱۸۱۵ عیسوی مین اون باغیون نے
ایک ہنگامۂ عظیم برپا کرکے لشکر ترک کی محافظ صوبۂ مذکور کو منتشر کر دیا کہتے ہین کہ سلطان محمود خان ثانی
نے اپنی عہد سلطنت مین بڑی بڑی قوی حکام کو جنہون نے اطاعت سلطانی سے روگردانی کی
تھی تباہ وتاراج کرنے کا عزم فرمایا چنانچہ علی پاشا حاکم جانینہ کو جسنے خود مختار ہو کر اہالیان
قسطنطنیہ کو آزردہ کیا تھا مغلوب کیا مورخون کا بیان ہی کہ علی پاشا جسکا وطن اصلی البینیہ ہی
جب چودہ سال کا تھا اوسکے باپ نے بوجہ مخالفت سرداران قرب جوار قصہ برپا کیا اور اپنے آبا

و اجداد کے حقوق کو جو بطناً بعد بطنٍ کسی قریہ کے سردار تھے کھو دیا اور آپ بھی ہلاک ہوا لیکن
علی پاشا نے اپنی ماں سے تربیت پائی اور اپنے باپ کے انتقام لینے کا خیال آیا چند لٹیرون
کو جمع کر کے اونکا سرگروہ بنا اور غارتگری کو اپنا پیشہ ٹھہرایا غرض کئی سال تک لڑ جھگڑ کر
اپنے حقوق موروثی کو حاصل کیا صاحب اعتبار ہوا صوبۂ البینیہ کا سردار ہوا ۱۷۸۸ء عیسوی کے
جنگ آسٹریہ مین اعانت لشکر ترک مین داد خیر خواہی دی بوجہ اوسکے حاکم ترکیالہ ہوا اور پھر ظلم و بیداد
و مکر و تزویر سے پاشائے جانینہ ہوا چونکہ نہایت شجیع و دلیر تھا کئی حاکمون اور پاشاؤن پر غلبہ پایا قرب
جوار کی اقوام کو بھی پر فتحیاب ہوا تجارت کو ترقی دی اور جب اقلیم یورپ مین لڑائیان ہونے لگین
تو اپنے ملک کی بخوبی حفاظت کی اور نپولین سے بدین غرض سلسلہ رسل و رسائل جاری رکھا کہ صوبجات
البینیہ و تھالی و یونان و ہفت جزایر باہم متحد ہو کر ایک خود مختار مملکت بنے اور خلیج آرطہ اس نئی مملکت
کا مرکز ٹھہری سلطان محمود نے اس بانی فساد کے تباہ کرنے کا عزم کیا جب ۱۸۲۰ء عیسوی مین دو
شخص منجانب علی پاشا اسمعیل پاشا کے قتل کرنے کے لئے جو علی پاشا سے مذکور کا دشمن جان تھا
قسطنطنیہ کو آئے تو شیخ الاسلام نے علی پاشا سے مذکور کے ساتھ جنگ کرنیکا فتویٰ دیا پھر تو سرداران
ترک نے اچھا مقابلہ کیا آخر ۱۸۲۲ء عیسوی مین ترک نے اوس بانی فساد کو گرفتار کر لیا خورشید پاشا نے
الگ ہو کر علی پاشا ئے مذکور کو قتل کر دیا انہین دنون ایک یونانی باغی ایپسلانتی نام نے کچھ یونانیون
کو جمع کر کے فتنہ پردازی مین کمی نکی فوج بری و بحری سلطانی کو صوبہ یونان اور یونانی دریاؤ نہین شکست

دی آخر کار حسب الحکم سلطانی ابراہیم پاشا فرزند محمد علی پاشائے مصر معہ فوج باقاعدہ یونان کو آیا باغیون
سے اچھا مقابلہ کیا اور اونکے سارے ملک کو تاراج کرکے اون شہرون اور قلعون کو جو ترکون سے
چھن گئے تھے فتح کرلیا چنانچہ مقام مسولانگی جو یونان مغربی کی کنجی ہی بعد جنگ شدید اپریل
۱۸۲۶ سنہ عیسوی کے بائیسوین کو اور شہر ایتھنس ماہ جون ۱۸۲۷ سنہ عیسوی کو ہاتھ آیا بعد اوسکے سلطان
نے نیکچریان باغی کے نیست و نابود کرنیکو توپخانے کی درستی مین زر کثیر صرف کیا اور چودہ ہزار
شخص کو قسطنطنیہ اور اوسکے اطراف واکناف اس مہم کے اہتمام کے لئے تحت فرمان ابراہیم متعین
کردیا حسین کو جو نہایت خیرخواہ تھا آغائے فوج نیکچری بنایا اور ایک لشکر کثیر مملکت ایشیا سے بلایا
جب بنا بر جنگ مشورت کی تو وزیر اعظم و شیخ الاسلام نے بالاتفاق یہہ فتوی دیا کہ ان بیدینون
سے جنگ کرنی واجب و ضرور ہی بعد اوسکے نیکچریون نے ماہ جون ۱۸۲۶ سنہ عیسوی کو بعد چند لڑائیون
کے بیرون شہر ایک میدان وسیع مین اپنا لشکر جمع کرلیا اور وہان سے جانب سرای سلطانی
قدم بڑہاکر اراکین سلطنت کے سرون کو طلب کیا اوسوقت سلطان نے بذات خود علم مبارک جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیکر دینداروں کو اپنے بادشاہ و خلیفہ رسول اللہ کے زیر سایہ فراہم ہونیکا
حکم دیا جب نیکچریون نے عزم سرای سلطانی کیا اوسوقت ترکون نے اون شریرون پر گولہ رانی کرکے
آگ برسادی اکثر مفسد ہلاک ہوے اور باقیماندون نے میدان کی راہ لی ترکون نے وہان بھی اونکے مقابلہ
سے منہہ نموڑا اور اسقدر گولہ رانی کی کہ ایک کو زندہ نچھوڑا یہان تک کہ متفرق بلاد و مملکت مین جسقدر نیکچریان

متعین تھے اونہیں بھی قتل کرایا اونکا نام و نشان تک مٹایا جب سلطان کو اس مہم سے فراغت کلی
ہوئی تو ایک لشکر تازہ کا تقرر منظور کیا اور اوسی عمدہ وردیون اور بہتر ہتھیارون سے مانند افواج
عیسائی سلاطین یورپ آراستہ کر کے لشکر فتحمند اہل اسلام کے نام سے مشہور کیا اس عرصے مین دسمبر
۱۸۲۵ء عیسوی کی چوبیسوین کو زار الکزانڈر نے عدم کی راہ لی اور اوسکا بیٹا نکولاس جانشین ہوا سفیران
روس نے درباب صوبجات والیشیہ و مالدیویہ و سرویہ پھر تکرار شروع کی چنانچہ اگست ۱۸۲۶ء
مین روسیون نے اہالیان قسطنطنیہ کو ایک مراسلہ بدین مضمون لکھا کہ اقلیم ایشیا کے چند قلعون کو حسب
شرایط مندرجہ صلحنامہ بکارست فی الفور تحویل کر دین اور اہالیان والیشیہ و مالدیویہ و سرویہ حقوق ادا
کرنے مین قصور نکرین ترکون کو پہلے تو یہہ بات پسند نہ آئی اور آخر اُنہون نے مصلحت وقت کے نظر
کرتے ہوے درخواست روس منظور فرمائی اکتوبر ۱۸۲۶ء عیسوی کو صلحنامہ مقام اکرمان پر فیمابین ترک
و روس قرار پایا بدستور جولائی ۱۸۲۷ء عیسوی کی چھٹی کو روس و فرانس و انگلنڈ نے بھی باہم ایک ایک صلحنامہ
ٹھہرایا ظاہرا غرض یہہ کہ خونریزی ہونے نپاے ترکون اور یونانیون کے فیمابین مصالحت ہو جاے
مگر فی نفس الامر مرکوز خاطر یہہ کہ صوبہ یونان خود مختار و آزاد رہے اور سلطان فقط خراج لیا کرے
اب دیکھئے کہ اکتوبر ۱۸۲۷ء عیسوی کو انگلنڈ و فرانس و روس کے فوجون نے بالاتفاق خلیج نارینو مین
جہان مصری جنگی جہازون کا بیڑا زیر فرمان ابراہیم پاشا لنگر انداز تھا یونانیون کی مدد کی فوج مصر سے
چار گھنٹے تک جنگ ہوتی رہی آخر ابراہیم نے عزم مصر کیا اور دسمبر کی آٹھوین کو سفیران ممالک مذکور نے

دربار قسطنطنیہ کو چھوڑ دیا اور سرحد روس پر جنگی تیاریان جو ہونے لگین تو اُنسے صاف یہہ معلوم ہوا کہ نکولاس
زار آمادۂ فساد ہوا ہی چنانچہ ایک لاکھہ کا لشکر منجانب روس اقلیم یورپ مین جمع ہو چکا تہی تیس ہزار کے
لشکر جرار اور سولہ ہزار کوتل جمعیت کو اقلیم ایشیا کے ترکی صوبون پر روانہ ہونیکا حکم ملا ہی ادہر سلطان نے
بھی اڑتالیس ہزار نوجوان ترکون کو فراہم کرکے مقابلہ روس کو بھیجا ۱۸۲۸ عیسوی مین اقلیم یورپ کے لشکر
روس نے صوبجات مالدیویہ و والیشیہ کو فتح کرکے ڈانیوب عبور کیا اور ماہ جون کی پندرہوین کو مقام ابریل
پر محاصرہ بو فور کیا ترکی محافظون نے بھی مقابلہ دشمن سے منہہ نموڑا چار ہزار روسیون کو قتل کئے تک
مقام مذکور نچھوڑا بعد تسخیر ابریل روسیون نے جانب شملہ و وارنہ قدم بڑہایا جو لشکر کہ جانب شملہ آیا اوسنے
مارپیٹ کا خوب مزہ چکھا اور جسنے وارنہ کی راہ لی اوس سے ترکون نے بڑا مقابلہ کیا مگر مکار و غدار یوسف
پاشا نے کچھہ رشوت لی اور پانچہزار سپاہ کے ساتھہ شرکت روس اختیار کی پھر تو وارنہ بھی قبضہ ترک سے
باہر ہوا بعد اوسکے لشکر روس سلسٹریہ پر حملہ ور ہوا محافظین قلعہ نے بڑی جوانمردی سے لڑبھڑ کر
دشمنون کو پسپا کیا اقلیم ایشیا مین بھی ترکون نے روسیون سے خوب مقابلہ کیا مگر چند قلعے مثل قارص و اخولتو و ارتوین
روسیون کے ہاتھہ آئے پھر تو ۱۸۲۹ عیسوی مین لشکر روس نے ڈانیوب کو عبور کرکے ایک مقام پر ترکون
سے مقابلہ کیا جب وہان بھی فتح حاصل ہوئی تو جبال بلقان کی راہ لی مگر لشکر ترک نے مے ۱۸۲۹ عیسوی
کی ستائیسوین کو فوج روس مقیم پراوادی کو شکست دیکر مقام مذکور پر اپنا قبضہ کرلیا اس عرصے مین
سپہ سالار روس نے معہ لشکر کثیر درمیان پراوادی و شملہ جون کی گیارہوین کو کلوتشا مین جنگ برپا کی

اور ترکون کو شکست دی وزیر اعظم رشید پاشا نے بار ثانی مفروروں کو شملہ پر جمع کر کے لشکر درست کیا اور سپہ سالار روس کے اینکا مطلب جو ہوا تو اوس لشکر کو جبال بلقان کے درّون مین متعین کر دیا روسی سپہ سالار نے اس خبر کے سنتے ہی معہ جمعیت روسی سلسٹریہ قدم بڑہایا بندر سوزہ بولی واقع ساحل مغربی بحر اسود کو مسخر کر لیا مقام شملہ مین دس ہزار کا لشکر چھوڑ کر تیس ہزار روسیون کے ساتھ جولائی کی گیارہوین کو عزم درہ ہای بلقان کیا جب جانب جنوب جبال مذکور پہنچا وہان شکوہ پیچش و اسہال سے ہزار ہا روسی ہلاک ہوے بعد اوسکے ماہ اگست کی بیسوین کو روسیون نے ادریا نوپل پر محاصرہ کیا اور اوس قدیم دار الحکومت مملکت ترک پر اپنا قبضہ کر لیا جب روسیونکی اسقدر نزدیک پہنچ جانیکی خبر آئی تو سلطان نے ایک لشکر کثیر فراہم کر کے روسیون کے جانب روانہ فرمایا پھر تو اس لشکر جدید و جمعیت وزیر اعظم و فوج مصطفی پاشا نے تین طرف سے روسیون کو گھیر لیا آخر سپہ سالار روس سے بدون مصالحت اور کچھ بن نہ آئی پیام صلح بھجوایا سلطان نے بھی بمقتضائے وقت قبول فرمایا اگست ۱۸۲۹ء سنہ عیسوی کی اٹھائیسوین کو ایک صلحنامہ متضمن چند شرائط شہر ادریہ نوپل مین ٹھہرا جسکے سبب دریائے ڈانیوب کا مشرقی ملک روسیون کے زیر اقتدار ہوا اور اون مقامون سے جنھین روسیون نے لیا تھا زار روس دست بردار ہوا اہالیان مالدیویا و ولیشیہ کے حق مین یہہ تجویز ٹھہری کہ کسی ترکی سردار کی اونکے امور مین مداخلت ہو اور اہل اسلام سے کسی کو اونکے ملک مین رہنے کی اجازت ہو اور اہالیان مذکور بعد دو سال کے سلطان کو خراج پہنچائین اہالیان سرویہ بموجب اوس صلحنامہ کے جو اکرمان مین ٹھہرا تھا اپنے حقوق سے کامیاب ہو جائین روسی تجارتی جہازون کو ہلسپانڈ کی راہ حکم آمد و رفت بلا تکرار رہا و بہ

اور ریاست یونان بھی خودمختار ہو ہفت جزائر وغیرہ پر حکومت گریٹ برٹن کا قبضہ رہے جزیرۂ کرید و تھر

اور ساحل ایشیا کے دوسرے جزائر پر سلطنت عثمانیہ کا علاقہ رہے ہنوز صلحنامہ مذکور ہو کر یکسال سے

کچھ زیادہ عرصہ نگذرا تھا کہ اہالیان فرانس نے جولائی ۱۸۳۰ء عیسوی کی چوتھی کو ملک جزیر کو جو تحت

حکومت ترک تھا لڑ کر مسخر کرلیا انہیں دنوں کئی صوبے اطاعت عثمانیہ سے منحرف ہوگئے بوسنیہ

والبنیہ میں پھر فساد برپا ہوا وہاں کے باشندوں کو اپنی خودمختاری کا سودا ہوا اوسوقت سلطان

اور وزیر خورشید پاشا نے بڑی جوانمردی سے ان ہنگاموں کو فرو کیا ایشیاے ترک میں باغیوں

نے ہجوم ہیجانی علی الخصوص مصریوں نے بڑی ترش روئی دکھائی یعنے محمد علی پاشاے مصر نے بنظر کاستگی

قوت ترک عزم فساد کیا اور فوج بری و بحری کو درست کر کے زیر فرمان اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کے دیا

چونکہ علی مذکور منجانب اہالیان قسطنطنیہ جزیرہ کرید کا بھی پاشا بنا تھا اسلئے طمع جوگیری تو حکومت

شام کو بھی بجبر لینے پر آمادہ ہوا تھا اس عرصے میں فیمابین علی مذکور و پاشاے اقرا میں کچھ بگاڑ آیا

علی پاشا نے شہر مذکور پر حملہ کرنیکو قدم بڑھایا جب ان دونوں مطیعان سلطنت عثمانیہ نے خانہ جنگی کی

دہوم مچائی تو اہالیان قسطنطنیہ نے تاکید موقوفی جنگ بھجوائی مگر اون دونوں میں سے کسی نے حکم

سلطانی نہ مانا ابراہیم مذکور نے چالیس ہزار کے لشکر جرار اور ایک جہازی بیڑے سے شہر اقرا پر حملہ

کیا اور ماہ مئی ۱۸۳۲ء عیسوی کو بابت شام کو مسخر کرلیا سلطان محمود نے کچھ فوج کو جو فن سپاہگری میں

ہنوز خام تھی اس سردار باغی مصر کی سرزنش کو بھجوایا مگر ابراہیم نے پہلے بار مقام حمص میں جولائی

۱۸۳۲ء عیسوی کی چھٹی کو اور دوسرے دفعہ مقام بیلان مین ماہ مذکور کی انتیسوین کو اور تیسرے مرتبہ کونیا
واقع ایشیاے کوچک مین اکتوبر کی انتیسوین کو سپاہ سلطانی سے مقابلہ کرکے شکست فاش دی اور غلب
تھا کہ کل ایشیا کا قابض و متصرف ہو جاے اور موسم بہار مین قسطنطنیہ کو چلا آئے جب اس بات کا اندیشہ مرکوز
خاطر ہوا تو سلطان نے بذریعہ مراسلہ اہالیان لنڈن سے کمک چاہی انہون نے جواب صاف دیا مگر روسیون
نے درخواست کمک سلطان منظور کی متصل باسفورس فروری ۱۸۳۳ء عیسوی کی بیسوین کو چھے ہزار کے قریب
فوج روس آئی اس عرصے مین سردار فوج بحری فرانس نے ابراہیم مذکور کو بذریعہ پیام آگے قدم بڑہانے
سے روک دیا مگر ابراہیم نے اوسکا کہا نہ مانکر اوایل ماہ مارچ مین معہ لشکر عزم باسفورس کیا روسیون نے جب
یہہ خبر پائی تو مقام اوڈیسہ سے ماہ اپریل کی پانچوین کو منجانب زار نکولاس بارہ ہزار کی جمعیت بھجوائی جب
تو ابراہیم کی ہمت پست ہوئی اہالیان انگلنڈ فرانس نے روسیون سے گھبراکر فیمابین سلطان و پاشاے مصر مصالحت
کروا دی چنانچہ بموجب فرمان مورخہ ۶ مئی ۱۸۳۳ء عیسوی منجانب اہالیان قسطنطنیہ محمد علی پاشا کو حکومت
مصر و کریڈ کی قایمی حاصل ہوئی اور حکومت بیت المقدس و ترپولی و دمشق و حلب و ادانہ سے بھی سرفرازی
کامل ہوئی اور روسیون سے بھی جولائی ۱۸۳۳ء عیسوی کی آٹھوین کو ایک صلحنامہ ٹھہرا اس شرط سے کہ عند
الطلب شاہ روس راہ نہر ڈسپانڈ دوسری قومون کے جنگی جہازون کے لئے مسدود ہو محمد علی پاشا نے
اہالیان قسطنطنیہ کو خراج پہنچانا موقوف کیا اور جمعیت ترک محافظ مدینۂ منورہ کو معطل کرکے اونکی جگہہ عربون
کو مقرر کر دیا غرض یہہ کہ ماتحتی صوبجات وسیع شاہی مملکت موروثی ہوکر اپنی ہی خاندان مین قایم رہی

سلطان محمود نے اس حرکت بیجا سے برانگیختہ ہوکر بنام پاشاے مذکور ایک فرمان بدین مضمون بھجوایا

کہ محافظت مدینۂ منورہ پر جمعیت ترک ہی بحال ہوجاے اور خراج رسانی مین بھی کچھ فرق نہ آئے

مگر جب پاشائے مذکور نے اس امر سے انکار کیا تو سلطان نے اپنے سردارون اور امیر البحر کو اوسکے

ملک پر یورش کرنیکا حکم دیا بموجب فرمان سلطانی بمقام واقع فرات پر جمع ایک ترکی لشکر جرار ہوا اور ایک

جہازی بیڑا بھی بندرگاہ قسطنطنیہ پر تیار رہا جب حافظ پاشا یا حافظ کہہ کے ابراہیم پسر محمد علی پاشاے

مصر سے جون ۱۸۳۹ء عیسوی کی چوبیسوین کو مقابل ہوگیا تو ایک گروہ سرداران ترک مصریون سے

کچھ رشوت لیکر انہین کے ساتھ شامل ہوگیا پھر تو ترکی گھبرائے توپین خیمے رسد وغیرہ سب کے سب

مصریون ہی کے ہاتھ آئے احمد پاشا امیر البحر لشکر ترک نے جولائی کی تیرہوین کو بندر شہر اسکندریہ

پر اپنی فوج ماتحتی محمد علی پاشاے مذکور کے تحویل کردی سلطان محمود خان ثانی نے پیش از پہنچنے اس

خبر کے بیمار ہوکر جولائی ۱۸۳۹ء عیسوی کی پہلی کو گلشن جنان کی راہ لی

فصل سی و دوم دربیان سلطنت سلطان الغازی عبدالمجید خان

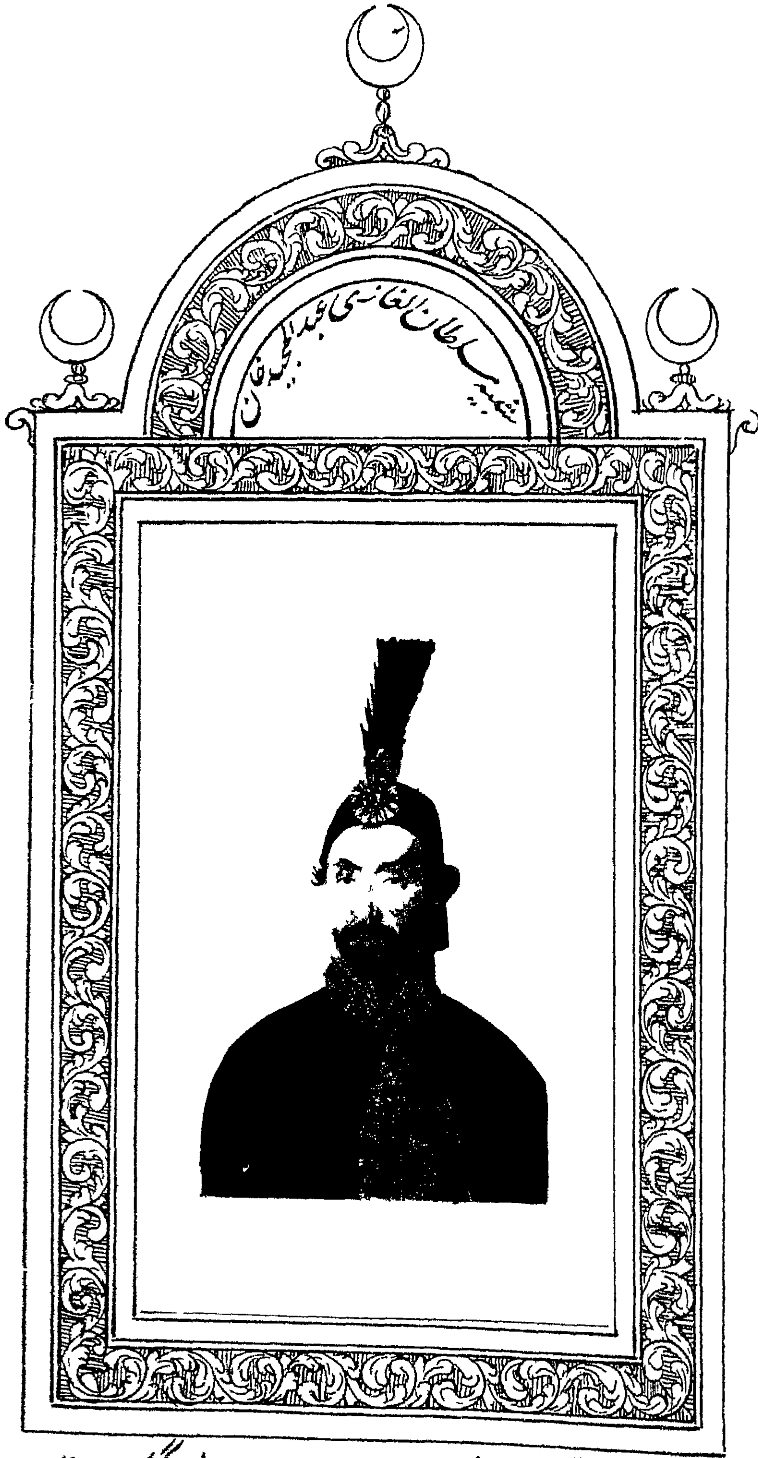
وقائع نگاران راست گفتار و سانحہ طرازان صداقت شعار نے لکھاہی کہ جب سلطان محمود خان ثانی

نے عزم گلگشت جنان فرمایا تو ۱۲۵۵ہ ہجری مطابق ۱۸۳۹ء عیسوی مین سولہ سال کی عمر مین دور سلطنت سلطان

عبدالمجید خان فرزند ارشد سلطان محمود خان مرحوم آیا چونکہ فیمابین محمد علی پاشا و اہالیان قسطنطنیہ ہنوز فساد

باقی تھا اسلئے ماہ جولائی ۱۸۴۰ء عیسوی کی پندرہوین کو ایک صلحنامہ فیمابین سلطان عبدالمجید خان و اہالیان

انگلنڈ و روس و آستریہ و پرشیا اس شرط سے ٹھہرا کہ مناقشہ فیمابین سلطان و پاشاے موصوف مرتفع ہو جاے
مگر محمد علی پاشا نے بامید اعانت فرانس اس امر سے انکار کیا پھر تو اہالیان انگلنڈ نے روانہ ساحل
شام زیر فرمان استاپ فرڈ و نیپیر یہ ایک بحری لشکر جرار کیا اور اگست سنہ ۱۸۴۰ عیسوی کی انتیسوین
کو بندر بیروت پر گولہ رانی کر کے محافظین مصری کی خوب خبر لی جب وہ فرار ہوے تو بندر مذکور پر
قابض و متصرف ہو کر اپنے ہمراہی فوج ترک کو وہان متعین کر دیا بعد اوسکے ماہ نومبر کی تیسری کو اوسی لشکر
بحری نے اقرا کو بھی مسخر کیا قلعجات ملک شام بھی قبضۂ اقتدار ترک مین آ گئے اور آخر ماہ مذکور تک فوج سلطانی
نے تمام ملک شام پر قبضہ کر لیا پھر تو اہالیان فرانس نے دخل دہی کی اور ان قدیم ہنگامون کے فرو کرنے کے
لئے سلطان کو صلح کر لینے کی ترغیب دی نظر برین سلطان نے فروری سنہ ۱۸۴۱ عیسوی کی تیرہوین
کو ایک فرمان بنام محمد علی پاشا بدین مضمون صادر فرمایا کہ حکومت ملک مصر پاشاے مذکور کے خاندان
مین بطن در بطن قایم رہی مگر پاشاے موصوف سالانہ ربع محاصل سلطان کو بطور خراج پہنچائی اور ملکی
افواج بری و بحری سے عند الضرورت کام آئی اسی سال کے موسم خزان مین اور ایک صلحنامہ
فیمابین اہالیان انگلنڈ و اسٹریہ و فرانس و پرشیا و روس و سلطان عبد المجید خان نہر ہلسپانڈ کی راہ
سے جہازون کی آمد و شد کے باب مین قرار پایا کہتے ہین کہ جب فساد ملک مصر فرو ہوا تو سلطنت
عثمانیہ نے آرام پایا سلطان کو خیال انتظام سلطنت آیا زار روس و شہنشاہ آستریہ نے چند سرداران
ملک ہنگری کو جو بانی فساد تھے اور ملک روم مین پناہ گزین تھے شہر بدر کرنیکی سلطان سے درخواست کی مگر سلطان



یہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

نہو ئی زار نکولاس نے جو بنا بر جنگ بہانہ جوتھا سلطان کو بذریعہ مراسلہ اس مضمون کی اطلاع دی کہ عیسوی ساکنان
مملکت ترک کی ذمہ داری بجمیع وجوہ اپنے ہی تفویض ہو جب سلطان نے اوسکی درخواست کو قبول نہ
فرمایا تو جولائی ۱۸۵۳ء عیسوی کی تیرہوین کو لشکر روس نے ہزیرت عبور کرکے مالدیویہ و والیشیہ پر اپنا
قبضہ کر لیا اور ماہ مذکور کی نوین کو نکولاس مذکور نے عہد شکنی کی اہالیان قسطنطنیہ نے اس خبر کے
سنتے ہی ایک لشکر ترک زیر فرمان عمر پاشا بسرعت تمام دریاے ڈانیوب پر روانہ کیا اور اکتوبر کی
پہلی کو جنگ کرنے کی شہرت دی فوج مذکور نے نومبر کی چوتھی کو پیش قدمی کرکے مقام آلت نتزا
پر روسیون سے لڑکر فتحیابی حاصل کر لی دوسرے روز مقام سٹیت پر بھی ترکون نے فتح پائی ان
فتوحات سے ترک کی ترقی روزانہ خاطر نشین ہوئی چنانچہ اسی سبب اہالیان فرانس وانگلنڈ ابتدائے
جنگ سے سلطان کے معاون و مددگار رہے اور یورپی ترک کے بحرین بالتک و یوکسین مین سرگرم
محافظت لیل و نہار رہے اس لئے لشکر روس نے قدم نہ بڑھایا بلکہ اپنے ملک ہی کی حفاظت
مین مصروف رہا بہرحال ایک روسی فوج نے ۱۸۵۴ء عیسوی مین ڈانیوب عبور کرکے سلستریہ
پر محاصرہ کیا موسی پاشا اور دو سرداران انگلنڈ نے جو اوس قلعہ کی حفاظت مین سرگرم تھے روسیون
سے اچھا مقابلہ کیا آخر روسیون نے ماہ جون کی پندرہوین کو ڈانیوب کی راہ لی ترکون نے بھی
اونکا پیچھا چھوڑا اسمین اہالیان فرانس وانگلنڈ نے جو قلعہ وارنہ پر بنابر مدد لشکر سلطانی تیار تھے
شریک ترک ہو کر جنگ روس کا قصد کیا اور ماہ ستمبر مین صوبہ کریمیا پر ایسی یورش کرنیکی تجویز

ٹھہرائی کہ جسکا نام دفتر روزگار مین قیامت تک قائم رہیگا کہتے ہین کہ عساکر ترک و فرانس و انگلنڈ نے
بالاتفاق متصل یوپی توریا سرزمین کریمیا پر قدم رکھکر شہر مذکور پر حملہ کیا اور ستمبر کے چودہوین کو مسخر
کرکے مقام الما کا راستہ لیا جب وسپر بھی فتح پائی تو سباسٹپول کی راہ بی مزاحمت ہاتھ آئی آخر اُسپر
بھی محاصرہ کیا اور عرصۂ دراز تک داد جوانمردی دی الغرض ماہ ستمبر ۱۸۵۵ء عیسوی کی آٹھوین کو محاصرین
نے مقام مذکور پر حملہ کیا اور برج قلعہ پر اپنا قبضہ کر لیا لکھا ہی کہ اس قلعہ پر بارہ مہینے محاصرہ رہا پانچ لڑائیان
زبردست ہوین طرفین کے ایک لاکھ آدمی مقتول ہوے آخر روسیون نے مقابلہ سے منہہ پھرایا اور دوسرے
روز سارا شہر لشکر فتحمند ترک کے ہاتھ آیا یہان کا تو یہہ حال ہوا اب اور سنئے کہ فوج روس نے اقلیم ایشیا مین
لشکر سلطانی سے مقابلہ کرکے بوجہ ناتجربہ کاری سرداران ترک فتح پائے نہر قارص کے محاصرہ پر ہمت
بڑہائی محافظین و باشندگان شہر نے جو زیر فرمان دو سرداران عیسوی انگلنڈ کے تھے حفاظت شہر مین
داد دلیری دی اور ستمبر کی انتیسوین کو جب لشکر روس نے حملہ کیا تو اُنہون نے بھی بڑی جوانمردی کی آخر ترکون
کی فتح عجیب ہوئی اور فوج روس شکست نصیب ہوئی اس اثنا مین شہنشاہ آسٹریہ نے دخل دیا فیما بین
سلطان و زار روس مصالحت کرانے کے لئے زار کو پیغام روانہ کیا چونکہ زار نکولاس اُنہین دنون عدم
کی راہ لی تھی الکزانڈر ثانی نے پیام صلح منظور کر لیا اور تجویز صلح کے لئے شہر پارس دار الحکومت فرانس
کو مقرر کیا القصہ سفیران فرانس و انگلنڈ و روس و ترک و سرڈینیہ نے جمع ہوکر اتوار کے روز ماہ مارچ ۱۸۵۶ء
کی تیسوین کو بعد رد و قدح بسیار ایک صلحنامہ فیمابین زار روس و سلطان عبد المجید خان ٹھہرا یا جنگ

موقوف ہوئی اور ملک طرفین کے واپس کر دئے گئے سارا قصہ فیصلہ ہوا لنڈن میں بوجہ اس صلح کے ۱۸۵۶ء

میں جشن و آتشبازی کا اچھا جلسہ ہوا بعد اوسکے سلطان عبدالمجید خان نے ذیحجہ ۱۲۷۷ ہجری کی پندرہوین

کو انتقال کیا مسجد سلطان احمد مین اپنے والد سلطان محمود خان کی قبر کے برابر مدفون ہوا ہر ہوا خواہ

اس سلطان عالیشان کے مہاجرت سے محزون ہوا لکھا ہی کہ سلطان عبدالمجید خان مرحوم نے اپنی عہد

سلطنت مین مسجد نبوی کے سامنے کے رخ مین گیارہ درجے مقابل گنبد نما لداؤ کے پختہ بنوائی اور مین

صد ہا ستون سنگ مرمر و سنگ سرخ و سبز وافشان کے لگائی ہر ستون پانچ گز طویل مربع ایک

ڈال پتھر کے ہین کسی معدن سے تیار تراشے ہوے ثمن نکل آئی اون پر خوشنما سنگین گنبد بنوائی

ہر گنبد حلقے مین آیات قرآنی مختلف خطون مین لکھی ہین اور ہر نقش و نگار و مطلا بنے ہین ہر ہر ستون

کے حلقہاے پائین اور بالا پر بمقدار آٹھ گرہ کے نیچے اور اوپر سونا چڑھا ہوا ہی مسجد نبوی کے اندر

کی پشت پر کام میناکاری کا ہی اوسمین سنہری حروف آیات قرآنی بخط نستعلیق اور اسماے رسول

پاک مرقوم ہین غرض اس خوبی سے یہہ تعمیر جدید ہوئی واقعی قابل دید ہوئی حق جلشانہ ہر ایک مسلمان

کو اوسکی زیارت نصیب کرے آمین فقط -

فصل سی و سوم دربیان سلطنت سلطان عبدالعزیز خان

للہ الحمد اوس سلطان صاحب اعزاز کی حکمرانی کا ماجرا ہی کہ جسکے ذکر مین دم تحریر خامہ سے صداے

یا عزیز پیدا ہی سنئے نام نامی اوس فرمانرواے عالیشان کا سلطان عبدالعزیز خان ہی جو جولائی

کی انیسوین مطابق ذیحجہ ۱۲۷۷ ہجری کی پندرہوین کو قسطنطنیہ مین تخت نشین ہوا عدل و نصفت مین
زبان زد ساکنان روے زمین ہوا اوسی نے عربون کو قید سے رہا کیا سچون کی بن آئی
جھوٹون کو عملداری سے معزول کر دیا اہل علم کی قدردانی مین کچھ فرق نہ آیا عہدہاے جلیلہ
پر مامور فرمایا اوسکے عہد سلطنت مین نصاری اجارۂ بنادر سے محروم رہے عدم حصول منافع
کثیرہ سے مغموم رہے اوسی نے امورات مالی و ملکی کو خوب ترقی دی افواج و جہازات جنگی وغیرہ
کا اچھا انتظام کیا آگ گاڑہی و تار برقی وغیرہ عجیب عجیب صنعتون کا اپنے ملک مین رواج دیا شاہ
ایران ناصرالدین شاہ قاچار کے ساتھ اتحاد بڑہایا اپنے ملک کے سیر و سفر کے قطع نظر
مصر و اسکندریہ و لنڈن وغیرہ کی سیر کی اور برادر حقیقی سلطان عبدالمجید خان کی عورتون کو
بعد اتمام ایام عدت مطلق العنان کیا اور اونکو جس سے چاہین نکاح پڑہا لینے کی اجازت دی
اور خود بھی سواے ایک اپنی عورت کے دوسری کا خیال نکیا انتظام لشکر کا وہ حال کہ فوج بری
کے منہہ پر پانی آیا اور فوج بحری نے دریا کا باین عالی ظرفی حوصلہ گھٹایا خشکی پر شمشیر دلاوران
عثمانی کا پانی روان رہا دشمنون کے سر سے گذر کیا اور تری مین لشکر بحری آتش فشان رہا ہر دشمن
آبرو کبھی آتش رشک سے جل کر اور کبھی عرق خجالت مین ڈوب ڈوب کر مر گیا کیکادرنا
دام دام باقی نہ رکھا اپنے زر خاص سے سبکا فیصلہ کیا باقی کا نام باقی نہ رکھا اسی کے عہد سلطنت
مین نہر سویز وغیرہ نے دستبرد اہالیان فرانس سے بچکر آبرو پائی اہل فرانس بحیلہ تیاری نہر داخلۂ



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

مصر سے پسپا ہوے اور اہالیان مصر بھی جبر وحکومت اہل فرانس کی تلخی سے رہا ہوئی اسی ناخدای
عزیز نے خدا خدا کر کے اپنی سلطنت کی کشتی کو ورطۂ ہلاکت سے نکالا ابروے دولت عثمانیہ کو
بہزار عرق ریزی سنبھالا مدام مد نظر آراستگی فوج اور جنگی جہازون کی خریداری رہی عمارتون کی
تعمیر آہنی سڑکون کی تیاری رہی جن یوروپین لوگون کو سلطان نے امانت دار جانکر متفرق کامون
کا ٹھیکہ دیا اُنہین بد ذاتون نے کروڑہا روپیہ کا خرچ بتلا کر دہوکا دیا علاوہ اوسکی سلطنت عثمانیہ
قبل تخت نشینی سلطان عبد العزیز خان مقروض تھے بر النقشہ تھا جنگ کریمیہ اور سلطان عبد المجید خان
کی فضول خرچی کے باعث خزانہ خالی ہوگیا تھا اگرچہ جنگ مذکور مین سلاطین یورپ نے بنظر
فوائد ذاتی از خود سلطان عبد المجید خان کو مدد دی اور جواز روے انصاف روسیون سے
اخراجات جنگ دلا دیے تو سلطنت عثمانیہ مقروض نہوی جب یہہ بات نہوئی اور قرض لینے
کی ضرورت پڑی تو سود در سود کی ترقی نے اصل و سود کو کروڑون کے درجے سے بڑہا
دیا اور ان خرابیون نے سارے علما و امرا کو سلطان ممدوح سے رنجیدہ کر رکھا آخر سبھون نے
سلطان عبد العزیز خان کے معزول کر دینے کی تجویز ٹھہرائی چنانچہ روز سہ شنبہ جمادی الاول
سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین بعد نصف شب بعض وزرا نے خدمت سلطان مراد مین جاکر یہہ عرض کی کہ
اب آپ قدم بڑہائین چھاؤنی مین تشریف لائین جب سلطان مراد نے چھاؤنی مین قدم
رنجہ فرمایا تو شمشیر بندون نے آپ کو گھیر لیا اور چھے بجے سب علما و امرا و وزرا ے بری و بحری

کو چھاؤنی مین بلایا مقام مجرہ رصیبہ مین سب ارکین دولت جمع ہوے منجملہ ارکین چار شخصون نے
اوس وقت یہہ کہا کہ سلطان عبدالعزیز خان کو جب قوم نے غافل پایا تو خیال آیا کہ سلطان مذکور کو
معزول کر دین اور بموجب شرع شریف سلطان مراد خان کے ہاتھہ پر بیعت کرین یہہ سنتے ہی سب لوگ
راضی ہوگئے اور سلطان مراد کی خدمت مین پہنچکر بیعت کی بالاتفاق مبارکباد دی بعد اوسکے چار وزیرون
نے محل کشلطاش کے جانب قدم بڑہایا اور سلطان عبدالعزیز خان سے ملاقات کرنی چاہی چونکہ سلطان
مرحوم سو رہے تھے کچھہ دیر وزیرون نے انتظار کیا پھر بغیر اجازت محل مین داخل ہوکر کہا کہ قوم
عثمانیہ نے آپ کو معزول کیا ہی کیونکہ مصلحت وقت یہی ہی اوسوقت سلطان نے فرمایا کہ تم لوگ
کیا میرے عزل کو سہل جانتے ہو تو اونہون نے یہہ سنایا کہ حضور سلطان مراد از روے شرع شریف
آج کے روز سے وارث تخت و تاج ہین اب آپ محل طوبقپو مین تشریف لیجائین اور وہین اقامت
فرمائین پھر تو سلطان عبدالعزیز خان نے معہ والدہ واہل و عیال تین کشتیون پر سوار ہوکر صبح کے
نو بجے عزم محل مذکور کیا اور داخل محل ہوکر نہایت اشکبار رہے چنانچہ اتوار کی شب کو اونکی آنکھہ
نہ لگی بہت بیقرار رہے صبح کو جانب حمام توجہ فرمائی پھر وہان سے باغ کی سیر پسند آئی بدستور کبھی
گھر کو واپس آتے تھے کبھی گھبر اگھبرا کر باغ کو جاتے تھے اسی خیال مین ایک لونڈی سے ڈاڑہی
کے بال برابر کرنے کے لئے قینچی مانگی اوسنے اونکی والدہ سے جاکر ماجرا عرض کیا اونہون نے
قینچی اور آئینہ دیدیا سلطان بالون کو کترنے لگے اور اونکی والدہ دروازے کے پیچھے سے دیکھہ

رہی تھین دفعۃً سلطان نے دیکھ لیا اور فرمایا جاؤ یہان کیون کھڑے ہو پھر گاؤتکیہ لگایا اور خدمتگار
کو بلایا اور اوس سے کیفیت لڑائی کی بیان کرنے لگے کہ دشمن کو معرکے سے یون بھگائین اعدا
پر میدان مین یون تلوار چلائین یہہ کہتے کہتے قینچی ہاتھہ مین لی اور رگ داہنی ہاتھہ کی کاٹ دی
خدمتگار چیختا ہوا سلطان کی والدہ کے پاس آیا سارا حال کہہ سنایا اس عرصے مین سلطان نے بائین
ہاتھہ کی رگ بھی کاٹ ڈالی سلطان کی والدہ اور لونڈیون نے کہرام مچایا پولیس والے اور ستر ڈاکٹر
اعلی درجہ کے دوڑے آئے مگر اونکے آنے کے پیشتر ہی سلطان نے اپنا کام تمام کر لیا سولہ
برس سلطنت رانی کی اور جمادی الاول ۱۲۹۳ھ ہجری کی گیارہوین مطابق جون ۱۸۷۶ء عیسوی
کی چوتھی کو اجل نے وقفہ نہ دیا جب خبر رحلت سلطان عبدالعزیز خان بذریعہ تار برقی ہندوستان
مین آئی تو اکثر شہرون مین بہ تبعیت مذہب شافعی سلطان مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی گئی مسلمانون
نے شان ہمدردی دکھادی پہلے تو رحلت سلطان عبدالعزیز خان کا سب کو غم ہوا اور پھر
تخت نشینی سلطان مراد خان سے ہر شخص مسرت توام ہوا۔

فصل سی و چہارم دربیان سلطنت سلطان مراد خان خامس

مؤلف چارون طرف ہی دہوم حصول امید کی ؎ یہہ دن مراد کے ہین یہہ راتین ہین
عید کی ؎ طرفہ تر ماجرا ہے گردش لیل و نہار ہی اس دار فانی کی عزت و ذلت کب قابل
اعتبار ہی انقلاب دہر نئے رنگ دکھاتا ہی طرفۃ العین مین حال کچھہ کا کچھہ ہو جاتا ہی کسے عزیز

مصر خوبی کی عزت جو بگڑ گئی تو جان شیرین سے تلخ ہو کر روانۂ عدم بحال ناشاد ہوتا ہی اور
کوئی قید شدید سے چھوٹ کر بامراد ہوتا ہی ع کار موقوف بوقت است کہ چون وقت
رسید ؛ خوابے از بند رہانید مہ کنعان را ؛ دلیل اس دعوے کی یہہ ہی دیکھئے کہ سلطان عبدالعزیز
خان کی کس خوبی مین خرابی آئی اور سلطان مراد نے کس خرابی مین تخت نشین ہو کر مراد پائی کہتے
ہین کہ سلطان مراد خان برادر حقیقی سلطان عبدالعزیز خان جمادی الاول ۱۲۹۳ھ ہجری کی ساتوین
کو زینت افزائے تخت ہوا سارے ملک مین تازے حکم جاری کر دیئے مصروف امور سلطنت
ایک لخت ہوا غرض اس سلطان نے اہتمام مملکت کی بڑی بڑی تدبیرین کین تھین اور انتظام
سلطنت کی عمدہ ترکیبین سوچین تھین ہنوز کچھ دن گذرنے نپائے تھے کہ پرنس میلان والی
سرویہ و شاہزادہ والی مانٹی نگرو نے اطاعت سلطانی سے باوجود استحقاق قدیم منہہ پھرایا
روس نے ترغیب دیکر فساد مچایا جولائی ۱۸۷۶ء عیسوی کی نوین کو باغیون نے فوج احمد مختار
پاشا پر حملہ کیا ترک نے بھی خوب مقابلہ کیا نو سو دشمنون کو مارا چار سو کو زخم کاری لگا آخر
باغی ہی ذلیل و خوار ہوے اور جو باقی رہ گئے میدان جنگ سے جان بچاکر فرار ہوئے
باغیون کا سارا اسباب اہل اسلام کے ہاتھ آیا لشکر سلطانی سے چالیس جوانون نے شربت شہادت
نوش فرمایا جولائی کی دسوین کو جنرل محمد علی پاشا نے چار ہزار کی فوج سے پہاڑ وبنین پر دو
کے چودہ ہزار باغیون پر حملہ کیا جنرل سرویہ نے موافق دستور جنگ اپنے نصف لشکر کو مقابلے



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

کا حکم دیا اور آدہی کو گھات مین چھپا رکھا رات کے نو بجے سے لڑائی شروع ہو گئی اور تین

بجے تک قائم رہی آخر اہل اسلام نے وہ شجاعت دکھائی کہ فوج سرویہ میدان جنگ سے بھاگتی

نظر آئی اس جنگ مین سرویہ کے تین ہزار سپاہی فی النار ہوے اور زخمی چھے ہزار ہوے

جولائی کی اکیسوین کو سرویہ کے کسی مقام مین بہت سا باغی لشکر جمع جو ہوا تو اوسکو جنرل عثمان

پاشا نے پراگندہ کر ڈالا کئی سو باغیون نے جان گنوائی اسی تاریخ کو اہل اسلام نے والی مانٹی نگرو پر فتح

پائی اگست کی پانچوین کو عثمان پاشا نے عسکریہ مین یہہ تار بھیجا کہ آج ہی دم صبح کرنل

حسن پاشا نے تین رجمنٹ پیدل اور ایک گولہ اندازون کی کمپنی اور دو عدد توپ اور کچھ والنٹیر

سے سنوقہ پر حملہ کیا اہالیان سرویہ شہر گرال پر جو ٹیمک ندی پر واقع ہی اور ایک اوسی کے

نزدیک کے قریہ پر اہالیان ترک سے دوچار ہوے کچھ دیر جنگ ہوئی آخر باغی فرار ہوے لشکر اسلام

نے اون دونون شہرون پر اپنا قبضہ کر لیا اگسٹ کی چھٹی کو سرعسکریہ سے صدر اعظم کو تار آیا کہ روز

یکشنبہ تاریخ مذکور کو لشکر سلطانی نے شہر گرگوسیوتس پر یورش کی باغیون کی جمعیت کثیر پر گولہ

رانی شروع کر دی پھر تو دشمنون کو تاب نہ آئی بھاگ نکلے لشکر ترک نے اوسپر بھی فتح پائی

باغیون نے اپنی شہر ذاتی کا راستہ جو لیا تو لشکر سلطانی نے اونکا پیچھا کیا جنرل چرنالیف

روسی نے خبر آمد لشکر سلطانی سنکر معہ فوج باغی شہر ذاتی چار سے عزم فرار کیا اوسکو بھی مسلمانون

نے لیا اگشت کی اٹھارہوین کو درویش پاشا نے حربگاہ سے بذریعہ تار برقی یہہ خبر بھیجی

کہ گذشتہ شنبے کو ہم حدود سرویہ مین معہ ۶ رجمنٹ فوج مصری اور ۵ رجمنٹ فوج سلطانی اور کچھ والنٹیر کے
ساتھ داخل ہوئی فوج سرویہ نے پہاڑون کے ٹیلون پر اور جھاڑیون مین مورچے اور دمدمے بہت
مضبوط بنا رکھے تھے جب لڑائی شروع ہوگئی تو شیران اسلام نے شجاعت کی وہ داد دی کہ فوج سرویہ
نے لومڑیون کی طرح دُم دبا کر اپنی راہ لی دوسرے روز سردار فوج یعنی محمد علی پاشا و اسمٰعیل
پاشاے مصری نے معہ فوج قدم بڑھایا دن کے گیارہ بجے سے وہ جنگ برپا ہوئی کہ شام تک
توپون اور بندوقون ہی کی صدا رہی اوسی روز لشکر سلطانی نے باغیون کے سارے مورچون
پر جو پہاڑون اور جھاڑیون مین تھے قبضہ کیا ایکہزار سے زیادہ باغیون کو قتل کر دیا دشمنون کے
دو سو مورچے چھین لئے اِدہر کے دو سو آدمی شہید ہوے تیسرے روز رسد پاشاے مصری
ورضا بک نے معہ لشکر سلطانی جانب دشمن قدم بڑھایا محمد علی پاشا مقابل دشمن ہوا جمیل پاشا
دشمن کے بائین طرف اور حسین آغا سیدھے جانب چلا آیا جب جنگ برپا ہوئی فوج سرویہ تہ و
بالا ہوئی لشکر سلطانی نے قریب شہر یا وروقت شام پہنچکر دم لیا اہالیان سرویہ گھبرائے شبا شب
شہر چھوڑ کر بھاگ گئے پھر تو اطراف کے مورچے معہ سامان و آلات جنگ اہل اسلام کے ہاتھ
آئے بعد اوسکے لشکر سلطانی نے شہر فرائیتشار پر قبضہ کیا اہالیان سرویہ نے وہان سے بھی گھر بار
چھوڑ کر آسٹریہ و رومانیہ کا رستہ لیا اگست کی اکیسوین کو تموز سے بذریعہ تار برقی باب سرعسکریہ
مین یہہ خبر آئی کہ آج ہی کے روز مصطفیٰ صفوت پاشا نے چند پلٹنین اور والنٹیر کے ساتھ ولعراد سے

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار

کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کر کے اوپر

حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر

سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین

سو باغی گولی کھا کر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر

باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے

ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے ٹیمک شہر جوکا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے

مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی

ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہو کر آلودہ خون وخاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو

عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر

سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار

سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیمان نے شکست فاش پا کر قلعے مین منہہ چھپایا آخر

انہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ

الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی

اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بیٹھا دیا۔

فصل سی و پنجم دربیان سلطنت سلطان الغازی عبدالحمید خان ثانی خلد اللہ ملکہ

مؤلف یارب تری حمد اور میرا منہہ ؛ تونے ہی تو یہہ مجھے دیا منہہ ؛ دی منہہ کو زبان سخن زبانکو

تاثیر بھی قوت بیان کو ؛ مین منہہ مرا منہہ کی یہہ زبان بھی ؛ اور منہہ کی زبان کا یہہ بیان بھی ؛ تیرے

ملوک سب کے سب ہین ؛ مالک کے سزاے حمد کب ہین ؛ پر شکر نہ کیون زبان پر آئی ؛ قسمت نے

یہہ دن اوسے دکھائی ؛ ہی ورد زبان بصد روانی ؛ ذکر عبدالحمید ثانی ؛ **شریف**

ای آنکہ در آفاق وحیدت دانند ؛ عالم بہ تہو تر نہ شنیدت دانند ؛ محمود دو عالمی وا اینک زین

وجہ ؛ سلطان زمان عبدحمیدت خوانند ؛ **ولہ** تیرا آئین تہو رمین وحید ایسا ہو ؛ دب جائین جلالت

مین رشید ایسا ہو ؛ ہو ورد زبان محمدت اوسکی یارب ؛ محمود جہان عبدحمید ایسا ہو ؛ ہان ای

شہ سوار دست زبردست سرزمین نامہ معرکہ روم وروس ہی سہی دم روانی ہی اور یون کہ ذوالفقار قلم دو

زبان پر ہاتھہ رہے ورد زبان نادعلی ہو فتح و ظفر ساتھہ ساتھہ رہے ہر نقطہ حفظ احباب کو سپر

ہو اور ہر مرکز دشمنون کے لئے خنجر ہو حرف گیر انگلی بھی رکھنے نپائے کہ سر دست ہاتھہ قطع ہوجاے

کوچہ ہاے بین السطور مین نابلدان اقلیم سخن اگر پاے نظر سے آئین تو فوراً کوچی کٹ جائین

مدعیون کا برا حال ہو لاف زنون کی زبان معرکہ سخن مین لال ہو اور یون اپنا بول بالا ہو کہ ہرزہ

درایون کا منہہ ہمارے برش قلم سے اونہین کی زبان کی طرح لال ہو کر کالا ہو تو بہ کہا وہ جیا دشمن

نہین کہ روسیون کی مانند منہہ کی کہا کر منہہ نہ آئینگے اور پسپائی مین پیش قدمی نہ کر دکھا ئینگے



یہہ شبیہہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

یارو خبردار کہ ہمارا قلم معرکہ گیر گرم روانی ہی اور عہد سلطنت سلطان الغازی عبدالحمید خان ثانی ہی گوشون

مین منہہ نہ چھپاؤ اور ہمین ہدف تیر طعن ناحق نہ بناؤ پردے کے اوٹ مین شکار تو بہ پروش

معاذ اللہ یہ ہنجار **رباعی** بے علم ہمین کچھہ اب سناتے بھی ہین ؛ بگڑے ہو باتون کو

بناتے بھی ہین ؛ اس منہہ پہ یہہ عزم ہمزبانی شریف ؛ آتے ہین جو منہہ تو منہہ کی کہاتے بھی

ہین ؛ المنت للہ تعالیٰ و تقدس مسلمانو مقام شکر کا ہی دیکھو سرزمین قسطنطنیہ مین کون کارفرمائی

لیجئے جناب سلطان عبدالحمید خان ثانی نے شعبان سنہ ۱۲۹۳ ہجری کی دسوین مطابق اگست سنہ ۱۸۷۶ع

کی اکتیسوین کو تخت سلطنت پر جلوس فرمایا ہنگام فتح و فیروزی اہل اسلام آیا واقعی زہد و

تقویٰ اسیکو کہتے ہین اور دینداری اوسیکا نام ہی کہ باوجود کثرت کاروبار سلطنت جب نماز

کا وقت آتا ہی تو فوراً مصلّیٰ بچھایا جاتا ہی وضو سے آبروے دست و پاے مبارک بڑہا

دیتے ہین اور بصد آب و تاب رونق بخش مصلی ہوکر طاعت ایزدی مین باین سرفرازی

سر جھکا دیتے ہین لکھا ہی کہ اپکی والدہ نے آپکی نہایت صغر سنی مین انتقال کیا تھا اور

آپکے چچا عبدالعزیز خان نے پرورش گرامی کا بوجھہ اپنے سر لیا تھا آج کل جرئت وہمت کی

داد دی ہی اور زمانہ سابق مین سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے ساتھہ ملک یورپ کی سیر

بھی کی ہی ترکی و عربی کے قطع نظر زبان فارسی و فرنچ و انگریزی کے خوب ماہر ہین آپ کے

اوصاف حمیدہ بیان سے باہر ہین اب سراپاے مبارک کا حال سنئے اللہ اللہ رُخ کا وہ عالم

کہ آفتاب منہہ آنے کے قابل نہین سرکی وہ بلندی کہ عرش علی کو حاصل ہین صورت نقش نسیم تین فرشتہ
ہی خط سبز گویا حسن کی تقدیر کا نوشتہ ہی یا دست آویز فتح و فیروزی کا ترکان ظفر پیکر ہی یا سر سبز کشت
امید دینداران دین پرور ہی پیشانی اقدس کی ماہ سے تشبیہ روا نہین یعنی انصاف دیکھو کیا ماہ مین
نافیہ ما نہین اگر ماہ کے ماہ کو نافیہ نہ کہین تو مایانی ہی الحمد للہ کہ رشک پیشانی والا سے ماہ آب آب
ہی خجلت کی یہہ نشانی ہی آہوان ختن چشم والا کو بچشم مانتے ہین غزالان چین اپنا قبلہ و کعبہ جانتے ہین
اگر چشم کو آہو کہا تو ابرو کو شاخ آہو کیون نہ کہو نگا داد سخن شناسی کسطرح نہ دونگا ہر بشر اس ابروے
خمدار کا عاشق ہی اور فرد فرد شایق ہی ع بہ عشق ابروی او شور ہر سو است ؛ برات عاشقان
بر شاخ آہوست ؛ وصف بینی جو زیب تحریر ہو تو ہر شخص نادین فریفتہ بنئے پر تو یہ ہو بینی نہین مرکز ماہ
و آفتاب ہی و مبدم پرتو افگن گوشہ خاطر ہر شیخ و شاب ہی لب و دندان کے وصف مین عقل متحیر
ہی بالاتفاق کہتے ہین کہ یہان اتفاق لعل و گوہر ہی متفق علیہ یہہ سخن ہی کہ دہان عالی لعل و گوہر کا معدن
ہی صرف خندہ جو لبہاے فیض انتما ہوتے ہین تو جگر لعل سے موتی پیدا ہوتے ہین دست عالی زبردست
ہر دست پنجہ خون اعدا مین اسقدر لال کہ جسکی ہم پنجگی مین پنجہ مرجان ہاین سرخروی پست سینہ شفاف
آئینے سے صاف بدولت کمر کمر ہمت و دولت چست ع نیست پیدا مثلش از روے نخست ؛ آستان
مبارک پر آٹھون پہر فلک سرنگون ہی اور وجہ سرفرازی یہی کہ پاے اعلا افسر سر گردون ہی کہتے ہین
کہ جب حضور ممدوح نے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا کل رعایا نے بصد زبان مبارک باد دی

اور خود بدولت نے بدستور قدیم مسجد ایوب مین جاکر نماز جمعہ ادا کی اور اوسی روز بعد نماز ستمبر ۱۸۷۶ء

کے ساتوین کو تلوار جواہر نگار کمر مین باندہکر فولاد کی آبرو بڑہائی دشمنون کا پانی اوتار ا بید ینون کو

ایکدم مین مارا اور وہ نئے قوانین ایجاد کئے کہ سارے رعایا شاد ہوے فوج معرکہ گیری و دشمن

کشی مین اوستاد ہوے متعلقین سلطان عبدالعزیزخان مرحوم کو ورماہہ مقرر کیا مولانا سلطان مرادخان

افندی کو معہ متعلّقین مشاہرۂ بیش قرار معین کر دیا شکر گزار عنایات سلطان سب کے سب مفتی سے

تا قاضی ہوے خرد و بزرگ شہر حق رسانی عالی سے راضی ہوے توجہ معاملات سلطنت مین روزانہ

ترقی ہی انتظام امور سلطنت مین بڑی کوشش ہورہی ہی وزرا بلا تکلف حضور مین بار پاتے ہین

اور خود بدولت ہی مقدمات ملکی مین اراکین سلطنت سے بحث کرواتے ہین جبکہ روسی پادریون نے

بہکا کر ملک بلگیریا و بوسینیا و ہرزیگو بنیا مین فتنہ برپا کیا تھا اور نصارا نے اکثر مسلمانون کو زندہ جلا

دیا تھا تو فوج ترک باشی باذوق نے وہان پہنچکر فتح پائی اُنہون نے بھی جانب انتقام ہمت بڑہائی

اہالیان حرب یعنے سرویہ نے بغاوت اختیار کی روس نے پچاس ہزار کی سپاہ سے اونکو کمک

دی گرم ہنگامہ کارزار ہوا جنرل امناٹیف روسی فوج سرویہ کا سپہ سالار ہوا اور ہر جانب مانٹی نگرو

والی جبل اسود نے بعین روسیاہی مسلمانون کے ناک کان کاتے جور و ستم آغاز کردیا دونون

طرف آب روان کی طرح لشکر سلطانی نے معہ سنجق شریف انطفاے نائرہ فساد کا قصد کیا اب

بیان سنجق شریف سنئے کہ یہہ نشان مقدس سبز تافتہ کا ہی اور چار تافتے کے لفافون مین ملفوف ہوکر ایک اور

تافتہ کے خریطے مین بحفاظت تمام دھرا ہوا ہی وہر کرازین رخ تافتہ دریچ جا آبروے بیافتہ اس نشان
پرحضرت خلیفہ سیوم رضی اللہ عنہ نے حروف طلائی سے کامل قرآن شریف لکھا ہی آثار شریف
مین معہ تبرکات دیگر یہہ نشان رکھا ہوا ہی کپڑا اوس نشان مطہر کا حجرۂ مبارک حضرت بی بی عایشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالی عنہا کا پردہ ہی ایکبار جنگ کریمیا مین آیا تھا ترکون نے دشمنون پر غلبہ پایا تھا جب
اس نشان کو دار الخلافت مین لاتے ہین سلطان و وزیر اعظم معہ رؤسا و عمایدین شہر پانچ
میل تک اوسکی استقبال کو جاتے ہین چنانچہ جنگ سرویہ مین ہی نشان ترکون کے سر کا سایہ تھا
اسنے باغیون کو آسیب زدہ بنایا تھا جب یہہ نشان میدان جنگ مین سربلند ہوتا ہی بیدین سرنگون
ہوجاتے ہین دیندارون ہین اوسکے ادب کا اہتمام وہ چند ہوتا ہی سرداران فوج اوسکے
روبرو پہلے باادب سر جھکاتے ہین اور بوسہ دیکر معرکۂ رزم مین قدم بڑہاتے ہین پھر تو فتح و
ظفر ساتھ ہی اور میدان مارنا ایک دو قدم مین ترکون کے ہاتھ ہی ہرچند بدخواہان سلطنت
اسلام نے سرزمین یورپ سے سلطنت اسلامیہ کا نام و نشان ہٹانا چاہا تھا اور سارے سلاطین یورپ
کو مخالف سلطان بنایا تھا مگر ہدف تیر شکست ہر کافر بدکیش ہوا اس مقام پر صادق مقولہ چاہ کندہ
را چاہ درپیش ہوا چنانچہ یکم ستمبر کو عبد الکریم پاشا نے اپنے سارے لشکر کے ساتھ سرویہ پہ
حملہ کیا قلعجات سرویہ تو کیا خود الگزناتز پر بھی غلبہ پایا قریہ جات اطراف کو تباہ کیا سخت
لڑائی رہی گیارہ گھنٹون تک ایکسان معرکہ آرائی رہی سرویہ نے شکست پائی قلعۂ الگزناتز پر جنرل

شہر نیف سے کچھ بن نہ آئی وہان سے بھاگا اور پھر بلگریڈ یعنے بلغراد سے لشکر جو آیا تو اوسنے باہیز بلغراد پھر مقابلہ ترک کو پرا جما یا ترکون نے بھی بڑی جوانمردی کی تین ترکی باتریون نے آتشباری شروع کردی سرویہ کی دو باتریون نے مقابلہ کیا چار طرف معرکۂ رزم گرم ہوا فولاد باین سختی مارے ہیبت کے نرم ہوا آتشی گولون نے بہت سر اُٹھایا دہوان ابر کی طرح چھایا آفتاب کی آنکھین چکا چوند ہوین گھبرایا پردۂ ابر مین مارے ڈر کے منہہ چھُپایا ترک قدم بڑہانے لگے اہل سرویہ دیکھہ دیکھہ کر سخت گھبرانے لگے دو گھنٹے کے بعد سرویہ کی باتریون نے خوب گولے برسائی مگر ترکون نے کچھہ پروانکی دوسری طرف سے بندوقون کی بارش شروع ہوگئی توپون اور رفلون کی آوازنے وحش وطیر کو ششدر رکھا آسمانیون نے بھی ہاتھہ اپنی کانون پر رکھا چرخ زدبروسے ٹل گیا زحل منہہ پر سیاہی ملکر چرخ ہفتم سے نکل گیا اُسپر بھی ترک کا قدم نہ ہٹا مسلمانون کا حوصلہ نہ گھٹا سرویہ کی ساری پلٹنین گھبرا گھبرا کر فرار ہوین ایک روسی کرنل جسکے زیر فرمان دو پلٹنین تھین ہرچند قدم بڑہانے کو پکارتا رہا بہرون سر مارتا رہا مگر کسی نے اولت کر نہ دیکھا کہ کہا ہی سرویہ کے سارے لشکر مین بیس جوان کے سوا سب کے سب فرار ہوے پھر تین گھنٹے شام کو گرم بازار جدال وقتال رہا ہزار ہا زخمی رستون پر طپیان تھے خاک وخون مین غلطان تھے شام کے چھے گھنٹون تک یہی حال رہا اوسمین ترکی فوجون نے اطراف کے دمدمے پار ہو کر مقام باگاردو ترانسان تک قدم بڑہایا صبح کو جانب

جنوب کوچ کیا اور اون مقامات مستحکم پر جو شرنیف کے ہاتھ مین تھے مع الخیر اپنا قبضہ کر لیا اور
پھر جب شام ہوئی اہل سرویہ و ساکنین الگزناتیز نے پہاڑ پر آگ لگادی ادہر سے ترکون نے
بھی وہی صورت دکھادی پھر تو رات نے بھی مارے ڈر کے گوشۂ مغرب مین منہہ چھپایا اور
آفتاب افق چرخ سے نظر آتا ہوا باہر نکل آیا تمام دن ایکسان مارپیٹ زد و کوب کا عالم رہا
ترکی باتریون کی گرج سے جو ایک میل پر تھین تمام شہر درہم و برہم رہا کوہ پوشیدہ زیرکاہ
ہو گئے جب بھی پناہ نہ ملی تو پون کے شعلہ ہائے آتشین سے ساری درخت و پہاڑ جلکر خاک سیاہ
ہو گئے پھر پہاڑ پر سے لشکر ترک نے سرویہ پر فلون کی برسات برسائی خون کا دریا بہا یا آشنائے
بحر خون مانند حباب ہر سر نامرد ہو گیا سرویہ کا توپخانہ سرد ہو گیا بہت سی فوج سرویہ اس لڑائی مین
کام آئی بعضے فرار ہو گئے اور ترکون نے فتح پائی سپہ سالار لشکر سلطانی الکسیناج سنیار سے
بذریعۂ تار برقی سلطان کو یہہ اطلاع دی کہ اہل سرویہ نے بخیال حملہ لشکر سلطانی روبروے موضع
روسیل جومراوا ندی کے قریب ہی چھے رجمنٹ اور چوبیس توپین رکھدین اور مدعا یہہ کہ حسین پاشا
کے دمدمون کو لے لین ازانجملہ چھے پلٹنون نے لشکر حافظ پاشا پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا پہاڑون سے
نمودار ہوین اور بدستور چھے رجمنٹ معہ اتواپ جانب لشکر سلامی پاشا اگرویہ سے سبک رفتار
ہوین پھر تو مقابلہ شروع ہوا اور ترکون نے وہ ترکی دکھائی کہ دشمنون سے سواے فرار ہونے کے
کچھہ بن نہ آئی اور فوج حسن پاشا نے بھی بحسن تدبیر بد سرشتون سے خوب مقابلہ کیا فوج سرویہ کو پسپا کر دیا بیمبر کی

ستائیسوین کو ایک لڑائی قلعہ الکسیناج مین ہوئی چھے بجے صبح سے سرویہ کی ایک گروہ نے
دو توپون سے لشکر سلطانی پر آتش باری کی داد دی اور جب دو توپخانون سے سلیمان پاشا
و حافظ پاشا و عادل پاشا و سلامی پاشا و حسین پاشا پر گولے برسائی تو لشکر سلطانی نے
دشمن کے بائین طرف بہیئت مجموعی یورش کی اور اسقدر خون بہا یا کہ ہر دشمن اسلام کا سر مانند
حباب شناور بحر خون نظر آیا اکثر سرداران روسی کے سر سے ترکون کی شمشیر کا پانی گذر گیا
میدان جنگ کشتون کے پشتون سے بھر گیا فوج حافظ پاشا نے یا حافظ کہکے لشکر سرویہ سے
سخت مقابلہ کیا دونون طرف سے گولے چلنے لگے مدعی کف افسوس ملنے لگے لشکر سرویہ کی
تقدیر سو گئی میدان جنگ سے بھاگتا تھا ترکون کا طالع جاگتا تھا خوب زور آزمائی رہی ساری
رات لڑائی رہی ثوابت آسمان پر گھبر اکھبر اکر پا براہ تھے اور سیارے ثابت قدم گو یا ترکون کی
ہمت و شجاعت کے گواہ تھے القصہ کو اکب کی آنکھ تک جھپکنے نپائی کہ صبح صادق مشاہدہ حال کے
لئے آئی اسمین دشمنون کی دو رجمنٹ پیدل اور ایک رجمنٹ سوار نے حافظ پاشا کی فوج مین پر حملہ
کیا پاشا ے موصوف نے بھی اپنی فوج کو مقابلہ کرنیکا حکم دیا پھر تو رنگ رخ کی طرح اہالیان سرویہ
کے ہوش اوڑ گئے معرکہ رزم سے منہ مڑ گئے سلامی پاشا و حسین پاشا پر فوج سرویہ کی الکسینشون
نے حملہ کیا اور ادہر سے لشکر ظفر پیکر نے بھی ایسا جواب دیا کہ اہل سرویہ کا دم بند ہوا ابتدا
ہی مین پسپا ہو گئی اور پھر خبر نہ ملی کہ کیا ہو گئے بارتانی اون بے خبرون نے اپنی مبتدا سے غافل

ہو کر یمین و قلب فوج سلطانی پر حملہ کیا اوسوقت بھی دلیران لشکر سلطانی نے وہ مقابلہ کیا کہ درہم
و برہم ہو گئے اکثر واصل جہنم ہو گئے یلان عثمانی معرکہ گیر ہوے اور فوج سرویہ کے اکثر سپاہی
اسیر ہوے پھر سپاہ سرویہ موضع میکو باد مین فوج سلطانی پر حملہ آور ہوے جب فوج ترکی
نے ہبو کا ہو کر آگ برسائی تو تاب مقابلہ نہ لا کر منتشر ہوئی قریب دو سو کے مارے گئے
زیست سے کنارہ کر کے گور کے کنارے گئے بہت سے اہل سرویہ گرفتار قید شدید ہوے
اور فوج سلطانی سے فقط پانچ شخص شہید ہوے عبدالکریم پاشا نے باب عالی مین تار بھیجا
کہ اہالیان سرویہ لشکر سلطانی پر حملہ کر کے پسپا ہو گئے طعمۂ نہنگ قضا ہو گئے اس لڑائی مین
ترک نے بھی تلوار بجائی کہ معرکۂ رزم مین کسی دشمن کی جان بچنے نپائی اس عرصے مین دو
ہفتے کی مہلت کا اقرار ہوا تھا چنانچہ سفیر روسی نے بھی اٹھائیس گھنٹون کے اندر موقوفیٔ
جنگ کو کہا تھا لیکن اہل سرویہ نے چھ ہفتے کی مہلت کے اندر پھر جنگ شروع کی اپنا عہد توڑا
ساتھ رجمنٹ سے لشکر سلطانی کا پیچھا نہ چھوڑا پھر پندرہ گھنٹے تک بازار رزم گرم تھا جنس
قضا کی ارزانی تھی لیجئے فوج ظفر موج سلطانی نے ایسا مارا کہ دشمنون سے کچھ بن نہ آئی بھاگ بھاگ کر
جان بچائی فوج سرویہ کے چار ہزار آدمی بے سر ہوے پھر دوسرے روز برسر مقابلہ وہ باغی شر
ہوے اوسوقت بھی شمشیر ترک نے دشمنون کی راہ بری کی ایکہزار پانسو اہل سرویہ نے بھاگ بھاگ
کر قعر سقر کی راہ لی اکتوبر کی انتیسوین کو لشکر حافظ پاشا نے مقام قرمزی ٹپہ پر حملہ کیا اہالیان سرویہ

کے مورچہ کو دس توپین چھین لیکر تھوڑی دیر مین فتح کرلیا ویلگراد و جونس کے راستے بند کردے

اور اکتوبر کی ستائیسوین کو لشکر سلطانی نے پہاڑی کے مورچے جو ویلگراڈ کے روبرو تھے

فتح کرلئے بعد اوسکے الکسیناج اور جوش پر حملہ کیا بفضلہ جنرل فضلی پاشا نے گولہ باری سے

وہ مقابلہ کیا کہ دشمن فرار ہوے اکتوبر کی اکتیسوین کو فوج ظفر موج ترک قلعہ الکسیناج مین داخل

ہوگئی اسی روز ویلگراڈ پر بھی فتح کامل ہوگئی لیجئے ستمبر کی دسوین کو درویش پاشا نے بیکو ریٹز

سے تار برقی پر یہہ خبر استنبول کو بھیجی کہ تاریخ مذکور کو سول کی اڑھائی پلٹن اور پانسو والنٹیر

نے بز تو مورسا سے بیر کا راستہ لیا ہی اور غرض یہہ کہ جبل اسود کی فوجون کا زور توڑ دین اور

اودہر سے مخالفون نے بھی خبر پاکر قصد مقابلہ کیا ہی اثنا ے جنگ مین امداد جبل مذکور کو

تین ہزار آدمی کو تس سے اور دو ہزار ویلیون سے آپہنچے اور سبھون نے بالاتفاق لشکر

سلطانی پر حملہ کیا اوسوقت بھی دلیران ترک نے وہ ترکی دکھائی کہ مصرع فلک گفت احسن

ملک گفت زہ ؎ مسلمانون کا بول بالا ہوا دشمنون کا منہہ کالا ہوا اس عرصے مین فوج سلطانی

کی ایک پلٹن نے جو دوسرے جانب سے آتی تھی اس خبر کے سنتے ہی اسی طرف مراجعت کی

جب یہہ بات اہالیان جبل اسود کی گوشزد ہوئی تو اونہون نے اوس پلٹن کا پیچھا

کیا پھر تو دونون ترکی فوجون نے دشمنون کو بیچ مین لے لیا جب دونون طرف سے یورش

فوج جرار ہوئی تو جمعیت جبل اسود کئی سو بندوقین اور اسباب وغیرہ چھوڑکر فرار ہوے

اور پھر ستمبر کی بائیسوین کو فوج جبل اسود نے مقام لون بیرین عساکر سلطانی پر حملہ کیا مگر دلاوران فوج سلطانی
نے وہ تلوار چمکائی کہ دشمنون نے شرما شرما کر یا گھبرا گھبرا کر مقابل آنے کے عوض پیٹھ دکھائی حسب نوشتہ تقدیر
کئی دشمنون کے سر قلم ہوے سیکڑون واصل جہنم ہوے اکتوبر کی دسوین کو درویش پاشا نے جبل
اسود پر لشکر کشی کر کے اونکے مورچون اور مستحکم مقامون پر اپنا قبضہ کر لیا اور بہت سے باغیون کو
تہ تیغ کیا اور دوسرے روز بھی دوبارہ لڑائی جو ہوئی تو فوج باغی بیقرار ہو کے تاب نہ لا کر فرار ہوے
لشکر اسلام نے دشمنون کے بڑے مستحکم مقامون کو چھینا اس لڑائی مین جنرل جلال الدین پاشا نے
زخم کھایا اور دوسرے روز جام شہادت نوش فرمایا **شریف** کر جو راہ حق مین ہمہ موم مرنے
پہ کستے ہین ؎ شہادت کی تمنا مین تہ شمشیر بستے ہین ؎ دوسرے روز مقام کواش ملے سرویہ کے جنوبی
کنارے پر فوج سرویہ ترک سے معرکہ آرا ہوے آخر نیز بدستور فوج سرویہ ہی پسپا ہوئی تیسری
لڑائی مقام گراہوروش اور ہودو کے درمیان مقام فضلاب پر ہوئی احمد پاشا نے اہالیان جبل
اسود پر حملہ کیا اور فوراً اونکے مورچون کو چھین لیا دو سو سے زیادہ باغی قتل ہوے چونکہ چھے ہفتے
کی مہلت روس وغیرہ بادشاہان یورپ نے مانگی تھی اور سلطان نے مہلت مذکور منظور کر لی تھی اسلئے
جنگ موقوف رہی اور مجلس کانفرانس مین گفتگوئی صلح شروع ہوئی یعنے جب نصاری نے دیکھا
کہ سلطان نے سرویہ و جبل اسود پر فتح پائی تو اپنے مختار وزیرون کو بھیجکر جنگ کی مہلت لینے اور
مجلس کانفرانس مین مصالحت کروا دینے کی تجویز ٹھہرائی لارڈ سالبسری وزیر مختار لنڈن سے آیا اور

اوسنے گفتگوی صلح باین شروط شروع کی کہ انتظام بلگیریا کو کسی بادشاہ نصاری کا لشکر مقرر ہو جاے
اور حسب خواہش ہمارے گورنر و حکام نصاری ہی مقرر ہون آیندہ رعایاے نصاری پر ظلم
و تعدی ہونے نپاے غرض اسیطرح دو مہینے کے عرصے مین اُنتیس شرطین تجویز کر کے پیش کین
اور کہا کہ اگر تین دن کے عرصے تک سلطان ان شرطون کو قبول نفرمائینگے تو ہم سب یوروپین بادشاہان
نصاری یعنے روس و فرانس و انگلش و اسٹریا و پروشیا و اطالی کے وکیل یہان سے چلے جائینگے
الحاصل سلطان نے اپنے دربار مین اقوام متفرقہ مثل اکابران یہود و نصاری و ترک و عرب وغیرہ
کی محفل شورہ مقرر کی اور درخواست مذکورہ پر بحث ہوئی آخر سبھون نے بالاتفاق کہا کہ ہمارے
وطن کی خودمختاری ان شرطون کے قبول کر لینے مین باقی نرہیگی اور ہم سب سلطان کی طرفداری
کو جان و مال سے حاضر ہین ذلت موجب رسوائی ہی ایسے جینے سے تو موت ہی بھلی ہی اسمین
وزیر سلطانی ادہم پاشا نے کہا کہ جب ہم چھے سو آدمی ترکی تھے تب یہہ ملک فتح ہوا اور اب بفضلہ
چھے لاکھ ہین اور اگر چھے شخص بھی ہم مین سے باقی رہینگے تو اپنا ملک غیر کے تصرف مین نہ دینگے
آخر سبھون نے اس درخواست کے قبول کرنے سے انکار کیا تب شہنشاہ روس نے اپنے سفیر
متعینہ قسطنطنیہ کو لکھا کہ سلطان روم کی کوئی تجویز خلاف شرایط مجوزہ شاہان یوروپ منظور نہ
کیجاے بلکہ اصل تجاویز مین بھی کچھہ ترمیم ہونے نپائی لیجئے اوسنے یہہ کہا اور وزراے شاہان
یوروپ نے مدت مہلت کی بڑہا دی چنانچہ مارچ کی پہلی کو وہ بھی ختم ہوئی وزراے سلطنت کے

آخر جلسوں میں یہہ تجویز پیش کی گئی کہ اب شاہان یورپ اپنی سب اُن تین درخواستوں سے جو مخالف افتخار
و خود مختاری سلطان روم تھیں دست بردار ہو جائیں اور فقط دو درخواستیں رہنے پائیں کہ پانچ برس
تک جو گورنران باغی صوبجات میں منجانب سلطان مقرر ہوں وہ سلاطین ستہ کے حسب خاطر ہوں
لیکن دونوں درخواستیں بھی دربار سلطانی سے نامنظور ہوئیں کہتے ہیں کہ جب مجلس کانفرانس کی گفتگو
ختم ہوئی تو کواغذات پر دستخط کرنیکو ایک جلسہ ہوا مگر اوسمیں منجانب سلطان کوئی وکیل یا وزیر
نہیں آیا بلکہ حضرت سلطان خلد اللہ ملکہ نے نائبان دول یورپ کی ملاقات رخصتی بھی بحیلہ نادرستی
مزاج اقدس نفرمائے لکھا ہی کہ حضرت سلطان المعظم نے بعد اختتام مجلس مصالحہ کانفرانس یہہ اشتہار
دیا کہ قبل قائم ہونے مجلس کانفرانس کے سرکار لنڈن نے جو شرطیں مجلس مذکورہ میں پیش کرنے کے لئے
مقرر کین تھیں اونپر نظر کر کے دولت علیہ نے انعقاد مجلس کانفرانس کا اقبال کیا تھا آخر وہ سب ہوا ہو گئیں
اور ایسی درخواستیں پیش ہوئیں جن سے عز و شرف دولت علیہ میں فرق آتا تھا نظر برین ہمنے اون درخواستوں
کو قبول نکیا اور اوسی ہنگامے میں سلطان نے وزیر اعظم مدحت پاشا کو کسی مصلحت ملکی کے سبب معزول
کر کے ادہم پاشا کو وزیر اعظم مقرر کر دیا اس عرصے میں پرنس میلان والی سرویہ نے اپنا وکیل دربار
سلطانی میں بھجوایا عفو قصور کی درخواست کی پھر تو دربار سلطانی سے اوسکے سب قصور معاف
ہو گئے اور فروری ۱۸۷۷ء عیسوی کی چھبیسوین کو صلح ہو گئی اسیطرح مانٹی نگرو والے جبل اسود نے بھی
بذریعہ سفیر التجاے صلح کی جانبین کے قیدی واپس ہو گئے جو ملک و قلاع کہ لشکر سلطانی نے فتح کیے

سے بلا اخذ نقصان واپس دیدئے آتش افروز جل گئے منہہ کو کالا کر کے نکل گئے لنڈن مین مکان وکیل
سلطانی جوق جوق یہود و نصارا آتے رہے مبارک باد کامیابی دے دیکر یہہ سناتے رہے کہ خوب ہوا
سلطان نے درخواست کانفرانس قبول نفرمائی روس کی دغا چلنے نپائی پھر مارچ ۱۸۷۷ء عیسوی کی انیسوین
تک سلطنت عثمانیہ مین امن رہا مگر بیسوین کو بذریعہ تار برقی یہہ خبر آئی کہ اہالیان ترک نے بوجہ بدعہدی مخالفین
و فتنہ پردازی روس ارض روم و کارس و بیاتن نامی مقامات مین تیاری جنگ شروع کی ہی اور انہون
نے سرحدات روسیہ کے طول مین فوجی قیامگاہون کی استحکام کی تجویز کرلی ہی اور یہہ بھی خبر پہنچی کہ
باسنیا مین ایک جنگ انتظام کی طور پر شروع ہوچکی اور قسطنطنیہ مین سوفتای لوگ یعنے جماعت
طلبا مین بہت ہی جوش و خروش پیدا ہو کر منجملہ اونکے تین ہزار اشخاص مسلح ہوچکے ہین لنڈن سے
مارچ کی اکیسوین کو یہہ تار آیا کہ اہالیان روس نے سرحد ترک سے اپنی فوج اوٹھا دینے کے لئے
انکار کیا ہی اور کہتے ہین کہ اگر سلطان شرایط ذیل پر عمل کرینگے تو ہم فوج کو اوٹھا دینگے شرط اول یہہ
کہ سرکار روسیہ پر شاہان یورپ کی دستخطین ہون شرط دوم یہہ کہ ترکی لشکر کو متفرق کردین اور
فیمابین سرکار روم و مانٹی نگرو صلح قایم ہوجاے مارچ کے بائیسوین کو قسطنطنیہ سے تار آیا کہ سرکار
روم نے اوس مہلت جنگ کو جو مانٹی نگرو کو دی گئی ہی ماہ آیندہ کی بارہوین تک بڑہا دیا ہی اوسی
مہینے کی چھبیسوین کو وکلاے مانٹی نگرو نے سرکار روم مین اپنے سوالون کا پیش کرنا
موقوف کردیا اور ماہ مذکور کی اکتیسوین کو قسطنطنیہ سے چلے جانیکا قصد کیا اور پھر غرۂ اپریل کو اپنی

روانگی موقوف کردی اور اہالیان قسطنطنیہ نے ماہ مذکور کی ساتوین اور آٹھوین کو دیوان خاص کا ایک
غیر معمولی جلسہ بدین غرض کہ فیصلہ قرارنامہ مجوزۂ روسیہ کو قبول کرین یا نکرین مقرر کیا اور اوسیطرح
اپریل کی نوین کو بھی مگر کسینے کچھہ فیصلہ ندیا اپریل کے دسوین کو سفیر روسیہ مقیمہ دربار قسطنطنیہ نے
جناب صفوت پاشا کی خدمت مین یہہ اطلاع دی کہ اہالیان روس نے لکھا ہی کہ اسپر تغافل نکرین
اہالیان قسطنطنیہ قرارنامہ مجوزہ روسیہ کا ماہ حال کی تیرہوین کے قبل جواب دین اپریل کی گیارہوین
کو صفوت پاشا نے وکلاے مانٹی نگرو کو یہہ معلوم کرایا کہ شرایط صلح کو مجلس وکلا نے مسترد کردیا
ہرگز قبول نکیا اب فقط فیصلہ دیوان عام کا انتظار ہی اوسی پر دارومدار ہی ماہ مذکور کی تیرہوین
کو فوج روسی نے جانب جا ستی پیش قدمی کی اور ترکی و مانٹی نگرو کی مہلت جنگ ختم ہوئی اوسی
روز اہالیان قسطنطنیہ نے مانٹی نگرو کے ساری دعوون سے انکار کیا پیام صلح کو نامنظور کردیا
اور پرنس چارلس رومانیہ سے اس امر کی درخواست کی کہ ہمارے لشکر ماتحتی عبدالکریم پاشا سے
مل جل کر روس سے جنگ کرے اور فوج روسی کو دریاے ڈانیوب سے پار اترنے ندی
ماہ مذکور کی اٹھارہوین کو پرنس گورچکاف روسیہ نے شاہان یورپ کے پاس ایک سرکلر بھجوایا جسمین
جنگ کا ہونا واجب بتلایا اور اوسی تاریخ اہالیان قسطنطنیہ نے تدبیر کی کہ روسی لوگون کو ترک سے نکالدین
اور سفیر روسیہ نے بھی ہفتۂ آیندہ کو چلے جانیکی تجویز کرلی ماہ مذکور کی تیئیسوین کو شاہ روس نے اپنی
فوج مقیمہ کشنیف کا جایزہ لیا اور بعد اوسکے جانب فوج مخاطب ہوکر یہہ بیان کیا کہ اگر اہالیان روس میلان

کارزار مین جوہر شجاعت دکھائینگے تو جلد فتحیاب ہوکر اپنے ملک کو واپس ہوجائینگے بعد اوسکے
لشکر روس نے قریب سترہ ہزار کے سرحد رومانیہ سے قدم بڑہایا اپریل کی چھبیسوین کو مقام جورگسایناپار
باطوم مین روسیہ نے شکست فاش پائی اس جنگ مین آٹھ سو روسیون نے اپنی جان گنوائی اوسی تاریخ
کو روسیون نے اردہان و مگری مین جنگ شروع کی اور ایک لشکر کثیر روس نے جانب ڈابرو شا
قدم بڑہا کر ڈانیوب سے پار اُترنے کی تجویز کرلی رومانیہ مین بھی لشکر روس جوق جوق آیا
اور ایک روسی رجمنٹ کاسک نے جانب مقام کالافات جسکو لشکر ترک نے اپنے قبضے
مین رکھا تھا حکم روانگی پایا فوج رومانیہ جانب وسط مرحلہ پیدا ہوئی فوج مانٹی نگرو معہ پرنس نکشیا
البینیہ اور مانٹی نگرو کے درمیانے سرحد کے طرف روانہ ہوئی لشکر ترک نے جانب نکشش کوچ
کیا ماہ مذکور کی ستائیسوین کو سپہ سالار افواج روس نے ایک اشتہار اس معنی کا دیا کہ سرکار روسیہ
کو ملک گیری نامنظور ہی مگر ظلم رسیدہ عیسائیون کی امن دہی کا خیال ضرور ہی اوسی روز باطوم
پر لشکر ترک نے فتح پائی اور فوج روس نے حملہ کرکے شکست کھائی ماہ مذکور کی تیسوین کو اتوار
کے روز لشکر روس نے قلعہ کارس علاقۂ ترک پر دو دفعہ حملہ کیا مگر فتح نپائی لشکر ترک نے نقصان
عظیم کے ساتھ اپنے دشمنون کو پسپا کردیا مئی کی آٹھوین کو ترک کے جنگی جہازون نے مقامات
روس واقع دریاے ڈانیوب پر خوب گولہ رانی کی اوسی روز ترکی بیاٹریون یعنے توپخانون نے
بھی جو ودن مین تھے مقام خلافت پر آتشباری کی داد دی اور اودہر سے توپخانہ رومانیہ نے

بھی خوب سرگرمی دکھلائی مے کی دسوین کو کاسکون کے ہراول نے دریاے ڈانیوب کو بندر گالاٹس
کے طرف سے عبور کیا اور اوسوقت باشی بازوقون نے بھی مقابلہ دشمن مین قصور نکر کے اکثر مقامون پر
انکو روک دیا اگرچہ روسیون نے بنابر عبور دریاے ڈانیوب پر ایک عارضی پل بنایا مگر فوج ترک نے وہ
یورش کی کہ پل مذکور ٹوٹا اکثر روسی تہ شمشیر ہوے اور بہت سے اہالیان ترک کے ہاتھون اسیر ہوے
مے کی گیارہوین کو فوج روس نے ترکی مورچون پر جو قریب باطوم تیار ہوے تھے حملہ کیا مگر شکست
کھائی چار ہزار روسی مارے گئے آخر ترک نے فتح پائی مے کی پندرہوین کو ایک حصہ فوج روس نے
دریاے ڈانیوب سے عبور کیا اور جب ڈابروشا مین داخل ہوا تو ترکون نے بھی مقابلے مین زرا نہ
قصور کیا ماہ مذکور کی سولھوین کو ترکی جنگی جہازات کے بیڑہ نے بندر سوکوم کالی پر خوب گولہ زنی کی
اور وہان ترکی فوج اُتر گئی اوسی مہینے کی اٹھارہوین کو فوج روس نے شہر اردہان کے باہر ترکون کے دمدمون
مین سے دو دمدمون کو لے لیا اور پھر جانب کارس حملہ کرنے کے غرض سے رخ کیا لشکر ترک جو وہان مقیم تھا
اپنے قلعون سے نکلکر دشمن کے مقابل ہوا اوسوقت درمیان دونون فوجون کے سخت جنگ ہوئی اور دو
طرفہ نقصان کامل ہوا جون کی گیارہوین کو بذریعہ خط مختار پاشا یہہ معلوم ہوا کہ پاشاے
مذکور نے جانب مانٹی نگرو پیش قدمی کی ہی اور پاڈگورڈزہ پر علی صاحب پاشا نے مانٹی نگرو کو شکست دی
ہی جون کی بارہوین کو یہہ خبر آئی کہ روسیون نے فیمابین کارس و ارض روم منہہ موڑکر مقام اولتی کو چھوڑا
ترک کے پیش خیمہ نے مقام زاوین تک پیش قدمی کی اور مقام سولینا مین روسیہ کے تارپیڈون کی کشتیون نے

ترک کے جنگی جہاز پر حملہ کیا اسکو تو کچھہ نقصان نہ ہوا لیکن روس ہی کے دو کشتیان ڈوب گئین اور تین کشتیان
ترک کو بغیر کچھہ نقصان دینے کے اوڑھہ گئین جون کی بارہوین کو سلطنت روسیہ نے دو لاکھہ بیس ہزار
کی فوج جمع ہونیکا حکم صادر کیا ترکی لشکر نے اولتی پر اپنا قبضہ کر لیا جون کی تیرہوین کو روسیون نے
ڈانیوب سے پار اُترنے کے لئے جو تیاریان کین ترکون نے پراگندہ کردین اوسی تاریخ مین منجانب
سلطان درویش پاشا کو حکومت کارس عنایت ہوئی اور مصطفیٰ پاشا کو سپہ سالاری باطوم مرحمت
ہوئی فیما بین لشکر ماتحت سلیمان پاشا و اہالیان مانٹی نگرو پچین گھنٹے تک سلسلہ جنگ جاری
رہا آخر اہالیان مانٹی نگرو فرار ہوے اور طرفین نقصان کثیر کے زیر بار رہے جون کی اٹھارہوین
کو فوج اعانتی مصر داخل قسطنطنیہ ہوئی اکیسوین کو مقابلہ مانٹی نگرو مین تین ہزار ترک کام آئے
باقی فوج عثمانی پسپا ہوئی اکیسوین کو یہہ معین ہوا کہ سلیمان پاشا نے اسٹراگ نامی مقام کے
کمین گاہون پر اپنا قبضہ کر لیا مانٹی نگریون کو پسپا کر دیا چوبیسوین کی تار برقی سے یہہ خبر پہنچی کہ
روسی فوج میاچن کی قابض ہو گئی ہی اب کوشش ڈانیوب سے پار اُترنے کی ہی اور یہہ بھی خبر
آئی کہ ماہ حال کی اکیسوین کو مقام ہلیاٹس واقع ضلع ڈبلی با بامین پاشا سے موصوف نے روسیون
کے ایک ڈویزن پر حملہ کیا اور شکست دی آخر فوج روس متفرق ہو کر فرار ہوئی ترکون نے تلچہ کو خالی
کر دیا ہی اور ہرسوو اکا راستہ لیا ہی تئیسوین کو روسیون نے باطوم پر یورش کی مگر وہان کے گیارہزار
کے ترکی کمیندان نے چوبیسوین کو روسیو نپر حملہ کیا اور شکست دی اوسی تاریخ کو اتوار کے روز لشکر روسی

رسٹچک پر سرگرم گولہ باری بکفلم ہوا بوجہ اسکے انگریزی کانسل کا مقام منہدم ہوا ترکون نے بھی قصور نکیا توپون
سے دشمنون کو معقول جواب دیا اکیسوین اور بائیسوین کو درہ دلی بابا مین فیما بین ترک و روس خوب
جنگ ہوئی آخر فوج روس ہی مقابلے سے تنگ ہوئی ستائیسوین کو یہہ مخبر ہن ہوا کہ ترکون نے
ہرسووا کو خالی کر دیا اور روسیون نے اوس پر اپنا قبضہ کرلیا بعد اوسکے تیس ہزار کے قریب لشکر
روس نے دریاے ڈانیوب کو عبور کیا اور رسٹچک کی ترکی باڑیون نے گرگیو کے تھوڑے حصے کو
تباہ و تاراج ہو فورکیا اٹھائیسوین کی تار برقی سے یہہ واضح ہوا کہ روسی تسخیر کوہ سو نگا ملے پر آمادہ
ہوگئی چنانچہ زیون مین فوج ترک پر یورش جو کی تو ترکون نے اونہین شکست فاش دی اس معرکے مین
تین ہزار روسی ہلاک ہوے اور چار سو ترک شہید ہوکر زندگی کے بکھیڑے سے پاک ہوے سپہ سالار روس
نے سطرہ نامی مقام مین دریاے ڈانیوب سے عبور کیا فوج ترک کو اوس کمین گاہون سے نکالا بڑی دشواری
رہی طرفین سے لڑائی جاری رہی بعد اوسکے روسیون نے سستوہ اور اوسکے حوالی مین بلند مقامون
اپنا قبضہ کرلیا اونتیسوین کے تار برقی سے یہہ روشن ہوا کہ لشکر روس خراسان مین خیمہ زن ہوا جون
کی تیسوین کی تار برقی نے یہہ خبر دی کہ رسٹچک پر ہنوز گولہ باری ہو رہی ہی اور بڑی بڑی عمارتین منہدم
ہوگئین سخت معرکہ ہی شہر نکو پولی ویران ہوگیا ہی جولائی کی تیسری کو جو تار آیا اوس سے یہہ معلوم ہوا
کہ مقدمۃ الجیش فوج روس نے بعد عبور ڈانیوب جانب بیلا جو قدم بڑھایا تو نقصان عظیم کے ساتھ
منہہ موڑا اور لشکر ترک نے مانٹی نگرو کو چھوڑا رسٹچک سے ترک پسپا ہوگئے رسالہ سواران روس

مقام ترنوا کو آیا رؤف پاشا وزیر جنگی ترک نے عزم شملہ کیا بذریعہ مراسلات سرکاری ترک واضح
ہوا کہ جولائی کی دوسری کو مقام کاراکلیسہ مین ترکون نے یورش کی روسیون کو شکست فاش دی لشکر
روسی اپنی مدمون سے جورو بروے کارس تھے نقصان عظیم کے ساتھ کافور ہوا اور اوسکے فرار
ہونے سے قلعہ کارس کا محاصرہ دور ہوا بعد اوسکے احمد مختار پاشا جو کارس سے بارہ میل کے فاصلہ پر
خیمہ زن تھے قدم بڑہانیکو تیار ہوئی اور روسی کارس کے جنوبی جانب فرار ہوے پھر لشکر روس نے
بیلہ اور ترتوکائی پر حملہ کیا مگر ترکون نے شکست دیکر پسپا کردیا اور پھر یہ خبر آئی کہ لشکر روس نے ضلع الاسگرڈ کو خالی
کردیا اور سلیمان پاشا نے ترک کے پینتالیس پلٹن کے ساتھ بادگورتزہ سے ڈانیوب کا راستہ لیا
اہالیان بلگیریہ نے سلتوہ مین لوٹ کی دہوم مچائی جولائی کی آٹھوین کو میمنہ لشکر ترک نے میسرہ روس کا
پیچھا جو کیا تو جانب مقام ایک فرار ہوا اور بعد اُسکے قابض و متصرف ترنوا روس کا ایک لشکر جرار
ہوا اور روسی لشکر کے اٹھارہ پلٹنین درۂ سبکہ کے طرف سے کوہ بالکن سے پار ہوین اور کچھ ایک مقابلہ
نہونے سے مقام ینی ساگرہ کو پہنچ گئین اور وہین دشمنون نے راسگراڈ مین پہنچکر وارنہ ورسٹچک کے
درمیانے ریل کو توڑا مسلمانان بلگیریہ کو قتل کیا اور قریہ جات کو جلادیا صوبہ ترہ مین بھی بغاوت پیدا
ہوئی باغیون نے روسی فوج کے ایک غول کو گرفتار کرلیا اور ماہ مذکور کی اٹھائیسوین کو یہہ معلوم ہوا
کہ دریا نوپل کے تمام درمیانے راستون کو روسیون نے بند کردیا ترکی لشکر ماتحت محمد پاشا نے عثمان بازار
سے جانب پلیونہ عثمان پاشا کے ساتھ شامل ہونیکو پیش قدمی کی اور روسیون کے قیامگاہ ترنوہ کو لشکر

ترک نے بڑی دہمکی دی روسیون نے اسکی ساگرہ مین جولائی کی اکتیسوین کو رُوف پاشا پر حملہ کیا ترکون
نے اوسوقت کارا بونار کی راہ لی اور سلیمان پاشا نے اوسیدن روسیون کو اوسکی ساگرہ مین بہت سی
توپین چھین کر شکست دی آخر لشکر روس پراگندہ ہوگیا اور سلیمان پاشا کا سالملک اور درہ حسین بوغاز
واقع کوہ بالکن پر قبضہ ہوگیا ہوبرٹ پاشا نے امیر البحر جہازات جنگی بحر اسود ہوکر روسی قلعہ شام چیرہ
کو تباہ و تاراج کیا بعد اوسکے لشکر روس اگست کی ساتوین کو لاواٹز پر حملہ ور ہوا مگر ترکون نے اوسکو شکست
و ہزیمت دیکر پیچھے ہٹا دیا بعد اوسکے روسی مقام اپنی پر معرکہ آرا ہوے اور جب ترکون نے شکست دی
تو پسپا ہوے جب یہہ حال ہوا تو اودہر کوہ بالکن ودرہاے حسین بوغاز و گورڈش کو روسیون نے خالی کر دیا
اور ترکون نے اون دونون درون پر اپنا قبضہ کر لیا اگست کی سولھوین کے تار سے یہہ روشن ہوا کہ محمد علی پاشا
نے فوج سلیمان پاشا سے شامل ہونیکو قدم بڑہایا ہی اور فوج ماتحت سلیمان پاشا کا پڑا بالکن سے دو گھنٹے
کے فاصلے پر پہنچگیا ہی روسیون نے کستنجی کو خالی کر دیا اور پرگس نامی مقام مین جو رسٹچک کے قریب ہی دریاے
دریاے ڈانیوب پر پل تیار کیا روسی توپخانہ نے رسٹچک کی خوب خبر لی اور ترکی لشکر نے گرگیو پر گولہ رانی
کی داد دی کاسلاڈ پر بھی ایک غول روس نے حملہ کیا مگر ترکون نے پسپا کر دیا اگست کی بیسوین کو
محمد پاشا نے یہہ اطلاع دی کہ مقام اسکید جوما مین روس کی چودہ پلٹنون نے یورش کی مگر میمنہ و میسر
ترک نے اونہین شکست فاش دی اگسٹ کی تیئسوین کو فیمابین ترک و روس درہ شبکہ مین خوب لڑائی ہوئی
آخر روسیون کو نقصان کثیر ہوا جب روسیون نے درہ مسبد مین اپنی مورچون سے نکل کر حملہ کیا تو ترکون نے

اُنہین شکست دیکر پسپا کردیا اور اوسکے دوسرے روز لشکر ترک دشمن کے مقامون پر حملہ ور ہوا روسی جنرل ڈار
اسجنسکی عازم سفر ہوا روسیہ کے ایک سرکاری مراسلہ سے واضح ہوا کہ پلیوین کی جنگ مین جو درۂ شبکہ
پر ہوئین روسی سو آفسر اور چار ہزار سپاہی مارے گئے بعد اُسکے روسیون نے مقابل پلیونہ فوج فراہم کی اور
فوج عثمان پاشا نے نہایت استحکام سے ناکہ بندی کردی احمد مختار پاشا نے خرزل تپہ کی بلندیون پر
ایک بڑی فتح حاصل کی اور فوج دشمن کو بعد محاربہ عظیم شکست دی اس جنگ مین چار ہزار روسی واصل
النار ہوے اور بارہ سو ترک شہید ہوکر عازم گلگشت جنان بصد افتخار ہوے درویش پاشا نے میسرۂ
روس مقیم مقام جہانگیر کا ایک دمدمہ چھین لیا اور والی سرویہ نے بلغاریہ مین روسیون کے ساتھ شریک
ہونیکا عزم کیا بعد اوسکے یہہ خبر صحیح آئی کہ روسیون نے پلیونہ مین بھی شکست فاش پائی ستر ہزار روسی مارے
گئے زار سے کنارہ کش ہوکر گور کے کنارے گئے مقام گدیلوذ مین بھی روسیون نے احمد ایوب پاشا سے
شکست پائی جانب استیرا لیسپائی اختیار کی بعد اوسکے بیلا مین فوج روسی جمع ہوئی ماہ ستمبر کی چھٹی
تاریخ کو وقت شب فوج روس روبروے پلیونہ آئی اور اوسنے اوسکے اطراف مین پہاڑون پر بنا بر محاصرہ
مورچہ بندی بھی کرلی ساتوین سے آٹھوین تک گولہ باری کی داد دی کہتے ہین کہ پلیونہ پر ایک روز کی جنگ
مین پینتیس ہزار روسی مقتول و مجروح ہوے آخر اس پشیمانی کے دہبے کو مٹانے کے لئے روسیہ نے پھر اُس
جنگ کے دوسرے روز فوج ترک پر حملہ کیا اور پھر شکست جو پائی تو چارون طرف سے اپنی فوجون کو جمع
کرکے لشکر رومانیہ کو بھی شریک کرلیا بعد اوسکے خود زار روس و حاکم رومانیہ و سپہ سالار فوج روس ان تینون

سنے اسّی ہزار سپاہ اور تین سو چھتیس ضرب توپ کے ساتھ حملہ کیا
ستمبر کی بارہوین کو لشکر روس نے پلیونہ کو مورچہ بندیون کی قطار سے تمام و
کمال گھیر لیا فوج رومانیہ نے بھی ماہ مذکور کی اٹھارہوین کو پلیونہ مین لشکر
ترک پر بے فایدہ حملہ کیا جب پلیونہ مین روسیون نے عثمان پاشا کو محصور
بنایا تو تیس ہزار کے لشکر ترک نے جانب پلیونہ قدم بڑہایا آخر شجاعان ترک نے اس محاصرے
مین ایسی جوانمردی دکھائی کہ ہزارہا روسی تہ تیغ ہوے آخر روسی گھبرائے اور محاصرۂ پلیونہ سے
باز آے ادہر محمد پاشا نے مقام ہیلا مین بڑی دیر تک لڑکر ایک لاکھ روسی سپاہیون پر فتح پائی
روسیون نے نقصان عظیم کے ساتھ شکست کھائی ان متواتر شکستون اور زکون کے علاوہ اب روسیون
کو ترکون سے مقابلہ کرنیکا یارا نرہا اور ڈانیوب پار ہوکر اپنے مقامون کو واپس جانے کے سواے کچھ
چارہ نرہا ایک روسی سرکاری مراسلہ سے واضح ہوا کہ ترکون نے گرڑا کے حصار پر حملہ کیا مگر سود مند
نہوا ماہ ستمبر کی پندرہوین کو خوب گولہ باری ہوئی اوس روز گویا پلیونا طرفین کے گولہ رانی سے جل رہا
تھا آخر روسیون کے تین سو افسر اور بارہ ہزار سپاہی راہی عدم ہوے اور اہالیان رومانیہ تین ہزار
چھے سو واصل جہنم ہوے لکھا ہے کہ ستمبر کی گیارہوین کو ایک روسی آرمی کور نے (جسکے پینتیس پلٹن
ہوتے ہین) فوج روس مقیم ہیلا کی تائید کو جانے کے لئے مقام ٹرنوا کو خالی کر دیا آخر ترکون نے اپنے
دشمنان بزدل کو شکست فاش دی اور اون پینتیس پلٹن کا مقام بنیالم تک پیچھا کیا اور عثمان پاشا نے

اون حصارون مین سے جنکو روسیون نے حملہ عام مین چھین لیا تھا تین حصار پر اپنا قبضہ کر لیا ماہ مذکور کی

سولھوین کو سلیمان پاشا نے قلعہ نیقولاس کو جو درہ شبکہ مین ہی فتح کر لیا بعد اوسکے احمد مختار پاشا

نے غرۂ اکتوبر کو دس ہزار روسیون پر فتح پائی پانچ ساعت تک لڑائی ہوتی رہی چار سو روسی

قتل ہوے آخر روسیون کو سرحد سے سوا ے بھاگنے کے اور کچھ بن نہ آئی بلوۂ قوقاس بھی

تمام وکمال تہ نشین ہوا احمد مختار پاشا پیشگاہ سلطانی سے بحصول خطاب غازی مسرت آگین ہوا

فوج روس سے چھے ہزار کی ٹکڑی نے بغرض جاسوسی کستنجے سے قدم بڑھایا باوجود ترکون کے حملہ

کرنے کے متصل بازارجق پہنچے جب اوس مقام کو مستحکم پایا پسپا ہو گئی لیجیے متصل الگزاندروپل

اکتوبر کی دوسری کو جنگ شدید ہوئی آخر ترکون نے فتح پائی اور روسیون نے شکست کھائی بعد

اوسکے فوج روس نے جو گرانڈ ڈیوک میکل کے تحت فرمان تھی احمد مختار پاشا ے غازی کی فوج پر

دفعۃً حملہ کیا اور اون مورچون کو جو غازی احمد مختار پاشا کے لشکر گاہ کے مفتاح تھے چھین لیا جب یہ

ہو چکا تو روسیون نے پیش قدمی کر کے اون مقامات مفتوحہ کو جن پر ترکی محافظین متعین تھے روک دیا

روسیون کی ہزار پانسو سپاہ تہ تیغ ہوے اور دوسرے صبح کو پھر لڑائی شروع ہو گئی اکتوبر کی دوسری

کو احمد مختار پاشا نے ایشیاے ترک مین روسیون سے جنگ کر کے فتح کامل پائی روسیون نے اوس جنگ

مین تمام مقامات ترک پر حملہ کیا اور جب شکست ہوئی سواے پسپا ہونے کے اور کچھ بن نہ آئی بعد فرار

بھی ترکون نے رود ارناجائی تک دشمنونکا پیچھا کیا جنگ مذکور تیرہ گھنٹے تک جاری رہی روسیونپر سخت

دشواری رہی پانچ ہزار روسی قتل ہوگئے صحیح ماجرا یہی مگر ترکون کا نقصان معلوم نہین نزار روس نے
اختتام جنگ تک اوسی مقام پر قیام کا ارادہ کرلیا ہی کارس سے ترک کی مدد کے لئے جو پلٹنین آئین
تھین اونہین روسیون نے شکست دی اور مقامات مفتوحہ پر اپنا قبضہ کرلیا پھر ماہ مذکور کی تیسری کو فوج
ترکی کی کثیر جماعتون کو شکست دیکر چوتھی تاریخ کو بسبب پانی میسر نہ آنے کے روسیون نے مقامات
مفتوحہ کو خالی کردیا اس جنگ مین ترانشی آفسر اور تین ہزار دوسو نود روسیون کا کام پورا ہوا
مگر ترکون کا نقصان نہ معلوم کہ کیا ہوا ماہ مذکور کی آٹھوین کو احمد مختار پاشا نے بذریعہ تار برقی
یہہ خبر دی کہ محاذی مقامات ترک جو روسی مقام تھے اونہین روسیون نے چھوڑا اور رود اریاچائی
کے جانب منہہ موڑا گذشتہ تین روز مین پندرہ ہزار روسی واصل النار ہوے اور ترکی شہیدا ڈہائی ہزار
ہوے اب جنگ پلیونہ کا حال سننے کہ اخبار ڈیلی نیوز کے کارسپانڈنٹ نے لکھا ہی کہ شجاعان
ترک نے اسکو بیلاف پر تین بار اور راوی سواؤ کے پہاڑون پر تین مرتبہ حملہ کیا غرضکہ جنرل اسکو
بیلاف سے تین وقت خوب تیز و تند مقابلہ کیا جنرل صدر نے بھی بڑی ہشیاری سے جنگ کی اور
اپنی فوج کو یہی حکم دیا تھا کہ ترکی سپاہ سو گز کے فاصلے کے اندر جب تک نہ آئین اونپر باڑھ نہ چلائین
اور جب وہ ہمارے زد کے اندر آجائین تو اونپر ایسی گولہ رانی و آتشباری کرین کہ وہ بیتاب ہوکر
پسپا ہوجائین الحاصل سپاہ روسیہ نے تعمیل حکم مین قصور نہ کیا اور لشکر ترکی کا کچھ زور چلنے نہ دیا مگر
مقام راوی سواؤ پر دیر تک لڑائی جاری رہی دو گھنٹے کے وقت ترکی توپخانے سے موقوف آتشباری

رہی اور یون معلوم ہوا کہ گویا اوسی روز لڑائی کا خاتمہ ہو چکا لیکن پھر بھی روسیون نے ترکو نپر یورش کی
اور نصف گھنٹے کے وقفہ سے ترکی توپخانے سے بڑی خوفناک اگ برسنے لگی توپون کی صدائے
ہیبت ناک سے ترک فلک گھبرا گھبرا کر ہٹ گیا زمین کے ساتھ گاو زمین کا بھی سینہ پھٹ گیا توپون اور بندوقون
نے میدان جنگ کا خوب دہوان اوڑایا بلکہ آسمان کو دہوان دہار بنایا الحاصل عجب حال تھا غیر
تو غیر کوئی شخص اپنی کو آپ ہی نظر آنا محال تھا اور یون معلوم ہوتا تھا کہ فرداے قیامت نے آج ہی
پیش قدمی کی پھر تو یہہ قیامت دو ساعت تک اسیطرح قایم رہی وہ روسی مورچون سے گولہ
رانی اور فوج پیادہ کی خندقون پر سے آتشباری عجیب ہوش اوڑاتی تھی اسوقت ہوین مین ایک جماعت
فوج روسیہ ایک کھیت سے ہوتے ہوئے آگے قدم بڑہاتی تھی کہ ترکی دمدمہ کی دیوار کے اودہر ایک سیل
اگ کی سن سی جاتی ہوئی دکھائی دی اور بجلی کی طرح سارے میدان مین کوندنے لگی گولیون کی بوچھاڑ
پر بوچھاڑ ہونے لگی روسی سپاہ نے اس معرکہ جانگزا مین اپنی جان بچانے کے لئے کبھی گڑہون اور کھوون
مین منہہ چھپایا اور کبھی باہر نکل کر جوانمردی وہمت کو کام فرمایا ترکون نے گولہ باری مین وہ چابکی دکھائی
کہ ہر ایک باڑ مین صدہا روسیون نے اپنی جان گنوائی بس روسی سپاہ مورچہ پر پہنچنے کے قبل ہی تعداد
مین گھٹ گئی گویا روسیون قسمت اس اولٹ پلٹ مین بالکل اولٹ گئی توپخانہ ترکی کی گرمی کا وہ
عالم تھا کہ دمبدم آتشین شعلے نکلتے تھے طائر نظر کے ساتھ ساتھ ہوا کے بھی پر جلتے تھے کہتے ہین کہ
اس ہنگامۂ محشر مین سپاہ روس کی امید رہائی کی سلسلے توٹ گئے چارون طرف پنجۂ دلیران ترک مین

پھنسکر چھکے چھوٹ گئے دماغ جھڑ گیا آخر ترانہ ای نمرود ہر ایک پشہ کو دعوی ہی یہان
خدائی کا اللہ اکبر یہہ واقعہ عجیب ہوا یلان ترک کو اس جنگ پلیونہ مین بہادری وشجاعت کا تمغہ نصیب
ہوا اور یقین ہی کہ ان جنگون مین بوجہ فتح نمایان سردار شجیع عثمان پاشا کی کارگزاری ہمیشہ کے لئے یادگار
رہینگی اور اونکی اوسوقت کی حکمت عملی ضرب المثل روزگار رہیگی لکھا ہی کہ جنرل فوج روسیہ نے ایسے
وقت سخت مین اپنے بہادرون کے جوش کو توڑ دیا اور وہ بیچارے دیوانون کی طرح لڑتے تھے اور
اون پر سپاہ ترکی ایسی تند و تیز باڑین مارتے رہے کہ سیکڑون کے سر ہوا مین اوڑہتے رہے دشمنون کے
منہہ معرکہ رزم سے مڑہتے رہے شمشیر لشکر عثمانی نے خوب روانی دکھائی اور بقیۃ السیف سوا سے بھاگنے
کے اور کچھ بن نہ آئی بعد اوسکے روسی جنرل نے دو پلٹن کو بان تاکید روانہ کیا کہ جمعیت پس ماندہ سابق کو اکٹھا
کرلین اور پھر ترکی مورچے پر یورش کرین کہتے ہین کہ جب اونہون نے بھی ترکی مورچہ پر حملہ کیا تو عثمانیون
نے اگلون کی طرح پچھلون کی بھی خبر لی اور بہت آسانی سے اپنے دشمنون کو شکست دی روسی
فوج اسقدر مارے پڑی کہ کشتون کے پشتے لگ گئے غرضکہ کوہ راوی سواد سے جہان جنرل کروڈنر
رہتا تھا اور جنرل کریلاف اپنی لشکر کے ساتھ یہہ ساری مصیبتین سہتا تھا فوج مذکور کے اخیر مقام تک دریائے
خون بہایا سارے دشمنون کو آشنائے بحر عدم بنایا کہتے ہین کہ میسر فوج روسیہ زیر فرمان پرنس میری
شکی اور جنرل اسکوبلاف کے تھا اون سردارون نے بالکل علیحدہ ہوکر ترکون پر یورش کی اور جنرل اسکوبلاف
نے دوسرے مرتبہ جنرل کریلاف کے منہزم ہونے تک کچھ تحریک نہ کی مگر جنگ کے شروع کرنیکا کامل بندوبست

کر لیا اور شام کے چار بجے کوہپاڑ کی ایک چوٹی پر جو محاذی پلیونہ واقع ہی اوسنے بیس توپین ایک
مورچہ پر لا جمائین اور ترک کے اوس مدمہ گلی پر جو سڑک لا فچہ کے وسط مین متصل پلیونہ جنوبی
جانب مین واقع ہی آتشباری شروع کی تین گھنٹے تک گولہ زنی ہوتی رہی اور بعد دوسرے شکست
کے جنرل کریلاف پر ترکی توپخانے سے گولہ باری بند ہوگئی اسکوبلاف نے قابو پاکر ترکون
پر حملہ کرنے کی کوشش کی اور اوسنے اپنی فوج کو بدرستی تمام چند حصون پر تقسیم کیا اور شر باری
کرتا ہوا آگے بڑہا بعد اوسکے فوج کو آگے بڑہاکر آپ ایک جگہ اوسی مقام مین ٹھہر گیا سپاہ کو یہہ ہدایت کی کہ
ترکی مورچہ کے قریب پہنچنے کے آگے باڑھ نہ مارین سپاہ روس نے حسب حکم جنرل مذکور بند وقین لئے
ہوے اور بیانڈ بجاتے ہوے قدم بڑہایا پھر تو فوج روسیہ کو گرد و غبار اور دہوین نے ڈہانک
لیا اور تھوڑے عرصے مین ترکون کی مار کی تاب نہ لاکر پسپا ہوے بعد اوسکے بموجب ایماے جنرل
اسکوبلاف اور ایک اعانتی فوج روانہ ہوئی فوج پیشین نے پھر مورچہ کا رخ کیا مگر شجاعان ترک نے
ایسی آگ برسائی کہ متفرق صف اعدا ہوگئی سیکڑون کے جان ہوا ہوگئی آخر کچھ نہ حصول ہوا اسکوبلاف
کا تمام بد رقہ مجروح و مقتول ہوا جنرل صدر نے بنابر کمک پھر ایک غول روانہ کیا اوسوقت فوج روسیہ
بہرصورت مورچہ کے قریب پہنچگئی مگر ترکی رفلون کی گولیون نے سب کو نشانہ تیر قضا کیا اسکوبلاف
کے نزدیک فقط دو رجمنٹین باقی رہ گئین تھین اور اوسنے اونکو ساری لشکر مین سے منتخب کیا
تھا غرض وہ اونکو اپنے ساتھ لیکر آگے بڑہا اور فوج متفرقہ کو بھی تسلی دیکر جمع کر لیا اوسوقت ترک کا

مورچہ نہایت گرم تھا وہ بھی یون کہ فولاد اس حدت سے نرم تھا اوسوقت اسکوبلاف کی تلوار بیچ میں سے ٹوٹ
کر دو ہو گئی اور دیوار پھاندنے کے وقت وہ اور اوسکا گھوڑا ایک پر ایک گر پڑے گھوڑے نے تو
عدم کا راستہ لیا مگر اوسنے جان بچاکر اوس دمدمہ پر اپنا قبضہ کیا لیکن اوسکی فوج تمام وکمال قتل
ہو گئی اور تین ہزار سپاہ روسیہ کے لاشے خندق مین پڑے ہوے تھے اوس جنگ کے بعد
اسکوبلاف نے کہا کہ اس دمدمے کا میرے قبض و تصرف مین آنا صرف ایک امر اتفاقی ہی اور اوسکا
قیام دشوار غرض ستمبر کی بارھوین کے دم صبح ترکون نے ہر طرف سے گولہ زنی شروع کی اور مقام
کرشنیا کے مورچے سے لافچہ کے دمدمے پر جسکو روسیون نے فتح کیا تھا ایک سان آگ برسنے
لگی تاریخ مذکور کے ایک روز پیشتر جنرل اسکوبلاف نے اعانتی فوج کی درخواست کی تھی مگر وہ فوج
نہ آئی اور ترکون نے اوس روز دمدمۂ مذکور پر پانچ مرتبہ حملہ کیا اوس روز پانچ ہزار روسی سپاہ قتل
ہوے لشکر روس مین بڑا تہلکہ پڑا تمام فوج مین مارے وحشت کے شور و غل مچا شاپ شوٹرس کی
پلٹن مین جسکا شمار ہزار کا تھا فقط ایک سو ساٹھ شخص باقی رہے غرض کہ ہر ایک پلٹن کے سپاہ اسی موجب
کچھ کم و زائد تمام کام آئے کئی مجروح ہوے اور سیکڑون افسرون نے اپنی جان گنوائی منجملہ متفرق رجمنٹون کے
کرنلون اور کمانڈرون مین سے ایک شخص باقی رہا اور تمامی اسٹاف کے افسر مارے گئے اور جنرل
ڈابروالیکی بھی کام آیا جنرل اسکوبلاف اوس روز تین یا چار مرتبہ دمدمے پر گیا اور سپاہ کو بنا رجنگ
بڑی ترغیب دی سپہ سالار فوج روسیہ کو جنرل صدر نے بار بار فوج کمکی کے لئے پیغام روانہ کیا مگر فوج نہ آئی

جنرل لیوٹسکی نے اوسکو یہہ کہلا بھیجا کہ تم جس صورت سے ہو اپنے مقام کو بچا لو مگر بنا بر کمک فوج روانہ کرنا ممکن نہین کیونکہ سپاہ کی بہت قلت ہی مگر جنرل کریلاف نے اپنے ساتھ کے چند سپاہ باقی ماندہ کو اسکوبلاف کے کمک کے لئے روانہ کیا اُسوقت اسکوبلاف کی فوج کے تمام سپاہ مجروح و مقتول ہوکر فقط دو ہزار پانسو سپاہ باقی رہ گئے تھے بعد ازین اس جماعت سے بھی ایک ہزار پانسو سپاہی قتل ہو گئے لہذا اسکوبلاف مایوس ہوکر سر پیٹتا اور خاک اوڑھاتا اپنے خیمے کو چلا گیا ہنوز در خیمہ پر قدم نرکھا تھا کہ یہہ خبر سنی کہ لافچہ کے دمدمے پر ترکون نے یورش کی ہی بمجرد خبر اوسنے جانب رزمگاہ مراجعت کی لیکن وہان پہنچنے کے قبل اپنی فوج کو شکست پاکر بھاگتے ہوے دیکھا پھر تو سخت گھبرا گیا اور دمدمہ مذکور پھر دلیران ترک کے قبضۂ اقتدار مین آگیا اوسنے بھی ورنگ نکیا مفروران پس ماندہ کے ساتھ اپنا راستہ لیا شریف عثمانیون

کے معرکۂ رزم ہاتھہ ہو ؛ یارب ہمیشہ فتح و ظفر ساتھ ساتھ ہو ؛

تمت

خاتمۃ الطبع من جانب مؤلف پس از حمدیکہ تحریرش نداند و بعد از نعتیکہ تقریرش نتواند مدعا ہم اینکہ چلیدۂ خامہ ام یعنی فیروزنامہ ام را یارب دستی بہ کہ در ہیچ تنگی اہل سخن بردستی ہر دستش نشاید و زبانیکہ بہمہ زبانی اصحاب این فن گوی سبقت بر باید بانیش را کہ عالیجناب فیروزی مآب **مرزا فیروز حسین خان بہادر** عالیشان است با این دستیکہ ہر دست بہ ستایش دراز است و منتظم و مصلح [illegible] فرمایش را کہ لیاقت انتساب معدن لطف و

عطا منبع فیض و سخا مظهر فضل و کمال مصدر جود و نوال کریم الاخلاق عمیم الاشفاق اختر برج سخنوری گوهر درج نکته پروری همشیرزادهٔ جناب فیروز حسین خان بهادر عالیجناب تخلص طالب اعنے **محمد اسمعیل خان صاحب** دهلوی مکرمت توامان است باین زبانیکه هر دهان بستایش او باز است عمری کرامت کن که دستش بدامن ابد دراز باشد و جاهی مرحمت فرماکه زبانش سرمایه سرفرازی اهل نیاز باشد همانا این نامه دستور العملیست که فتح و نصرت رابکار آید و کارنامه ایست که مردان کار را مطالعه اش جرئت افزاید اگرچه در کمترین زمان دستش تا باختتام رسانیدست اما در دستگاه سخن از همه بالااست و در چنین سرعت که ترجمه و تالیف و کتابت و طبعش هر روز از سر نو اتفاق میداشت اگر هر روزش را نوروز خوانم بجااست و در چنین عید اگر بکمال نشاط و فرط انبساط از زبان قلم و قلم زبانم لغزشی بوقوع آید درین اتفاق بالاتفاق رو است و آنانکه ازین نشاط دستی و ازین اتفاق بهره ندارند اگر عذر من نشنوند عذر شان شنیدنی است واگر دستی و زبانی برین هرزبانان سرایا زبان دراز کنند همچون سر قلم دست و زبان شان بریدنیست

قطعهٔ تاریخ تالیف و طبع از مولف

چو شد این نامه طبع از حکم فیروز	که رشک از شوکتش جمشید و کی را
شریفا بنگ ستش هاتف بگفتا	جزاک الله فی الدارین خیرا
	۱۲۹۴

از جانب جعفر الحسینی تخلص حریف

این نامهٔ فیروز که در خواندن و دیدن	بر چشم و زبان لطف گزین فتح نصیب است
مطبوع چو شد گفت حریفا طبع	[illegible] دو رکه تاریخ عجیب است
	۱۲۹۴

صحت نامہ تیزوزنامہ ترک یعنی خلاصۂ تاریخ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	اظہرمن لشمس	اظہر من الشمس
۵	۱۱	بتر لیکر	بھر کر
۸	۱۲	سیبیریا	قیصریہ
۹	۶	کراجیدگی	قراچیدگی
۱۱	۱۱	فراسہری	قراشہری
۱۲	۱	نکالدیکر	نکالکر
۱۲	۴	سلجوخی	سلجوقی
۱۲	۱۰	بہ مجر	بہ مجرد
۱۴	۸	فراحصار	قراحصار
۱۴	۸	سنہ ہجری سنہ ۱۳۰۰ ع	سنہ ۷۰۳ ہجری سنہ ۱۳۰۳ ع
۱۵	۱	کافنگی شہری	کافنگی مشہری
۱۵	۹	برصہ	بروسہ
۱۸	۱	اقیصار	اقحصار
۱۸	۵	فنگی سہری	ینگی شہری
۱۹	۱	ازنگمد	ازنگمد نے
۲۲	۱۵	فیزیرہ	جزیرہ
۲۳	۴	دربیان نصرت نوامان	دربیان سلطنت
۲۳	۶	سال زینت	سال کی عمر مین زینت
۲۳	۵	سنہ ۶۶ ہجری	سنہ ۷۲ ہجری
۲۵	۷	ایشیا	نیلشیا
۲۶	۵	ہاجل	عاجل
۲۸	۹	ادریونوپل	ادریہ نوپل
۲۹	۱۲	ستر سال کی عمر مین	ستر سال کی عمر سنہ ۷۶۱ ہجری مین
۲۹	۲	داؤگھاؤ	داؤگھات
۳۰	۴	دراحوال سلطان	دربیان سلطنت
۳۰	۵	برس کی عمر مین	برس کی عمر سنہ ۷۶۱ ہجری میں
۳۱	۳	بلگیریہ	بلغار
۳۱	۵	فتنہ نے اٹھایا	فتنہ نے سر اٹھایا
۳۳	۱	علی بادشاہ	علی پاشا
۳۵	۷	دو گھنٹون کے عرصے مین	دو گھنٹون کے عرصے سنہ ۷۹۱ ہجری مین
۳۵	۱۴	بایزیدخان اپنے	بایزیدخان سنہ ۷۹۱ ہجری مین اپنے
۳۵	۶	سرویہ	صرب
۳۵	۱۳	دربیان سلطان الغازی	دربیان سلطنت سلطان
۳۵	۹	غلبل	کمان
۳۹	۱۴	سیرس	کیخسرو
۴۰	۵	اوسکے سالانہ	اوسکے ذمے سالانہ
۴۰	۹	کوتاتاریون	گوتاتاریون
[illegible]	۸	درذکر سلطنت	دربیان سلطنت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۳	۷	غرضکہ بعد موسی شہر	غرضکہ بعد [illegible] شہر
۴۸	۱۰	سنہ ۱۴۲۴ ع	سنہ ۱۴۲۳ ع
۴۹	۶	لوٹ لیکر	لوٹ کر
۴۹	۱۲	بے باگی	بے باکی
۵۴	۱۱	انجالبیس	اسنجاس
۵۶	۸	بے عزتی سے چلایا	بے عزتی سے نکالا
۶۶	۱۳	یہ کہا اور بایزیدخان	یہہ کہا اور سنہ ۸۹۶ ہجری مین بایزیدخان
۶۰	۳	یورش کیا	یورش کی
۶۷	۱۲	کولان	کورن
۶۷	۱۲	سلطان	سلطان
۶۹	۱۰	نہر منجمد	نہر منجمد
۷۰	۸	خزالارماق	قزالارماق
۷۱	۱۴	داڑھی مطلع صاف	داڑھی کا مطلع صاف
۷۵	۴	آہا ہی	آیا ہی
۷۷	۱۳	کرجستان	کردستان
۷۸	۲	ملک سالک	ملک صالح
۷۹	۸	شہر خیرو	شہر قاہرہ
۸۰	۴	وانہ	روانہ
۸۰	۹	سمھ	سمجھہ
۸۳	۵	ترلی	ترکی
۸۴	۱	للکی	ملکی
۸۴	۱۰	دیر	دیکر
۸۵	۵	حمام ہی	حمام ہی مین
۸۷	۱۳	ویا نارخ کیا	ویانا رخ کیا
۸۷	۱۳	ترکیون	ترکون نے
۹۰	۹	شہروان الم کا عزم کیا جب شہروان کا عزم کیا	شہروان کا عزم کیا
۹۱	۱۴	خان خان	خان
۹۵	۳	بابل	بغداد
۹۵	۱۰	دیار ہبکر	دیاربکر
۹۶	۱۴	کرغاش	چرکس
۹۸	۱۰	اپر	پر
۱۰۲	۶	استرخان	حاجی ترخان
۱۰۳	۳	بحر الخزن	بحر الخزران
۱۱۳	۲	کھوگئ	کھوئی گئے
۱۱۴	۶	سکالی پاشا	جغالہ پاشا
۱۱۴	۹	معزورون	مفرولدون
۱۱۸	۲	بیچلینوس روزاجل	بیچلینوس ر
۱۴۰	۲	شہزادہ [illegible] پسر سلطان عثمان	شہزادہ [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۱	۲	کچی نیک	کمینک
۱۳۶	۱۳	بھجوایا	بھجوائے
[illegible]	۱۵	اگر میبا	وحشت فزاق
۱۳۷	۱۵	بحر یوکسین	بحر اسود
۱۴۰	۵	کا مصطفیٰ	قرا مصطفیٰ
۱۴	۱۱	اُس مسورت کی	اوس سے مشورت کی
۱۴۷	۱۴	مفتی اسلام	شیخ الاسلام
۱۴۷	۱۴	اوسکے سلطان	اوسکے سلطان نے
۱۴۹	۱	محمد پاشاہ	محمد پاشا
[illegible]	۳	کیونی مصطفیٰ پاشا	قوپرلی مصطفیٰ پاشا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۴	[illegible]	[illegible]
۱۷۳	۱۰	[illegible]	[illegible]
۱۷۵	۹	سرگروہ تاتاریان سلیم گیری خان	پسر سرگروہ تاتاریان سلیم گیری خان
۱۷۷	۱۰	سدراہ ہوا	سدراہ ہو
۱۸۲	۷	قرار پایا	قرار پایا
۱۸۳	۶	ہی کہ	یہی کہ
۱۸۳	۶	کوچ	کرنج
۱۸۷	۱۴	پرچم سرح	پرچم سرخ
۱۸۸	۱	اہان ماسیٹ نگرد	اہالیان ماسٹی نگرد
۱۸۸	۱	حاضر ہی	حاضر ہیں
"	۶	جائو	جائیو
۱۸۹	۱	یہ راز صلاح دی	زار کو یہ صلاح دی
۱۸۹	۱۵	بدبن	بدین
۱۸۹	۱۵	فوج روس	فوج روس سے
۱۹۴	۱۳	سرعسکر	سرعسکر
۱۹۴	۱۳	ما	ماہ
۱۹۵	۱۲	نوجونون	نوجوانون
۱۹۶	۴	دشمن شکست	دشمن شکست پائین
۱۹۸	۱۲	منجانت	منجانب
۱۹۹	۳	سپہ سار ترک	سپہ سالار ترک
۱۹۹	۹	زاریتہ آن	زاریتز آن
۱۹۹	۱۲	ہترا تہا	ٹھہرا تھا
۱۹۹	۱۳	اسے روکا	سے روکا
۲۰۰	۱	حصور	حضور
۲۰۰	۴	دوسیون	روسیون
	۴	نرا شر	بڑا اثر
		گر محمد علی	مگر محمد علی
		تینتالیس سال	تینتالیس سال سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۸	۴	کسنے تو کچھ	کسی نے تو کچھ
"	۷	کسی اوشین کے	کسی روسی کے
"	۱۳	تائید کرآئے تھے	تائید کو آئے تھے
۲۳۰	۱۳	ٹھریا	ٹھہرا
"	۱۵	قفال	قتال
۲۳۶	۱۱	نپولین خطاب	نپولین کو خطاب
۲۳۷	۱۰	بلس پانت	ہلس پانت
۲۴۱	۴	گرم کر رکھا	گرم کر رکھا تھا
۲۴۳	۱۱	اعانت مری	امانت مری
۲۴۸	۵	دوسنے	روس نے
"	۷	سرویہ حقوق	سرویہ کے حقوق
"	۱۴	یونان خود مختار	یونان خود مختار
۲۵۱	۱۰	پاشا کی اقرائین کچھ	پاشا کی اقرار کچھ
۲۵۷	۸	ہرگنبد حلقے مین	ہرگنبد کے حلقے مین
"	"	اور ہر نقش ونگار	اور ہر نقش ونگار
۲۶۳	۵	برادر حقیقی سلطان	برادرزادہ حقیقی سلطان
۲۶۴	۹	رسیپاشا	اسد پاشا
۲۶۶	۶	نہ شنیدنت دنند	نہ شنیدنت مانند
۲۷۰	۱۳	سارے لشکر	ساری لشکر
۲۷۶	۷	کرجوراہ	کمرجوراہ
۲۷۹	۲	سلطانی جوق جوق	سلطانی پر جوق جوق
"	۹	یہ مار آیا	یہ تار آیا
۲۸۰	۱	موقوف کری	موقوف کردی
۲۸۳	۶	یہ معیں ہوا	یہ معلوم ہوا
۲۸۶	۱۵	درہ مسبہ	درہ شبکہ
۲۸۷	۳	پرہوین	پرہوی
۲۹۱	۱۲	روسیون قسمت	روسیون کی قسمت

تمت